عمران سیریز
بلیک کراؤن
مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

بلیک کراؤن

مظہر کلیم ایم اے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

اس ناول کے تمام نام، مقام کردار، واقعات اور پیش کردہ چویشنز قطعی فرضی ہیں، بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
--------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 130/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ میرا نیا ناول 'بلیک کراؤن' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول اپنی نوعیت کے اعتبار سے انتہائی دلچسپ اور اعلیٰ معیار کا حامل ہے۔ مجھے یقین ہے کہ سابقہ ناولوں کی طرح یہ ناول بھی آپ کو پسند آئے گا اور آپ مجھے ہمیشہ کی طرح داد و تحسین دینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ ناول پڑھنے سے پہلے اپنا ایک خط بھی پڑھ لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کم نہیں ہے۔

حافظ آباد سے جمیل اختر لکھتے ہیں کہ میں نے آپ کے تمام ناول پڑھے ہیں اور آپ کے لکھے ہوئے تمام ناول انتہائی معیاری اور دلچسپی کے حامل ہوتے ہیں جنہیں پڑھ کر لطف آ جاتا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ بلیک تھنڈر پر جلد سے جلد نیا ناول لکھیں اور ایسے ناول بھی لکھیں جن میں تینوں عظیم کردار میجر پرمود، کرنل فریدی اور عمران ایک ساتھ دکھائی دیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ جلد میری اس فرمائش کو پورا کریں گے اور بہت جلد ہمیں ایک عظیم الشان ناول پڑھنے کو ملے گا۔

محترم جمیل اختر صاحب۔ سب سے پہلے خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ جہاں تک آپ کی خواہش کا تعلق ہے تو میں آپ کے لئے اور آپ کی پسند کے مطابق ہی لکھتا ہوں اور لکھتا رہوں گا۔ نصف صدی سے میری تحریریں آپ قارئین کی ہی منشا

کے مطابق ہی پیش کی جا رہی ہیں۔ آپ نے جس خواہش کا اظہار کیا ہے۔ جلد ہی میں اس سلسلے میں کام کروں گا اور آپ کو تینوں عظیم کردار ایک ساتھ دکھائی دیں گے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی جولیا نے چونک کر ہاتھ میں موجود فیشن میگزین ایک طرف رکھا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا کا لہجہ بے حد خوشگوار تھا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"یس چیف"...... جولیا نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آج شام سرینا ہوٹل کے ہال میں ایک فیشن شو ہو رہا ہے۔ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی سیٹیں بک ہو چکی ہیں"...... ایکسٹو نے سپاٹ لہجے میں کہا تو جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی انہونی ہو گئی ہو۔ ایکسٹو انہیں نہ صرف فیشن شو میں بھیج رہا تھا بلکہ اس نے خود ہی سیٹیں بک کرا دی تھیں۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کے کان بجے ہوں۔

"فف۔ فف۔ فیشن شو۔ چیف آپ نے فیشن شو کا کہا ہے نا"...... جولیا نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ فیشن شو اور میں نے عام فہم زبان میں بات کی ہے"۔ ایکسٹو کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی تو جولیا کانپ کر رہ گئی۔

"یس چیف۔ کیا کوئی نیا کیس شروع ہوا ہے تو ہمیں وہاں کسی خاص آدمی کو چیک کرنے کے لئے جانا ہے"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا کیونکہ اس کے ذہن میں فوری طور پر یہی خیال آیا تھا کہ لازماً اس فیشن شو میں کوئی مجرم بھی شرکت کر رہا ہو گا اس لئے انہیں بھیجا جا رہا ہے۔

"نہیں۔ ابھی کوئی کیس نہیں ہے اور نہ ہی تم نے کسی کو چیک کرنا ہے۔ میں تمہیں صرف تفریح کا موقع فراہم کر رہا ہوں۔ فیشن شو دیکھنا ہے تم لوگوں نے اور بس"...... ایکسٹو نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ مم۔ مم مگر چیف"...... جولیا کی زبان سے بے پناہ حیرت کی وجہ سے الفاظ ہی نہ نکل رہے تھے۔ یہ واقعی انتہائی حیرت انگیز بات تھی کہ ایکسٹو جیسا آدمی انہیں خود فیشن شو دیکھنے کے لئے بھیج رہا تھا۔

"میں تمہاری بات سمجھ رہا ہوں اور میں نے محسوس کیا ہے کہ جب کوئی کیس نہیں ہوتا تو تم لوگ اپنے اپنے فلیٹوں میں گھسے رہتے ہو یا پھر ایک دوسرے سے ہی باتیں کرتے رہتے ہو۔ حالانکہ ایسا

ہونا نہیں چاہئے۔ سیکرٹ سروس کے ارکان کو بھی بھرپور معاشرتی اور سماجی زندگی گزارنی چاہئے تاکہ انہیں زیادہ سے زیادہ تجربات حاصل ہو سکیں۔ کتابوں کے مطالعے سے زیادہ انسانوں کا مطالعہ تم لوگوں کے لئے فائدہ مند رہے گا۔ اس لئے تم سب فیشن شو دیکھنے کے لئے ضرور پہنچو۔ گڈ بائی"...... ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور جولیا چند لمحے تو حیرت سے آنکھیں پھاڑے اور منہ سیٹی بجانے کے سے انداز میں کھولے رسیور پکڑے بیٹھی رہ گئی۔

ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ یہ فون ایکسٹو کا نہیں ہو سکتا۔ لیکن پھر اس نے خیال بدل دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے دل میں خود بخود بے پناہ مسرت کی ایک لہر سی دوڑ گئی۔ اسے ایکسٹو پہلے سے زیادہ عظیم نظر آنے لگا جو اپنے ماتحتوں کا ہر طرح سے خیال رکھتا ہے۔ اس نے کریڈل دبا کر جلدی جلدی صفدر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"صفدر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد صفدر کی آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ آپ"...... صفدر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا ہو رہا ہے"...... جولیا کا موڈ واقعی بے پناہ خوشگوار ہو گیا تھا۔

"ہونا کیا ہے۔ ابھی ناشتہ کیا ہے اور بوریت دور کرنے کے لئے اب اخبار کا مطالعہ کر رہا ہوں"...... صفدر کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"چلو میں تمہاری ساری بوریت دور کر دیتی ہوں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"...... صفدر نے پوچھا۔

"ابھی چیف کا فون آیا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیف کا فون۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ کوئی کیس شروع نہیں ہوا"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف نے ہمیں معاشرتی اور سماجی زندگی میں بھرپور طور پر حصہ لینے کا حکم دیا ہے"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب مس جولیا۔ یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔ میں سمجھا نہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں بھی پہلے نہیں سمجھی تھی۔ چیف نے فون کر کے کہا ہے کہ آج شام کو سرینا ہوٹل کے ہال میں فیشن شو منعقد ہو رہا ہے اور وہاں سیکرٹ سروس کے ارکان کے لئے سیٹیں بک ہو چکی ہیں اور یہ سیٹیں چیف نے خود بک کرائی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ پھر واقعی کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے

ورنہ چیف اور کسی فیشن شو کے لئے خود ہماری سیٹیں بک کرائے ایسا تو ہونا ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ میں بتا تو رہی ہوں کہ پہلے میں بھی یہی سمجھی تھی چنانچہ میں نے پوچھا کہ وہاں کسے چیک کرنا ہے۔ تو پتہ ہے چیف نے کیا جواب دیا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب آپ پہیلیاں بجھوا رہی ہیں"...... صفدر نے کہا اور جولیا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ہاں۔ واقعی یہ پہیلی ہی ہے اور حیرت انگیز پہیلی جس کا جواب خود میرے پاس بھی نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اچھا بتائیں کیا جواب دیا تھا چیف نے"...... صفدر نے پوچھا۔

"چیف نے جواب دیا کہ ہم نے صرف اور صرف فیشن شو دیکھنا ہے اور بس"...... جولیا نے جواب دیا وہ تصور ہی تصور میں صفدر کی حالت سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

"نہیں۔ میں اس بات کو نہیں مانتا۔ بغیر کسی مقصد کے چیف ہمیں صرف فیشن شو دیکھنے کبھی نہیں بھیج سکتا۔ کبھی نہیں"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس بار واقعی ایسا ہی ہے۔ چیف نے کہا ہے کہ اس نے محسوس کیا ہے کہ جب سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ ہو تو وہ اپنے فلیٹوں میں بند ہو جاتے ہیں یا صرف آپس میں ہی رابطہ

رکھتے ہیں۔ حالانکہ انہیں بھرپور معاشرتی اور سماجی زندگی گزارنی چاہئے۔ اس طرح زندگی کے تجربات حاصل ہوتے ہیں۔ چیف نے یہ بھی کہا ہے کہ کتابوں کے مطالعے سے زیادہ انسانوں کا مطالعہ ہم لوگوں کے لئے فائدہ مند رہے گا اس لئے ہم فیشن شو دیکھنے کے لئے ضرور جائیں“...... جولیا نے چیف کی ساری باتیں دوہراتے ہوئے کہا۔

”حیرت ہے۔ کمال ہے۔ یہ آج سورج کہیں مغرب سے تو طلوع نہیں ہو گیا۔ چیف اور ایسی بات کہے“...... صفدر کے لہجے میں بے یقینی کے تاثرات واضح طور پر موجود تھے اور جولیا بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

”ہے نا حیرت انگیز بات۔ ویسے ایک بات ہے صفدر چیف کتنا عظیم ہے کہ اسے ہماری زندگی کے ہر پہلو کا خیال رہتا ہے۔ وہ ریئلی گریٹ چیف ہے“...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”واقعی مس جولیا۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ مجھے اب تک اس بات کا یقین نہیں آ رہا کہ ایکسٹو بغیر کسی کیس کے ہمیں صرف فیشن شو دیکھنے بھیج رہا ہو“...... صفدر نے اب بھی یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

”چیف کو جھوٹ بولنے کی آخر ضرورت ہی کیا ہے“...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ ہاں۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ واقعی اگر کوئی بات ہوتی تو وہ

کیوں چھپاتا“...... صفدر نے کہا۔

”ہاں بالکل“...... جولیا نے کہا۔

”بہرحال بڑا عرصہ ہو گیا ہے کہ ہم اس قسم کی تفریحات سے یکسر کٹے ہوئے تھے۔ آج واقعی لطف آئے گا۔ اب آپ بتائیں۔ آپ کا پروگرام کیا ہے“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پروگرام تو اب بنانا ہے ہم نے۔ تم ایسا کرو کہ سب کو فون کر کے اکٹھا کرو اور میرے پاس آ جاؤ۔ یہاں بیٹھ کر باقاعدہ پروگرام بنا لیں گے آج کا لنچ بھی میری طرف سے ہو گا اور وہ بھی بالکل فری“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”گڈ شو مس جولیا۔ فری لنچ کی یہ واقعی بہترین آفر ہے لیکن ایک شرط ہے کہ آج آپ ہمیں خود اپنے ہاتھوں سے پکا کر لنچ کھلائیں گی اور وہ بھی سویٹ ڈشز کے ساتھ“...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اپنے ہاتھوں سے۔ ارے پھر تو بازار سے سامان خریدنا ہو گا اور اس میں کافی وقت لگ جائے گا“...... جولیا نے کہا۔

”کوئی بات نہیں۔ ہم لنچ لیٹ کر لیں گے۔ ویسے آپ سامان مجھے لکھوا دیں۔ میں بازار سے لیتا آؤں گا اور پھر ہم آپ کے اسسٹنٹ باورچی بن جائیں گے۔ ہدایات آپ دیں گی پکائیں گے ہم اس کے بعد ہم سب ایک ساتھ بیٹھ کر لنچ کریں گے اور ساتھ پروگرام بھی طے کر لیں گے“...... صفدر بھی پوری طرح موڈ

میں تھا۔

"اوہ نہیں۔ تم رہنے دو۔ سامان میں لے آؤں گی۔ آ جاؤ تم سب آج میرا موڈ ویسے ہی بے حد خوشگوار تھا اور چیف نے اسے مزید خوشگوار بنا دیا ہے اس لئے میں تم سب کو اپنے ہاتھوں سے لنچ بنا کر کھلاؤں گی"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"گڈ شو پھر تو لطف آ جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"سب کو فون کر دو تا کہ وہ وقت پر پہنچ جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں کر دیتا ہوں سب کو فون اور ہاں۔ عمران صاحب کے بارے میں کیا پروگرام ہے۔ انہیں بھی بلایا جائے یا نہیں"...... صفدر نے اچانک عمران کا خیال آنے پر پوچھا۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں اسے میں خود فون کر لوں گی۔ دیکھتی ہوں کہ وہ میری دعوت پر کیسے نہیں آتا"...... جولیا نے فوراً کہا۔

"لیکن یہ معلوم نہیں کہ ایکسٹو نے فیشن شو کے لئے ان کی بھی سیٹ بک کرائی ہے یا نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آخری لمحات میں پتہ چلے کہ ان کے لئے سیٹ ہی بک نہیں ہے تو پھر سارا مزہ ہی کرکرا ہو جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ اگر اس کی سیٹ بک نہ ہوئی تو میں چیف سے کہہ کر اس کی سیٹ بک کرا دوں گی۔ آخر وہ ہمارا ساتھی ہے اگر چیف نے نہیں بھی کرائی ہو گی تو اب کرا دے گا۔ اس کے لئے

سیٹ بک کرانا کون سا مشکل ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ویسے تو عمران صاحب خود ایسے کاموں میں ماہر ہیں۔ لیکن پھر بھی اچھا نہیں لگتا کہ وہ اپنے لئے خود سیٹ بک کراتے پھریں"...... صفدر نے کہا۔

"کہا ہے نا کہ تم فکر نہ کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ تم سب ساتھیوں کو لے کر ایک گھنٹے میں یہاں پہنچ جاؤ۔ میں اس دوران بازار سے سامان لا کر لنچ بنانا شروع کر دیتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور پھر اللہ حافظ کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے دل میں واقعی بے پناہ مسرت کی لہریں سی اٹھ رہی تھیں وہ چند لمحے بیٹھی سوچتی رہی کہ پہلے عمران کو فون کرے یا چیف سے پوچھ لے۔

آخر اس نے فیصلہ کیا کہ پہلے چیف سے بات کر لی جائے چنانچہ اس نے رسیور اٹھایا اور چیف کے مخصوص نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں چیف"...... جولیا نے کہا۔

"یس۔ کیوں فون کیا ہے"...... ایکسٹو نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے یہ پوچھنے کے لئے فون کیا ہے چیف کہ آپ نے ہمارے ساتھ عمران کی سیٹ بھی بک کرائی ہے یا نہیں"...... جولیا

نے بڑے محتاط لفظوں میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے صرف سیکرٹ سروس کے ممبران کی سیٹیں بک کرائی ہیں۔ عمران سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے۔ ویسے وہ اپنے طور پر تم لوگوں کے ساتھ جانا چاہتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے البتہ اپنی سیٹ بک کرانے کا وہ خود انتظام کر سکتا ہے"...... ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے عمران کے معاملے میں ایکسٹو کی سرد مہری پر ہمیشہ شکوہ رہا تھا لیکن ظاہر ہے کہ وہ ایکسٹو کو کچھ کہہ نہ سکتی تھی۔ اس لئے ہمیشہ خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتی تھی بہرحال اتنا معلوم ہو گیا کہ عمران کی سیٹ بک نہیں ہے۔ اس نے کریڈل دبا کر انکوائری سے سرینا ہوٹل کے نمبر معلوم کئے اور پھر تیزی سے سرینا ہوٹل کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ سرینا ہوٹل"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں آپ کے ہوٹل میں آج رات ہونے والے فیشن شو کے لئے ایک سیٹ بک کرانا چاہتی ہوں اور وہ بھی سپیشل انکلوژر میں"...... جولیا نے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ سوری محترمہ۔ آپ نے بہت لیٹ فون کیا ہے۔ فیشن شو کی تمام سیٹیں ایک ہفتہ پہلے ہی بک ہو چکی ہیں۔ اب کسی سیٹ کی گنجائش نہیں ہے۔ ہم معذرت خواہ ہیں"...... دوسری طرف سے کہا

گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے رسیور رکھا اور بیٹھی ہونٹ کاٹتی رہی۔ پھر اس نے کچھ سوچتے ہوئے دوبارہ رسیور اٹھایا اور عمران کے فلیٹ کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ارے بھائی صاحب ناشتہ تو کر لینے دیتے۔ بڑی مشکل سے باورچی جناب آغا سلیمان پاشا صاحب کی منت سماجت کر کے گرم گرم ناشتہ ملتا ہے اور اب آپ فون کر کے اسے بھی ٹھنڈا کرنا چاہتے ہیں"...... رابطہ ہونے پر دوسری طرف سے عمران کی بھناتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تولیا۔ کمال ہے۔ اب بولنے والے تولئے بھی بن گئے ہیں چلو اچھا ہے۔ ورنہ ہوٹل میں لٹکے ہوئے تولئے سے ایک ہزار آدمی ہاتھ صاف کرتے رہتے ہیں۔ اور تولئے کی شکل بگڑتی رہتی ہے لیکن وہ بیچارہ بول ہی نہ سکتا تھا۔ اب کم از کم گالیاں تو دیتا رہے گا۔ ویسے میں ناشتے کے بعد ٹشو پیپر سے ہاتھ پونچھ لیتا ہوں۔ اس لئے اگر کوئی بولنے والا ٹشو مل جائے تو مجھے بھجوا دینا باتیں ہی کریں گے"...... عمران کی زبان ظاہر ہے چل پڑے تو بریک آسانی سے نہ لگتی تھی۔

"تمہاری اپنی بکواس سے کیا ناشتہ ٹھنڈا نہیں ہو رہا"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ناشتہ اور ٹھنڈا۔ کیا بدذوقی کی بات ہے۔ ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے تو وہ ناشتہ کی بجائے برفاشتہ ہو جاتا ہے یا سلیس لفظوں میں اسے یخاشتہ بھی کہہ سکتے ہیں ویسے آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میں ناشتہ کرتا ہی نہیں بلکہ ناشتہ مجھے کرتا ہے۔ اس لئے وہ بے چارہ مجھے ٹھنڈا نہیں ہونے دیتا۔ البتہ اگر آپ نے ناشتہ کرنا ہو اور وہ بھی ٹھنڈا۔ تو آپ ایسا کریں کہ رس ملائی کا ناشتہ کر لیں۔ صحت بھی اچھی رہے گی اور ناشتہ بھی ٹھنڈا ہو گا۔ لیکن ایک بات ہے ناشتہ مذکر ہوتا ہے اور رس ملائی مؤنث۔ اس لئے رس ملائی والے ناشتے کو ناشتہ کی بجائے ناشائستہ کہنا مناسب ہو گا۔ واہ کیا خوبصورت لفظ ہے ناشائستہ۔ ناشائستہ بھی مؤنث اور آپ کی آواز سے لگ رہا ہے کہ آپ بھی مؤنث ہی ہیں“...... عمران نے خود ہی مزے لینے شروع کر دیئے۔

”خدا کی پناہ۔ تمہاری زبان تو قینچی سے بھی زیادہ تیز ہے میری بات سنو۔ آج ہم سب سربینا ہوٹل میں ہونے والا فیشن شو دیکھنے جا رہے ہیں۔ اس فیشن شو کے لئے چیف نے بذات خود ہماری سیٹیں بک کرائی ہیں اور تم نے وہاں ہمارے ساتھ جانا ہے اس لئے تم ابھی اور اسی وقت بلکہ فوراً اپنے لئے ایک سیٹ بک کرا لو اور ہاں آج دوپہر کو میں نے سیکرٹ سروس کے ممبران کو اپنے فلیٹ میں لنچ کی بھی دعوت دی ہے۔ میں خود پکاؤں گی اور سویٹ ڈشز بھی ساتھ ہوں گی اس لئے تم بھی ایک گھنٹے تک میرے فلیٹ پر پہنچ

جانا۔ سمجھ گئے تم“...... جولیا نے جلدی جلدی کہا اور پھر بغیر عمران کی بات سنے اس نے جلدی سے رسیور رکھ دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ عمران کی بکواس اسی طرح سنتی رہی تو پھر لنچ بازار سے ہی منگوانا پڑے گا۔ اسے معلوم تھا کہ اب عمران سیٹ بک کرالے گا اور لنچ کرنے بھی آجائے گا چنانچہ وہ اٹھی اور واش روم میں گھس گئی تاکہ لباس بدل کر بازار جا کر لنچ کا سامان لے آئے۔

سیاہ رنگ کی کار ہوٹل بلیک سن کی پارکنگ میں رکی اور پھر باوردی ڈرائیور نے جلدی سے نیچے اتر کر بڑے احترام بھرے انداز میں کار کا پچھلا دروازہ کھول دیا اور کار میں سے ایک خوبصورت لڑکی باہر نکلی اس نے گہرے سیاہ رنگ کا انتہائی خوبصورت سکرٹ پہن رکھا تھا وہ غیر ملکی تھی لیکن حسن کا مجسم نمونہ تھی۔ وہ قدیم زمانے کی مصری نین نقش والی شہزادی دکھائی دے رہی تھی۔

لڑکی کے کار سے نکلتے ہی پارکنگ اور اس سے ملحقہ علاقے میں موجود ہر شخص کی نظریں اس پر جیسے چپک کر رہ گئیں۔ اسی لمحے دوسری طرف سے کار کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا خاصے مضبوط جسم اور وجیہہ شخصیت کا حامل نوجوان باہر نکلا۔ اس کے جسم پر جدید تراش اور انتہائی قیمتی کپڑے کا گرم سوٹ تھا ہلکے نیلے رنگ کے اس سوٹ نے اس کی وجاہت میں کچھ اور اضافہ کر دیا تھا۔

”آؤ ڈکسن۔ میں نے سنا ہے کہ یہ پاکیشیا کا سب سے

خوبصورت اور عظیم الشان ہوٹل ہے“..... لڑکی نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس مادام۔ اس ہوٹل کی عمارت اور ڈیزائن تو واقعی انتہائی شاندار دکھائی دے رہے ہیں“..... نوجوان نے تعریف بھرے انداز میں کہا۔ اس کی نظریں عمارت پر جمی ہوئی تھیں اور پھر وہ دونوں مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ انتہائی شاندار جوڑا تھا۔ اس لئے ہر شخص انہیں تعریف بھرے انداز میں دیکھ رہا تھا۔

بلیک سن ہوٹل کے خوبصورت مین ہال میں خاصی گہما گہمی تھی۔ شہر کے اعلیٰ طبقے کے افراد وہاں موجود تھے ان میں عورتوں کی تعداد قدرے زیادہ تھی اور یہ سب عورتیں بہترین میک اپ اور انتہائی خوبصورت اور جدید ڈیزائن کے لباس پہنے ہوئے تھیں۔ اسی طرح مرد بھی بہترین تراش کے سوٹوں میں ملبوس تھے اور وجاہت کا بہترین نمونہ پیش کر رہے تھے لیکن یہ جوڑا جیسے ہی ہال میں داخل ہوا سب کی توجہ ان کی طرف ہو گئی اور پھر مردوں اور عورتوں دونوں اصناف کی نگاہوں میں تحسین کے ساتھ ساتھ رشک کے تاثرات بھی نمایاں ہو گئے۔ اسی لمحے سفید وردی میں ملبوس سپروائزر ان کی طرف بڑھا۔

”آپ کا ریزرویشن کارڈ“..... سپروائزر نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ان سے مخاطب ہو کر کہا اور نوجوان نے مسکراتے ہوئے جیب سے ایک سرخ رنگ کا کارڈ نکال کر سپروائزر کی طرف بڑھا

دیا۔

"واقعی مادام۔ انتہائی خوبصورت ہال ہے یہ"...... ڈکسن نے کارڈ سپروائزر کو دیتے ہوئے لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا لیکن اس کے لہجے میں بے تکلفی کی بجائے ہلکا سا مؤدبانہ پن موجود تھا۔

"مجھے خوشی ہوتی ہے ایسی جگہوں پر آ کر۔ میں نے اس ہوٹل کی بہت تعریف سنی تھی۔ لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ ہوٹل اس قدر عظیم، شاندار اور خوبصورت بھی ہو سکتا ہے"......لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تشریف لائیں مادام۔ ادھر آپ کی میز ہے۔ انتہائی بہترین لوکیشن پر۔ وہاں سے آپ پورے ہال کی سجاوٹ سے محظوظ بھی ہو سکیں گے"...... سپروائزر نے اسی طرح مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے ہوٹل کی تعریف کی بجائے اس کی اپنی تعریف کی جا رہی ہو اور پھر وہ انہیں ایک کونے میں موجود میز کی طرف لے گیا۔ یہ میز واقعی ایسی لوکیشن پر تھی کہ یہاں سے ہال کو چاروں طرف سے دیکھا جا سکتا تھا اور سپروائزر نے بڑے مؤدبانہ انداز میں مینو ان کے سامنے رکھ دیا۔

"آرڈر مادام"...... سپروائزر نے کہا۔

"آپ کے ہوٹل کا جو سب سے اچھا مشروب ہے وہ لے آؤ"......لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"...... سپروائزر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"مادام۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ آخر آپ نے اچانک اس ملک میں آنے کا پروگرام کیوں بنا لیا۔ یہاں ایسے ہوٹلز کتنے ہوں گے۔ بہرحال یہ ایک عام سا اور پسماندہ ملک ہے"۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن لہجہ مؤدبانہ ہی تھا۔

"تمہاری بات درست ہے ڈکسن۔ یہ واقعی ایک عام سا ملک ہے۔ لیکن میں نے یہاں آنے کا فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے اور تمہیں جلد ہی اس بارے میں معلوم ہو جائے گا"......لڑکی نے کہا اور پھر سامنے رکھے ہوئے مینو کو اٹھا کر پڑھنے میں مصروف ہو گئی

ڈکسن خاموش بیٹھا ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد باوردی ویٹر نے سنہرے رنگ کے مشروب کے دو گلاس لا کر ادب سے ان کے سامنے رکھ دیئے۔ اور وہ دونوں اس مشروب کو گھونٹ گھونٹ کر کے پینے لگے۔

"یہ اس ہوٹل کا سب سے بہترین مشروب ہے مادام۔ اسے گولڈن سپ کہا جاتا ہے۔ آپ کو یقیناً پسند آئے گا"۔ سپروائزر نے کہا

"اوہ۔ واقعی بہت شاندار اور خوش ذائقہ ہے یہ مشروب۔ مجھے تمہاری چوائس پسند آئی ہے۔ ویل ڈن"...... لڑکی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو سپروائزر کے چہرے پر رنگ سے بکھر گئے اور ڈکسن نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ ابھی انہوں نے آدھے گلاس ہی خالی کئے ہوں گے کہ اچانک لڑکی ہال کے مین گیٹ میں

داخل ہونے والے ایک آدمی کو دیکھ کر چونک پڑی۔ اس آدمی کا قد
کافی نکلتا ہوا تھا اس نے گہرے رنگ کا اوور کوٹ پہن رکھا تھا۔ سر
پر اسی رنگ کا ہیٹ تھا جس کو اس نے آنکھوں تک جھکایا ہوا تھا۔
ڈکسن نے بھی اسے دیکھا لیکن وہ اس کا چہرہ نہ دیکھ سکا تھا۔

"کون ہے مادام۔ جسے دیکھ کر آپ چونکی ہیں"...... ڈکسن نے
سرگوشیانہ لہجے میں کہا لیکن لڑکی نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ بدستور
دروازے کی طرف دیکھتی رہی۔ آنے والا آدمی پہلے تو سرسری طور
پر ہال کا جائزہ لیتا رہا پھر وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے
کاؤنٹر گرل سے کوئی بات کی تو کاؤنٹر گرل نے سر ہلاتے ہوئے
ایک ویٹر کو بلایا اور ویٹر اس آدمی کو لے کر ڈکسن اور مادام کی میز
کی طرف بڑھنے لگا۔

اب ڈکسن چوکنا ہو کر بیٹھ گیا لیکن لڑکی کے چہرے پر ہلکی سی
مسکراہٹ تھی۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے شاید اس آدمی کی آمد
کی پہلے سے توقع تھی۔ ویٹر نے قریب آ کر ان کی میز کی طرف
اشارہ کیا اور پھر واپس مڑ گیا۔ وہ لمبا تڑنگا آدمی آگے بڑھ آیا۔
قریب آ کر اس نے ہیٹ اتارا اور قدرے جھک گیا۔

"میرا نام گریگ ہے مادام اور مجھے ہارک نے بھیجا ہے"۔
آنے والے نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہارک۔ اوہ یس۔ ویل کم مسٹر گریگ۔ میرا نام لیزا ہے اور یہ
میرے ساتھی مسٹر ڈکسن ہیں۔ تشریف رکھیں"...... لڑکی نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو مادام۔ اور مسٹر ڈکسن آئی ایم ویری گلیڈ ٹو میٹ
یو"...... گریگ نے بڑے بااخلاق لہجے میں کہا اور ایک خالی کرسی پر
بیٹھ گیا۔ ہیٹ اس نے دوبارہ سر پر جما لیا لیکن اب اس کا کنارہ
زیادہ جھکا ہوا نہ تھا۔ شکل و صورت سے وہ کوئی عام سا کاروباری
آدمی لگتا تھا۔ اس کے جسم پر لباس بھی اوسط درجے کا تھا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے مسٹر گریگ"...... مادام نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو آپ پی رہی ہیں۔ میں بھی وہی پینا اپنی خوش بختی سمجھوں
گا مادام"...... گریگ نے مسکراتے ہوئے کہا اور مادام مسکرا کر
قریب کھڑے ویٹر کی طرف مڑ گئی۔ جبکہ ڈکسن نے بے اختیار
ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی ناگواری کے تاثرات
ابھر آئے تھے جیسے اسے اس آدمی گریگ سے مادام کا اس انداز
میں بات کرنا پسند نہ آ رہا ہو۔

"ہاں تو مسٹر گریگ۔ آپ ہمارے لئے کیا تحفہ لے آئے
ہیں"...... مادام نے مسکراتے ہوئے گریگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میری کیا حیثیت ہے مادام کہ میں آپ کے لئے تحفہ لے
آؤں۔ البتہ ہارک نے مجھے ایک لفافہ دیا ہے کہ میں اسے آپ
تک پہنچا دوں"...... گریگ نے کہا اور اس نے اوور کوٹ کی جیب
سے ایک چھوٹا سا بند لفافہ نکالا اور بڑے مؤدبانہ انداز میں مادام کی

طرف بڑھا دیا۔

"ڈکسن۔ لفافہ لے کر اپنے پاس رکھ لو"...... مادام نے ڈکسن سے مخاطب ہو کر کہا اور ڈکسن نے گریگ کے ہاتھ سے لفافہ لیا اور جلدی سے اسے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔ اسی لمحے ویٹر نے مشروب کا گلاس لاکر گریگ کے سامنے رکھ دیا۔

"واہ۔ بہت شاندار مشروب ہے۔ تھینک یو مادام۔ آپ کی وجہ سے آج یہ مشروب کچھ اور بھی زیادہ خوش ذائقہ محسوس ہو رہا ہے"...... گریگ نے مسکرا کر لیکن انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تھینک یو مسٹر گریگ۔ آپ ہارک کو میری طرف سے شکریہ کہہ دیں اور انہیں بتا دیں کہ میں جلد ہی ان سے خود ہی رابطہ کروں گی"...... مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ ضرور ویسے اس لفافے میں باس کا فون نمبر بھی موجود ہے"...... گریگ نے مشروب کے گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری گڈ۔ واقعی تمہارے باس کی کارکردگی بے مثال ہے۔ تھینک یو"...... مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے اجازت دیں"...... گریگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی آمد پر میں بے حد مشکور ہوں مسٹر گریگ۔ امید ہے کہ ہماری دوسری ملاقات جلد ہی ہو گی"...... مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور گریگ سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ہیٹ کو سر سے اتار کر اس نے بڑے وضع دارانہ انداز میں سلام کیا اور واپس دروازے کی

طرف مڑ گیا۔

"میں ایسے لوگوں سے انتہائی الرجک ہوں مادام۔ خواہ مخواہ عورتوں کے سامنے منافقت کرتے رہتے ہیں"...... گریگ کے جانے کے بعد ڈکسن نے منہ بناتے ہوئے کہا اور مادام بڑے مترنم انداز میں ہنس پڑی۔

"یہ ان کا پیشہ ہے ڈکسن"...... مادام نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پیشہ۔ کیا مطلب۔ کیسا پیشہ"...... ڈکسن نے چونک کر پوچھا۔

"سمجھ لو یہ صاحب گائیڈ ہیں۔ یہاں غیر ملکی سیاحوں کو تاریخی مقامات دکھانے کا کام کرتے ہیں"...... مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈکسن کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگیں۔

"اوہ۔ تو پھر یہ لفافہ۔ تحفہ"...... ڈکسن نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"ابھی اسے مت نکالو۔ ابھی ایک اور لفافہ آنا باقی ہے۔ اس کے بعد دونوں اکٹھے ہی کھولیں گے"...... مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈکسن نے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

"ایک اور لفافہ۔ لیکن مادام آخر یہ چکر کیا ہے۔ کیا ہے ان لفافوں میں"...... ڈکسن نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جب یہ کھلیں گے تو تم خود دیکھ ہی لو گے فی الحال خاموش رہو"...... اس بار مادام نے قدرے سخت لہجے میں کہا تو ڈکسن ہونٹ دبا کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک خوبصورت سی لڑکی

ایک ویٹر کے ہمراہ چلتی ہوئی ان کی میز کی طرف بڑھی اور ڈکسن چونک کر اسے دیکھنے لگا۔ لڑکی غیر ملکی تھی اور اس نے خاصا جدید قسم کا لباس پہنا ہوا تھا۔ گو وہ خاصی قبول صورت تھی لیکن مادام کے سامنے اس کا حسن واضح طور پر پھیکا پڑ گیا تھا۔ ویٹر میز کی طرف اشارہ کر کے واپس چلا گیا اور لڑکی آگے بڑھ آئی اس کی نظروں میں ڈکسن اور مادام دونوں کے لئے پسندیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میرا نام سارتھی ہے اور مجھے آپ کے پاس مون ا ے ہوٹل کی طرف سے بھیجا گیا ہے"...... لڑکی نے قریب آ کر مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ویل کم مس سارتھی۔ میرا نام لیزا ہے اور یہ میرے ساتھی ڈکسن ہیں"...... مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے آپ سے مل کر حقیقت میں بے پناہ مسرت ہوئی ہے"...... سارتھی نے بڑے پرخلوص لہجے میں کہا اور پھر خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"شکریہ۔ آپ کیا پینا پسند کریں گی"...... مادام نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ریڈ کوک۔ میں اس وقت ریڈ کوک پینا پسند کرتی ہوں اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو"...... سارتھی نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا اور مادام نے قریب کھڑے ویٹر کو ریڈ کوک کا ایک جام

لانے کا آرڈر دیا اور ویٹر سر جھکا کر سلام کرتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"مس سارتھی۔ آپ میرے لئے یقیناً کوئی تحفہ لے کر آئی ہوں گی"...... مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس مادام۔ یہ باس نے بھیجا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ کو یقیناً پسند آئے گا"...... سارتھی نے جیب سے ایک چھوٹے سائز کا لفافہ نکال کر مادام کی طرف بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تھینک یو۔ ڈکسن۔ یہ لے کر رکھ لو"...... مادام نے کہا اور ڈکسن نے وہ لفافہ سارتھی سے لے کر کوٹ کی جیب میں رکھ لیا۔ اسی لمحے ویٹر نے ریڈ کوک کا پیگ لا کر سارتھی کے سامنے رکھ دیا اور سارتھی اسے سپ کرنے لگی۔

"آپ میری طرف سے اپنے باس کا شکریہ ادا کر دیں اور انہیں کہہ دیں کہ میں جلد ہی ان سے رابطہ کروں گی"...... مادام نے کہا۔

"یس مادام"...... سارتھی نے آخری گھونٹ لیتے ہوئے کہا اور پھر میز پر رکھے ہوئے ٹشو پیپرز کے ڈبے سے ایک ٹشو پیپر نکال کر اس سے ہونٹ صاف کرنے لگی۔

"اب مجھے اجازت دیجئے"...... سارتھی نے اجازت طلب نظروں سے مادام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ مس سارتھی۔ مجھے امید ہے کہ جلد ہی آپ سے دوبارہ ملاقات ہو گی"...... مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور لڑکی سر ہلاتی

ہوئی اٹھی اور پھر مسکراتی ہوئی واپس دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے مادام۔ ان لفافوں میں کیا ہے"...... ڈکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں نہیں۔ واپس ہوٹل جا کر میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی۔ فی الحال چپ رہو تم"...... مادام لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈکسن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ مادام لیزا کافی دیر بیٹھی رہی لیکن ان دونوں کے بعد وہاں اور کوئی نہ آیا جبکہ تجسس کے مارے ڈکسن کا برا حال ہو رہا تھا۔

"مادام۔ اب مجھ سے یہ سسپنس برداشت نہیں ہو رہا آخر یہ سب ہے کیا"...... ڈکسن نے کہا۔

"واقعی تمہارے لئے یہ سسپنس ہے۔ لیکن میرے لئے نہیں بہرحال آؤ چلیں"...... مادام نے ہنستے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ ڈکسن نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک بھاری پرس نکالا اور اس میں سے ایک بڑا سا نوٹ نکال کر ایش ٹرے کے نیچے دبایا اور مادام کے پیچھے چلتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد ان کی کار خاصی تیز رفتاری سے بارونق سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ مادام اور ڈکسن دونوں عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ مادام نے ایک چھوٹا آئینہ نکال کر اپنا میک اپ درست کرنا شروع کر دیا تھا جب کہ ڈکسن خاموش بیٹھا کھڑکی سے باہر عمارتوں اور چلتے ہوئے لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔

"ڈرائیور کار روکو"...... اچانک مادام لیزا نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار سڑک کے کنارے کرتے ہوئے روک دی۔

"کیا ہوا۔ آپ نے یہاں کار کیوں رکوائی ہے"...... ڈکسن نے حیرت سے لیزا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"لفافوں کو کھول کر دیکھو"...... مادام لیزا نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یہاں۔ اس جگہ"...... ڈکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہیں کھولو۔ ابھی"...... مادام لیزا نے کہا تو ڈکسن نے اثبات میں سر ہلا کر جیب سے ایک لفافہ نکالا اور اسے کھولنے لگا۔ اور پھر وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ لفافہ میں سے سنہری رنگ کی ایک چابی نکلی تھی۔ چابی کے ساتھ ایک چھوٹی سی چٹ تھی جس پر کوڈ میں کچھ لکھا ہوا تھا۔

"اس لفافہ میں تو صرف ایک چابی اور یہ ایک پرچی ہے"۔ ڈکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پرچی مجھے دکھاؤ"...... مادام لیزا نے کہا تو ڈکسن نے پرچی اس کی طرف بڑھا دی۔

"یہ ہارک کلب کے تہہ خانے میں موجود ہارڈ روم کے ایک سیف کی گولڈن کی ہے۔ تم نے یہ پرچی اور کی لے کر ہارک کلب جانا ہے اور کاؤنٹر پر ہارڈ روم کہنا تو تمہیں ہارڈ روم کے دروازے

تک پہنچا دیا جائے گا۔ بارڈ روم کے باہر ایک آدمی کھڑا ہوگا اسے تم نے یہ پرچی اور چابی دکھانی ہے۔ اس پرچی اور چابی کو دیکھ کر وہ آدمی تمہیں اندر لے جائے گا اور ایک سیف تک پہنچا دے گا۔ تم نے اس چابی سے سیف کھولنا ہے اور اس میں موجود ایک پیکٹ کو نکال کر اپنے پاس رکھ لینا ہے۔ واپسی پر چابی اور پرچی تم نے اسی آدمی کو دے دینی ہے جو تمہیں سیف تک پہنچائے گا''...... مادام لیزا نے پرچی واپس اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''لیکن......'' ڈکسن نے کہا۔

''جو کہتی ہوں وہ کرو۔ دوسرا لفافہ کھولو''...... مادام لیزا نے کہا تو ڈکسن نے اثبات میں سر ہلا کر دوسرا لفافہ کھول دیا۔ اس لفافہ سے بھی ایک سنہری رنگ کی چابی اور ایک پرچی برآمد ہوئی۔ مادام لیزا نے پرچی دیکھی۔

''یہ مون لائٹ ہوٹل کے دوسرے فلور پر موجود کمرہ نمبر دو سو سات کی ہے۔ تم نے اس ہوٹل میں جانا ہے۔ ہوٹل کے واش روم میں جنوبی دیوار پر تمہیں سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا دائرہ بنا ہوا دکھائی دے گا۔ تم نے اس دائرے میں ایک انگلی رکھ کر دبانی ہے۔ انگلی کا دباؤ پڑتے ہی دیوار میں ایک خفیہ خانہ کھل جائے گا۔ اس خانے میں بھی ایک پیکٹ موجود ہے۔ تم نے پیکٹ جیب میں ڈال کر چابی اور پرچی وہیں رکھنی ہے اور وہاں سے نکل آنا ہے''۔ مادام لیزا نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو آپ اب بھی نہیں بتائیں گی کہ ان پیکٹس میں کیا ہے جو مجھے ہارک کلب اور مون لائٹ ہوٹل کے کمرے کے واش روم سے لانے ہیں''...... ڈکسن نے کہا۔

''جب دونوں پیکٹ مل جائیں تو تم انہیں لے کر میرے پاس آ جانا۔ یاد رکھنا دونوں پیکٹ سیلڈ ہیں۔ تم انہیں خود سے کھولنے کی کوشش نہیں کرو گے۔ دونوں پیکٹ میرے سامنے کھلیں گے جب دونوں پیکٹ کھلیں گے تو تم خود دیکھ لینا ان میں کیا ہے''...... مادام لیزا نے اس بار انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''یس مادام''...... ڈکسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اب تم جا سکتے ہو۔ اور سنو۔ مختلف ٹیکسیوں میں سفر کرنا اور تعاقب کا خیال رکھنا''...... مادام لیزا نے کہا تو ڈکسن نے اثبات میں سر ہلایا اور کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

''چلو ڈرائیور''...... ڈکسن کے اترتے ہی مادام لیزا نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈرائیور نے فوراً کار آگے بڑھا دی۔

کار مختلف سڑکوں سے گزر کر ایک ایسی رہائشی کالونی میں داخل ہوئی جہاں انتہائی شاندار قسم کی کوٹھیاں موجود تھیں۔ ڈیزائن اور خوبصورتی میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اور ہر کوٹھی خاصے وسیع رقبے میں پھیلی ہوئی تھی۔ پھر تھوڑی دیر بعد کار ایک شاندار اور خوبصورت کوٹھی کے بڑے سے مین گیٹ کے سامنے رک گئی اور ڈرائیور نے تین بار ہارن بجایا تو پھاٹک آٹومیٹک انداز میں کھلتا

گیا۔ ڈرائیور کار اندر لے گیا اور ڈرائیو وے سے گزر کر اس نے انتہائی شاندار اور وسیع پورچ میں جا کر کار روکی اور جلدی سے اتر کر اس نے مادام والی طرف کا عقبی دروازہ کھول دیا۔ مادام نیچے اتری اور برآمدے کی طرف بڑھ گئی۔ جہاں سوٹ پہنے ایک بھاری جسامت کا آدمی بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا۔

''کوئی فون تو نہیں آیا کرس''...... مادام نے قریب جا کر اس بھاری جسم والے سے تحکمانہ انداز میں پوچھا۔

''نو مادام''...... کرس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔ مجھے ڈسٹرب نہ کیا جائے''...... مادام نے کہا اور برآمدہ کراس کر کے راہداری میں داخل ہو گئی اور پھر ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ کر مادام ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ دو گھنٹوں بعد ڈکسن اندر داخل ہوا تو اسے دیکھ کر مادام لیزا مسکرا دی۔

''کام ہو گیا''...... مادام لیزا نے پوچھا۔

''یس مادام۔ دونوں پیکٹ مل گئے ہیں''..... ڈکسن نے جواب دیا۔

''دروازہ بند کر کے کمرے کا ساؤنڈ پروف سسٹم آن کر دو''...... مادام نے ڈکسن سے مخاطب ہو کر کہا اور ڈکسن سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا اس نے دروازہ لاک کیا اور پھر سائیڈ بار پر لگے ہوئے پینل پر موجود ایک بٹن دبایا اور واپس آ گیا۔

''اب نکالو دونوں پیکٹ''...... مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈکسن پہلے تو سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیبوں سے ایک جیسے چھوٹے چھوٹے دو پیکٹ نکال کر سامنے میز پر رکھ دیئے۔ پیکٹس کو گفٹ پیک کیا گیا تھا اور ان پر باقاعدہ ربن بندھے ہوئے تھے۔

''کھولو پیکٹ''...... مادام نے کہا اور ڈکسن نے ایک پیکٹ پر بندھا ہوا خوبصورت ربن کھولنا شروع کر دیا۔ اوپر والے کاغذ ہٹے تو اندر ایک چھوٹا سا باکس تھا ڈکسن نے بڑے متجسس انداز میں یہ باکس کھولا اور دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ باکس کے اندر ایک چھوٹے سائز کا سرخ موتی رکھا ہوا تھا جو روشنی میں آتے ہی جگمگانے لگا۔ پیکٹ میں ایک کارڈ بھی موجود تھا۔

''یہ تو سرخ موتی ہے''...... ڈکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو کیا تمہیں اس چھوٹے پیکٹ میں سے ہاتھی گھوڑے برآمد ہونے کی توقع تھی''...... مادام نے ہنستے ہوئے کہا اور موتی اور کارڈ لینے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ ڈکسن نے منہ بناتے ہوئے سرخ موتی اور کارڈ مادام کی طرف بڑھا دیا۔ اس کے چہرے پر واقعی مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔ شاید اس کے ذہن میں پیکٹ سے کچھ اور برآمد ہونے کی توقع تھی۔ کارڈ پر صرف ایک فون نمبر لکھا ہوا تھا اور کچھ نہ تھا۔ مادام نے سرخ موتی کو گہری نظروں سے

دیکھنا شروع کر دیا۔ موتی دیکھ کر اس کے چہرے پر تحسین کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"مادام۔ اس موتی کے لئے اس قدر حیرت انگیز طریقہ کار کیوں اپنایا گیا ہے۔ یہ تو عام سا موتی ہے۔ موتی خوبصورت ضرور ہے لیکن اس کی چمک دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ اصل نہ ہو بلکہ اسے پالش کر کے چمکایا گیا ہو"...... ڈکسن نے منہ بناتے ہوئے کہا تو مادام لیزا بے اختیار ہنس پڑی اور اس نے موتی اور کارڈ واپس پیکٹ میں رکھ دیا۔

"دوسرا پیکٹ کھولو"...... مادام نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈکسن نے دوسرا پیکٹ اٹھا کر اسے کھولا تو اس کے اندر سے ایک اور سرخ موتی برآمد ہوا۔ موتی پہلے سرخ موتی جیسا تھا لیکن اس کا حجم پہلے موتی سے خاصا کم دکھائی دے رہا تھا۔

"مجھے دکھاؤ"...... مادام نے سرخ موتی دیکھتے ہی چونک کر کہا اور ڈکسن نے موتی اس کی طرف بڑھا دیا۔ مادام نے سرخ موتی کو اچھی طرح چیک کیا تو اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔ ڈکسن خاموش بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا لیکن اب اس کے چہرے پر ہلکی سی ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ مادام لیزا دوسرے پیکٹ کے موتی کو کچھ دیر تک غور سے دیکھ رہی تھی۔ اس موتی کی چمک پہلے موتی سے زیادہ تھی۔

"گڈ شو۔ اس موتی کا حجم اور اس کی بناوٹ بہترین ہے۔ دیکھنے میں یہ موتی بالکل اصلی نظر آتا ہے اور اگر اسے چیک کیا جائے تو یہ ایک عام سے چمکدار موتی دکھائی دیتا ہے لیکن اس موتی کی اصلیت کیا ہے یہ کوئی نہیں جانتا۔ ہم زیادہ سے زیادہ ریڈ پرل اپنے ساتھ لے جا سکتے ہیں"...... مادام لیزا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ریڈ پرل۔ میں سمجھا نہیں مادام"...... ڈکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سب سمجھ جاؤ گے۔ پہلے پیکٹ میں سے جو کارڈ نکلا ہے اس پر جو نمبر لکھا ہوا ہے اس نمبر پر میری بات کراؤ"...... مادام لیزا نے قدرے سخت لہجے میں کہا اور ڈکسن نے سر ہلاتے ہوئے پیکٹ اٹھایا اور اس سے ایک کارڈ نکال کر اسے غور سے دیکھنے لگا اور پھر اس نے جیب سے اپنا سیل فون نکالا اور اس پر درج نمبر دیکھ کر تیزی سے پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف گھنٹی بج رہی تھی۔ ڈکسن نے سیل فون لیزا کی طرف بڑھا دیا۔

"یس۔ ہارک کلب"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں لیزا بول رہی ہوں۔ ہارک سے بات کرائیں"۔ مادام نے سپاٹ اور سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ یس مادام۔ ایک منٹ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے انتہائی چونکے ہوئے انداز میں کہا گیا۔

"یس۔ ہارک بول رہا ہوں"...... اس بار دوسری طرف ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

"لیزا بول رہی ہوں۔ آپ فوری طور پر کتنے پیس سپلائی کر سکتے ہیں"...... لیزا نے کہا۔

"اوہ مادام اس کا مطلب ہے کہ ہمارا مال آپ کو پسند آ گیا ہے بہت بہت شکریہ۔ ویسے بھی انتہائی اعلیٰ کوالٹی کا مال ہے اور دام بھی بے حد مناسب ہیں"...... ہارک کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی جیسے اسے مادام کے الفاظ پر بے پناہ مسرت ہوئی ہو۔

"میں نے آپ سے کچھ پوچھا ہے مسٹر ہارک"...... مادام نے اس بار قدرے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس مادام لیزا۔ آپ کو کتنا مال چاہئے اور کہاں"...... دوسری طرف سے ہارک نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"فوری طور پر دس ہزار ریڈ پرل اور سب ایک ہی سائز کے پھر ہر ماہ تقریباً اتنے ہی۔ میرا مطلب ہے دس ہزار پیس اور وہ بھی اسی شیپ میں جس کا سیمپل آپ نے مجھے بھجوایا ہے"...... مادام لیزا نے کہا۔

"دس ہزار ریڈ پرل وہ بھی اکٹھے۔ اوہ۔ یہ تو بہت بڑا آرڈر ہے"...... ہارک کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کیوں۔ کیا آپ یہ آرڈر سپلائی نہیں کر سکتے"...... مادام لیزا نے چونک کر کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ سپلائی تو میں پچاس ہزار ریڈ پرلز کی بھی کر سکتا ہوں لیکن آج کل چیکنگ انتہائی سخت ہے اس قدر اکٹھے ریڈ پرل کیسے باہر جا سکتے ہیں اور اگر مال پکڑا گیا تو پھر ہم سب کے لئے بڑی گڑبڑ ہو جائے گی"...... ہارک نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"تم اس کی فکر نہ کرو۔ یہ میرا کام ہے"...... مادام لیزا نے کہا۔

"اوہ نہیں مادام۔ پاکیشیا سے مال باہر نکل جائے پھر آپ کا کام ہے لیکن اگر مال یہیں پکڑا گیا تو صورتحال انتہائی خراب ہو جائے گی۔ اس لئے مال صرف اسی صورت میں سپلائی ہو سکتا ہے جب آپ سپلائی کی بحفاظت نکاسی کے سلسلے میں میری تسلی کرا دیں گی"...... ہارک نے کہا اس کا لہجہ اب قدرے سخت تھا۔

"ٹھیک ہے تو سنو۔ کل سرینا ہوٹل میں ایک بین الاقوامی فیشن شو منعقد ہو رہا ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے"...... مادام لیزا نے کہا۔

"یس مادام۔ میں نے بھی ٹکٹس لی ہیں۔ فیملی کے ساتھ اسے دیکھنے کے لئے لیکن......" ہارک نے حیران ہو کر کہا۔

"لیکن کیا۔ اس فیشن شو میں دو سو ماڈلز پرفارم کریں گی اور یہ بھی طے ہو چکا ہے کہ یہ ماڈلز اسی لباسوں میں اسی جیولری میں جو

انہوں نے پہنی ہوئی ہوں گی۔ فوری طور پر یہاں سے ایئر پورٹ جائیں گے اور پھر وہاں سے ایک چارٹرڈ طیارہ انہیں لے کر بارما کے دارالحکومت کرات پہنچے گا۔ وہاں اس وقت رات ہو رہی ہو گی۔ یہ شو وہاں کرات میں بھی ہو گا اور اب یہ سن لو کہ یہ دو سو ماڈلز ہمارے تیار کئے ہوئے لباس اور جیولری پہنے ہوئے ہوں گی۔ میں نے ان ماڈلز کے پہننے کے لئے خصوصی جیولری کا بھی آرڈر دے دیا ہے۔ جیسے ہی آپ ریڈ پرلز سپلائی کریں گے انہیں فوری طور پر ماڈلز کی جیولری میں جڑا دیا جائے گا۔ یہ فیشن شو ہے اس لئے ہر شخص کی توجہ لباس پر ہو گی جیولری کی طرف نہیں اور پھر اس شو میں تمام ملکوں کے اعلیٰ ترین آفسران کو دعوت دی گئی ہے اور اس بات کی پبلسٹی بھی اخبارات میں کی جا رہی ہے کہ یہ ماڈلز انہی لباسوں اور جیولری میں چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کرات پہنچیں گی اور وہاں کے شو میں حصہ لیں گی۔ کسی کو ان پر شک بھی نہیں ہو گا۔ ریڈ پرل عام سے پرل ہیں اور انہیں دیکھ کر صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ آرٹی فیشل ہیں اگر تم ان کی چمک کم کرا دو تو یہ اور فول پروف ہو جائیں گے۔ اب کیا خیال ہے"...... مادام لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویل ڈن مادام۔ ویری گڈ آئیڈیا۔ واہ۔ اس طرح تو واقعی ہزاروں ریڈ پرل اکٹھے نکل جائیں گے۔ گڈ آئیڈیا۔ ریئلی گڈ آئیڈیا۔ اب میں مکمل طور پر مطمئن ہوں اور اب میں آپ کو دس ہزار تو کیا پچاس ہزار پرل بھی مہیا کر سکتا ہوں اور اس سے زیادہ

بھی"...... دوسری طرف سے ہارک نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا۔

"تھینک یو۔ تم جانتے ہو کہ میرے لئے ایسے انوکھے آئیڈیے سوچنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ بہرحال تم نے پرل آج شام چھ بجے تک سپلائی کرنے ہیں اور ہاں یہ پرل تم مجھے مخصوص قسم کی جیولری میں فکسڈ کرا کر دو گے یہ جیولری تمہارے پاس پہنچا دی جائے گی۔ سمجھ گئے تم"...... مادام لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ لیس مادام"...... ہارک نے کہا۔

"اوکے۔ تم نے یہ مال سرینا ہوٹل کے کمرہ نمبر تین سو دس، تیسری منزل میں پہنچانا ہے۔ وہاں تمہارا آدمی صرف بلیک کراؤن کا نام لے گا اور مال دے کر چلا جائے گا اور رقم تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو جائے گی"...... مادام لیزا نے کہا۔

"میرے آدمی کو وہاں کون ملے گا"...... ہارک نے پوچھا۔

"ایک آدمی ہو گا لیکن وہ بول نہیں سکتا۔ صرف سن سکتا ہے۔ اس لئے تمہارا آدمی صرف بلیک کراؤن کے الفاظ کہے گا اور مال دے کر چلا جائے گا"...... مادام لیزا نے کہا۔

"اوکے مادام۔ تھینک یو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام لیزا نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"اوہ مادام لیزا۔ میں اب سمجھا کہ آپ تو بڑے پیمانے پر بزنس کرنے کے لئے یہاں آئی ہیں لیکن یہ تو مجھے عام سے ریڈ پرل نظر آ رہے ہیں"...... ڈکسن نے کہا۔

"یہ عام پرل نہیں ہیں نانسنس۔ ان پرلز کی خاص اہمیت ہے"...... مادام لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اہمیت۔ اوہ مجھے تو یہ عام سے پرلز دکھائی دے رہے ہیں"۔ ڈکسن نے حیرت سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ڈکسن۔ تمہارا ذہن اس گورکھ دھندے کو نہیں سمجھ سکتا۔ تم نہیں جانتے کہ ریڈ پرل کی کیا خاصیت ہے"...... مادام لیزا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ریڈ پرل کی خاصیت۔ کیا خاصیت ہو سکتی ہے۔ میں اب بھی یہی کہوں گا کہ بس عام سا پرل ہے"...... ڈکسن نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہے"...... مادام لیزا نے مسکرا کر کہا۔

"تو پھر۔ مجھے بھی تو ان کے بارے میں کچھ بتائیں"۔ ڈکسن نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ اس کھیپ کو باہر جانے دو۔ پھر تمہیں ساری حقیقت بتاؤں گی"...... مادام لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈکسن ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"ٹھیک ہے مادام۔ جیسے آپ کی مرضی"...... ڈکسن نے ایک طویل سانس لے کر کہا تو مادام لیزا مسکرا دی۔

"اب تم مون لائٹ ہوٹل کے نمبر پر میری بات کراؤ"۔ مادام لیزا نے کہا۔

"اوہ تو کیا آپ اس سے بھی سودا کریں گی"...... ڈکسن نے

چونکتے ہوئے پوچھا۔ ساتھ ہی اس نے سیل فون اٹھا لیا تھا۔ جو مادام لیزا نے بات کرنے کے بعد میز پر رکھ دیا تھا۔

"تم نمبر تو ملاؤ"...... مادام لیزا نے اس بار قدرے خشک لہجے میں کہا اور ڈکسن نے جلدی سے دوسرے باکس سے نکلنے والے کارڈ پر سے نمبر دیکھ کر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لیس مون لائٹ ہوٹل"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مادام لیزا بول رہی ہوں۔ مسٹر جسٹن سے بات کرائیں"۔ مادام لیزا نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ لیس۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد سیل فون کا لاؤڈر آن ہونے کی وجہ سے سپیکر سے ایک پتلی لیکن چیختی ہوئی سنائی دی۔

"جسٹن بول رہا ہوں"...... بولنے والے کا لہجہ ایسا تھا جیسے اسے سخت زکام ہو رہا ہو اور وہ بڑی مشکل سے بولنے کی کوشش کر رہا ہو اور مادام لیزا اس کا لہجہ سن کر ہلکے سے مسکرا دی۔

"مسٹر جسٹن۔ کاروبار میں ایک دوسرے پر اعتماد پہلی شرط ہوتی ہے لیکن آپ کا منہ میں ببل گم پھلا کر بولنا یہ ثابت کر رہا ہے کہ آپ اس شرط پر پورا نہیں اترتے"...... مادام لیزا نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ مادام۔ آئی ایم سوری۔ ایسا احتیاطاً کیا گیا ہے۔ ورنہ ظاہر ہے آپ پر اعتماد نہ ہوتا تو آپ کو نمونہ کیوں بھیجا

جاتا''...... اس بار دوسری طرف سے واضح اور صاف لہجے میں جواب دیا گیا۔

''گڈ۔محتاط لوگ مجھے پسند ہیں۔تم کتنا مال سپلائی کر سکتے ہو فوری۔کل شام تک''...... مادام لیزا نے کہا۔

''آپ جتنا چاہتی ہیں ویسے مجھے مسرت ہوئی ہے کہ آپ کی نظریں واقعی بے حد تیز ہیں کہ آپ نے صحیح مال کو شناخت کر لیا ہے''...... جسٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکریہ۔ مجھے فوری طور پر دس ہزار پرل چاہئیں۔ پھر ہر ماہ بھی اتنی ہی تعداد میں''...... مادام لیزا نے کہا۔

''دس ہزار اکٹھے۔ اوہ مادام لیزا۔ اس قدر تعداد میں مال تو لازماً پکڑا جائے گا آج کل ویسے بھی چیکنگ انتہائی سخت ہو رہی ہے''...... جسٹن نے کہا۔

''تم چیکنگ کی فکر نہ کرو۔تم ریڈ پرل کو عام اور سادہ سی آرٹی فیشل انگوٹھیوں اور دوسری جیولری میں نگینوں کی طرح جڑا دو۔ اس طرح مال محفوظ بھی رہے گا اور یہاں سے نکل بھی جائے گا''۔ مادام لیزا نے کہا۔

''ریڈ پرل انگوٹھیوں اور جیولری میں۔اوہ۔گڈ آئیڈیا۔ واقعی اس طرح تو ریڈ پرل والی انگوٹھیوں اور ہر قسم کی جیولری میں مال آسانی سے نکالا جا سکتا ہے''...... جسٹن نے چونکتے ہوئے کہا۔

''تم مجھے مال پہنچاؤ اور رقم لے لو۔ ویسے یہ بتاؤ کہ یہ چیکنگ

کس سلسلے میں ہو رہی ہے''...... مادام لیزا نے بات کرتے کرتے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

''بلاسٹنگ کے سلسلے میں۔ اب تو چھوٹی سے چھوٹی چیز کی بھی اس طرح چیکنگ کی جاتی ہے جیسے یٹم بم ہو''...... جسٹن نے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ وہ جس قدر چاہیں چیکنگ کریں۔ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں''...... مادام لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مادام لیزا۔ دراصل بات یہ ہے کہ یہاں پاکیشیا میں صرف دو پارٹیاں اس دھندے میں ملوث ہیں۔ ہارک کلب والے اور ہم، ہم دونوں پارٹیوں نے یہ بات اصول کے طور پر طے کر لی ہوئی ہے کہ بغیر مال کی نکاسی کی تسلی کے ہم مال فروخت نہیں کریں گے''...... جسٹن نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

''میری ہارک سے بات ہوئی ہے اور میں نے اسے پوری طرح مطمئن کر دیا ہے''...... مادام لیزا نے کہا۔

''اوہ۔ اگر وہ مطمئن ہو گیا ہے تو آپ مجھے بھی مطمئن کریں۔ میں اس سے زیادہ محتاط انداز میں کام کرنے کا عادی ہوں''۔ جسٹن نے کہا اور جواب میں مادام لیزا نے اسے سرینا ہوٹل میں فیشن شو اور اس کے بعد چارٹرڈ طیارے سے ماڈلز کا فوری طور پر کرات جانے کا تمام پروگرام تفصیل سے بتا دیا۔

''اوہ۔ ویری گڈ آئیڈیا مادام لیزا۔ آپ واقعی بے حد ذہین ہیں۔ٹھیک ہے۔ اب میں پوری طرح مطمئن ہوں اور مال مقررہ

وقت پر سپلائی ہو جائے گا''...... جسٹن نے کہا۔ مادام لیزا نے
جسٹن کو بھی وہی کوڈ اور پتہ بتا دیا جو پہلے وہ ہارک کو بتا چکی تھی اور
پھر اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

''چلو یہ کام تو مکمل ہو گیا۔ اب تم اپنا کردار سن لو۔ تم نے کل
شام سرینا ہوٹل کے کمرہ نمبر تین سو دس میں موجود ہونا ہے اور یہ
مال وصول کر کے ''ی'' پر یہاں لے آنا ہے۔ ہوٹل میں تمہیں
ایک بلیک باکس ملے گا۔ تم نے تمام جیولری اس بلیک باکس میں
ڈال کر باکس کو سیلڈ کرنا ہے۔ اور پھر بلیک باکس کو یہاں لا کر تم
نے ڈرائیور کے حوالے کرنا ہے جو اسے لے جائے گا''...... مادام
لیزا نے ڈکسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''لیکن مادام لیزا۔ آپ نے تو اسے ماڈلز کو پہنچانا ہے''۔
ڈکسن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''تم ابھی اس فیلڈ میں نئے آئے ہو ڈکسن۔ بس تمہاری
وجاہت کی وجہ سے میں نے تمہیں اپنا سیکرٹری منتخب کر لیا ہے۔ لیکن
تم میں مطلوبہ ذہانت نہیں ہے۔ یہ سب کچھ ان دونوں کو صرف
مطمئن کرنے کے لئے تھا ورنہ وہ کبھی مال سپلائی نہ کرتے اور ہمارا
اس فیشن شو سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ البتہ ہم یہ فیشن شو دیکھنے ضرور
جائیں گے لیکن نقلی جیولری اور انگوٹھیوں میں فکسڈ ریڈ پرل ہم ماڈلز
کے ذریعے نہیں بلکہ اپنے مخصوص طریقے سے ہی یہاں سے لے
جائیں گے۔ بس تم نے مال وصول کر کے فوری طور پر یہاں پہنچانا

ہے اور ڈرائیور کے حوالے کر دینا ہے''...... مادام لیزا نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

''لیکن مادام۔ یہ فیشن شو کی ماڈلز والا طریقہ بھی نہایت اعلیٰ
تھا۔ کسی کو شک نہ پڑتا۔ اور ہاں ماڈلز نے اگر جیولری نہ پہن رکھی
ہوئی تو یہ لوگ چونک پڑیں گے''...... ڈکسن نے کہا۔

''نہیں۔ یہ دونوں یہاں کام کرتے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ
لوگ یہاں کے حکام سے بھی ملے ہوئے ہوں میں نے پہلے بھی
ایسے چکر دیکھے ہیں کہ خود ہی مال سپلائی کیا۔ خود ہی اطلاع دے
دی اور پھر چھاپہ پڑا اور اصل مال آدھی قیمت پر واپس ان کے
پاس پہنچ گیا اور جہاں تک جیولری کا تعلق ہے تو تم نے فیشن شو کا
خصوصی ڈیزائن کا پبلٹی کارڈ نہیں دیکھا۔ اس میں ماڈلز نے ہار اور
انگوٹھیاں اور دوسری جیولری پہنی ہوئی ہے اور میں نے اس لئے اس
ڈیزائن کے ہار اور انگوٹھیوں اور دوسری جیولری کا آرڈر یہاں آنے
سے پہلے دے دیا تھا۔ تم فکر نہ کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ماڈلز
اگر پکڑی بھی جائیں تو ہمارا ان سے کوئی تعلق نہ ہو گا اور نہ ہی ان
کی وجہ سے ہمارا کوئی نقصان ہو گا۔ ان کے کرات پہنچنے سے پہلے
ہی ہمارا مال محفوظ ہاتھوں میں پہنچ چکا ہو گا''...... مادام لیزا نے کہا۔

''لیکن مادام۔ یہ مال ہے کیا۔ میری تو سمجھ میں اب تک نہیں
آیا ریڈ پرل کے لئے اس قدر دردسری آخر کیوں مول لی جا رہی
ہے''...... ڈکسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ بات میں بعد میں بتاؤں گی۔ پہلے مال کو مطلوبہ جگہ ڈلیور ہونے دو اور سنو آج رات ہم اکٹھے کھانا کھائیں گے“...... مادام لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈکسن کا چہرہ یکلخت مسرت سے جگمگا اٹھا۔ جیسے مادام لیزا نے اسے اکٹھے کھانے کیلئے نہ کہا ہو بلکہ ہفت اقلیم کی دولت بخش دی ہو۔

”اوہ تھینک یو مادام۔ یہ میری خوش بختی ہو گی“...... ڈکسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے مادام لیزا کا فقرہ سن کر ہی ساری باتیں بھول گئی تھیں کیونکہ وہ مادام لیزا کا اکٹھے کھانا کھانے کا کوڈ بخوبی سمجھتا تھا۔

”باورچی سے اپنی مرضی کا مینو تیار کرا لو۔ میں اس دوران آرام کروں گی“...... مادام لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی تو ڈکسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”یہ عمران صاحب کو کیا ہوا ہے نہ وہ لنچ پر آئے اور نہ اب ہمارے ساتھ فیشن شو پر جانے کے لئے، کیا انہوں نے یہاں شو کے لئے سیٹ بک نہیں کرائی“...... صفدر نے ویگن میں پچھلی سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں نے تو اسے کہہ دیا تھا اس کے بعد تمہارے سامنے فون کر کر کے تھک گئی لیکن فلیٹ تو کجا وہ کہیں بھی نہیں ملا“...... جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ اچھا ہوا صفدر۔ کہ وہ ہمارے ساتھ نہیں آیا کیونکہ وہ جہاں جاتا ہے اپنی حماقت کی وجہ سے ہنگامے ہی کھڑے کر دیتا ہے“۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تنویر بول اٹھا۔ وہ اس وقت ایک اسٹیشن ویگن میں بیٹھے سرینا ہوٹل کی طرف جا رہے تھے۔ یہ اسٹیشن ویگن انہوں نے ایکسٹو کی اجازت سے رینٹ پر حاصل کی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ لطف اکٹھے آنے اور جانے میں ہی آتا ہے۔ علیحدہ

علیحدہ کاروں میں جانے اور آنے سے آدھا لطف ختم ہو جاتا ہے
اس لئے اس وقت وہ سب اسٹیشن ویگن میں بیٹھے خوش گپیوں میں
مصروف تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ تنویر کے پاس تھی۔ اس کے ساتھ
سائیڈ سیٹ پر کیپٹن شکیل بیٹھا ہوا تھا جبکہ دوسری سیٹ پر جولیا اور
صالحہ تھیں اور پچھلی سیٹوں پر فور سٹارز کے چاروں ممبران خاور،
نعمانی، چوہان، صدیقی اور صفدر براجمان تھے۔

"ویسے تفریح کا لطف واقعی عمران صاحب کے ساتھ ہی آتا
ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وہ جان بوجھ کر طرح دے گئے ہیں
شاید انہیں اس بات کا غصہ ہو کہ چیف نے اس کے لئے سیٹ
کیوں بک نہیں کرائی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ عمران صاحب ایسی باتوں کی پرواہ کرنے والے آدمی
نہیں ہیں اور پھر سیٹ حاصل کرنا ان کے لئے کبھی بھی مشکل نہیں
رہا۔ ہم سب نے سینکڑوں بار تو دیکھا ہے کہ وہ ایسے چکر چلاتے
ہیں کہ سب سے اعلیٰ سیٹ انہیں ہی مل جاتی ہے"...... صفدر نے
ہنستے ہوئے کہا اور جولیا ہنس پڑی اور اس بات پر تنویر بھی اثبات
میں سر ہلانے لگا کیونکہ عمران کی صلاحیتوں کا وہ بھی دل سے قائل
تھا۔ وہ صرف اس کی باتوں سے الرجک ہو جاتا تھا۔

"ارے واہ۔ کس قدر خوبصورت ڈیکوریشن ہے"...... اچانک
تنویر کے منہ سے نکلا۔ کیونکہ اسٹیشن ویگن اب سرینا ہوٹل کے
کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو رہی تھی۔

"ارے واقعی۔ واہ۔ ونڈر فل"...... سب کے منہ سے نکلا اور وہ
سب دلچسپی سے اس دلفریب سجاوٹ کو دیکھنے لگے۔ تنویر نے اسٹیشن
ویگن خالی جگہ پر پارک کی اور پھر وہ سب اتر کر لاؤنج کی طرف
بڑھ گئے۔ جولیا سمیت سب نے گرم کپڑے پہن رکھے تھے کیونکہ
سردی خاصی تھی۔

"وہ ٹکٹیں کہاں ہیں مس جولیا جو ہم نے فیشن شو ہال میں دکھانی
ہیں۔ مجھے تو اب خیال آ رہا ہے"...... صفدر نے یکلخت چونک کر
پوچھا۔

"ٹکٹیں کیسی۔ بس بکنگ ہو چکی ہے"...... جولیا نے چونک کر
کہا۔

"لیکن کون سی سیٹوں کی بکنگ ہے اور کن ناموں سے"۔ صفدر
نے کہا اور یہ سن کر جولیا بھی پریشان ہو گئی کیونکہ اسے خیال ہی نہ
آیا تھا کہ وہ ایکسٹو سے اس بارے میں معلومات حاصل کر لیتی اور
نہ ہی ایکسٹو نے اسے خود بتایا تھا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے ہی ناموں سے بکنگ ہو
گی۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور تیزی سے
استقبالیہ کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں چار خوبصورت لڑکیاں کھڑی آنے
والوں کے سوالات کا جواب دے رہی تھیں اور انہیں سیٹس کارڈ بھی
دے رہی تھیں۔

"پلیز مس۔ یہ بتائیں کہ مس جولیانا فٹز واٹر اور اس کے

ساتھیوں کے ناموں پر کون سی سیٹیں بک کرائی گئی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر باوقار لہجے میں کہا۔

"مس جولیانا فٹز واٹر۔ اوہ ہاں۔ ان کے ساتھیوں کے نام نو سپیشل سیٹیں بک کرائی گئی تھیں لیکن وہ تو کینسل کرا دی گئیں ہیں"...... لڑکی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کینسل کرا دی گئی ہیں۔ کیا۔ کیا مطلب۔ کس نے کینسل کرائی ہیں"...... جولیا اور اس کے ساتھیوں نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ یقیناً عمران کی ہی شرارت ہو گی"...... تنویر نے فوراً ہی عمران کا نام لیتے ہوئے کہا۔

"کیا بک رہے ہو۔ میں اسے گولی مار دوں گی۔ اگر اس نے یہ حرکت کی ہے"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"یہ دیکھیں جناب۔ یہ سیٹیں جناب سر سلطان سیکرٹری وزارت خارجہ کے حکم پر بک ہوئی تھیں اور ان کے حکم پر ہی انہیں کینسل کر دیا گیا ہے"...... لڑکی نے ایک رجسٹر کھول کر دیکھتے ہوئے کہا اور رجسٹر گھما کر ان کی طرف کر دیا۔ انہوں نے دیکھا رجسٹر پر واقعی سر سلطان کا نام لکھا ہوا تھا۔

"لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی نے سر سلطان کا نام لے کر ایسی شرارت کی ہو"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں سر۔ یہ ناممکن ہے۔ ہمارے چیف سپروائزر کو باقاعدہ

وزارت خارجہ آفس میں طلب کیا گیا اور اسے سیٹیں کینسل کرانے کا باقاعدہ حکم نامہ دیا گیا ہے۔ ہمارے پاس ان کا حکم نامہ بھی موجود ہے"...... لڑکی نے جواب دیا۔

"کہاں ہے حکم نامہ۔ دکھائیں ہمیں"...... تنویر نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ دیکھیں"...... لڑکی نے رجسٹر کا ورق پلٹ کر دکھایا اور وہاں واقعی سر سلطان کے سرکاری لیٹر پیڈ پر ان کے دستخطوں سے سیٹیں کینسل کرنے کا حکم نامہ موجود تھا۔

"لیکن کیوں۔ کیا انہوں نے سیٹوں کے کینسل کرنے کی وجہ نہیں بتائی"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ہمیں حکم نامہ مل گیا بس"...... لڑکی نے جواب دیا۔

"اچھا یہ بتائیں کہ کیا یہ سیٹیں ابھی خالی ہیں"...... صفدر نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"جی نہیں۔ یہ سیٹیں نواب مرزا جلال الدین اور ان کی بیگم کے نام پر بک ہو چکی ہیں"...... لڑکی نے رجسٹر کے اندراجات پڑھتے ہوئے کہا۔

"نواب مرزا جلال الدین اور ان کی بیگم۔ لیکن باقی سات سیٹیں۔ وہ تو خالی ہوں گی"...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"نواب صاحب کا حکم ہے کہ ان کے اور ان کی بیگم کے ساتھ کم از کم تین چار سیٹیں خالی ہوں۔ وہ کسی کی مداخلت پسند نہیں

فرماتے ... لڑکی نے کہا۔

"ہونہہ۔ ایسی کی تیسی اس نواب کی۔ یہ سیٹیں ہماری ہیں اور ہماری ہی رہیں گی"...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ مجھے نواب صاحب کا نمبر دے سکتی ہیں"...... جولیا نے کچھ سوچ کر کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلا کر جولیا کو ایک نمبر بتایا جسے جولیا نے اپنے سیل فون میں فیڈ کر لیا اور پھر وہ سب کاؤنٹر سے ہٹ آئے۔

"یہ واقعی بہت بڑی زیادتی ہے ہمارے ساتھ۔ ٹھہرو۔ میں چیف سے بات کرتی ہوں"...... جولیا نے بھی بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فون کسی خالی جگہ پر جا کریں یہاں نہیں"...... صفدر نے کہا تو جولیا نے سر ہلا دیا اور پھر وہ پورا گروپ باہر کی طرف بڑھ گیا۔ باہر آ کر وہ عمارت کی سائیڈ پر آ گئے جہاں کوئی نہیں تھا۔ جولیا نے ہینڈ بیگ سے اپنا سیل فون نکال لیا۔ ان سب کے چہرے بری طرح لٹکے ہوئے تھے وہ سارا دن ایکسٹو کی عظمت کے گیت گاتے رہے تھے کہ اسے ممبروں کا کتنا خیال رہتا ہے لیکن یہاں آ کر جیسے ان کی امیدوں پر اوس ہی پڑ گئی تھی اور یہ انہیں معلوم تھا کہ ایسے فنکشنز میں اب نئے سرے سے سیٹ ملنا جوئے شیر لانے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔

جولیا نے تیزی سے چیف کے نمبر پریس کیے اور سیل فون کان

سے لگا لیا۔ چند لمحے اس نے سیل فون کان سے لگائے رکھا اور وہ سب امید بھری نظروں سے جولیا کی طرف دیکھنے لگے لیکن پھر جولیا کے چہرے پر ناامیدی کے تاثرات دیکھ کر ان سب کے لٹکے ہوئے چہرے اور زیادہ لٹک گئے۔

"چیف موجود نہیں ہے۔ پیغام ریکارڈنگ مشین لگی ہوئی ہے"۔ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"آپ مانیں یا نہ مانیں مجھے اب بھی یقین ہے کہ یہ عمران کی شرارت ہے۔ وہ ہمیں اسی طرح ذلیل کرنا چاہتا ہے"...... تنویر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"خواہ مخواہ الزام تراشی مت کرو۔ پہلے مجھے بھی خیال آیا تھا کیونکہ وہ ایسی حرکتیں کرتا رہتا ہے۔ لیکن اب تو ہم نے اپنی آنکھوں سے سر سلطان کا حکم نامہ دیکھا ہے اور ظاہر ہے ایکسٹو نے خود تو یہاں فون کر کے سیٹیں بک نہیں کرائی ہوں گی سر سلطان کو ہی کہا ہو گا"...... جولیا نے تنویر کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سر سلطان سے بات کر لی جائے۔ آخر پتہ تو چلے کہ سیٹیں کیوں کینسل ہوئی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا وہ ہماری بات سنیں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"کیوں نہیں سنیں گے۔ ہم کوئی ایرے غیرے تو نہیں ہیں کہ وہ ہماری بات بھی نہ سنیں"...... تنویر نے کہا۔

"میں کرتی ہوں بات۔ اتنا تو ہمیں بھی حق ہے کہ وجہ تو معلوم

ہو"...... جولیا نے کہا اور پھر تیزی سے سر سلطان کے نمبر پریس کرنے لگی۔ وہ سب غور سے جولیا کو دیکھ رہے تھے۔ ان کے ذہنوں میں بھی عجیب سا تجسس تھا کیونکہ اس انوکھے چکر کی سمجھ انہیں بھی نہ آ رہی تھی۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ ملتے ہی سر سلطان کے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"سر سلطان سے بات کرائیں۔ میں جولیانا فٹز واٹر بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ سوری مادام۔ سر سلطان تو آفس سے نکل چکے ہیں۔ ان کی طبعیت کچھ ناساز تھی اس لئے آج وہ رخصت لے کر چلے گئے ہیں"...... پی اے نے جواب دیا۔

"کتنی دیر پہلے گئے ہیں وہ"...... جولیا نے پوچھا۔

"ایک گھنٹہ ہو گیا ہے"...... پی اے نے جواب دیا۔

"کیا وہ گھر گئے ہیں"...... جولیا نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہ کہہ رہے تھے کہ وہ گھر جا کر ریسٹ کرنا چاہتے ہیں"۔ پی اے نے کہا۔

"او کے"...... جولیا نے کہا۔ اس نے کان سے سیل فون ہٹا کر رابطہ ختم کیا اور پھر سر سلطان کی رہائش گاہ کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"حاجی بابا بول رہا ہوں جناب سیکرٹری خارجہ سر سلطان کے گھر

سے"...... دوسری طرف سے ملازم کی آواز سنائی دی۔

"میں جولیانا فٹز واٹر بول رہی ہوں میری سر سلطان سے بات کرائیں"...... جولیا نے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ یس مادام۔ میں ابھی بات کراتا ہوں"...... ملازم نے جواب دیا۔

"یس۔ سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی ان کے لہجے میں بے پناہ وقار تھا۔

"میں جولیا بول رہی ہوں جناب"...... سر سلطان کا لہجہ ایسا تھا کہ جولیا کا لہجہ خود بخود مؤدبانہ ہو گیا۔

"اوہ مس جولیا آپ۔ فرمائیں۔ اس وقت آپ نے فون کیا ہے"...... سر سلطان نے چونک کر کہا۔

"سر آپ نے سرینا ہوٹل میں چیف کے حکم پر ہمارے لئے سیٹیں بک کرائیں اور چیف نے صبح ہمیں کہا کہ ہم نے اس فیشن شو میں شرکت کرنی ہے لیکن اب ہم یہاں پہنچے ہیں تو معلوم ہوا ہے کہ سیٹیں کینسل ہو چکی ہیں اور یہ کینسلیشن آپ کے باقاعدہ تحریری حکم نامے پر ہوئی ہیں"...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ جناب ایکسٹو کا حکم آیا تو میں نے سیٹیں بک کرا دی تھیں اور پھر ان کا حکم آیا تو میں نے کینسل کرا دیں"...... سر سلطان نے باوقار لہجے میں کہا۔

"لیکن کیوں۔ چیف نے سیٹیں کیوں کینسل کرائی ہیں۔ کیا اس کی کوئی وجہ بتائی ہے چیف نے آپ کو"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ اب مجھے تو معلوم نہیں کہ کیوں کینسل کرائی گئی ہیں اور نہ مجھ میں اتنی جرأت ہے کہ میں ان سے وجہ پوچھ سکوں۔ اس لئے آپ براہ راست انہی سے بات کر لیں"...... سر سلطان نے کہا اور ان کے جواب نے ایک بار تو جولیا کی دل میں مسرت کی لہر سی دوڑا دی کہ ان کا چیف کس قدر بااختیار ہے کہ سر سلطان جیسا اعلیٰ ترین افسر بھی ان سے ڈرتا ہے لیکن پھر فوراً ہی اسے سیٹوں کی کینسلیشن کا خیال آ گیا تو اس کا موڈ دوبارہ خراب ہو گیا۔

"میں نے چیف کو کال کیا تھا لیکن وہ موجود نہیں ہیں"۔ جولیا نے کہا۔

"تو پھر بتائیں میں کیا کر سکتا ہوں"...... سر سلطان نے جیسے بے چارگی کے عالم میں کہا۔

"آپ بااختیار افسر ہیں۔ کیا آپ ہمارے لئے دوبارہ سیٹیں بک کرا سکتے ہیں۔ چیف سے ہم بعد میں بات کر لیں گے"۔ جولیا نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آپ کہتی ہیں تو میں کوشش کر لیتا ہوں۔ آخر آپ بھی تو سیکنڈ چیف ہیں"...... سر سلطان نے کہا۔

"اوہ۔ تھینک یو سر"...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ مجھے دس منٹ بعد فون کریں"...... سر سلطان نے کہا

اور جولیا نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ سر سلطان جیسے بااختیار افسر کے لئے سیٹیں حاصل کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ جولیا نے اپنے ساتھیوں کو سر سلطان سے ہونے والے بات کی تفصیل بتائی تو ان سب کے چہروں پر بھی دوبارہ رونق عود کر آئی۔

"ایسا نہ ہو کہ بعد میں چیف ہم پر ناراض ہو کہ جب اس نے سیٹیں کینسل کرا دی تھیں تو ہم نے کیوں دیکھا یہ فیشن شو اور وہ بھی سر سلطان سے کہہ کر دوبارہ سیٹیں بک کرا کے"...... تنویر نے کہا۔

"اس بات کا میں خود چیف کو جواب دے لوں گی۔ کچھ بھی ہو۔ ہمیں اس طرح ذلیل کرنے کا چیف کو کوئی حق نہیں ہے۔ آخر ہم انسان ہیں۔ بے جان مشینیں تو نہیں ہیں"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔ دس منٹ گزرنے کے بعد جولیا نے دوبارہ سر سلطان کے نمبر پریس کئے۔

"یس سلطان بول رہا ہوں"...... اس بار ملازم کی بجائے سر سلطان نے خود ہی فون اٹنڈ کیا تھا۔

"جولیا بول رہی ہوں جناب"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ مس جولیا۔ مجھے افسوس ہے کہ اب سیٹوں کا حصول ناممکن ہو گیا ہے۔ ہال کی تمام سیٹیں بک ہو چکی ہیں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ سیٹوں کے معاملے میں اعلیٰ حکام سے بھی معذرت کر لی گئی

ہے"...... سر سلطان نے افسوس بھرے لہجے میں کہا اور جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے اندر کچھ ٹوٹ گیا ہو۔

"لیکن سر۔ ہم نے یہ فیشن شو ہر صورت میں دیکھنا ہے"۔ جولیا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"سوری۔ میں اس سلسلے میں آپ سے معذرت کر چکا ہوں۔ آپ کے ساتھ عمران نہیں ہے کیا"...... سر سلطان نے پوچھا۔

"نہیں سر۔ وہ بھی صبح سے غائب ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ اگر وہ آپ کے ساتھ ہوتا تو اس شیطان کے لئے کوئی بات ناممکن نہیں تھی۔ بہرحال میں کیا کہہ سکتا ہوں سوائے معذرت کے۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا اور اسی کے ساتھ رابطہ ختم ہو گیا۔ جولیا نے ڈھیلے انداز میں سیل فون کان سے ہٹا لیا۔ اس نے سر سلطان کا جواب ساتھیوں کو بتایا تو ان سب کے چہرے بھی لٹک گئے۔

"میں اس پورے ہال کو بموں اور میزائلوں سے اڑا دوں گا۔ اگر ہم یہ شو نہیں دیکھیں گے تو کوئی بھی نہیں دیکھے گا۔ میں یہاں کوئی شو منعقد ہی نہ ہونے دوں گا"...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو تنویر۔ ایسی باتیں احمق کرتے ہیں"...... جولیا نے اسے بری طرح ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے اگر ہم اس نواب مرزا جلال الدین سے بات

کریں تو سات سیٹیں تو بہرحال مل سکتی ہیں۔ وہ تو خالی ہی ہیں باقی دو سیٹوں کا مسئلہ ہے تو مجھے یہ شو دیکھنے کا اتنا شوق نہیں ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھے بھی شوق نہیں ہے۔ اس لئے سات سیٹوں میں کام بن جائے گا"...... چوہان نے فوراً ہی اپنے آپ کو علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اگر شو دیکھا جائے گا تو سب دیکھیں گے ورنہ کوئی نہیں دیکھے گا۔ یہ میرا فیصلہ ہے"...... جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"تو پھر بتائیں کہ اب کیا کیا جائے"...... صفدر نے کہا۔

"مس جولیا۔ آپ عمران صاحب کو فون کریں۔ شاید وہ مل جائیں"...... صالحہ نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھہرو ٹرائی کرتی ہوں"...... جولیا نے چونک کر کہا اور اس نے سیل فون پر عمران کے فلیٹ کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پہلی بیل پر ہی رسیور اٹھا لیا گیا۔ جولیا نے اتفاقاً کاؤنٹر کرل کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

"ہیلو۔ میں جناب نواب مرزا جلال الدین بول بلکہ فرما رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے ایک بھاری اور نامانوس سی آواز سنائی دی تو جولیا چونک پڑی۔ اب اسے احساس ہوا کہ اس نے نادانستگی میں عمران کی بجائے مرزا جلال الدین کے نمبر پریس کر دیئے تھے۔

"مرزا جلال الدین۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو مرزا جلال الدین کا نام سن کر ممبران بھی چونک پڑے اور حیرت سے جولیا کی طرف دیکھنے لگے۔

"کس کا مطلب بتاؤں۔ جناب کا، نواب کا، مرزا کا یا جلال الدین کا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس وقت جناب نواب مرزا جلال الدین کی بیگم تیار ہو رہی ہیں اور نواب مرزا جلال الدین ان کے تیار ہونے کا انتظار کر رہے ہیں اس وقت کس نے مداخلت کرنے کی جرأت کی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میرا نام جولیانا فٹز واٹر ہے"...... جولیا نے فوراً کہا۔

"کولڈ واٹر ہو، ہاٹ واٹر ہو یا منرل واٹر یا پھر کوئی بھی سوڈا واٹر۔ اس وقت ہم کچھ نہیں پی سکتے۔ جب ہماری بیگم تیار ہو رہی ہوں تو سب واٹر وغیرہ ہماری نظر میں بے قیمت اور بے کار ہو جاتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جولیا کا پارہ یکلخت آسمان پر چڑھ گیا۔

"آپ کو تمیز ہے بات کرنے کی"...... جولیا نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"محترمہ۔ یہ وقت ہی ایسا ہوتا ہے کہ اس وقت ساری تمیزیں، ساری قمیصیں، لہنگے، اسکرٹ اور شلواریں وغیرہ وغیرہ بکھری پڑی ہیں اور ہماری بیگم نے ان میں سے لباس منتخب کرنا ہوتا ہے۔ آپ نہیں جانتی کہ ہماری بیگم اس وقت کس قدر مشکل میں ہوتی ہیں نتیجہ یہ کہ اس وقت ہم بھی جو ان کے شوہر نامدار بلکہ شوہر طرحدار ہیں ان سے بھی زیادہ مشکل میں ہوتے ہیں"......نواب مرزا جلال الدین نے کہا وہ بھی شاید کوئی سنکی سا آدمی تھا۔

"دیکھیں آپ نے ہماری سیٹیں اپنے نام بک کرائی ہیں اور ہم یہ سیٹیں واپس لے رہے ہیں۔ آپ سن لیں کہ اب آپ کو یہ سیٹیں نہیں ملیں گی"...... جولیا نے غصے سے اور کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"آپ کی سیٹیں۔ کیا مطلب۔ کون سی سیٹیں"...... نواب مرزا جلال الدین نے شدید حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم نے نو سیٹیں بک کرائی تھیں فیشن شو کے لئے جو کسی نے شرارت سے کینسل کرا دیں اور وہ سیٹیں آپ نے اپنے نام بک کرا لیں۔ لیکن ہم اب یہ سیٹیں اپنے نام بحال کرا رہے ہیں۔ اس لئے آپ ان سیٹوں پر نہیں بیٹھ سکتے"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ کا مطلب ہے کہ جو نو سیٹیں ہم نے بک کرائی ہیں شو دیکھنے کے لئے۔ وہ پہلے آپ کی تھیں"......نواب مرزا جلال الدین نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں بالکل"...... جولیا نے کہا۔

"اچھا تو ہوں گی۔ مجھے اس سے کیا۔ اب وہ ہمارے نام بک ہیں اور آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ سرینا ہوٹل ہماری اکلوتی بیگم کی ملکیت ہے اس لئے آپ ایسا کریں کہ کھڑے ہو کر شو دیکھ لیں۔ میں بیگم سے کہہ دیتا ہوں وہ بڑی رحم دل ہیں اس لئے ترس کھاتے ہوئے آپ کو کھڑے ہو کر شو دیکھنے کی اجازت دے دیں گی"۔ نواب مرزا جلال الدین نے کہا اور یہ سن کر جولیا کے تو جیسے تن بدن میں آگ سی لگ گئی۔ اس کا چہرہ یکلخت پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا۔

"آپ نے ہمیں سمجھ کیا رکھا ہے۔ آپ کی بیگم ہم پر رحم کھائیں گی ہم اس پورے ہوٹل کو بم سے اڑا دیں گے۔ آپ کی بیگم کو گولیاں مار دیں گے۔ آپ آئیں تو سہی یہاں"...... جولیا کا غصہ واقعی انتہائی عروج پر پہنچ گیا کہ اس کے اعصاب قابو سے باہر ہو گئے اور پھر اس نے بات کرتے ہی سیل فون کان سے ہٹایا اور کال ڈراپ کر دی۔ وہ واقعی غصے کی شدت سے کانپ رہی تھی۔

"اس نانسنس نے تم سے ایسی بات کر کے اپنی موت کو آواز دی ہے۔ میں اسے گولی مار دوں گا"...... تنویر نے بھی انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ جولیا کی ہمدردی میں بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔

"ٹھہرو۔ میں عمران کو کال کرتا ہوں"...... صفدر نے آگے بڑھ کر کہا اور پھر اس نے جیب سے اپنا سیل فون نکالا اور عمران کے

فلیٹ کے نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کی آواز سن کر صفدر اور ساتھیوں کو یوں محسوس ہوا جیسے اس مایوسی کے گھرے اندھیرے میں یکلخت امید کا سورج نکل آیا ہو۔

"مجھے دو سیل فون۔ میں کروں گی اس سے بات"...... جولیا نے تیزی سے مڑ کر کہا اور صفدر سے سیل فون جیسے چھین لیا۔

"ہیلو عمران۔ میں جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"ضرور بولو۔ تمہاری گرما گرم آواز واقعی اس سردی میں بڑا سکون دے رہی ہے۔ مجھے تو یوں محسوس ہونے لگا ہے جیسے یکلخت میرے کان کے ساتھ ہیٹر لگا دیا گیا ہو۔ واہ کیا ہینڈ وائس ہے۔ ماشاء اللہ بولتی جاؤ۔ رکے بغیر بولتی چلی جاؤ"...... عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔

"تم نہ لنچ پر آئے اور نہ ہی شو دیکھنے"...... جولیا نے اس کی بکواس پر دھیان دیئے بغیر کہا۔

"وہ دراصل بات یہ ہے مس جولیانا فٹز واٹر کہ میں سوئٹس سے بڑا الرجک سا ہوں اور پھر سلیمان کے گاؤں میں دعوت تھی۔ ساگ، مکھن اور مکئی کی روٹی کی دعوت بس کیا بتاؤں مزہ آ گیا۔ اور رہ گیا فیشن شو تو اماں بی کہتی ہیں کہ پرائی عورتوں کو دیکھنے سے گناہ

ہوتا ہے اور دوزخ کے فرشتے آگ کے کوڑے مارتے ہیں، کوڑوں کا تو پتہ نہیں لیکن فیشن شو کے بارے میں اماں بی کو پتہ چلتا تو ان کی جوتیاں یقیناً میری کھوپڑی ہی توڑ دیتیں''...... عمران نے کہا۔

''وہ کوڑے تو ہم تمہیں ماریں گے۔ سنو چیف نے ہماری فیشن شو کی سیٹیں بک کرانے کے بعد اچانک بغیر بتائے کینسل کرا دی ہیں اور یہ سیٹیں کسی احمق، بدتمیز اور پاگل نواب مرزا جلال الدین نے الاٹ کرائی ہیں۔ ابھی میں نے تمہیں فون کیا تو کال اتفاق سے اسی نواب سے جا ملی اس نے ایسی بکواس کی ہے کہ میرا ابھی تک خون کھول رہا ہے تم فوراً یہاں سرینا ہوٹل پہنچو۔ پانچ منٹ کے اندر اور ہمیں سیٹیں لے کر دو۔ سمجھے تم۔ ہم نے ہر حال میں یہ شو دیکھنا ہے اور یہ شواب تم ہمیں دکھاؤ گے''...... جولیا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اس نواب مرزا جلال الدین کی بات کر رہی ہو۔ جس کی بیگم سرینا ہوٹل کی مالک ہے اوہ۔ وہ تو پڑھا لکھا آدمی ہے۔ شریف اور انتہائی بااخلاق۔ میرے خیال میں تم نے اس وقت اسے فون کیا ہو گا جب اس کی بیگم تیار ہو رہی ہو گی۔ یہی ایسا وقت ہوتا ہے جب نواب مرزا جلال الدین بڑی مشکل میں پھنسے ہوتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تم گولی مارو نواب اور اس کی بیگم کو۔ یہاں آؤ اور ہمیں سیٹیں لے کر دو۔ ابھی اور اسی وقت''...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے

میں کہا۔

''لیکن تم نے اپنے اس چوہے سے بات کیوں نہیں کی''۔ عمران شاید اسے زچ کرنے پر تلا ہوا تھا۔

''وہ موجود نہیں ہے''...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو پھر وہ کسی بلی کی تلاش میں گیا ہو گا۔ آج کل کے ایٹمی چوہے ایسے ہی ہوتے ہیں بہرحال مس جولیانا فٹز واٹر اب تو سیٹیں ملنا مشکل ہے۔ ایسا ہے کہ کل دیکھ لینا شو۔ میں نواب مرزا جلال الدین کی خدمت میں حاضر ہو کر تم لوگوں کی خاطر انہیں درخواست کروں گا کہ وہ فیشن شو میں ایک دن کی توسیع کرا لیں''...... عمران نے کہا۔

''احمق آدمی۔ یہ توسیع نہیں ہو سکتی۔ تم اخبار نہیں پڑھتے فیشن شو میں شریک ہونے والی ماڈلز شو کے اختتام پر فوراً چارٹرڈ طیارے سے بارما کے دارالحکومت کرات چلی جائیں گی وہاں بھی فوراً ہی فیشن شو کا انعقاد ہو رہا ہے اور سنو اگر تم نے ہمارے لئے آج سیٹیں ارینج نہ کیں تو میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گی اور میں یقیناً ایسا ہی کروں گی یہ بات تم کان کھول کر سن بھی لو اور سمجھ بھی لو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے ارے۔ اس بات کا تو مجھے یقین ہے کہ میری موت تمہارے ہی ہاتھوں لکھی ہوئی ہے لیکن......'' عمران نے کہا۔

''لیکن ویکن کچھ نہیں۔ بس تم آجاؤ۔ ہم انتظار کر رہے ہیں''۔

جولیا نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کال آف کر دی۔

"مجھے تو یقین نہیں کہ وہ آئے گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ تو کیا اس کا باپ بھی آئے گا۔ میں نے اسے کہا ہے اور اسے ہر حال میں آنا ہی پڑے گا سمجھے تم"...... جولیا نے نے غصے سے اس پر الٹتے ہوئے کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

شو میں جانے والے ادھر سے ہی گزر رہے تھے اور وہ سب خاموش کھڑے عمران کا انتظار کر رہے تھے۔ ان کے لئے ایک ایک لمحہ قیامت کا لمحہ بن گیا تھا۔ خاص طور پر جولیا کی حالت دیکھنے والی تھی جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا اس کا پارہ چڑھتا جا رہا تھا۔

اچانک انہیں گیٹ پر عمران نظر آیا۔ وہ شلوار قمیض پہنے ہوئے تھا اور شلوار قمیض کی حالت ایسی تھی کہ جیسے ابھی گھڑے سے نکالی گئی ہو اوپر ایک سوئیٹر اور اس کے اوپر اس نے کوٹ پہن رکھا تھا۔ پیروں میں اس نے ایسے سلیپر پہن رکھے تھے جنہیں دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ ان پر صدیوں سے پالش ہی نہ کی گئی ہو۔ وہ سر سے پاؤں تک ٹیکنی کلر بنا ہوا تھا۔ عمران کے ساتھ سلیمان تھا جس نے انتہائی جدید تراش اور قیمتی گرم کپڑے کا تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کے لبوں میں پائپ دبا ہوا تھا اور ہاتھوں میں پائپ کے تمباکو کا انتہائی قیمتی ڈبہ اور سونے کا بنا ہوا پائپ لائٹر دبا ہوا تھا۔ یوں

محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ باورچی کی بجائے کوئی لارڈ ہو۔

"اسلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاۃ"...... عمران نے قریب آ کر باقاعدہ سلام کرتے ہوئے کہا۔ وہاں سے گزرنے والے لوگ عمران کا حلیہ دیکھ کر اس طرح ناگواری سے منہ بنا رہے تھے جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی جوکر ہو۔

"یہ کیا حلیہ بنا کر آئے ہو احمق آدمی"...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"حلیہ۔ کیا ہوا حلیئے کو۔ بس ذرا شیو بڑھی ہوئی ہے۔ دراصل وہ بلیڈ ختم ہو گئے تھے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں گالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"میں لباس کی بات کر رہی ہوں"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"لباس۔ اوہ یہ تو انتہائی شریفانہ لباس ہے۔ اگر یقین نہ آئے تو بیشک کسی سے پوچھ لو"...... عمران نے کہا۔

"بس ٹوپی کی کسر رہ گئی ہے یتیم خانے کا منیجر بننے میں"۔ تنویر نے فقرہ کستے ہوئے کہا۔

"جہاں تم جیسے یتیم موجود ہوں۔ وہاں بھلا ٹوپی کہاں سلامت رہ سکتی ہے۔ ہاں وہ سیٹیں مل گئی ہیں کیا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں چاہئیں ہمیں سیٹیں۔ تم دفع ہو جاؤ۔ اس لباس میں یہاں آ کر تم ہمیں ذلیل کرانا چاہتے ہو"...... جولیا نے کہا اس کا موڈ

واقعی بے حد آف ہو گیا تھا۔

"کیا مطلب۔ اگر سیٹیں نہیں چاہئیں تھیں تو پھر مجھے خواہ مخواہ اس سردی میں یہاں کیوں بلایا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے عمران صاحب۔ آپ خود بھی تو خیال کیا کریں۔ اعلیٰ سوسائٹی کا فنکشن ہے اور آپ یہ میلا کچیلا اور بغیر استری کا لباس پہن کر آ گئے ہیں"...... صفدر نے عمران کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر بھی ناگواری کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کمال ہے۔ آخر میں نے کون سا جرم کر دیا ہے۔ شریفانہ لباس ہی پہن لیا ہے نا۔ باقی رہی اعلیٰ سوسائٹی والی بات تو اعلیٰ سوسائٹی تو لباس کی قائل ہی نہیں۔ اگر کہو تو میں بھی اعلیٰ سوسائٹی میں شامل ہو جاتا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو صفدر۔ واپس چلیں۔ بس دیکھ لیا ہم نے شو"...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے صفدر سے کہا۔

"سلیمان۔ جا کر کاؤنٹر پر پوچھو کہ ہمیں دو سیٹیں مل سکتی ہیں۔ یہ نہیں دیکھتے شو تو نہ دیکھیں ہم تو دیکھیں گے۔ بلکہ میرا تو خیال ہے اس ملبوسات کے فیشن شو میں میرا لباس اول انعام حاصل کرے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"منہ دھو رکھو اپنا۔ سیٹیں تمہارے سلیمان کے لئے ہی رکھی ہوئی ہیں کیا۔ یہاں اعلیٰ ترین حکام کو جواب مل گیا ہے"...... تنویر نے

جلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"ارے انہیں جواب ملنا ہی چاہئے۔ وہ اعلیٰ حکام ہوں گے اپنے گھر کے۔ لیکن عالی جاہ آغا سلیمان پاشا کو اگر انہوں نے سیٹوں سے انکار کر دیا تو پھر یہ شو بھی نہیں ہو سکے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ سلیمان اس دوران اکڑتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا تھا اور وہ سب سلیمان کو بے عزت ہو کر واپس آتا دیکھنے کے لئے وہیں رک گئے تھے۔

"صاحب۔ کتنی سیٹیں چاہئیں"...... سلیمان نے واپس آ کر عمران سے پوچھا۔

"کتنی مل سکتی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"سارا ہال ہی خالی ہے۔ آپ بتائیں کہ آپ کو کتنی سیٹیں چاہئیں"...... سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بس بس ڈرامہ مت کرو۔ انہوں نے ذلیل کر کے بھیج دیا ہے تو اب تم نے ہمارے سامنے ڈرامہ کرنا شروع کر دیا ہے"...... جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی ہو۔

"مس جولیا پلیز۔ آپ اپنی نہیں تو میری عزت کا خیال کر لیں"...... سلیمان نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک ویٹر کی طرف مڑا جو وہاں سے گزر رہا تھا۔

"اے ادھر آؤ"...... سلیمان کا لہجہ بڑا باوقار تھا۔

"یس سر"...... ویٹر نے اس کے لہجے کے ساتھ ساتھ اس کے

شاندار لباس سے مرعوب ہوتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ کاؤنٹر گرل کو کہو کہ آغا سلیمان پاشا تمہیں یہاں طلب کر رہے ہیں۔ فوراً"...... سلیمان نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کوئی بادشاہ اپنے زرخرید غلام کو بلا رہا ہو۔

"جی بہت بہتر"...... ویٹر نے کہا اور تیزی سے استقبالیہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد ہی کاؤنٹر پر کھڑی لڑکیوں میں سے ایک لڑکی جس نے انہیں رجسٹر دکھا کر بتایا تھا کہ سیٹیں کینسل ہو چکی ہیں، تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی آئی اور سلیمان کے سامنے اس طرح مؤدب ہو کر کھڑی ہو گئی جیسے وہ اس کی زرخرید ہو۔

"یس سر۔ حکم سر"...... کاؤنٹر گرل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہمیں سپیشل سیٹیں چاہئیں شو دیکھنے کے لئے"...... سلیمان نے بڑے شاہانہ لہجے میں کہا۔

"سر۔ آپ حکم دیں سر۔ پورا ہوٹل آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے سر۔ کتنی سیٹیں چاہئیں سر"...... لڑکی نے اسی طرح سر جھکاتے ہوئے پوچھا اور جولیا سمیت سب ممبرز یوں حیرت سے اس لڑکی کو دیکھنے لگے جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ واقعی ہوش و حواس میں بات کر رہی ہے کیونکہ اس سے پہلے یہی لڑکی انہیں کہہ چکی تھی کہ سیٹیں تو ایک ہفتہ پہلے ہی بک ہو چکی ہیں اور اب تو

ایک سیٹ ملنا بھی ناممکن ہے اور اب وہی لڑکی سلیمان کو کہہ رہی تھی کہ آپ حکم دیں پورا ہوٹل خدمت کے لئے حاظر ہے۔

"گیارہ سیٹیں اور وہ بھی سپیشل"...... سلیمان نے کہا۔

"اوہ سر یس۔ کیوں نہیں سر۔ ویسے سر نو سیٹیں تو نواب مرزا جلال الدین صاحب نے بک کرائی ہوئی ہیں وہ اور ان کی بیگم شو دیکھنے آ رہی ہیں۔ میں انہیں آپ کی آمد کی اطلاع دے دیتی ہوں۔ اس کے بعد ان کے لئے کوئی متبادل انتظام ہو جائے گا ورنہ وہ کھڑے ہو کر شو دیکھ لیں گے۔ آپ کو تو بہرحال انکار نہیں کیا جا سکتا۔ باقی دو سپیشل سیٹیں میں لگوا دیتی ہوں"...... لڑکی نے سر جھکاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ بیگم جلال الدین وہی تو نہیں جو اس ہوٹل کی مالک ہیں"۔ سلیمان نے اس طرح حقارت بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ اس قدر شاندار ہوٹل کی بجائے کسی کباڑ خانے کی مالک ہو۔

"یس سر۔ یس سر۔ وہی سر"......لڑکی نے جلدی سے کہا۔

"اوہ۔ اسے ہماری طرف سے کہہ دو کہ ہم اس کی یہاں موجودگی پسند نہیں کرتے۔ اس لئے وہ فنکشن دیکھنے نہیں آ سکتی"...... سلیمان نے کہا۔

"جی بہت بہتر سر۔ ایسا ہی ہو گا سر۔ آپ کا حکم کون ٹال سکتا ہے سر"......لڑکی نے کہا۔

"اوکے۔ جاؤ اور گیٹ پر کہلوا دو۔ ٹکٹیں وغیرہ بھجوانے کی

ضرورت نہیں۔ ہمیں ٹکٹیں لینا اور پھر سنبھالنا سخت ناگوار گزرتا ہے"...... سلیمان نے بڑے مغرورانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر"...... لڑکی نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور سنو۔ اس شو میں کتنی ماڈلز پرفارم کر رہی ہیں"...... سلیمان نے پوچھا۔

"سر۔ دو سو ماڈلز ہیں سر۔ بہت بڑا بین الاقوامی شو ہے سر"...... لڑکی نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ان کا البم پہلے ہمیں پیش کرو اور پھر جس لباس اور لڑکی کو ہم اپروو کریں گے وہی شو میں پیش ہوگی۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی لباس یا کوئی لڑکی ہمارے مزاج کے خلاف شو میں آجائے اور ہماری طبیعت مکدر ہو جائے"...... سلیمان نے کہا۔

"اوہ یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ میں ان کی انچارج لیڈی روہاب کو کہہ دیتی ہوں سر۔ وہ شو سے پہلے آپ سے البم اپروو کرالے گی سر"...... لڑکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے جاؤ"...... سلیمان نے کہا اور پائپ سلگانے میں مصروف ہو گیا۔ لڑکی سلام کر کے تیزی سے واپس چلی گئی۔ عمران تو اس گفتگو کے دوران بڑے اطمینان سے کھڑا آنے جانے والی لڑکیوں کو گھورنے میں مصروف رہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کا ان باتوں سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔ لیکن جولیا سمیت باقی سب ممبرز

کی حالت واقعی قابل دید تھی۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ اچانک کسی پاگل خانے میں پہنچ گئے ہوں۔ سلیمان کا انداز گفتگو۔ اس لڑکی کا انداز جواب اور پھر باتیں۔ کوئی بات ان کی سمجھ میں ہی نہ آ رہی تھی۔

"یہ کیا چکر ہے۔ مجھے بتاؤ کیا چکر ہے یہ"...... یکلخت جولیا پھٹ پڑی۔

"مس جولیانا فٹزواٹر۔ یہ دنیا ہی چکر ہے۔ ایک سرے سے چلنا شروع کرو تو پھر اسی سرے پر واپس پہنچ جاؤ گی"...... عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"یہ سلیمان میری سمجھ میں نہیں آ رہا۔ یا اللہ۔ میں پاگل ہو جاؤں گی"...... جولیا نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا۔

"خود ہی تو حکم دیا تھا کہ سیٹیں چاہئیں اور مجھے معلوم تھا کہ اس وقت سیٹیں ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چنانچہ میں نے پرنس کا چان آغا سلیمان پاشا کی منت سماجت کی اور ان کی مہربانی کہ انہوں نے ہماری خاطر اس ہوٹل میں قدم رنجہ فرمایا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن......" اس بار صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ تم سلیمان کی حیثیت جاننا چاہتی ہو۔ ارے تمہیں معلوم نہیں کہ سلیمان آل پاکیشیا باورچی ایسوسی ایشن کا صدر ہے۔ اگر اسے سیٹیں نہ ملیں گی تو پورے ملک کے ہوٹلوں کے باورچی خانے

ایک لمحے میں بند ہو جائیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں نہیں مان سکتی۔ میں کبھی تسلیم نہیں کر سکتی۔ باورچی ایسوسی ایشن کا صدر اس قدر اختیارات کا مالک کیسے ہو سکتا ہے''...... جولیا واقعی پاگل پن کی حد تک پہنچ چکی تھی۔

''ارے مس جولیانافٹزواٹر۔ یہ عوامی نمائندوں کا ہی دور ہے اور ہوٹل تو چلتا ہی باورچیوں کے سر پر ہے ورنہ کیا خالی عمارت کو لوگ چاٹیں گے''...... عمران نے جولیا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''اب یہیں کھڑا رہنا ہے یا اندر بھی چلنا ہے۔ شو کا وقت ہو گیا ہے''...... سلیمان نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''ہماری مرضی۔ یہاں کھڑے رہیں یا چلے جائیں۔ تم سے مطلب''...... یکلخت عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''لیکن صاحب شو کا وقت ہو گیا ہے''...... سلیمان نے یکلخت گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سنو۔ میرا سوٹ پہن لینے کا یہ مطلب نہیں کہ اب تم مجھ پر بھی حکم چلانے لگو۔ میں کسی باورچی کے ساتھ بیٹھ کر کوئی شو نہیں دیکھتا اس لئے تم واپس جاؤ اور ہمارے لئے چائے کا پانی چولہے پر رکھو شو دیکھ کر ہم سب چائے پئیں گے''...... عمران کا لہجہ یکلخت تلخ ہو گیا۔

''مم۔ مم۔ مگر صاحب۔ میں بھی تو شو دیکھوں گا''...... سلیمان کا

چہرہ بری طرح لٹک گیا تھا۔ اس کے پھیلے ہوئے کندھے سکڑ گئے تھے اور غرور سے بھرا ہوا سینہ یکلخت پچک کر رہ گیا تھا۔

''سنو۔ میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں''...... عمران نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے صاحب''...... سلیمان نے بڑی بے چارگی سے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

''اب آ ہی گیا ہے تو شو بھی دیکھ لے کیا حرج ہے''...... جولیا کو سلیمان کے چہرے سے ٹپکنے والی بے چارگی پر نجانے کیوں رحم آ گیا تھا۔

''چلو دیکھ لو شو۔ اب جولیا نے تمہاری سفارش کی ہے اور تمہیں تو معلوم ہے کہ میں جولیا کی کتنی عزت کرتا ہوں''...... عمران نے کہا اور جولیا کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی لہرائی اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

''بہت بہت شکریہ مس جولیا۔ وعدہ رہا کہ واپسی پر آپ کو شاندار چائے پلواؤں گا''...... سلیمان نے بڑے عاجزانہ انداز میں جولیا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

''بھئی کمال ہے آپ دونوں اتنے بڑے اداکار ہیں کہ شاید آئندہ دس صدیاں بھی ایسے اداکار پیدا نہ کر سکیں''...... صفدر نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

''بچارے کیوں جولیا کی جنس بدل رہے ہو۔ نمونے کے لئے

ایک تو چیف نے رکھی ہوئی ہے۔ اداکار کی مؤنث اداکارہ ہوتی ہے"...... عمران نے فوراً کہا اور اس بار جولیا بھی سب کی ہنسی میں شامل ہونے پر مجبور ہوگئی۔

"آؤ اب چلیں۔ چلو بھئی آغا سلیمان پاشا"...... عمران نے کہا اور سلیمان پر عمران کے فقرے کا اثر بجلی جیسا ہوا۔ اس کا لٹکا ہوا چہرہ یکلخت تن گیا۔ کندھے پھیل گئے اور سینہ ابھر آیا اور وہ یوں اکڑ اکڑ کر چلنے لگا جیسے کوئی عظیم سپہ سالار اپنی فتح کی ہوئی مملکت میں پہلی بار جا رہا ہو اور عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے اس طرح چل رہے تھے جیسے اس کے دربان ہوں اور پھر مین راہداری میں پہنچتے ہی ویٹرز اور باوردی دربان یوں جھک جھک کر سلیمان کو سلام کرنے لگے کہ جولیا اور اس کے ساتھیوں کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا۔

ہال میں داخل ہونے کے بعد انہیں ایک سپروائزر سب سے آگے والی قطار میں لے گیا اور پھر وہاں موجود افراد بھی سلیمان کو دیکھ کر جھک جھک کر سلام کرنے میں مصروف ہو گئے سلیمان اکڑتا ہوا ایک کونے کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ جبکہ اس کے ساتھ عمران اور پھر باقی ساتھی بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد مشروبات کی ٹرے لائی گئیں اور سلیمان کو تو انتہائی مؤدبانہ انداز میں مشروب پیش کیا گیا جبکہ عمران اور باقی لوگوں کو اس طرح جیسے انہیں بھگتایا جا رہا ہو۔

اسی لمحے ایک غیر ملکی عورت قریب کے دروازے سے نکلی اور

بلائے ہوئے انداز میں سیدھی سلیمان کی طرف بڑھی اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا البم تھا اور چہرے پر گہری پریشانی کے تاثرات تھے۔

"جی۔ جی آپ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب ہیں"...... اس غیر ملکی عورت نے بڑے پریشان سے لہجے میں سلیمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے"...... سلیمان نے بڑے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر۔ آپ نے حکم دیا ہے کہ ماڈلز کا البم آپ سے اپروو کرایا جائے۔ وہ البم میں لے آئی ہوں۔ شو شروع ہونے میں چند منٹ رہ گئے ہیں۔ سر یہ دیکھ لیجئے"...... عورت نے البم بڑے مؤدبانہ انداز میں سلیمان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹری۔ اسے دیکھو۔ تمہیں ہماری پسند کا علم تو ہے"۔ سلیمان نے بڑے تحکمانہ انداز میں البم لے کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جو اس طرح سیٹ پر سکڑا ہوا بیٹھا تھا جیسے نامحرموں میں کوئی شرمیلی دوشیزہ بیٹھی ہو۔

"م۔ م۔ میں دیکھوں۔ یہ تو نامحرم عورتیں ہوں گی اور اماں بی"...... عمران نے کھسیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سیکرٹری"...... سلیمان کی آواز میں آسمانی بجلی جیسا کڑکا تھا۔

"ج۔ ج۔ جی اچھا۔ دیکھتا ہوں سر"...... عمران نے کہا اور

جلدی سے البم لے کر اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ ہر صفحے پر ایک لڑکی کا کلرڈ فوٹو تھا اور وہ برے برے منہ بناتا ہوا مسلسل صفحے پلٹتا گیا۔

لیکن پھر اس کے چہرے پر یکلخت ایک انوکھی سی چمک ابھر آئی اور صفحے پلٹنے کی رفتار قدرے کم ہو گئی۔

"یہ جیولری بھی اس نمائش کا حصہ ہے مادام"...... عمران نے اس غیر ملکی عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جیولری۔ کون سی جیولری سر"...... عورت نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یہ جو ان لڑکیوں نے پہن رکھی ہے۔ بالکل ایک ہی نمونے کی ہے۔ ذرا بھی فرق نہیں ہے ایک جیسے ریڈ پرلز جڑے ہوئے ہیں سب میں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ دراصل یہ ہر لباس کے ساتھ خوبصورت لگتی ہے"۔ عورت نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ سب کو پیش کرو۔ یہ تو سب اچھے لباس ہیں"۔ عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور البم بند کر کے واپس اس عورت کو دے دیا اور عورت شکریہ ادا کر کے واپس چلی گئی۔

"تم شو دیکھو میں آ رہا ہوں"...... اچانک عمران نے سیٹ سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کہاں جا رہے ہو عمران، شو شروع ہونے والا ہے"...... جولیا

نے جو اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی جھلا کر کہا۔ کیونکہ سامنے سٹیج پر تنا ہوا خوبصورت پردہ اب سمٹنے لگا تھا۔

"وہ۔ وہ۔ پپ۔ پپ"...... عمران نے سکول کے بچوں کی طرح مٹھی بند کر کے چھوٹی انگلی کھڑی کرتے ہوئے پریشان سے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

عمران تیزی سے اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ غیر ملکی عورت البم لے کر نکلی تھی۔

اسی لمحے شو کے شروع ہونے کا اعلان ہوا اور ہال کی تمام بتیاں بجھ گئیں۔ اب صرف سٹیج پر رنگ برنگی تیز روشنیاں جگمگا رہی تھیں اور پھر ایک خوبصورت ماڈل گرل سٹیج پر آئی اور اپنے لباس کے مختلف پوز اس نے دکھانے شروع کر دیئے اور جولیا عمران کو بھول کر شو دیکھنے میں ایسی مگن ہوئی کہ دو گھنٹوں بعد جب شو ختم ہوا اور ہال کی بتیاں جلیں تو اس لمحے اسے عمران کا خیال آیا۔

اس نے چونک کر دیکھا تو عمران کی کرسی خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہ شاید دوبارہ آیا ہی نہ تھا۔ وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے تاکہ ہال سے باہر نکل سکیں کہ ایک نوجوان لڑکی تیز تیز قدم اٹھاتی ہال میں داخل ہوئی اور جولیا کی طرف آنے لگی۔

"آپ مس جولیا نا ہیں"...... لڑکی نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں"...... جولیا نے حیرت بھرے انداز میں چونک کر کہا۔ باقی ساتھی بھی جو کھڑے ہو گئے تھے چونک کر اسے دیکھنے

لگے۔

''آپ کا فون ہے۔ ادھر کمرے میں تشریف لے آئیں''۔ لڑکی نے کہا اور جولیا نے ایک لمحے کے لئے مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر اس لڑکی کے پیچھے چلتی ہوئی قریبی دروازے میں داخل ہو کر ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئی۔ وہاں ایک میز پر ٹیلی فون رکھا تھا اور اس کا رسیور علیحدہ میز پر پڑا تھا۔

''آپ فون سنیں''...... لڑکی نے کہا اور تیزی سے دوسرے دروازے سے باہر نکل گئی۔

''یس۔ جولیا بول رہی ہوں''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ یہاں کس نے اسے فون کیا ہوگا۔

''ایکسٹو''...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی سرد اور غراتی ہوئی آواز سنائی دی تو جولیا کے جسم میں جیسے خوف کی سرد لہر سی دوڑتی چلی گئی۔

''یس۔ یس۔ یس سر''...... جولیا بری طرح بوکھلا گئی۔

''جب میں نے تمہاری سیٹیں کینسل کرا دی تھیں تو پھر تم شو میں کیوں گئیں اور تم سمیت تمام ممبران کے سیل فون نمبرز بھی آف ہیں۔ کیوں''...... ایکسٹو کا لہجہ کاٹ کھانے والا تھا۔

''چچ۔ چیف وہ سارے ساتھی۔ وہ چیف۔ وہ شو دیکھتے ہوئے ہم سب نے سیل فون آف کر دیئے تھے''...... جولیا کی حقیقت میں

خوف سے گھگھی سی بندھ گئی اور وہ کوئی جواب نہ دے سکی۔

''سنو۔ اس معاملے میں تمہاری جواب طلبی بعد میں ہو گی۔ فی الحال تم اپنے سب ساتھیوں کو لے کر فوراً ائیرپورٹ پہنچو۔ وہاں تم سب نے چیکنگ کرنی ہے کہ شو کی ماڈلز گرلز سے یہاں کا کوئی مقامی آدمی ملتا ہے یا نہیں۔ اگر کوئی ملے تو پھر تم نے اس کی نگرانی کرنی ہے''...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور جولیا نے مردہ ہاتھوں سے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر ہال والے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے ذہن میں بھونچال سا آیا ہوا تھا۔ ایکسٹو کی جواب طلبی کے خوف سے اس کا رنگ زرد پڑ چکا تھا اور جسم بری طرح کانپ رہا تھا اب وہ سوچ رہی تھی کہ واقعی اس سے حماقت ہوئی ہے اسے شو دیکھنے کی بجائے واپس چلے جانا چاہئے تھا۔

"یس۔ کم ان"...... دستک کی آواز سنتے ہی آرام کرسی پر بیٹھی ہوئی مادام لیزا نے چونک کر کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ڈکسن اندر داخل ہوا۔

"کیا رہا ڈکسن"...... مادام لیزا نے چونک کر پوچھا۔

"اوکے مادام"...... ڈکسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ کر تفصیل بتاؤ۔ یہ بہت اہم ہے"...... مادام لیزا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ میں کمرہ نمبر تین سو دس میں تھا کہ وقفے وقفے سے مخصوص کوڈ بتا کر دو آدمی بڑے بڑے دو بیگ مجھے دے گئے پھر میں آپ کی ہدایت کے مطابق یہ دونوں بیگ لے کر ساتھ والے کمرے میں گیا۔ وہاں میں نے ان دونوں بیگوں کو ایک بڑے بلیک باکس میں رکھ دیا جو پہلے سے وہاں موجود تھا اور استقبالیہ پر فون کر کے میں نے پورٹر جیکسن کو طلب کیا۔ پورٹر نے

وہ بڑا بلیک باکس اٹھایا اور لے کر باہر چلا گیا۔ میں بعد میں باہر پہنچا تو وہ بلیک باکس میری کار کی پچھلی سیٹ پر موجود تھا۔ میں کار کو لے کر سیدھا سٹار کلب گیا۔ وہاں سرخ ٹائی والے ایک آدمی کے مخصوص کوڈ بتانے پر میں نے بلیک باکس اسے دے دیا۔ وہ بلیک باکس لے کر کلب کے اندر چلا گیا اور میں وہاں سے واپس آگیا"...... ڈکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کوئی تعاقب یا نگرانی"...... مادام لیزا نے پوچھا۔

"نو مادام۔ میں نے آپ کی ہدایت کے مطابق اچھی طرح چیک کیا تھا"...... ڈکسن نے کہا۔

"اوکے"...... مادام لیزا نے کہا اور خاموش ہو گئی۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"مادام۔ شو کا وقت ہو گیا ہے"...... چند لمحوں بعد ڈکسن نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ تم جاؤ میں ایک ضروری فون کے انتظار میں ہوں۔ کال سن کر آجاؤں گی"...... مادام لیزا نے چونک کر کہا۔

"تو میں بھی انتظار کر لیتا ہوں"...... ڈکسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں تم جاؤ۔ میں پہنچ جاؤں گی"...... مادام لیزا نے قدرے تحت لہجے میں کہا اور ڈکسن سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مادام لیزا خاموش بیٹھی رہی۔ پھر تقریباً پانچ منٹ

بعد سامنے میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام لیزا نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس لیزا بول رہی ہوں"...... لیزا نے نرم لہجے میں کہا۔

"مادام۔ میں راسٹر بول رہا ہوں۔ مال پہنچ گیا ہے اور میں نے اسے آبدوز میں بحفاظت پہنچا دیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی پرابلم"...... مادام لیزا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نو مادام۔ سب اوکے ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام لیزا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے گہرے تاثرات ابھر آئے تھے۔ جیسے کوئی بہت کٹھن مشن اطمینان بخش طریقے سے مکمل ہو گیا ہو۔ وہ رسیور رکھ کر اٹھی اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ ڈریسنگ روم سے جب وہ باہر نکلی تو اس کے جسم پر انتہائی خوبصورت اور شاندار لباس تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھی اور پھر کمرے سے نکل کر وہ راہداری میں چلتی ہوئی ایک بڑے سے برآمدے میں پہنچ گئی۔ جس کے باہر وسیع و عریض پورچ میں سیاہ رنگ کی ایک خوبصورت کار موجود تھی اور اس کے ساتھ ہی ایک باوردی ڈرائیور موجود تھا۔

ڈرائیور نے مادام لیزا کو دیکھتے ہی جلدی سے کار کا عقبی دروازہ کھول دیا اور مادام لیزا بڑے مطمئن انداز میں پچھلی سیٹ پر بیٹھ

گئی۔ ڈرائیور نے بڑے مؤدبانہ انداز میں دروازہ بند کیا اور گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اور پھر کار آگے بند پھاٹک کی طرف بڑھنے لگی۔ ڈرائیور نے پھاٹک کے قریب پہنچ کر ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو پھاٹک خود کار انداز میں کھلتا چلا گیا اور ڈرائیور کار باہر سڑک پر لے آیا۔

"سرینا ہوٹل"...... مادام لیزا نے کہا اور ڈرائیور نے سر ہلا دیا۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد کار تھوڑی دیر ہی میں سرینا ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی اور پارکنگ کی طرف مڑ گئی ڈرائیور نے کار روکی اور پھر ڈیش بورڈ سے ایک لفافہ باہر نکالا اس لفافے پر سرینا ہوٹل کا مونوگرام موجود تھا۔

لفافہ لے کر ڈرائیور نیچے اترا اور پھر اس نے مادام لیزا کی سائیڈ کا دروازہ کھولا تو مادام لیزا باہر آ گئی۔ ڈرائیور نے دروازہ بند کیا اور پھر مؤدبانہ انداز میں مادام لیزا کے پیچھے چلتا ہوا لاؤنج سے گزر کر اس راہداری میں آ گیا۔ جہاں ہال کا مین گیٹ تھا۔ یہاں اس نے آگے بڑھ کر لفافہ وہاں کھڑے سپروائزر کی طرف بڑھایا اور خود ایک طرف ہٹ گیا۔ مادام لیزا وہاں کھڑی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

سپروائزر نے لفافے میں موجود ٹکٹ دیکھی اور پھر اس کا ایک کوپن پھاڑ کر اس نے دربان کو گیٹ کھولنے کا اشارہ کیا اور کوپن مادام لیزا کی طرف بڑھا کر مؤدبانہ انداز میں اسے اندر جانے کا

اشارہ کیا۔ مادام لیزا نے کوپن لے کر خوبصورت ہینڈ بیگ میں رکھا اور بڑے باوقار انداز میں ہال میں داخل ہو گئی۔ گیٹ کی دوسری طرف ایک اور سپروائزر کھڑا تھا۔

"آپ کا سیٹ نمبر مادام"...... سپروائزر نے سر جھکاتے ہوئے پوچھا۔

"فور ون"...... مادام لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ ادھر تشریف لائیے"...... سپروائزر نے کہا اور اسے لے کر ہال کی سائیڈ گیلری سے گزرتا ہوا سب سے آگے لے آیا اور پھر اس نے دوسری رو کی کونے والی خالی کرسی کی طرف اشارہ کیا تو مادام لیزا مسکراتی ہوئی اس کرسی پر بیٹھ گئی۔

"آپ آ گئیں۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ شاید"...... ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ڈکسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے سیٹ بک تھی تو آنا ہی تھا"...... مادام لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے وہ چونک پڑی۔ کیونکہ ایک سپروائزر ایک غیر ملکی لڑکی اور چند مردوں کو پہلی رو میں لایا اور اس نے انہیں اس قدر مؤدبانہ انداز میں سیٹوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا کہ مادام لیزا حیرت سے ان لوگوں کو دیکھنے لگی۔ اسے سب سے زیادہ حیرت ایک نوجوان کو دیکھ کر ہوئی تھی جو ٹیکنی کلر مقامی لباس پہنے ہوئے تھا اور اس کے چہرے پر حماقتیں جلوہ گر تھیں۔ آنے والے سب افراد سیٹوں پر بیٹھ گئے تھے۔ مادام لیزا کی نظریں پہلی رو کی

دوسری سیٹ پر بیٹھے ہوئے اس مقامی لباس والے پر جمی ہوئی تھیں۔ جو بڑا سکڑا سمٹا سا بیٹھا ہوا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ یہ شخص کون ہو سکتا ہے اور اسے اس سادہ لباس میں ہوٹل والوں نے اندر کیسے آنے دیا حالانکہ وہ دیکھ رہی تھی کہ یہاں موجود سب لوگ شاندار لباسوں میں ملبوس تھے اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی کے جسم پر بھی بہترین تراش کا سوٹ تھا۔

اس مقامی لباس والے کے ساتھ ایک غیر ملکی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی اور پھر دوسرے مقامی آدمی۔ لیکن یہ سب شاندار لباسوں میں تھے پھر ان کو مشروبات پیش ہونے لگے اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ایک غیر ملکی عورت کو ایک البم اٹھائے ان کی طرف آتے دیکھا۔ تو وہ چونک پڑی یہ روہاب تھی جو کہ اس فیشن شو کی انچارج تھی۔ مادام لیزا حیرت سے روہاب کو دیکھنے لگی۔ روہاب کے چہرے پر گہری پریشانی کے تاثرات تھے۔ وہ سیدھی اس مقامی لباس والے کے ساتھ بیٹھے بہترین تراش کے سوٹ میں ملبوس پائپ پینے والے آدمی سے مخاطب ہو کر بولی۔

"آپ آغا سلیمان پاشا ہیں"...... روہاب نے بڑے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے"...... اس آدمی نے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا پھر مادام لیزا کی آنکھیں اس وقت حیرت سے پھیلنے لگیں جب روہاب نے بڑے احترام بھرے انداز میں البم اس کی طرف

بڑھایا کہ وہ اسے چیک کر لے۔ اور پھر اس آغا سلیمان پاشا نے بڑی بے نیازی سے البم اس مقامی آدمی کی طرف بڑھا دیا۔ وہ اسے سیکرٹری کہہ رہا تھا۔ اس مقامی لباس والے نے مقامی زبان میں کوئی بات کی اس کا لہجہ بے حد گھبرایا ہوا تھا لیکن پھر وہ البم کھول کر دیکھنے لگا۔

مادام لیزا ذرا سی آگے کو ہوگئی اور اس نے دیکھا کہ البم میں شو میں پیش ہونے والی ماڈل گرلز کے رنگین فوٹو تھے۔ وہ سیکرٹری اتنی تیزی سے صفحے بدلتا جا رہا تھا کہ جیسے بس رسم سی پوری کر رہا ہو اور پھر اچانک اس کے صفحے پلٹنے کی رفتار کم ہوگئی۔

"یہ جیولری بھی اس نمائش کا حصہ ہے مادام"...... اس سیکرٹری نے اس بار انگریزی میں کہا۔ وہ بڑے غور سے ہر ماڈل کے گلے میں پہنے ہوئے لاکٹ اور اس کی انگلی میں موجود انگوٹھی اور جیولری کے دوسری چیزوں کو دیکھ رہا تھا۔ مادام لیزا کا دماغ گھوم گیا۔ روہاب نے کچھ کہا لیکن مادام لیزا نہ سن سکی کہ اس نے کیا جواب دیا ہے اور پھر اس سیکرٹری نے البم بند کر کے روہاب کو دی اور وہ شکریہ ادا کرتی ہوئی واپس چلی گئی۔

"کیا بات ہے مادام"...... ڈکسن نے مادام لیزا کو حیران اور قدرے ہراساں ہوتے دیکھ کر کہا۔

"خاموش رہو"...... مادام لیزا نے سخت لہجے میں کہا اور ڈکسن خاموش ہوگیا۔ اسی لمحے وہ سیکرٹری سیٹ سے اٹھا تو ساتھ بیٹھی ہوئی

بزلی لڑکی نے چونک کر اس سے کچھ کہا۔ بات مقامی زبان میں کی گئی تھی لیکن اس میں ایک نام عمران استعمال ہوا اور پھر وہ آدمی تیزی سے چلتا ہوا اسی دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر روہاب گئی تھی۔ اسی لمحے ہال کی لائٹس بجھ گئیں اور سٹیج پر تیز روشنیاں بکھر گئیں۔ مادام لیزا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر اس سے پہلے کہ ڈکسن کچھ پوچھتا وہ بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ میں گئی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی وہ ہال کے عقبی گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے ذہن میں بھونچال سا آیا ہوا تھا۔ ہال سے نکل کر مادام لیزا استقبالیہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔

"یس مادام"...... کاؤنٹر گرل نے حیران ہو کر پوچھا کیونکہ اس نے مادام لیزا کو ہال سے نکلتے دیکھ لیا تھا۔ اس وقت کاؤنٹر بالکل خالی تھا۔ استقبالیہ راہداری بھی خالی تھی۔

"ایک فون کرنا ہے"...... مادام لیزا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس مادام"...... لڑکی نے کاؤنٹر پر رکھا ہوا فون اس کی طرف کھسکاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور مادام لیزا نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کاؤنٹر گرل خاموش کھڑی اسے فون کرتے دیکھ رہی تھی۔

"یس راسٹر سپیکنگ"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"لیزا بول رہی ہوں"...... لیزا نے ہونٹ دباتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے بولنے والا کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"فوراً اپنے ساتھیوں سمیت سرینا ہوٹل آ جاؤ۔ فوراً"...... لیزا نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے مڑی اور بجائے ہال میں جانے کے لئے باہر کی طرف چل پڑی۔ باہر برآمدے میں آ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھ گئی ابھی اس نے چند قدم ہی اٹھائے تھے کہ ایک سائیڈ سے باوردی ڈرائیور نکل کر اس کے قریب آ گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"کار میں چلو"...... مادام لیزا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی کار کی طرف بڑھ گئی۔ پارکنگ سنسان تھی۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر خود ہی کار کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گئی۔ ڈرائیور نے اپنی سیٹ کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا۔

"سنو جیکی۔ ابھی راسٹر یہاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئے گا۔ تم نے اسے ہدایات دینی ہیں کہ اس نے چند افراد کا تعاقب کرنا ہے میں ان کے حلیئے اور لباس کی تفصیلات تمہیں بتا دیتی ہوں۔ اچھی طرح ذہن نشین کر لو۔ یہ اسے بتا دینا"...... مادام لیزا نے کہا۔

"یس مادام"...... جیکی نے مڑ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا اور مادام لیزا نے جلدی جلدی اسے اس غیر ملکی لڑکی، مقامی لباس والے آدمی

اور باقی سب کے حلیئے اور لباس کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"اوہ اوہ۔ وہ آ رہا ہے"...... اچانک مادام لیزا نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا کیونکہ سامنے سے وہی مقامی لباس والا آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا پارکنگ کی طرف آتا دکھائی دے رہا تھا۔

مادام لیزا جلدی سے نیچے جھک گئی تاکہ باہر سے اسے دیکھا نہ جا سکے وہ آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا قریب سے ہو کر آگے بڑھ گیا اور پھر وہ ایک سپورٹس کار میں بیٹھ گیا اور دوسرے لمحے سپورٹس کار خاصی تیز رفتاری سے پارکنگ سے نکل کر کمپاؤنڈ کی طرف بڑھ گئی۔

"تم یہیں رکو جیکی۔ میں خود اس کار کا تعاقب کرتی ہوں"۔ مادام لیزا نے جلدی سے کار سے نکلتے ہوئے کہا تو ڈرائیور جیکی بھی کار سے باہر آ گیا۔

"راسٹر کو کہنا کہ اس کے باقی ساتھیوں کا احتیاط سے تعاقب کرے میں اس سے رپورٹ لے لوں گی"...... مادام لیزا نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے کار آگے بڑھا دی۔ سپورٹس کار سے اس نے کافی فاصلہ رکھا تھا تاکہ سپورٹس کار والے کو تعاقب کا احساس نہ ہو سکے اور پھر سپورٹس کار مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ایک قلعہ نما عمارت کے گیٹ پر رک گئی۔ مادام لیزا نے کافی فاصلے پر کار روک دی۔ چند لمحوں بعد اس قلعہ نما عمارت کا پھاٹک خود بخود کھلا اور سپورٹس کار اندر چلی گئی اور پھاٹک بند ہو گیا۔

مادام لیزا نے کار آگے بڑھائی اور پھر وہ اسے آہستہ آہستہ چلاتی ہوئی اس پھاٹک کے سامنے سے گزری۔ وہ بڑے غور سے اس عمارت اور پھاٹک کا جائزہ لے رہی تھی اور اس کے بعد اس نے کار کی رفتار تیز کر دی اور واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھ گئی۔ ڈیش بورڈ کے نیچے لگے ہوئے بٹن کے ذریعے سے اس نے پھاٹک کھولا اور کار اندر پورچ میں لے گئی۔

پورچ میں کار روک کر وہ اتری اور پھر تقریباً دوڑتی ہوئی راہداری سے گزر کر ایک چھوٹے سے کمرے میں آئی۔ اس نے کمرے کا دروازہ اندر سے لاک کیا اور پھر کمرے کی سائیڈ میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے نچلے خانے میں رکھا ہوا ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر اٹھا کر مڑی اور اسے کمرے کے درمیان رکھی ہوئی میز پر رکھ کر ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

اس نے ٹرانسمیٹر کے عقب میں لگا ہوا ایک چھوٹا سا بٹن پریس کیا اور پھر ٹرانسمیٹر کے سامنے کے رخ لگی ہوئی نابوں کو مختلف سمتوں میں گھمانا شروع کر دیا۔ جب ٹرانسمیٹر کی اسکرین پر موجود مختلف رنگوں کی سوئیاں ایک دوسرے کو کراس کر کے ایک دوسرے کی مخالف سمتوں میں مخصوص ہندسوں پر پہنچیں تو مادام لیزا نے نابوں سے ہاتھ ہٹا کر نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے ٹرانسمیٹر سے ہلکی ہلکی موسیقی کی آواز نکلنے لگی۔ چند لمحوں بعد ہی

موسیقی بند ہو گئی اور ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"آر پی" ...... اور جیسے ہی یہ فقرہ مکمل ہوا۔ مادام لیزا نے جلدی سے ایک اور بٹن پریس کر دیا تو دوبارہ موسیقی کی آواز سنائی دینے لگی پھر اچانک ٹرانسمیٹر سے موسیقی کی جگہ مخصوص ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ لیزا کالنگ چیف باس۔ اوور" ...... مادام لیزا نے ذرا پہلے والا بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"یس۔ چیف باس اٹنڈنگ یو۔ اوور" ...... ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"چیف باس۔ میں نے مال راسٹر کے ذریعے آبدوز تک پہنچا دیا ہے۔ اوور" ...... لیزا نے کہا۔

"پھر کال کی وجہ۔ اوور" ...... چیف باس نے کرخت لہجے میں کہا اور جواب میں لیزا نے فیشن شو میں جانے سے لے کر اس مقامی آدمی کو دیکھنے اور اس کے اس قلعے نما عمارت میں جانے تک پوری تفصیل بتا دی۔

"تم چونکی کس بات پر تھی۔ اوور" ...... چیف باس نے پوچھا۔

"باس۔ وہ آدمی ماڈلز کے لباسوں اور ان کی جیولری کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا پھر اس کا لباس بھی عجیب و غریب تھا۔ ویسے وہ شکل و صورت سے بالکل احمق سا لگ رہا تھا۔ اوور" ...... لیزا نے کہا۔

"میں ساری بات سمجھ گیا ہوں۔ اس آدمی کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ۔ اوور"...... چیف نے کہا اور مادام لیزا نے حلیہ تفصیل سے بتانا شروع کر دیا۔

"ہونہہ۔ اب تم ایسا کرو کہ فوراً ڈکسن کا خاتمہ کر دو۔ یہ گروپ یقیناً کرانگا کا ہائر کردہ گروپ ہو گا۔ تم اس گروپ کی نگرانی کرنے کے ساتھ ساتھ اصل مشن پر کام شروع کر دو۔ ڈکسن کی وجہ سے ہمارا مسئلہ کافی حد تک حل ہو گیا ہے"...... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن باس۔ سوائے اس غیر ملکی لڑکی کے باقی سارے لوگ تو مقامی ہیں اور کرانگا کا مقامی افراد سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ اوور"...... لیزا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو لیزا۔ تم کرانگا کو پوری طرح نہیں جانتی۔ وہ ہمیشہ مقامی افراد کو سامنے لاتا ہے اور اصل آدمی پیچھے رکھتا ہے جو آخری لمحات میں آگے آتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ان لوگوں کی نگرانی سے کرانگا کے اصل آدمیوں کا بھی پتہ چل جائے گا اور دوسری بات یہ کہ اب کرانگا اس جیولری میں جڑے ہوئے ریڈ پرلز کے پیچھے بھاگتا رہے گا اور ہمارا اصل مشن اس کی نظروں سے اوجھل رہے گا۔ تم نے واقعی اچھی پلاننگ کی ہے۔ اس مقامی آدمی کا جیولری میں جڑے ہوئے ریڈ پرلز میں دلچسپی لینا یہ ظاہر کر رہا ہے کہ کرانگا اسے ہی ہمارا اصل مشن سمجھ رہا ہے۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"لیکن باس۔ اگر ڈکسن نے اسے ٹپ دی ہوتی تو وہ راسٹر کے پیچھے بھاگتا۔ اسے فیشن جیولری پر شک کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اوور"...... لیزا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"دراصل کرانگا سمجھتا ہے کہ ہم اصل مشن چھپانے کے لئے اسے چکر دے رہے ہیں۔ اصل مشن وہی ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ اب کرانگا کے آدمی لازماً ان ماڈلز کے پیچھے دوڑیں گے۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"اوہ۔ واقعی ایسا ہی ہو گا۔ باس ایک کام اور ہو سکتا ہے کہ ہم ڈکسن کو زندہ رکھ کر انہیں چکر دیں اور جب وہ لوگ پوری طرح اس چکر میں پھنس جائیں تو پھر ان کا خاتمہ کر کے اصل مشن شروع کیا جائے۔ اوور"...... لیزا نے کہا۔

"سنو لیزا۔ میں جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ تم جس قدر جلد ممکن ہو ڈکسن کا خاتمہ کر دو۔ اب اس کا مزید زندہ رہنا ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اوور"...... اس بار چیف کا لہجہ بے حد سخت ہو گیا۔

"یس باس۔ اوور"...... لیزا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لیزا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کے بٹن آف کئے اور پھر اسے اٹھا کر واپس الماری میں رکھا اور الماری بند کر کے اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور اس کمرے سے نکل کر وہ ایک اور کمرے میں آ گئی۔

یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا وہ ابھی اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھی ہی تھی کہ اسے کال بیل کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی سامنے دیوار پر لگی ہوئی ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر ڈکسن پھاٹک کے باہر کھڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔ لیزا نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے مختلف بٹنوں میں سے ایک بٹن دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی سکرین تاریک ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد قدموں کی آواز ابھری اور پھر دروازے پر ڈکسن نظر آیا۔

"آؤ ڈکسن بیٹھو"...... لیزا نے ڈکسن سے مخاطب ہو کر کہا اور ڈکسن میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی دو کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا۔

"مادام۔ آپ اچانک اٹھ کر چلی آئیں۔ کیوں"...... ڈکسن نے کہا۔

"ہاں مجھے وہاں کرانگا کا گروپ نظر آ گیا تھا"...... لیزا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"کرانگا کا گروپ۔ اوہ وہ کون سا گروپ تھا۔ میں کرانگا کے آدمیوں کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ مجھے تو وہاں اس گروپ کا ایک آدمی بھی نظر نہیں آیا۔ وہ چاہے میک اپ میں بھی ہوتے لیکن میری نظروں سے نہ چھپ سکتے تھے"...... ڈکسن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سنو ڈکسن۔ تم میرے متعلق کیا جانتے ہو"...... لیزا نے

اچانک سوال کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کے متعلق۔ میں کیا جانتا ہوں۔ اوہ۔ یہ آپ کیوں پوچھ رہی ہیں"...... ڈکسن نے چونک کر پوچھا۔

"تم بتاؤ تو سہی"...... لیزا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے اتنا معلوم ہے کہ آپ کا تعلق بارما کی سب سے باوسائل تنظیم بلیک کراؤن سے ہے"...... ڈکسن نے کہا۔

"دیکھو ڈکسن۔ میرا نام لیزا ہے اور میں بلیک کراؤن کی گریٹ لیڈی ایجنٹ ہوں۔ مجھ سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارا تعلق کرانگا سے رہا ہے"...... لیزا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کرانگا سے اور میرا تعلق۔ یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں مادام۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... ڈکسن نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے انداز میں ہلکی سی بے چینی نمایاں ہو گئی تھی۔

"اچھا سوال ہے۔ لیکن گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ تم مجھے ذاتی طور پر پسند آ گئے تھے اس لئے میں نے تمہیں اپنا سیکرٹری بنا لیا لیکن اگر یہ سمجھتے ہو کہ تم کرانگا کو میرے متعلق اطلاع دینے کے باوجود مجھ سے چھپے رہو گے تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے اور ہاں تم رات مجھے شراب پلا کر جو پوچھنا چاہتے تھے وہ میں تمہیں اب بتا دیتی ہوں"...... لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈکسن کی حالت یکلخت

بدل گئی۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"اوہ۔ میں تو حیران تھا کہ تم جیسی سیدھی سادی اور فلرٹ لڑکی آخر کیسے بلیک کراؤن سے متعلق ہو سکتی ہے۔ لیکن اب مجھے سمجھ آئی کہ تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی تیز اور خطرناک ہو"...... ڈکسن کا لہجہ اور اس کا چہرہ بھی یکلخت بدل گیا تھا اور لیزا کے قہقہے سے کمرہ گونج اٹھا۔

"تم تو بڑی جلدی گھبرا گئے ڈکسن۔ ویسے یہ ریوالور خالی ہے۔ میری بات کا یقین نہ ہو تو اسے بے شک چیک کر لو"...... لیزا نے ہنستے ہوئے کہا تو ڈکسن نے بے اختیار چونک کر ریوالور کی طرف دیکھا ہی تھا کہ ایک دھماکہ ہوا اور ساتھ ہی ڈکسن چیخ مار کر کرسی سمیت پشت کے بل پیچھے فرش پر جا گرا۔ اس کے سینے میں عین دل کے مقام پر سوراخ ہو چکا تھا۔ وہ صرف چند لمحے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ لیزا نے منہ بناتے ہوئے میز کے کنارے پر لگے ہوئے ایک بٹن پر سے انگلی ہٹالی جس کی مدد سے اس نے میز کے دوسرے کنارے سے فائر کیا تھا۔

"احمق آدمی۔ لیزا کو بیوقوف سمجھ رہا تھا"...... لیزا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور لیزا نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ لیزا بول رہی ہوں"...... لیزا کا لہجہ خاصا سخت تھا۔

"راسٹر بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے راسٹر کی

آواز سنائی دی۔

"یس راسٹر۔ کیا رپورٹ ہے"...... لیزا نے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام۔ یہ گروپ فیشن شو سے نکل کر سیدھا ائیرپورٹ گیا اور پھر انہوں نے ان ماڈلز کی بڑی سختی سے نگرانی شروع کر دی۔ جب ماڈلز کا چارٹرڈ طیارہ پرواز کر گیا تو اس غیر ملکی لڑکی نے ٹیلی فون کر کے اپنے چیف کو رپورٹ دی۔ میں نے وائرلیس کیچر کے ذریعے یہ کال ٹیپ کر لی اور میں یہ ٹیپ جیکی کے ہاتھ آپ کو بھجوا رہا ہوں"...... راسٹر نے کہا۔

"ہونہہ۔ اب یہ گروپ کہاں ہے"...... لیزا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"وہ ایک عمارت میں واپس گئے ہیں۔ اور ہم اس عمارت کی نگرانی کر رہے ہیں۔ وہ ابھی تک اسی عمارت میں ہیں"...... راسٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ نگرانی جاری رکھو۔ میں ٹیپ سننے کے بعد تمہیں مزید ہدایات دوں گی"...... لیزا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سامنے موجود سکرین روشن ہو گئی۔ لیزا نے دیکھا کہ پھاٹک کے باہر جیکی کھڑا تھا۔ لیزا نے گیٹ کھولنے کا بٹن پریس کیا تو سکرین تاریک ہو گئی اور پھر چند لمحوں بعد جیکی کے قدموں کی آواز کمرے سے باہر گونجی۔

"کم ان جیکی"...... لیزا نے تیز لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے جیکی دروازے پر نمودار ہوا۔ لیکن سامنے پڑی ہوئی ڈکسن کی لاش دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے حیرت کے تاثرات نمودار ہوئے لیکن پھر دوسرے ہی لمحے وہ نارمل ہو گیا۔

"راسٹر نے یہ ٹیپ دیا ہے"...... جیکی نے آگے بڑھ کر مؤدبانہ انداز میں جیب سے ایک مائیکر ٹیپ نکال کر لیزا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اس ڈکسن کی لاش اٹھا کر کسی گٹر میں پھینک آؤ۔ یہ کرانگا کا آدمی تھا"...... لیزا نے مائیکر ٹیپ لیتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کرانگا کا آدمی۔ اوہ"...... جیکی نے چونک کر کہا اور پھر اس نے جھک کر فرش پر مردہ پڑے ہوئے ڈکسن کا بازو پکڑا اور اسے گھسیٹتا ہوا کمرے کے دروازے سے باہر لے گیا۔

لیزا نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک مائیکرو ٹیپ ریکارڈر نکال کر میز پر رکھا اور ٹیپ اس میں ڈال کر اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"یس ایکسٹو سپیکنگ"...... دوسری طرف سے ایک بھاری اور سرد آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں چیف"...... ایک لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کہاں سے بول رہی ہو اور کیا رپورٹ ہے"...... چیف کی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ میں ائیر پورٹ سے بول رہی ہوں۔ ماڈلز سے کوئی مقامی یا غیر ملکی آدمی نہیں ملا۔ وہ مخصوص بسوں میں انہی فیشن شو والے لباسوں میں یہاں پہنچیں ہیں اور پھر انہیں براہ راست چارٹرڈ طیارے میں لے جایا گیا ہے اور پھر وہ چارٹرڈ طیارہ یہاں سے پرواز کر گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کیا انہوں نے وہ لباس اور جیولری پہنی ہوئی تھی جو انہوں نے شو کے وقت پہن رکھی تھی۔ وہ جیولری جس پر ریڈ پرلز جڑے ہوئے تھے"...... چیف نے پوچھا۔

"یس باس۔ انہوں نے وہی لباس اور وہی جیولری پہن رکھی تھی"...... جولیا نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ اب تم فورسٹارز ہیڈ کوارٹر پہنچو۔ وہاں مزید ہدایات دی جائیں گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور ریکارڈر خاموش ہو گیا۔ لیزا نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آف کر دیا۔

"یہ ایکسٹو کون ہو سکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کرانگا کا تعلق اس گروپ سے نہیں ہے۔ لیکن پھر ان لوگوں نے ریڈ پرلز پر کیوں توجہ دی ہے"...... لیزا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر وہ اٹھی اور اس کمرے سے نکل کر واپس اس کمرے میں پہنچی جہاں اس

پہلے اس نے ٹرانسمیٹر کے ذریعے چیف سے بات کی تھی۔ اس بار وہ ٹرانسمیٹر اٹھائے واپس دفتر والے کمرے میں آئی اور دروازہ اندر سے بند کر کے اس نے دوبارہ چیف سے رابطہ قائم کیا۔

"اب کیا بات ہے۔ اوور"...... چیف نے پوچھا اور لیزا نے اسے ڈکسن کی ہلاکت کے ساتھ ساتھ اس ٹیپ کے متعلق بھی بتایا اور پھر اس نے ریکارڈر سے جولیا اور ایکسٹو کے درمیان ہونے والی گفتگو بھی چیف کو سنا دی۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کوئی اور گروپ ہے۔ کرانگا والا گروپ نہیں ہے۔ لیکن پھر اسے ریڈ پرلز کے متعلق کیسے پتہ چل گیا"...... چیف نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے باس۔ کہ یہ ایکسٹو اس مقامی گروپ کا انچارج ہو اور اس کا رابطہ آگے کرانگا گروپ سے ہو۔ اوور"۔ لیزا نے ایک نئے خیال کے تحت کہا۔

"لیکن تم نے رپورٹ کے ان الفاظ پر غور نہیں کیا کہ کوئی مقامی آدمی ان ماڈلز سے نہیں ملا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ کسی مقامی آدمی کے چکر میں ہیں بہرحال تم ان کی نگرانی جاری رکھو۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"نگرانی تو ہو رہی ہے چیف۔ لیکن اب اصل مشن کا کیا ہوگا۔ اوور"...... لیزا نے پوچھا۔

"اب جب تک اس ایکسٹو گروپ کی اصل پوزیشن سامنے نہ

آجائے اصل مشن پر کام شروع نہیں کیا جا سکتا۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"باس۔ کیوں نہ پہلے اس گروپ کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اوور"...... لیزا نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ ابھی صرف نگرانی کرو۔ ایسا نہ ہو کہ اس گروپ کے خاتمے کے بعد کوئی نیا گروپ سامنے آجائے جس کا ہمیں علم ہی نہ ہو سکے۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ اوور"...... لیزا نے کہا۔

"اوور اینڈ آل"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور لیزا نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اٹھ کر اس نے دروازہ کھول دیا۔ اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور لیزا نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ لیزا بول رہی ہوں"...... لیزا نے کہا۔

"راسٹر بول رہا ہوں مادام۔ ہمیں ڈاج دیا گیا ہے۔ وہ عمارت تو خالی پڑی ہوئی ہے اور وہ پچھلے دروازے سے نکل گئے ہیں"۔ راسٹر کی آواز سنائی دی اور لیزا بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ خاصے ہوشیار ثابت ہوئے ہیں"...... لیزا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"...... راسٹر نے کہا۔

"تمہارے ساتھ کتنے آدمی ہیں"...... لیزا نے ہونٹ کاٹتے

ہوئے پوچھا۔

"میرے علاوہ چھ ساتھی۔ کیوں"...... راسٹر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"تم ایسا کرو کہ اب اپنے ہیڈ کوارٹر جانے کی بجائے کراما سنٹر جاؤ۔ وہاں پہنچ کر مجھے فون کرو۔ پھر میں تمہیں نئی ہدایات دوں گی"...... لیزا نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام لیزا نے رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلی اور دوڑتی ہوئی راہداری کے آخری حصے میں نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں اترتی چلی گئی۔ اس کا چہرہ پتھر کی طرح سخت ہو چکا تھا۔

سیڑھیاں کے اختتام پر ایک بند دروازہ تھا۔ لیزا نے اسے کھولا اور ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئی۔ اس کمرے کے درمیان میں ایک بڑی سی مشین فرش پر نصب تھی۔ لیزا نے اس کی سائیڈ میں رکھا ہوا سٹول کھینچا اور مشین کے سامنے بیٹھ کر اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے مشین پر موجود چھوٹے چھوٹے مختلف رنگوں کے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور اس کے درمیان ایک چھوٹی سی سکرین پر بجلی کی لہروں جیسی آڑھی ترچھی لکیریں نمودار ہونے لگ گئیں۔

لیزا نے مشین کے چند اور بٹن دبائے تو سکرین پر ایک جھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایک چھوٹی سی کوٹھی کا منظر ابھر

آیا۔ لیزا نے جلدی سے مشین کی ایک ناب گھمائی تو منظر کلوز ہوتا چلا گیا اور پھر جھماکے سے کوٹھی کا اندرونی منظر نظر آنے لگا۔ پورچ میں دو کاریں کھڑی تھیں لیزا نے ہاتھ بڑھا کر ناب کو اور زیادہ گھمایا تو منظر غائب ہو گیا اور پھر ایک چھوٹے سے کمرے کا منظر ابھر آیا۔ اس کمرے میں ایک غیر ملکی ٹیلی فون پر جھکا ہوا تھا جبکہ اس کے چھ ساتھی اردگرد کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

لیزا نے ایک لمحے کے لئے ہونٹ بھینچے اور پھر مشین کے نیچے موجود سیاہ رنگ کے ایک ہینڈل کو زور سے کھینچ کر چھوڑ دیا اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ہینڈل جیسے ہی واپس گیا سکرین پر یکلخت گردوغبار سا چھا گیا۔ ایسے لگتا تھا جیسے گہری دھند چھا گئی ہو اور پھر ایک جھماکے کے ساتھ سکرین آف ہو گئی۔

لیزا نے طویل سانس لیتے ہوئے مشین کے بٹن آف کر دیئے اور پھر اس کا سائیڈ کا خانہ کھولا۔ اس میں ایک چھوٹی سی گھڑی موجود تھی لیزا نے اس کی سوئیوں کو انگلی کی مدد سے مختلف ہندسوں پر ایڈجسٹ کیا اور پھر خانہ بند کر کے اس خانے کے اوپر لگا ہوا ایک بٹن دبا کر وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی دروازے سے نکل کر سیڑھیوں پر آئی اور راہداری میں دوڑتی ہوئی باہر پورچ کی طرف بڑھی۔

اسی لمحے جیکی کار لے کر پھاٹک کے اندر داخل ہوتا دکھائی دیا۔ لیزا وہیں پورچ میں ہی رک گئی۔ جیکی نے کار روکی اور پھر جلدی

سے نیچے اتر آیا۔

''جیکی۔ تم اندر دفتر میں بیٹھو۔ یہ کار یہیں رہے گی۔ میں آرہی ہوں''...... لیزا نے انتہائی سخت اور تحکمانہ لہجے میں جیکی سے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی پیدل ہی پھاٹک کی طرف بڑھ گئی اور جیکی سر ہلاتا ہوا راہداری کی طرف بڑھ گیا۔

پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھول کر لیزا باہر آگئی اور پھر پیدل ہی فٹ پاتھ پر چلتی ہوئی وہ آگے بڑھتی گئی۔ چند لمحوں بعد ہی ایک خالی ٹیکسی اس کے قریب آکر رکی تو لیزا جلدی سے اس میں سوار ہوگئی۔

''پاک لینڈ کالونی''...... لیزا نے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے تیزی سے ٹیکسی آگے بڑھا دیا۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ٹیکسی ایک عظیم الشان رہائشی کالونی میں داخل ہوئی تو لیزا نے اسے چوک پر رکنے کا اشارہ کیا۔ میٹر دیکھ کر اس نے ہینڈ بیگ سے ایک نوٹ نکالا اور ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا۔ ڈرائیور نے باقی رقم اسے واپس کی تو لیزا نے بقایا رقم لے کر ہینڈ بیگ میں رکھی اور پھر چوک پر بنے ہوئے ایک کیفے کی طرف بڑھ گئی۔

''یس مادام''...... کیفے کے کاؤنٹر پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میرا سیل فون گم ہوگیا ہے۔ مجھے ایک ارجنٹ فون کرنا ہے''...... لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ یس مادام''...... کاؤنٹر مین نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور کاؤنٹر پر رکھا ٹیلی فون لیزا کی طرف بڑھا دیا۔

لیزا نے رسیور اٹھایا اور پھر اس کی انگلی نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ نوجوان ایک رجسٹر میں اندراجات کرنے میں مصروف ہوگیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز آئی۔ چار بار گھنٹی بجنے کی آواز سنتے ہی لیزا نے طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ سے کریڈل دبایا اور رسیور واپس رکھ دیا۔

''سوری۔ انگیج ٹون آرہی ہے''...... لیزا نے کہا اور نوجوان کے سرہلانے پر وہ تیزی سے باہر آئی اور پھر فٹ پاتھ پر پیدل چلتی ہوئی وہ ایک خاصی بڑی کوٹھی کے پھاٹک پر رک گئی۔ اس نے کال بیل کا بٹن دبایا۔ چند لمحوں بعد چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان نے باہر جھانکا اور پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ لیزا کھڑکی سے اندر داخل ہوگئی۔

''البرٹ موجود ہے''...... لیزا نے سائیڈ میں کھڑے نوجوان سے مخاطب ہوکر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس مادام''...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور لیزا سر ہلاتی ہوئی تیزی سے لان کراس کر کے برآمدے کی طرف بڑھ گئی۔ اسی لمحے برآمدے میں ایک لمبا تڑنگا نوجوان نمودار ہوا۔

''اوہ مادام لیزا۔ آپ''...... اس نوجوان نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

"ہاں۔ فرسٹ گروپ نظروں میں آ گیا تھا اس لئے میں نے سب کو ختم کر دیا"...... لیزا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی درمیانی راہداری سے گزر کر ایک کمرے میں داخل ہوئی۔ نوجوان اس کے پیچھے تھا۔

"البرٹ۔ فوراً چیف سے رابطہ قائم کرو۔ مجھے ان سے ضروری بات کرنی ہے"...... لیزا نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"...... البرٹ نے کہا اور جلدی سے میز پر رکھے ہوئے ایک بڑے سے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ البرٹ کالنگ چیف۔ اوور"...... البرٹ نے بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چیف کی آواز سنائی دی۔

"مادام لیزا ہمارے سنٹر میں موجود ہیں۔ آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔ اوور"...... البرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ مڑ کر کمرے سے نکل گیا۔

"مادام لیزا تم اور یہاں۔ اوور"...... چیف کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"یس باس۔ میں نے فرسٹ گروپ کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا ہے۔ راسٹر اور اس کے ساتھیوں کو ٹریپ کیا گیا تھا۔ اس کا واضح مطلب تھا کہ وہ لوگ ان کی نظروں میں ہیں چنانچہ میں نے فوراً

انہیں کراما سنٹر میں بھیجا اور پھر کراما سنٹر کو اڑا دیا۔ اس کے بعد مجھے اپنا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کرنا پڑا۔ کیونکہ جیکی کو ٹیپ دے کر راسٹر نے یہاں بھیجا تھا۔ ظاہر ہے میرا ہیڈ کوارٹر بھی ان کی نظروں میں آ گیا ہو گا۔ چنانچہ میں نے جیکی سمیت اپنا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کر دیا اور اب میں البرٹ سنٹر میں منتقل ہو گئی ہوں۔ اوور"...... لیزا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"راسٹر کے نظروں میں آ جانے کے بعد تمہیں ایسا ہی کرنا چاہئے تھا۔ ہم معمولی سا رسک بھی نہیں لے سکتے۔ اور سنو میں نے معلوم کر لیا ہے کہ یہ مقامی گروپ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہے۔ ایکسٹو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا کوڈ نام ہے۔ یہ دنیا کی سب سے خطرناک سروس ہے۔ اس لئے تم نے اچھا کیا کہ ہر کلیو ختم کر دیا۔ اور سنو اب تم فوراً اصل مشن البرٹ کے ذریعے مکمل کرو اور پھر فوراً پاکیشیا سے نکل آؤ۔ میں شاگان کو کال کر کے احکامات دے دیتا ہوں۔ وہ تمہارے ساتھ تعاون کے لئے پوری طرح تیار رہے گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ شاگان کو کہہ دیں کہ وہ البرٹ سنٹر پر مجھ سے رابطہ کرے۔ اوور"...... لیزا نے کہا۔

"میں کہہ دیتا ہوں لیکن یہ یاد رہے کہ اب جب تک شاگان تم سے رابطہ نہیں کر لیتا تم اس وقت تک البرٹ کے ساتھ رہو گی اور باہر نہیں نکلو گی۔ سمجھی تم"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ سمجھ گئی۔ اوور"...... لیزا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ لیزا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور ایک طویل سانس لیتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... عمران نے سلام و دعا کے بعد بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران نے بھی کرسی سنبھال لی۔ بلیک زیرو غور سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"خیریت۔ آپ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدہ دکھائی دے رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں کچھ عجیب سے حالات سامنے آئے ہیں۔ یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے پاکیشیا کے خلاف کوئی بڑا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ لیکن کوئی بات واضح طور پر سامنے نہیں آ رہی"...... عمران نے کہا۔

"کھیل۔ کیسا کھیل۔ میں سمجھا نہیں"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"تمہیں جولیا نے رپورٹ دی ہے"...... عمران نے اس کا سوال

نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"رپورٹ۔ کیسی رپورٹ۔ وہ تو فورسٹارز کے ہیڈ کوارٹر سے نکل کر اپنے اپنے فلیٹوں میں چلے گئے ہیں آپ نے خود ہی تو کہا تھا کہ ایسا کیا جائے۔ چنانچہ آپ کے جانے کے دس منٹ بعد میں نے انہیں فورسٹارز کے ہیڈ کوارٹر سے جانے کا کاشن دے دیا تھا"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا جیسے اسے عمران کی بات سمجھ میں نہ آئی ہو۔

"میں صرف یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ کہیں جولیا اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی تو نہیں ہو رہی۔ ان کی واقعی نگرانی ہو رہی تھی۔ سات غیر ملکی دو کاروں میں فورسٹارز کے ہیڈ کوارٹر کی نگرانی کر رہے تھے۔ میں جب وہاں پہنچا تو میرے سامنے وہ لوگ فورسٹارز کے ہیڈ کوارٹر میں گئے جو خالی پڑا ہوا تھا۔ پھر ان میں سے ایک نے باہر آ کر پبلک بوتھ سے کسی مادام لیزا کو فون کیا اور اسے رپورٹ دی کہ عمارت خالی ہے اور وہ لوگ نکل گئے ہیں۔ میں نے وہ فون نمبر معلوم کر لیا۔ دوسری طرف سے انہیں کسی کراما سنٹر میں پہنچنے کا کہا گیا۔ چنانچہ میں ان کے تعاقب میں وہاں پہنچا اور پھر ان کے اندر جانے کے بعد ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ اس عمارت میں جا کر حالات معلوم کیے جائیں یا انہیں چھوڑ کر اس فون نمبر کے ذریعے اس مادام لیزا کا سراغ لگایا جائے کہ اچانک وہ عمارت ایک خوفناک دھماکے سے تباہ ہو گئی۔ یوں لگتا تھا جیسے اس عمارت کے

اندر انتہائی طاقتور ڈائنامائٹ فٹ ہو اور اسے بلاسٹ کر دیا گیا ہو۔ جبکہ وہ لوگ اندر ہی تھے پھر میں وہاں اس وقت تک رکا رہا جب تک فائر بریگیڈ والے نہ پہنچے۔ وہ لوگ واقعی اندر تھے اور فائر بریگیڈ کے عملے نے ان کی لاشیں نکال لی تھیں۔ دونوں کاریں بھی تباہ ہو چکی تھیں۔ اس کے بعد میں نے اس فون نمبر کی مدد سے وہ عمارت ٹریس کی جس میں یہ فون نمبر نصب تھا۔ لیکن جب میں وہاں پہنچا تو وہ عمارت بھی مکمل طور پر تباہ ہو چکی تھی۔ البتہ وہاں صرف ایک لاش ملی ہے اور ایک کار وہاں بھی تباہ شدہ حالت میں موجود تھی۔ اس عمارت کو اس قدر خوفناک آگ لگی کہ سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی حیرت انگیز واقعات ہے لیکن یہ سب کچھ شروع کیسے ہوا۔ میری تو سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آئی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے صرف شرارتاً ٹیم کو فیشن شو میں بھیجا تھا پھر خود ہی سر سلطان کو کہہ کر ٹکٹیں کینسل کرا دیں اور ساتھ ہی وہ سیٹیں نواب مرزا جلال الدین کے نام پر بک کرا لیں۔ اس کے بعد میں نے سلیمان کے متعلق سرینا ہوٹل والوں کو کہا کہ وزارت ثقافت و سیاحت کا چیف سیکرٹری ہے۔ اور وہاں سلیمان کا خوب رعب دبدبہ قائم ہو گیا۔ مقصد صرف تفریح تھا لیکن سلیمان مجھ سے بھی دو ہاتھ آگے نکلا اور اس نے ماڈلز کا البم منگوا لیا اس البم کو دیکھتے ہوئے

میں چونک پڑا۔ کیونکہ ہر ماڈل گرل نے جو جیولری پہنی ہے اس پر ریڈ پرل لگے ہوئے تھے اور خاص بات یہ تھی کہ ہر ریڈ پرل کا ڈیزائن مخصوص قسم کا تھا اور اس ڈیزائن کا ایک ریڈ پرل ایک غیر ملکی عورت کی لاش کے ساتھ موجود ہینڈ بیگ سے ملا تھا۔ اس غیر ملکی کو زیرو چوک میں گولی ماردی گئی تھی۔ یہ ریڈ پرل سوپر فیاض کے پاس میں نے دیکھا تھا۔ جب میں نے ایسے ہی ریڈ پرل ہر ماڈل کی جیولری میں جڑے دیکھے تو میں بے اختیار چونک پڑا۔ میری چھٹی حس نے خطرے کا الارم بجایا اور میں وہاں سے نکل کر سیدھا اس فیشن شو کی انچارج مادام روہاب کے پاس پہنچا۔ روہاب کو سنٹرل انٹیلی جنس کا کارڈ دکھا کر میں نے پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا کہ یہ جیولری اس نے گولڈن ہاؤس سے خریدی ہے اور اس غیر ملکی عورت کو جس جگہ گولی ماری گئی تھی۔ وہ جگہ گولڈن ہاؤس کے سامنے تھی چنانچہ میں وہاں سے نکل کر یہاں آیا اور پھر میں نے ٹائیگر کو گولڈن ہاؤس کے مالک۔ جس کا نام ہارک ہے اور وہ ہارک کلب کا مالک بھی ہے کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے احکامات دیئے اور جولیا کو کہا کہ وہ ائیرپورٹ پہنچے۔ کیونکہ ان ماڈلز نے وہاں سے سیدھا بارما کے دارالحکومت کرات جانا تھا۔ میرا خیال تھا کہ ائیرپورٹ پر ان ریڈ پرلز کے سلسلے میں کوئی چکر چلایا جائے گا لیکن جب جولیا نے رپورٹ دی کہ وہاں کچھ نہیں ہوا تو میرے سارے خدشات غلط ثابت ہوئے۔ اس دوران سلیمان نے رپورٹ دی کہ

جولیا اور ساتھی جب فیشن شو سے اسٹیشن ویگن کے ذریعے نکلے تھے تو دو کاریں ان کے تعاقب میں گئی تھیں چنانچہ میں سمجھ گیا کہ روہاب نے لازماً میرے بارے میں کسی کو آگاہ کیا ہوگا اس لئے جولیا اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی ہو رہی ہے چنانچہ میں نے انہیں فورسٹارز کے ہیڈ کوارٹر بھجوایا اور تمہیں کہا کہ دس منٹ بعد انہیں واپس جانے کا کاشن دے دینا۔ اس دوران میں وہاں آسانی سے پہنچ سکتا تھا اور پھر واقعی دو کاریں وہاں موجود تھیں لیکن اس کے بعد نہ صرف وہ تعاقب کرنے والے آدمی عمارت سمیت اڑا دیئے گئے۔ بلکہ جس عمارت میں اس آدمی نے کال کی تھی وہ عمارت بھی تباہ ہو گئی"۔ عمران نے پوری تفصیل سے سارا تجزیہ کرتے ہوئے کہا

"اس کا مطلب ہے کہ ان ریڈ پرلز میں کوئی خاص چکر تھا"۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں نے روہاب سے ایک ماڈل کی جیولری کا ایک ریڈ پرل اتروا کر دیکھا تھا۔ وہ بالکل عام سا ریڈ پرل تھا جو نقلی ہیں۔ ان میں کوئی خاص بات نہ تھی۔ اس پر میں یہ سمجھا کہ جو ہوگا ائیرپورٹ پر ہی ہوگا۔ لیکن وہاں بھی کچھ نہ ہوا"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آخر ہو کیا رہا ہے۔ عمارتیں تباہ کر دی گئیں۔ آدمی مار ڈالے گئے آخر کچھ تو ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو اب معلوم کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے میز کے کونے پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبایا اور اس پر ٹائیگر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ ہوتے ہی عمران نے دوسرے بٹن آن کئے تو ٹرانسمیٹر سے مخصوص آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ۔ ٹائیگر۔ اوور"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ ہارک کو اس کی رہائش گاہ پر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور نہ صرف ہارک کو بلکہ ایک اور جیولر کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اس جیولر کا نام جسٹن تھا۔ اور وہ پرلز جیولرز کا مالک تھا اور وہ بھی ہارک کی طرح ایک کلب کا مالک تھا اس کلب کا نام مون لائٹ کلب ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

"کس نے گولی ماری ہے کچھ معلوم ہوا۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"نو باس۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ ہارک کو اس کی رہائش گاہ میں داخل ہوتے وقت گولیوں سے اڑا دیا گیا جبکہ جسٹن کو اس کی دکان میں ہی گولی مار دی گئی ہے۔ لیکن قاتلوں کا ابھی تک کچھ پتہ

نہیں چل سکا ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب تو یہی محسوس ہو رہا ہے کہ یہ سارا کھیل ان ریڈ پرلز سے ہی متعلق ہے"...... ٹرانسمیٹر آف ہوتے ہی بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال دوسرا ہے۔ ہمیں ایک پلاننگ کے تحت ان ریڈ پرلز کے چکر میں الجھایا جا رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اگر سلیمان وہ البم نہ منگواتا تو آپ کو کیسے پتہ چلتا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"پھر میں شو کے دوران ماڈلز کے گلے میں یہ مخصوص ڈیزائن کے ریڈ پرلز دیکھ کر چونکتا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو خاموش ہو گیا لیکن اس کے چہرے سے نظر آ رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر عمران کی بات سے مطمئن نہیں ہوا۔

عمران کافی دیر تک خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اچانک وہ چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں اچانک ایک خیال آیا تھا۔ اس نے جلدی سے فون اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ٹی۔ سی۔ سی سنٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز ابھری۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"دارالحکومت میں ہونے والی ایسی ٹرانسمیٹر کالیں چیک کرو۔ جن میں ریڈ پرل یا ریڈ پرلز کا ذکر ہو اور اگر ایسی کال یا کالیں ہوں تو ان کا ماخذ اور جہاں یہ کالیں کی گئی ہوں وہ سپاٹ پوری تفصیل سے چیک کر کے رپورٹ کرو"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کا خیال ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی فارن ٹرانسمیٹر کال کی گئی ہوگی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایک آئیڈیا ہے۔ ہو سکتا ہے ایسا نہ ہو اور ہو سکتا ہے ایسا ہوا ہو"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور بلیک زیرو سر ہلا کر خاموش ہو گیا پھر تقریباً دس منٹ بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ٹی۔ سی۔ سی سنٹر سے نعمان بول رہا ہوں جناب۔ دو کالیں چیک ہوئی ہیں جن میں ریڈ پرلز کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ یہ دونوں کالیں کسی مادام لیزا کی طرف سے چیف کو کی گئی ہیں اور یہ کالیں بارما کے دارالحکومت کرات کی گئی ہیں اور ایک کال میں آپ کی

گفتگو کا ٹیپ بھی سنایا گیا ہے میں یہ دونوں ٹیپ آپ کو بھجوا رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"میں بارما کے سلسلے میں فائلیں لائبریری میں چیک کرتا ہوں۔ تم یہ ٹیپس وصول کرو"...... عمران نے رسیور رکھتے ہی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ لائبریری سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں دو فائلیں موجود تھیں۔

"ٹیپس آ گئی ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے پہلے یہ سن لیتے ہیں"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے ٹیپ ریکارڈر میں ایک ٹیپ فٹ کیا اور اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو لیزا کالنگ۔ چیف۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی اور عمران یہ آواز سنتے ہی بری طرح چونک پڑا لیکن وہ منہ سے کچھ نہ بولا تھا۔ ٹیپ چلتی رہی اور وہ دونوں چیف اور لیزا کے درمیان ہونے والی گفتگو سنتے رہے۔ ایک ٹیپ ختم ہونے پر عمران کے اشارے پر بلیک زیرو نے دوسرا ٹیپ فٹ کر کے آن کر دیا اور پھر جب یہ ٹیپ ختم ہوا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"تو یہ تھا سارا چکر یہ مادام لیزا فیشن شو میں میرے پیچھے سیٹ
پر موجود تھی میں پہلے ہی اس کی آواز سن کر چونکا تھا کیونکہ میرے
شعور میں یہ آواز موجود تھی۔ شاید میرے پیچھے بیٹھے ہوئے اس نے
کوئی فقرہ بولا ہوگا بہرحال اب مسئلہ کچھ واضح ہو گیا ہے اب اس
مادام لیزا کو ڈھونڈنا ہوگا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو فائلیں آپ لائے ان میں شاید اس مادام لیزا کا کوئی ذکر
ہو"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ فائلیں بارما کی سیکرٹ ایجنسی سے متعلق ہیں لیکن ان کی
گفتگو سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ کسی سیکرٹ ایجنسی سے متعلق نہیں
ہیں ورنہ یہ لازماً ایکسٹو کا لفظ سن کر سمجھ جاتے کہ ایکسٹو کون ہے۔
یہ کوئی نئی مجرم تنظیم ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"اس میں آبدوز کا لفظ استعمال کیا گیا ہے کہ آبدوز میں مال
پہنچایا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں لیکن میرا خیال ہے کہ یہ اصل آبدوز نہیں ہو گی۔ یہ کوڈ
ورڈ ہے۔ اگر اصل آبدوز ہمارے ساحل پر آتی تو لازماً حکومت کو
اس کا پتہ چل جاتا۔ بہرحال دیکھو"...... عمران نے کہا اور ایک بار
پھر ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا اور اس نے تیزی سے نمبر پریس کئے۔

"لیس سرینا ہوٹل"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

"ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس بیورو سر عبدالرحمٰن بول رہا

ہوں"...... عمران نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ لیس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے
لہجے میں کہا۔

"فیشن شو میں جو سیٹیں بک ہوئیں ان کا ریکارڈ تو آپ کے
پاس ہوگا"...... عمران نے پوچھا۔

"لیس سر۔ وہ نائٹ مینجر کے پاس ہے"...... دوسری طرف سے
کہا گیا۔

"اس سے بات کراؤ۔ فوراً"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیس۔ نائٹ مینجر ہارپر بول رہا ہوں جناب۔ حکم"...... چند
لمحوں بعد ایک مؤدبانہ مردانہ آواز ابھری۔ شاید ریسپشنسٹ نے
اسے عمران کا عہدہ پہلے ہی بتا دیا تھا۔

"فیشن شو والے ہال میں سب سے آگے سے دوسری رو کے
نمبر کہاں سے شروع ہوئے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"فورٹی ون سے جناب"...... نائٹ مینجر نے کہا۔

"ہونہہ۔ رجسٹر دیکھ کر بتاؤ کہ فورٹی ون اور اس کے بعد کی
سیٹیں کن کن ناموں سے بک ہوئی تھیں"...... عمران نے کہا۔

"لیس سر۔ ایک منٹ سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور
عمران خاموش ہو گیا۔

"سر۔ فورٹی ون مادام لیزا۔ فورٹی ٹو ڈکسن مارکر۔ فورٹی تھری

بیگم آفاق"...... نائٹ منیجر نے کہنا شروع کیا۔

"رک جاؤ۔ مادام لیزا اور ڈکسن مارکر۔ ان دونوں کے متعلق تمہارے پاس کیا تفصیلات ہیں"...... عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔ ویسے اس کی آنکھوں میں ابھرنے والی چمک سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہا ہے۔

"سر مادام لیزا اور ڈکسن مارکر دونوں کا ایک ہی پتہ درج ہے تھری ایچ۔ ذیشان کالونی"...... نائٹ منیجر نے کہا۔

"او کے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا لیکن ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں ابھرنے والی چمک اب ختم ہو گئی تھی۔

"پتہ چل گیا"...... بلیک زیرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن بات وہیں آ پہنچی۔ یہ کوٹھی وہی ہے جو جل کر راکھ ہو گئی ہے۔ لیکن وہاں سے جو جلی ہوئی لاش ملی ہے وہ مرد کی تھی عورت کی نہیں تھیں اس کا مطلب ہے کہ وہ مادام لیزا یا تو وہاں موجود نہ تھی۔ یا تھی تو پھر وہ نکل گئی"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کا منہ بھی لٹک گیا۔

"اب ایک ہی صورت رہ گئی ہے اس مادام لیزا کو ٹریس کرنے کی اور وہ ہے کراس ورلڈ آرگنائزیشن۔ شاید ان کے پاس اس کا کوئی ریکارڈ ہو"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کراس ورلڈ آرگنائزیشن لیکن وہ لوگ تو ٹاپ کلاس مجرموں کا ریکارڈ رکھتے ہیں۔ کیا مادام لیزا اس قدر اہمیت رکھتی ہو گی"۔ بلیک

زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے اور جس انداز میں وہ کام کر رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مادام لیزا اس میدان میں اناڑی نہیں ہو سکتی۔ بہرحال چیک تو کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے پہلے ایکریمیا اور اس کے دارالحکومت کے رابطہ نمبرز اور آخر میں کراس ورلڈ آرگنائزیشن کے سیکرٹری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ٹیلی ہارک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ خاصا عمر رسیدہ آدمی ہے۔

"یہ ٹیلی ہارک کیا ٹیلی ویژن، ٹیلی فون، ٹیلی گراف یا ٹیلی پرنٹر کی کوئی جدید شکل ہے کہ جو گفتگو بھی کرتی ہے"...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ آواز۔ یہ آواز تو یقیناً علی عمران کی ہے۔ کیا واقعی تم علی عمران ہو"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"واہ۔ بڑی شاندار ایجاد ہے جو آوازیں سنتے ہی انسانوں کی باقاعدہ شناخت بھی کر لیتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے ایک قہقہہ سنائی دیا۔

"اوہ علی عمران۔ تمہاری گفتگو سنتے ہی آدمی خود کو جوان محسوس کرنے لگتا ہے۔ آج کیسے فون کیا"...... ٹیلی ہارک نے ہنستے

ہوئے کہا۔

''تمہاری جوانی کے دن اب قصہ پارینہ ہو گئے ہیں۔ اب تم بوڑھے طوطے ہو اور بوڑھے طوطوں کو جوانی کے راگ نہیں الاپنے چاہئیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف ٹیلی ہارک بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''تو پھر کیا کرنا چاہئے بوڑھے طوطوں کو یہ بھی بتا دو''...... ٹیلی ہارک نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اپنا سب کچھ میرے نام وصیت کر کے گوشہ نشینی اختیار کر لینی چاہئے''...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے ٹیلی ہارک کا فلک شگاف قہقہہ سنائی دیا۔

''تو ٹھیک ہے۔ میں آج ہی اپنی وصیت رجسٹر کرا کے تمہارے پتے پر بھیج دیتا ہوں۔ اس وصیت کے مطابق میں جن جن کا مقروض ہوں ان سب کے قرض تم اتارو گے اور میں جن جھمیلوں میں پھنسا ہوا ہوں ان سب کی ذمہ داری تم پر ڈال کر میں گوشہ نشینی اختیار کر لوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ تم سب کچھ سنبھال لو گے''۔ ٹیلی ہارک نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران کا ہاتھ بے اختیار اپنے سر پر پہنچ گیا۔

''تم نے کہا تھا کہ تم میری آواز سن کر خود کو جوان محسوس کرتے ہو اب تمہارا پروگرام ہے کہ سب کچھ میرے کھاتے میں ڈال کر تم اپنا بڑھاپا بھی مجھے دے دو گے اور میری جوانی لے کر عیش کی

زندگی گزارو گے اور مجھے تمہارے حصے کی بوڑھی زندگی لاٹھیاں ٹیکتے ہوئے گزارنی پڑے گی''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف ٹیلی ہارک ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''سچی بات ہے۔ اگر مجھے تم جیسی جوانی مل جائے تو میں پوری دنیا میں کہرام مچا دوں۔ ساری دنیا کی حسیناؤں کو اپنے پیچھے بھگانا شروع کر دوں اور......'' ٹیلی ہارک نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے بس۔ ایسا سوچنا بھی مت۔ اگر تم نے میری جوانی خراب کرنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا اماں بی تمہیں قبر سے بھی ڈھونڈ نکالیں گی اور پھر تمہارے سر پر اتنی جوتیاں پڑیں گی کہ تم گن بھی نہ سکو گے اور تمہارا سر ایسا گنجا ہو گا کہ دوبارہ سر پر بال دیکھنے کے لئے بھی ترس جاؤ گے''...... عمران نے کہا۔

''ارے باپ رے۔ اماں بی کی جوتیوں کی بات کر کے تم مجھے ڈرا رہے ہو۔ ان کی جوتیاں تمہیں مبارک۔ میں بوڑھا ہی ٹھیک ہوں''...... ٹیلی ہارک نے خوف بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''بس اماں بی سے ڈر گئے''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اماں بی سے نہیں۔ وہ تو ایک نیک اور محترم ہستی ہیں۔ البتہ ان کی جوتیوں سے واقعی ڈر لگتا ہے۔ انہوں نے میری آنکھوں کے سامنے جس طرح تمہارے سر پر جوتیاں ماری تھیں وہ دن مجھے آج بھی یاد ہے۔ تمہارا ہی حوصلہ تھا جو ان کی جوتیاں سر پر کھانے کے

باوجود سلامت رہ گئے ورنہ تمہاری جگہ میں ہوتا تو میں اپنے سر سے یقیناً محروم ہو چکا ہوتا اور صرف بے سرا ٹیلی ہارک رہ جاتا"۔ دوسری طرف سے ٹیلی ہارک نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے چونکہ لاؤڈر آن کر رکھا تھا اس لئے بلیک زیرو بھی ان کی باتیں سنتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔

"اچھا بتاؤ۔ کیسے فون کیا ہے۔ تم بغیر کسی مطلب کے فون نہیں کرتے"...... ٹیلی ہارک نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"بلیک کراؤن اور مادام لیزا کے بارے میں کیا جانتے ہو"۔ عمران نے اپنے مطلب کی طرف آتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا نام لیا تم نے بلیک کراؤن۔ مادام لیزا"...... دوسری طرف سے ٹیلی ہارک نے یکلخت بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہی نام لیا ہے۔ بلیک کراؤن اور خاص طور پر مادام لیزا کے بارے میں تمہارے پاس جو بھی معلومات ہیں مجھے اس کے بارے میں تفصیل بتاؤ"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"سنو۔ مادام لیزا بارما کی ایک طاقتور مجرم تنظیم بلیک کراؤن سے متعلق ہے۔ انتہائی چالاک، ہوشیار، تیز اور فوری فیصلے کرنے والی مجرمہ ہے۔ اس کے کھاتے میں بڑے بڑے کارناموں کا ریکارڈ موجود ہے۔ بظاہر انتہائی معصوم سی نظر آتی ہے لیکن درحقیقت بے حد ہوشیار ہے"...... ٹیلی ہارک نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس کا حلیہ"...... عمران نے پوچھا اور جواب میں ٹیلی ہارک نے تفصیل سے اس کا حلیہ بتا دیا۔

"گڈ۔ اب یہ بھی بتا دو کہ یہ بلیک کراؤن کس قسم کا دھندہ کرتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہر قسم کا اونچا دھندہ۔ ویسے یہ مادام لیزا کسی بہت بڑے منصوبے میں ہی ہاتھ ڈالتی ہے۔ بلیک کراؤن خاصی باوسائل تنظیم ہے۔ اسے وجود میں آئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے لیکن اس نے یورپ اور افریقی ممالک میں خاصا تہلکہ مچا رکھا ہے"...... ٹیلی ہارک نے کہا۔

"بلیک کراؤن کے چیف باس کے متعلق کوئی اطلاع"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ آج تک سامنے نہیں آیا"...... ٹیلی ہارک نے کہا۔

"اچھا اب ایک اور بات بتا دو۔ یہ کرانگا کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کرانگا۔ اوہ۔ یہ بھی بارما کی ایک مجرم تنظیم کا چیف ہے۔ کرانگا گروپ لیکن یہ گروپ صرف منشیات کا دھندا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں کرتا"...... ٹیلی ہارک نے کہا۔

"تھینک یو اولڈ ٹیلی ہارک۔ گڈ بائی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک طویل سانس لے کر رسیور رکھ دیا۔

"اس مادام لیزا کا حلیہ مل گیا ہے۔ اب اس کی تلاش آسان

ہو جائے گی''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب یہ سیکرٹ سروس کا کام ہے کہ اس مادام لیزا کو تلاش کرے۔ لیکن تم انہیں کہہ دینا کہ وہ میک اپ میں رہیں۔ کیونکہ مادام لیزا پچھلی نشست پر موجود تھی اور اس نے لازماً سب کو اچھی طرح سے دیکھا ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''اور یہ ٹیلی ہارک کون ہے جس کے سامنے آپ کو اماں بی نے سر پر جوتیاں ماری تھیں''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرا دوست ہے۔ اس کا تعلق بارما سے ہے۔ پہلے مخبری کرنے والی چھوٹی سی ایجنسی چلاتا تھا اور چھوٹے موٹے کرائم کر کے اپنی زندگی گزار رہا تھا پھر وہ ورلڈ آرگنائزیشن میں چلا گیا اور اب وہ وہاں سیکرٹری ہے۔ ایک مرتبہ وہ پاکیشیا آیا تھا تو سیدھا میرے فلیٹ آ گیا۔ میں اس کی خاطر مدارت کرنے کا سوچ رہا تھا کہ اسی وقت اماں بی بھی فلیٹ میں آ گئیں۔ وہ غصے میں بھری ہوئی تھیں۔ انہوں نے ٹی وی پر بلایا تھا اور میرے وہاں نہ پہنچنے پر خود ہی آ گئی تھیں بس پھر انہوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ ٹیلی ہارک کی موجودگی میں میرے سر پر اتنی جوتیاں ماریں کہ جوتی میرے سر پر پڑتی تھی اور چیخ ٹیلی ہارک کی نکلتی تھی۔ تب سے وہ اماں بی سے ڈرا ہوا ہے''...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور لمبے قد چوڑا اور مضبوط جسم کا مالک ایک غیر ملکی نوجوان اندر داخل ہوا تو سامنے صوفے پر بیٹھی مادام لیزا جو گہرے خیالوں میں گم تھی اس کے قدموں کی آواز سن کر چونک پڑی۔

''آؤ البرٹ۔ کیسے ہو''...... مادام لیزا نے نوجوان کی طرف دیکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ آپ نے مجھے بلایا تھا''...... البرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''وہ ریڈ پرلز لے آؤ۔ جو راسٹر نے تم تک پہنچائے تھے''۔ مادام لیزا نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس مادام''...... البرٹ نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد البرٹ واپس کمرے میں داخل ہوا تو اس نے ایک خاصا بڑا بھاری سیاہ رنگ کا باکس اٹھایا ہوا تھا۔ وہ بھاری باکس لا کر اس

نے میز پر رکھ دیا۔

"اسے کھولا تو نہیں گیا"...... مادام لیزا نے پوچھا۔

"نو مادام۔ جیسے راسٹر دے گیا تھا ویسے ہی موجود ہے"۔ البرٹ نے کہا۔

"او کے۔ اسے شاگان تک پہنچا دو اور اس سے باقاعدہ رسید لے کر آنا"...... مادام لیزا نے کہا۔

"یس مادام"...... البرٹ نے کہا اور اس نے دوبارہ وہ بھاری بلیک باکس اٹھا لیا۔

"انتہائی احتیاط سے سارا کام کرنا۔ کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہماری تلاش میں ہے"...... مادام لیزا نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام لیزا۔ البرٹ ہمیشہ محتاط رہتا ہے۔ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس تو کیا دنیا کی کوئی بھی ایجنسی البرٹ کی گرد کو بھی نہیں پا سکتی"...... البرٹ نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور بلیک باکس اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ البرٹ کے باہر جاتے ہی مادام لیزا نے ہاتھ بڑھا کر ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ شاگان بول رہا ہوں"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"لیزا بول رہی ہوں"...... لیزا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس مادام"...... شاگان کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"البرٹ کے ہاتھ ریڈ پرلز سے بھرا بلیک باکس تمہارے پاس بھیج رہی ہوں۔ یہ باکس تم نے بارما بھجوانا ہے۔ چیف باس تمہیں پلاننگ بتا چکے ہیں"...... مادام لیزا نے کہا۔

"یس مادام۔ میں نے سارے انتظامات مکمل کر لئے ہیں یہ باکس بحفاظت پہنچ جائے گا"...... شاگان نے کہا۔

"یہ تو ہمارے مشن کا ایک معمولی سا مرحلہ ہے۔ اس کے بعد تم نے اصل مشن پر کام کرنا ہے۔ میں نے معلوم کرا لیا ہے کہ ہارک اور جسٹن دونوں ہی خام مال کسی گارشیلو نامی آدمی سے خریدتے تھے۔ تم نے اس گارشیلو کو تلاش کرنا ہے تاکہ اس سے معلوم کیا جا سکے کہ وہ خام مال کہاں سے حاصل کرتا ہے"...... مادام لیزا نے کہا۔

"مادام۔ آپ مجھے اب گارشیلو کے بارے میں بتا رہی ہیں لیکن چیف نے پہلے ہی معلوم کر لیا تھا انہوں نے اس کا پتہ کرانا کے ایک آدمی سے معلوم کیا تھا یہ گارشیلو دراصل کوڈ نام ہے جسے کوئی نہیں جانتا۔ رابطے کا کام کوئی ہارڈرک سر انجام دیتا ہے اور ہارڈرک یہاں کی زیر زمین دنیا کا ایک نامی گرامی غنڈہ ہے۔ میں نے چیف باس سے اطلاع ملنے پر اس ہارڈرک کی تلاش شروع کر دی تھی لیکن پتہ چلا کہ ہارڈرک گزشتہ ایک ماہ سے اچانک لاپتہ ہو گیا ہے اور اس کے متعلق کوئی نہیں جانتا"...... شاگان نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن اسے تلاش کرنا تو بے حد ضروری ہے ورنہ اصل

مشن کیسے مکمل ہوگا“...... مادام لیزا نے کہا۔

”مادام۔ میں نے ہر ممکن کوشش کی ہے لیکن واقعی کسی کو علم نہیں ہے کہ وہ اچانک کہاں غائب ہوگیا ہے“...... شاگان نے کہا۔

”ویسے وہ زیادہ کہاں اٹھتا بیٹھتا تھا“...... مادام لیزا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

”بلیک ہاربر کلب اس کا مخصوص اڈا تھا مادام لیزا۔ لیکن وہاں بھی اس کے متعلق کوئی نہیں جانتا۔ میں نے وہاں بھی بھرپور کام کیا ہے“...... شاگان نے کہا۔

”بلیک ہاربر کلب کا مالک کون ہے“...... مادام لیزا نے پوچھا۔

”راڈنی۔ وہ بھی مشہور غنڈہ ہے مادام“...... شاگان نے کہا۔

”اوکے۔ تم اس کام کو نمٹاؤ۔ میں خود اسے تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ اور ہاں البرٹ کو اس بیگ کی رسید دے دینا تاکہ مجھے تسلی ہو جائے کہ بیگ تم تک صحیح سلامت پہنچ گیا ہے“۔ مادام لیزا نے کہا۔

”یس مادام“...... شاگان نے کہا اور مادام لیزا نے رسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحے بیٹھی سوچتی رہی پھر اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ وہ کرسی سے اٹھی اور ملحقہ واش روم میں داخل ہوگئی۔

تھوڑی دیر بعد جب مادام لیزا واش روم سے برآمد ہوئی تو اس کے چہرے کے نقوش یکسر بدل چکے تھے لیکن اس کی خوبصورتی

بہرحال پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی تھی۔ اس کے جسم پر وہی سیاہ رنگ کا سکرٹ تھا۔ وہ کمرے سے باہر نکلی اور تیز تیز قدم اٹھاتی راہداری سے ہوتی ہوئی پورچ میں آ گئی۔ وہاں موجود نوجوان اسے دیکھ کر نہ صرف چونکا بلکہ اس کا ہاتھ تیزی سے سائیڈ ہولسٹر کی طرف بڑھ گیا۔

”زیادہ جوش میں آنے کی ضرورت نہیں احمق آدمی۔ تمہیں یہ تو سوچنا چاہئے کہ اندر سے کوئی غیر عورت کیسے باہر آ سکتی ہے“۔ مادام لیزا نے غصیلے لہجے میں کہا اور نوجوان کا نہ صرف ہاتھ وہیں رک گیا بلکہ اس کے چہرے پر ندامت کے تاثرات بھی ابھر آئے۔

”البرٹ آئے تو اسے کہنا کہ وہ میرا یہیں انتظار کرے“۔ مادام لیزا نے سخت لہجے میں کہا اور پورچ میں کھڑی کار کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ اس نے کار کوٹھی سے باہر لے آنے سے پہلے ڈیش بورڈ میں موجود شہر کے نقشے کو اچھی طرح چیک کر کے بلیک ہاربر کلب کی لوکیشن اور اس تک پہنچنے کے لئے سڑکیں مارک کر لی تھیں اس لئے اب وہ اطمینان سے کار دوڑاتی ہوئی بلیک ہاربر کلب کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔

بلیک ہاربر کلب کی عمارت خاصے وسیع رقبے میں پھیلی ہوئی تھی وہ دو منزلہ اور خاصے جدید ڈیزائن کی تھی۔ مادام لیزا نے کار پارکنگ میں روکی اس وقت پارکنگ میں کاروں کی تعداد نہ ہونے

کے برابر تھی اور کلب میں بھی کوئی گہما گہمی نظر نہ آ رہی تھی۔ مادام لیزا اطمینان سے چلتی ہوئی کاؤنٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"یس"...... کاؤنٹر مین نے اسے چونک کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"راڈنی سے ملنا ہے۔ ایک بڑے دھندے کا کام ہے جس میں وہ بھاری دولت کما سکتا ہے"...... مادام لیزا نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"دھندے کا کام۔ اوہ اوہ۔ آپ کا نام"...... کاؤنٹر مین نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ ویسے اس کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میرا نام ایشلے ہے۔ مادام ایشلے اور میرا تعلق ایکریمیا سے ہے"...... لیزا نے فرضی نام بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ پہلے بھی باس سے ملی ہیں"...... کاؤنٹر مین نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ مجھے ٹپ ملی ہے تمہارے باس کی"...... لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مادام لیزا۔ ہمارا باس حسن پرست آدمی ہے اور آپ بے حد خوبصورت ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ باس آپ کو دیکھتے ہی کام کی حامی بھر لے گا۔ آپ اوپر چلی جائیں۔ باس کا پہلا کمرہ ہے"...... کاؤنٹر مین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تعریف کا شکریہ"...... مادام لیزا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا

اور تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔ کاؤنٹر مین بے چارے کو کیا معلوم تھا کہ جسے وہ عام سی عورت سمجھ رہا ہے وہ دراصل کیا حیثیت رکھتی ہے۔ اس نے سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے کاؤنٹر مین کو انٹر کام کا رسیور اٹھاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ سیڑھیاں چڑھنے کے بعد مادام لیزا ایک چھوٹی سی راہداری میں پہنچی وہاں ایک ہی دروازہ تھا اور وہ سیدھی اس دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی۔

"یس۔ کم ان پلیز"...... اندر سے ایک بھاری آواز سنائی دی اور لیزا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے بہترین انداز میں سجایا گیا تھا سامنے ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک بھاری جسامت کا آدمی بیٹھا ہوا تھا اس کے چہرے پر موجود درشتگی اور خباثت نے مل کر اس کی شکل انتہائی بدصورت بنا دی تھی۔

"اوہ مادام ایشلے۔ خوش آمدید۔ مجھے کاؤنٹر سے بتایا گیا کہ ایک انتہائی خوبصورت مادام ایشلے مجھ سے ملنے آ رہی ہیں۔ آئی ایم سو لکی مادام ایشلے"...... اس آدمی نے اٹھ کر بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا اور مادام لیزا مسکرا دی۔

"تعریف کا شکریہ مسٹر راڈنی۔ کاؤنٹر مین نے مجھے بتایا ہے کہ آپ خوبصورتی کے بڑے دلدادہ ہیں"...... مادام لیزا نے باقاعدہ اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اور راڈنی نے جلدی سے

دونوں ہاتھوں سے بڑے پرجوش انداز میں مصافحہ کیا۔ اس کی سانپ جیسی آنکھوں میں لیزا کا فقرہ سن کے بے پناہ چمک آ گئی تھی۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ رئیلی ویری گڈ مادام ایشلے۔ آپ جیسی خوبصورتی راڈنی کو کہاں مل سکتی ہے۔ میں آپ کی خدمت کے لئے دل و جان سے حاضر ہوں"...... راڈنی کی باچھیں بے پناہ مسرت سے پھٹ گئی تھیں اس کے گندے اور میلے دانت نمایاں ہو گئے تھے۔

"شکریہ۔ پہلے کام سن لیں۔ اگر آپ نے کام کر دیا تو پھر آپ کے اور ہمارے تعلقات دور تک جا سکتے ہیں ورنہ......" مادام لیزا نے باقاعدہ جال ڈالتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آپ حکم کریں۔ راڈنی کے لئے کوئی کام مشکل نہیں ہے۔ آپ کی خاطر تو میں پورے دارالحکومت کو بموں اور میزائلوں سے اڑا سکتا ہوں لیکن سب سے پہلے آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گی"...... راڈنی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پینا پلانا بعد میں اکٹھا ہی ہو جائے گا۔ یہاں ہماری باتیں کوئی سنے گا تو نہیں"...... مادام لیزا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں مادام ایشلے۔ یہاں میری اجازت کے بغیر کوئی بھی داخل نہیں ہو سکتی"...... راڈنی نے کہا۔ مادام لیزا نے ہاتھ میں موجود ہینڈ بیگ کھولا اور اس میں سے نئے اور بڑے نوٹوں کی ایک

ری گڈی نکال کر میز پر رکھ دی۔ راڈنی کی نظریں اس گڈی پر ے چپک گئیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا۔ اس کے چہرے پر اب مزید اشتیاق کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ دس ہزار ڈالر ہیں اور اس کے ساتھ میری کمپنی بھی تمہیں مل تی ہے۔ اس لئے کہ تم مجھے پسند آئے ہو لیکن کام ابھی اور اسی قت ہونا چاہئے"...... مادام لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اور۔ اتنا بڑا انعام۔ یہ میرے لئے واقعی بہت بڑا انعام ہے۔ کام بتائیں"...... راڈنی نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے ہارڈرک چاہئے۔ وہ یہاں کا نامی غنڈہ بتایا جاتا ہے اور آج کل لاپتہ ہے۔ لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ صرف اور صرف تم اس کا پتہ جانتے ہو"...... مادام لیزا نے کہا تو راڈنی بری طرح سے چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت زردی سی پھیل گئی۔

"ہارڈرک"...... اس کے منہ سے خوف بھرے لہجے میں نکلا۔

"کیوں۔ ہارڈرک کا نام سنتے ہی ڈر گئے۔ ابھی تو تم میرے سامنے بڑی ڈینگیں مار رہے تھے"...... مادام لیزا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ایسی بات نہیں ہے۔ وہ میں۔ وہ وہ......" راڈنی نے فوراً کہا لیکن اس کے لہجے میں بوکھلاہٹ واضح محسوس کی جا سکتی تھی۔

"ہونہہ۔ مجھے تمہارے بارے میں غلط بتایا گیا ہے۔ لگتا ہے

میں نے یہاں آ کر غلطی کی ہے“...... مادام لیزا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ نہیں نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن ہارڈرک سے آپ کو کیا کام ہے“...... راڈنی نے پریشانی کے عالم میں دونوں ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

”میں نے اس سے ایک بڑا سودا کرنا ہے۔ دس کروڑ ڈالر کا سودا“...... مادام لیزا نے کہا۔

”کیسا سودا“...... راڈنی نے چونک کر کہا۔

”اشارے کے لئے ریڈ پرل ٹھیک رہے گا اور مسٹر راڈنی اگر یہ سودا ہو جاتا ہے تو اس انعام کے علاوہ پانچ فیصد کمیشن بھی آپ کو دیا جا سکتا ہے۔ انکار کی صورت میں کچھ بھی نہیں ملے گا“...... مادام لیزا نے کہا۔ وہ اس قسم کے غنڈوں کی نفسیات سے بخوبی واقف تھی۔ اس لئے اس نے ہر پہلو سے اسے جکڑنے کی بھرپور کوشش کی تھی۔

”دس کروڑ ڈالر کا پانچ فیصد۔ اوہ۔ یہ تو بہت کم ہے۔ اگر آپ دس فیصد دیں تو آپ کا کام ابھی ہو سکتا ہے“۔ راڈنی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

”نہیں جو میں نے کہہ دیا وہ فائنل ہے۔ ہاں یا نہ میں سے میں ایک لفظ سننا چاہتی ہوں۔ اور یہ بھی سن لو۔ کہ میرا نام مادام ایشلے ہے۔ میں احمق نہیں ہوں کہ اس طرح اتنی بڑی رقم لے کر

یہاں آ گئی ہوں۔ اس لئے اگر تم زبردستی کی سوچ رہے ہو تو یہ بات ذہن سے نکال دو۔ جس طرح تم خوبصورتی پسند کرتے ہو۔ اسی طرح میں بھی مردانہ وجاہت کی شکاری ہوں۔ دوسری صورت میں تم مجھے انگلی بھی نہیں لگا سکتے۔ اگر تم ہارڈرک سے ملوا دو تو پھر یہ رقم، میں اور پانچ فیصد کمیشن۔ سب تمہارا ہو جائے گا“...... مادام لیزا نے اس بار انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”اوہ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ آؤ میں تمہیں ہارڈرک کے پاس لے چلتا ہوں“...... راڈنی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن یہ رقم وہیں تمہیں ملے گی“...... مادام لیزا نے کہا اور رقم اٹھا کر واپس ہینڈ بیگ میں ڈال لی اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

”فکر نہ کرو۔ میں ہاتھ آیا شکار آسانی سے نہیں جانے دیا کرتا۔ تمہارا بھی کام ہو جائے گا اور میرا بھی۔ اس میں ہم دونوں کا ہی فائدہ ہے“...... راڈنی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”گڈ۔ سمجھدار بھی ہو اور مجھے تمہاری یہ خصوصیت بھی پسند آئی ہے“...... مادام لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آؤ میرے ساتھ“...... راڈنی نے کہا اور میز کے پیچھے سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر دونوں آگے پیچھے سیڑھیاں اترتے ہوئے ہال میں آ گئے۔

”مارٹن میں ایک ضروری کام کے لئے باہر جا رہا ہوں۔ میری

واپسی رات کو ہو گی“...... راڈنی نے کاؤنٹر مین سے کہا اور مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر مین مارٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

”باہر میری کار موجود ہے“...... مادام لیزا نے باہر آتے ہی کہا۔

”اور کتنے آدمی ہیں تمہارے ساتھ“...... راڈنی نے چونک کر پوچھا۔

”کوئی نہیں۔ میں اکیلی ہی ہر کام کے لئے کافی ہوں“۔ مادام لیزا نے کہا۔

”ٹھیک ہے آؤ“...... راڈنی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور پھر وہ مادام لیزا کے ساتھ چلتا ہوا پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ مادام لیزا نے کار کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی اور اس نے سائیڈ والا دروازہ کھول دیا۔ راڈنی گھوم کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

”گڈ شو۔ بڑی خوبصورت اور قیمتی کار ہے“...... راڈنی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”پسندیدگی کا شکریہ“...... مادام لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا اور کار اسٹارٹ کر کے کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھا دی۔

”تمہیں یہاں کے راستے معلوم ہیں“...... راڈنی نے پوچھا۔

”نہیں۔ میں یہاں اجنبی ہوں۔ تم راستہ بتاتے جاؤ“۔ مادام

لیزا نے کہا اور راڈنی کی آنکھوں میں قدرے اطمینان کی جھلکیاں ابھر آئیں۔ مادام لیزا دل ہی دل میں مسکرا دی اور پھر راڈنی کے بتانے پر وہ مختلف سڑکوں پر کار دوڑاتی رہی۔ اسے بخوبی اندازہ ہو گیا تھا کہ راڈنی خواہ مخواہ مختلف سڑکوں پر چکر لگوا رہا ہے لیکن وہ جانتی تھی کہ راڈنی ایسا کیوں کر رہا تھا۔ کیونکہ راڈنی کی بیک مرر پر بار بار اٹھتی ہوئی نظروں کا مقصد وہ اچھی طرح سمجھتی تھی۔ راڈنی پوری طرح تسلی کر رہا تھا کہ کہیں ان کا تعاقب تو نہیں ہو رہا۔

”اب دائیں ہاتھ پر موڑ دو“...... راڈنی نے ایک چوک پر پہنچتے ہی کہا اس بار اس کے لہجے میں اطمینان تھا۔

مادام لیزا نے کار موڑ دی۔ یہ شہر سے باہر جانے والی سڑک تھی اور پھر راڈنی کے کہنے پر وہ ایک بائی روڈ پر مڑ گئی۔ یہ بائی روڈ ہرے بھرے کھیتوں میں سے ہو کر گزرتی تھی۔ کافی آگے جانے کے بعد کھیتوں کے درمیان ایک فارم ہاؤس کی بڑی سی عمارت نظر آنے لگی اور مادام لیزا نے راڈنی کے کہنے سے پہلے ہی کار اس طرف موڑ دی۔

”یہ ہارڈرک چھپ کر کیوں رہتا ہے۔ کیا اسے کسی سے خطرہ ہے“...... لیزا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”معلوم نہیں۔ یہ اسی سے پوچھ لینا۔ میرا وہ صرف دوست ہے۔ میں نے اس کے کاروبار میں کبھی مداخلت نہیں کی“...... راڈنی نے کہا اور مادام لیزا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ فارم ہاؤس کا بڑا

سا پھاٹک بند تھا۔ مادام لیزا نے کار پھاٹک کے سامنے روک دی۔

"تین بار ہارن بجاؤ"...... راڈنی نے کہا اور مادام لیزا نے اس کی ہدایت کی تعمیل کر دی۔ چند لمحوں بعد ہی پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور مشین گن سے مسلح ایک آدمی باہر نکل آیا۔

"پھاٹک کھولو۔ ہمیں تمہارے باس سے ایک ضروری کام کے لئے ملنا ہے"...... راڈنی نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"اوہ۔ باس راڈنی آپ۔ ٹھیک ہے"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر کھڑکی میں غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور لیزا کار اندر لے گئی۔ فارم ہاؤس وسیع رقبے پر پھیلا ہوا تھا اور اس کی عمارت بھی خاصی جدید اور نئی تعمیر شدہ تھی۔ سامنے بنے ہوئے طویل برآمدے میں دو مسلح افراد کھڑے تھے۔ مادام لیزا نے کار برآمدے کے سامنے روک دی ور پھر راڈنی کے اشارے پر وہ نیچے اتر آئی۔ مسلح افراد تیزی سے آگے بڑھ کر ان کے قریب آ گئے۔ وہ بے حد چوکنا نظر آ رہے تھے۔

"تم یہیں رکو۔ میں پہلے ہارڈرک سے بات کر لوں۔ وہ انتہائی محتاط ٹائپ کا آدمی ہے"...... راڈنی نے لیزا سے مخاطب ہو کر کہا اور لیزا نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

راڈنی لمبے لمبے ڈگ بھرتا برآمدے سے ہوتا ہوا درمیانی گیلری

میں غائب ہو گیا۔ لیزا اطمینان سے کھڑی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

تقریباً دس منٹ بعد راڈنی واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک دبلا پتلا سا آدمی تھا۔ جس کا لمبوترا سا چہرہ دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی نیولا ہو۔ لیزا کو دیکھتے ہی اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھ میں بھی چمک ابھر آئی۔

"یہ ہیں مسٹر ہارڈرک۔ جن سے تم ملنا چاہتی تھیں"...... راڈنی نے نیولے کی شکل والے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ راڈنی۔ لیکن کیا ہمیں یہیں کھڑے ہو کر ہی ساری بات کرنی ہو گی"...... لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں مادام لیزا۔ تمہارے لئے تو میں نے خاص الخاص کمرہ کھلوایا ہے۔ آئیں"...... ہارڈرک نے مسکراتے ہوئے کہا اور مادام لیزا مسکراتی ہوئی آگے بڑھی۔

"لیکن تمہیں پہلے تلاشی دینا ہو گی۔ یہ میرا اصول ہے۔ چنگاؤ۔ مادام کے ہینڈ بیگ کی تلاشی لو"...... ہارڈرک نے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں"...... مادام لیزا نے بے نیازی سے کہا اور اس نے ہینڈ بیگ اس آدمی کی طرف بڑھا دیا جسے چنگاؤ کے نام سے پکارا گیا تھا۔ چنگاؤ نے ہینڈ بیگ کھول کر اسے اچھی طرح چیک کیا۔

"ہاں۔ اس میں رقم کے علاوہ لیڈیز ضرورت کا سامان

ہے'' ...... چنگاؤ نے ہارڈرک سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہینڈ بیگ واپس کر دو انہیں'' ...... ہارڈرک نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور چنگاؤ نے ہینڈ بیگ بند کر کے لیزا کی طرف بڑھا دیا۔

''مزید تلاشی بھی لے لو'' ...... لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس میں ہم دونوں ماہر ہیں۔ اطمینان سے لے لیں گے فکر نہ کرو'' ...... ہارڈرک نے ہنستے ہوئے کہا اور اس بار راڈنی بھی اس کی ہنسی میں شامل ہو گیا۔ مادام لیزا بھی مسکرا دی۔

''ضرور ضرور۔ ماہرین مجھے بے حد پسند ہیں'' ...... مادام لیزا نے کہا اور ہارڈرک اور راڈنی دونوں نے ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا اور پھر دونوں ہی قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

''بہت خوب مادام لیزا۔ آپ واقعی بہت سمجھدار ہیں۔ آئیں'' ...... ہارڈرک نے کہا اور مادام لیزا ان کے ساتھ چلتی ہوئی راہداری کے اختتام پر موجود سیڑھیاں اتر کر ایک اور راہداری میں پہنچی۔ راہداری کے اختتام پر ایک بڑا سا دروازہ تھا۔ جو فولاد کا بنا ہوا تھا اور اس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔

ہارڈرک نے آگے بڑھ کر دروازے کے ساتھ دیوار پر لگے ہوئے بٹنوں کے ایک پینل پر دو بٹن دبائے تو بلب بجھ گیا اور فولادی دروازہ خود بخود کھلتا گیا اور مادام لیزا ان کے ساتھ چلتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ دروازہ ان کے عقب میں خود بخود بند ہو گیا۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس کی ایک سائیڈ پر شیشے کی الماری میں شراب کی بوتلیں نظر آ رہی تھیں۔ ایک طرف ایک خوبصورت اور آرام دہ بیڈ بچھا ہوا تھا اور ساتھ ہی ایک میز تھی جس کے گرد چار کرسیاں پڑی تھیں۔

''بیٹھیں مادام اینشلے'' ...... ہارڈرک نے کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود وہ الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر ایک بڑی بوتل اور تین جام اٹھائے اور واپس آ کر انہیں میز پر رکھ دیا۔ راڈنی بھی مادام لیزا کے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔ ہارڈرک نے بیٹھنے سے پہلے بوتل کھولی اور تینوں جاموں میں شراب بھر کر اس نے بوتل بند کی اور پھر کرسی پر بیٹھ گیا۔

''یہ لو۔ یہ دو سو سال پرانی شراب ہے۔ میری طرف سے تمہیں دنیا کا نایاب تحفہ'' ...... ہارڈرک نے مسکراتے ہوئے کہا اور مادام لیزا نے ہاتھ بڑھا کر جام اٹھایا اور اس کا سپ لیا تو یکلخت اس کا چہرہ کھل اٹھا۔ شراب کا ذائقہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی کافی پرانی شراب ہے۔ ہارڈرک اور راڈنی بھی سپ لینے لگے۔

''ہاں۔ اب بتاؤ مادام اینشلے۔ کہ تم دراصل کون ہو اور کیا سودا کرنا چاہتی ہو'' ...... ہارڈرک نے یکلخت سپاٹ لہجے میں کہا۔

''بلیک کراؤن کا نام سنا ہے کبھی'' ...... مادام لیزا نے کہا۔

''اوہ۔ بلیک کراؤن۔ تو تمہارا تعلق بلیک کراؤن سے ہے۔ کوئی

ثبوت"...... ہارڈرک اس بری طرح چونکا تھا کہ راڈنی بھی حیران ہو کر اسے دیکھنے لگا۔

"ہاں ثبوت بھی ہے"...... مادام لیزا نے کہا اور ہینڈ بیگ کھول کر اس نے اس کی سائیڈ میں دو انگلیاں ڈالیں اور ایک چھوٹا سا کارڈ نکال کر اس نے ہارڈرک کی طرف اچھال دیا۔ ہارڈرک نے لپک کر کارڈ میز سے اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ کارڈ پر سیاہ رنگ کا ایک دائرہ تھا جس کے درمیان سیاہ رنگ کا تاج بنا ہوا تھا۔ تاج پر سفید رنگ سے موت کا نشان یعنی ایک کھوپڑی بنی ہوئی تھیں۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے یقین آ گیا کہ تمہارا تعلق بلیک کراؤن سے ہے"...... ہارڈرک نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور کارڈ واپس لیزا کو دے دیا۔ لیزا نے کارڈ دوبارہ ہینڈ بیگ میں ڈال لیا۔

"تمہارے کرانگا سے تعلقات کیوں خراب ہوئے ہیں"۔ مادام لیزا نے ہینڈ بیگ بند کرتے ہوئے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کرانگا سے۔ کیا مطلب"...... ہارڈرک نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"سنو ہارڈرک۔ تمہیں شاید معلوم نہ ہو کہ کرانگا کے ستارے گردش میں آ چکے ہیں اور بلیک کراؤن نے اس کا کاروبار ہائی جیک کر لیا ہے۔ کرانگا زندہ ضرور ہے لیکن وہ روپوش ہو چکا ہے

اور بلیک کراؤن نے ہارک اور جسٹن سے سارا مال اکٹھا ہی خرید لیا ہے اور اب بلیک کراؤن اس بزنس پر اپنی اجارہ داری چاہتی ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ گارشیلو جو خام مال سپلائی کرتا ہے ایک کوڈ نام ہے۔ اصل رابطے کا کام تم کرتے ہو لیکن تم لاپتہ ہو چکے تھے۔ اس لئے میں خود تمہیں تلاش کرنے نکلی اور دیکھ لو کہ آخر کار میں نے تمہیں تلاش کر لیا ہے اور اب میں تمہارے سامنے ہوں"...... مادام لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ یہ سب باتیں سن کر راڈنی خاصا حیران اور قدرے پریشان سا دکھائی دے رہا تھا۔ شاید اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہاں اس قسم کی باتیں شروع ہو جائیں گی وہ تو اور مقصد سے یہاں آیا تھا۔

"تو پھر تمہیں تو یہ بھی علم نہیں ہے کہ ہارک اور جسٹن دونوں کو کرانگا نے ہلاک کر دیا ہے اور اب وہ مجھے بھی ہلاک کرنا چاہتا ہے تاکہ بلیک کراؤن اس کاروبار میں آگے نہ بڑھ سکے اس لئے میں چھپ گیا تھا۔ اس کے آدمی اب بھی میری تلاش میں ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ اطلاع ملی تھی کہ کرانگا میرے بعد بلیک کراؤن سے نمٹنے کا ارادہ رکھتا ہے"...... ہارڈرک نے کہا۔

"تم کرانگا کی بات چھوڑو۔ بلیک کراؤن اس سے خود ہی نمٹ لے گا۔ میرا تمہیں تلاش کرنے کا مقصد دوسرا ہے۔ ہمیں آر پی کے خام مال کی کان کا پتہ بتا دو اور اس کے بدلے تم جتنی رقم چاہو تمہیں مل جائے گی"...... لیزا نے کہا۔

"اوہ۔ تم اس لئے مجھے تلاش کر رہی تھیں لیکن مادام ایشلے۔ شاید تم لوگ خوابوں میں زندہ رہنے والے ہو۔ ایک ریڈ پرل ایک ہزار ڈالر میں فروخت ہوتا ہے۔ یہ دنیا کی جدید ترین منشیات میں شمار ہوتا ہے۔ اور پوری دنیا میں اس کی مانگ ہے اور جس کان کا تم سودا کرنا چاہتی ہو۔ اس کان سے سو سال تک روزانہ لاکھوں ریڈ پرل کے لئے خام مال مہیا کیا جا سکتا ہے۔ اب تم خود سوچو کہ تم اس کان کے بدلے میں مجھے کیا قیمت دے سکتی ہو۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تم کرانگا کا خاتمہ کر دو تو میں پہلی والی شرائط پر تم سے کاروبار کرنے پر تیار ہوں"...... ہارڈرک نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"دیکھو۔ بلیک کراؤن ذرا مختلف قسم کی تنظیم ہے۔ کرانگا صرف کاروبار کرنا جانتا ہے جبکہ بلیک کراؤن کا پروگرام ہے کہ وہ پوری دنیا میں آر پی خود سپلائی کرے۔ تمہیں یہاں بے پناہ خطرات ہیں کسی بھی لمحے یہ راز آشکار ہو سکتا ہے کہ دنیا میں سپلائی ہونے والی آر پی کا خام مال یہاں پاکیشیا میں سے نکلتا ہے تو تم جانتے ہو کہ کیا ہو گا۔ مافیا جیسی تنظیمیں بھی یہاں پہنچ جائیں گی۔ اور پھر تم جیسے تھرڈ گریڈ آدمی کا کیا حشر ہو سکتا ہے یہ تم سوچ بھی نہیں سکتے اس لئے سودا مہنگا نہیں کہ تم اپنی منہ مانگی قیمت لے لو اور ایک طرف ہٹ جاؤ۔ اس کے ساتھ ہی ایک اور آفر بھی ہے کہ تم دنیا کے جس ملک میں چاہو۔ بلیک کراؤن تمہاری رہائش کا انتظام کر سکتی ہے۔ تم

ساری عمر عیش کر سکتے ہو۔ ہر قسم کے خطرات سے دور"...... مادام لیزا نے کہا۔

"مادام ایشلے۔ یہ ناممکن ہے اور کوئی بات کریں"...... ہارڈرک نے روکھے پن سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور کیا بات ہو سکتی ہے۔ میں تمہیں سوچنے کا وقت دے دیتی ہوں"...... مادام لیزا نے بھی سپاٹ لہجے میں کہا۔

"مادام ایشلے۔ ہارڈرک جو فیصلہ کرتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے آخری ہوتا ہے"...... ہارڈرک نے کہا۔

"یہ بات ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ مجھے اجازت"...... مادام لیزا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے وہ میرا انعام۔ کمیشن"...... راڈنی نے تیز لہجے میں کہا۔

"تمہارا انعام شاید اس ہینڈ بیگ میں ہے اور اب مادام لیزا یہاں سے زندہ واپس نہیں جا سکتی۔ اس لئے بے فکر رہو"۔ ہارڈرک نے زہر خند لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے بجلی کی سی تیزی سے اس نے ریوالور نکال لیا۔

"بلیک کراؤن کا کارڈ دیکھ کر بھی تم حماقت کرنے پر آمادہ ہو گئے ہو"...... مادام لیزا نے غراتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ میں جو چاہوں کر سکتا ہوں"...... ہارڈرک نے کہا اور اسی لمحے راڈنی نے جھپٹ کر میز پر پڑا ہوا مادام لیزا کا ہینڈ بیگ اٹھا لیا۔

"تم اسے لے آئے ہو راڈنی اور تم میرے دوست بھی ہو اس لئے تم یہ ہینڈ بیگ لے لو اور جاؤ یہاں سے۔ اس خوبصورت چڑیا کے پر کاٹنے کے بعد ہی میں اسے ہلاک کروں گا"...... ہارڈرک نے مسکراتے ہوئے کہا اور راڈنی کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"تو تم اس کان کا پتہ نہیں بتاؤ گے"...... مادام لیزا نے کہا۔ وہ میز کے کنارے پر دونوں ہاتھ رکھے بڑے اطمینان سے کھڑی تھی۔

"بتا دیں گے۔ بتا دیں گے۔ اتنی جلدی بھی کیا ہے کیوں راڈنی"...... ہارڈرک نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"ہاں ضرور بتائیں گے خوبصورت پھول۔ سب کچھ بتا دیں گے"...... راڈنی نے ہنستے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ دونوں چیختے ہوئے پشت کے بل نیچے گرے۔ مادام لیزا نے یکلخت میز ان دونوں پر الٹا دی تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹی اور اس کی توقع کے عین مطابق میز واپس اڑتی ہوئی عین اسی جگہ آئی جہاں ایک لمحہ پہلے مادام لیزا کھڑی تھی لیکن ظاہر ہے مادام لیزا وہاں سے پہلے ہی ہٹ چکی تھی اس لئے میز دور فرش پر جا گری۔

وہ دونوں ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھے ہی تھے کہ مادام لیزا یکلخت اپنی جگہ سے اچھلی اور وہ دونوں ایک بار پھر چیختے ہوئے نیچے جا گرے۔ مادام لیزا کی دونوں ٹانگیں پھیل کر ان دونوں کے سینوں سے ٹکرائی تھیں اور اس کے ساتھ ہی مادام لیزا یکلخت قلابازی کھا

کر سیدھی ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس بار راڈنی کے حلق سے زور دار چیخ نکلی۔ مادام لیزا کی زور دار فلائنگ کک پوری قوت سے اس کے سینے پر پڑی تھی۔

ہارڈرک نے انتہائی تیز رفتاری سے اچھل کر اس طرف چھلانگ لگائی جہاں اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر جا گرا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ ریوالور پر پڑتا۔ مادام لیزا نے یکلخت قلابازی کھائی اور پھر وہ فضا میں ہی گھومتی ہوئی عین اس جگہ جا کھڑی ہوئی جہاں ہارڈرک ہاتھ بڑھا کر ریوالور اٹھانا چاہتا تھا اور اس کے ساتھ ہی مادام لیزا کے نوکدار سینڈل کی نوک پوری قوت سے ہارڈرک کے چہرے سے ٹکرائی اور ہارڈرک کے حلق سے اس قدر زور دار چیخ نکلی کہ پورا ہال گونج اٹھا۔ وہ بے اختیار پیچھے کی طرف سمٹا ہی تھا کہ مادام لیزا نے پلک جھپکنے میں جھک کر ریوالور اٹھا لیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک زوردار دھماکہ ہوا اور راڈنی کے حلق سے چیخ نکلی۔ وہ فرش پر گر کر بری طرح تڑپنے لگا۔ وہ دراصل اس بوتل کو اٹھا کر ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا چاہتا تھا جو میز کے ساتھ ہی نیچے گر کر ٹوٹنے کی بجائے لڑھکتی ہوئی دیوار سے جا لگی تھی لیکن مادام لیزا ان کی توقعات سے کہیں زیادہ پھرتیلی اور مارشل آرٹ کی ماہر ثابت ہوئی تھی۔ اس نے خالی ہاتھ صرف چند لمحوں میں نہ صرف راڈنی کا خاتمہ کر دیا تھا بلکہ اب ہارڈرک بھی اس کے رحم و کرم پر تھا۔

"اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ ہارڈرک"...... مادام لیزا نے غراتے ہوئے کہا اور ہارڈرک دانت بھینچے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی ناک پچک گئی تھی اور چہرہ لہولہان ہو گیا تھا۔

"اب بھی وقت ہے۔ منہ مانگی رقم لے لو اور کان کا پتہ بتا دو"...... مادام لیزا نے کہا۔

"تم مجھ سے کچھ نہیں معلوم کر سکتی۔ مجھے افسوس ہے کہ میں تمہیں سمجھ نہ سکا۔ حالانکہ بلیک کراؤن کا کارڈ دیکھتے ہی مجھے سمجھ جانا چاہئے تھا کہ اس کارڈ کی حامل عورت عام عورت نہیں ہو سکتی اور مجھے فوراً تمہیں گولی مار دینی چاہئے تھی بہرحال مجھے معلوم ہے کہ تم مجھے زندہ رکھنے پر مجبور ہو"...... ہارڈرک نے کہا۔

"کوئی ضروری نہیں ہے۔ بلیک کراؤن تمہارا خاتمہ کر کے خود بھی کان تلاش کر سکتی ہے"...... مادام لیزا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ہارڈرک کے حلق سے ایک طویل چیخ نکلی اور وہ دھڑام سے پشت کے بل فرش پر گر گیا۔ گولی اس کی ران میں لگی تھی۔ مادام لیزا نے دوبارہ ٹریگر دبایا اور دوسری گولی اس کی دوسری ران میں پیوست ہو گئی۔

"بولو ورنہ......" مادام لیزا نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی تیسری بار ٹریگر دبا دیا لیکن اس بار ہارڈرک کے حلق سے چیخ بھی نہ نکل سکی کیونکہ وہ پہلے ہی بے ہوش ہو چکا تھا۔

"ابھی سے بے ہوش ہو گئے۔ ابھی تو مزید پانچ گولیاں چیمبر میں موجود ہیں"...... مادام لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے بے ہوش پڑے ہوئے ہارڈرک کی پسلیوں میں پوری قوت سے لات ماری اور ہارڈرک چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ مادام لیزا نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور گولی اس کے دوسرے بازو میں گھس گئی۔

"بولو۔ ابھی چار گولیاں باقی ہیں"...... مادام لیزا نے چیخ کر کہا اور دوبارہ ٹریگر دبا دیا۔ ہارڈرک اب بری طرح سے پھڑک رہا تھا اس کے پورے جسم سے خون بہہ رہا تھا۔ اس بار گولی اس کی پنڈلی پر پڑی تھی۔

"بولو ہارڈرک۔ پتہ بتا دو۔ ورنہ"...... مادام لیزا نے کہا اور ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ گولی دوسری پنڈلی میں گھس گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ چیختا ہوا دوبارہ بے ہوش ہو گیا۔ مادام لیزا نے پھر آگے بڑھ کر پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر وار کیا اور پھر اس کی دونوں لاتیں کسی مشین کی طرح حرکت میں آ گئیں اور اس وقت تک اس نے اپنی ٹانگیں نہ روکیں جب تک ہارڈرک دوبارہ ہوش میں نہ آ گیا۔

ہارڈک کی حالت بے حد خراب ہو گئی تھی۔ مادام لیزا نے پھر ٹریگر دبا دیا اور ہارڈرک کی چیخیں بلند ہو گئیں لیکن اس بار وہ پھڑک بھی نہ سکتا تھا اس کے دونوں بازوؤں، کلائیوں، پنڈلیوں اور رانوں

کی ہڈیاں گولیاں سے ٹوٹ چکی تھیں۔ مادام لیزا کی بھرپور ضربات نے اس کی دائیں طرف کی کئی پسلیاں بھی توڑ دی تھیں۔

"جلدی بولو۔ اب بھی وقت ہے۔ تمہارا علاج بھی ہو گا۔ رقم بھی ملے گی اور تحفظ بھی"...... مادام لیزا نے غراتے ہوئے کہا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ رقم دو گی"...... ہارڈرک نے گھگیاتے ہوئے کہا اس کا سارا دم خم ختم ہو چکا تھا۔

"کروڑوں ڈالر رقم، علاج، عیش، تحفظ سب کچھ ملے گا۔ میرا وعدہ ہے یہ اور میرا وعدہ حتمی ہوتا ہے۔ ورنہ سوچ لو کہ ابھی ایک گولی چیمبر میں موجود ہے اور یہ آخری گولی تمہارے دل میں سوراخ کر دے گی"...... مادام لیزا نے کہا۔

"کان جوکاری پہاڑ میں ہے۔ لیکن کہاں ہے۔ مجھے اس کا علم نہیں۔ میں تو کارسن اینڈ کمپنی کے مالک کارسن سے مال خریدتا ہوں"...... ہارڈرک نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کارسن کو اس کی اصل اہمیت کا علم ہے"...... مادام لیزا نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ رنگ بنانے کے کام آتا ہے۔ وہ اسے آر پی کہتے ہیں"...... ہارڈرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آواز ڈوب گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اسی لمحے مادام لیزا نے ٹریگر دبا دیا اور اس بار گولی ٹھیک ہارڈرک کے دل پر پڑی اور وہ ایک لمحے کے لئے پھڑکا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"ہونہہ۔ اسے کہتے ہیں حماقت۔ پہلے ہی بتا دیتا"...... مادام لیزا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ریوالور خالی ہو چکا تھا۔ مادام لیزا ہارڈرک کی طرف بڑھی۔ اس نے ہارڈرک کی تلاشی لی تو اس کی ایک خفیہ جیب سے اسے تین گولیاں مل گئیں جو اس نے نجانے کس مقصد کے لئے رکھی ہوئی تھیں۔ مادام لیزا نے گولیاں ریوالور کے چیمبر میں لوڈ کرنی شروع کر دیں۔

"کافی ہیں"...... مادام لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر فرش پر پڑا ہوا اپنا ہینڈ بیگ اٹھا کر اس میں ریوالور رکھا اور پھر اسے کندھے سے لٹکا کر وہ دروازے کی طرف بڑھی۔ دروازے کی ساخت دیکھتے ہی وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ ساؤنڈ پروف کمرہ ہے اور یقیناً ہارڈرک اسے یہاں اس لئے لے آیا تھا کہ اگر مادام لیزا سے زبردستی کرنا پڑی تو اس کی آواز باہر نہ جا سکے لیکن یہ ساؤنڈ پروف کمرہ الٹا ان کے خلاف ہی استعمال ہوا تھا اور مادام لیزا نے اطمینان سے گولیاں چلائیں اور باہر کسی کو بھی معلوم ہی نہ ہو سکا۔

دروازے کے ساتھ لگے ہوئے پینل کو چند لمحے مادام لیزا غور سے دیکھتی رہی پھر اس نے دو بٹن دبا دیئے۔ دوسرے لمحے دروازہ خود بخود کھلا اور مادام لیزا اچھل کر باہر راہداری میں آ گئی۔ پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی۔ ابھی اس نے دو سیڑھیاں ہی طے کی تھیں کہ اوپر ایک مسلح آدمی کی شکل نظر آئی۔ وہ

شاید مادام لیزا کے قدموں کی آواز سن کر آیا تھا۔

"تمہارا نام چنگاؤ ہے نا۔ ادھر آؤ۔ ہارڈرک تمہیں اندر بلا رہا ہے"...... مادام لیزا نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن وہ خود یا راڈنی"...... اس آدمی نے جلدی سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اس نے مشین گن کاندھے سے اتار کر ہاتھ میں پکڑ لی تھی۔

"وہ ایک مخصوص کال سننے میں مصروف ہیں"...... مادام لیزا نے کہا اور اطمینان سے مڑ گئی۔ جیسے اسے چنگاؤ سے کوئی خطرہ نہ ہو۔ اب اس کی پشت چنگاؤ کی طرف تھی اور ظاہر ہے چنگاؤ کی مشین گن کا رخ اس کی پشت کی طرف تھا۔ اس طرح مادام لیزا نے نفسیاتی چال چل کر چنگاؤ کو مطمئن کر دیا تھا کہ اگر مادام لیزا غلط کہہ رہی ہوتی تو پھر وہ خود مشین گن کی طرف پشت کیوں کر لیتی۔ مادام لیزا بڑے اطمینان سے چلتی ہوئی واپس اس دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ چنگاؤ اس کے پیچھے تھا۔ دروازہ دوبارہ بند ہو چکا تھا اور اس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔

مادام لیزا نے اس طرح آگے بڑھ کر پینل کے بٹن دبائے جیسے وہ خود یہاں کی انچارج ہو۔ بٹن دبتے ہی بلب بجھ گیا اور دروازہ خود بخود کھل گیا۔

"چنگاؤ آ گیا ہے ہارڈرک"...... مادام لیزا نے کھلے دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور چنگاؤ اس کے پیچھے اندر داخل

ہوا۔ اسی لمحے مادام لیزا بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور دوسرے لمحے چنگاؤ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر فرش پر جا گرا۔ مشین گن اب مادام لیزا کے ہاتھوں میں پہنچ چکی تھی۔ دروازہ خود بخود بند ہو گیا تھا۔

مادام لیزا نے تیزی سے گھوم کر نہ صرف مشین گن پر ہاتھ ڈالا تھا بلکہ ایک زور دار جھٹکا بھی دیا تھا۔ اس طرح نہ صرف مشین گن اس کے ہاتھوں میں آ گئی تھی بلکہ چنگاؤ بھی چیختا ہوا آگے دوڑتا چلا گیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ چنگاؤ مڑتا۔ مادام لیزا نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور گولیاں بارش کی طرح چنگاؤ کے مڑتے ہوئے جسم سے ٹکرائیں اور وہ لٹو کی طرح گھوم کر بغیر چیخے فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

مادام لیزا نے آگے بڑھ کر دوبارہ پینل پر موجود بٹن دبائے اور دروازہ کھلنے پر وہ اطمینان سے راہداری میں آ گئی۔ اب اس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی اور اس کے اندازے کے مطابق ابھی دو آدمی اوپر موجود تھے کیونکہ اس نے یہاں ہارڈرک کے علاوہ تین آدمی دیکھے تھے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہاں زیادہ آدمی ہوں۔

سیڑھیوں پر پہنچ کر مادام لیزا ایک لمحے کے لئے رکی اور پھر اس نے ہینڈ بیگ سے ریوالور نکالا اور اس کا رخ راہداری کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ گولی چلنے کا زور دار دھماکہ ہوا اور مادام لیزا جلدی سے دروازے کی اوٹ میں رک گئی۔ ریوالور اب اس کے ہاتھ میں

تھا جبکہ مشین گن اس کے کندھے سے لٹکی ہوئی تھی۔ اسے یقین تھا
کہ راہداری میں ہونے والا دھماکہ باہر موجود افراد کو سیڑھیوں پر
ضرور کھینچ لائے گا اور پھر اس کا خیال درست ثابت ہوا۔ چند لمحوں
بعد اسے سیڑھیوں کے شروع کے حصے میں باتوں کی آوازیں سنائی
دیں اور پھر ایک آدمی کے تیزی سے سیڑھیاں اترنے کی آواز سنائی
دی۔

آواز سنتے ہی مادام لیزا نے بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر یکلخت
ٹریگر نہ صرف ایک بار بلکہ فوراً ہی دوسری بار بھی دبا دیا اور پہلی گولی
نے سیڑھیوں پر موجود نیچے آتے ہوئے آدمی کو گرایا جبکہ دوسری
گولی نے سیڑھیوں کے شروع پر کھڑے ہوئے دوسرے آدمی کو
ہٹ کر دیا اور وہ دونوں ہی چیختے ہوئے سیڑھیوں میں گرنے لگے۔
لیکن وہ دونوں ابھی زندہ ضرور تھے۔

مادام لیزا نے یکلخت ریوالور ایک طرف پھینکا اور پھر تیزی سے
مشین گن کندھے سے اتار کر سیدھی کی اور دوسرے لمحے ماحول
گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا اور وہ دونوں آدمی آخری سیڑھی
پر پہنچنے سے پہلے ہی مردہ ہو چکے تھے۔

مادام لیزا نے پہلے ریوالور اس لئے استعمال کیا تھا کہ اس کا
خیال تھا کہ مشین گن کی گولیاں کا دباؤ سیڑھیوں کے اوپر کھڑے
آدمی کو پیچھے کی طرف اچھال دے گا اور ہو سکتا ہے کہ اس آدمی
کے جسم میں اتنی جان رہ جائے کہ وہ مشین گن استعمال کر سکے۔

اس طرح مادام لیزا خطرے میں پڑ سکتی تھی۔ لیکن ریوالور کی گولی
کے شکار انسان پر اس قدر دباؤ نہ پڑتا کہ وہ اچھل کر دور جا گرتا۔
وہ آدمی گولی کھا کر پشت کے بل گرا ضرور تھا لیکن مادام لیزا کی
توقع کے عین مطابق وہ سیڑھیوں کے اوپر ہی گرا تھا پھر وہ سیڑھیوں
پر لڑھکتا ہوا نیچے پہنچ گیا تھا۔ مادام لیزا مشین گن سنبھالے تیزی
سے سیڑھیاں چڑھتی گئی تاکہ اگر عمارت میں اور کوئی آدمی ہو تو اس
کے سیڑھیوں تک پہنچنے سے پہلے ہی وہ اوپر پہنچ جائے۔

مادام لیزا سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچی تو اوپر مزید کوئی آدمی موجود
نہ تھا شاید اور کوئی آدمی اس عمارت میں تھا ہی نہیں۔ مادام لیزا
تیزی سے بھاگتی ہوئی برآمدے میں پہنچی اور پھر ایک ستون کی
اوٹ میں رک گئی۔ وہ اب بڑے چوکنے انداز میں ادھر ادھر دیکھ
رہی تھی اور پھر جب اسے اطمینان ہو گیا کہ فارم ہاؤس میں اب
اور کوئی زندہ آدمی موجود نہیں ہے تو اس نے ایک طویل سانس لیا
اور پھر وہ اطمینان سے برآمدے کے سامنے کھڑی اپنی کار کی طرف
بڑھنے لگی۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی مسکراہٹ نمایاں تھی۔

"اوہ۔ مجھے چیک کر لینا چاہئے۔ لازماً یہاں ایسے کاغذات
موجود ہوں گے جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہارڈرک نے مرتے
وقت سچ بولا تھا یا جھوٹ" مادام لیزا نے اچانک سوچا اور پھر وہ
تیزی سے واپس مڑی اور اندر جا کر اس نے کمروں کی تلاشی لینا
شروع کر دی۔ وہ بڑے ماہرانہ انداز میں تلاشی لے رہی تھی اور پھر

ایک کمرے کی الماری سے وہ ایک فائل برآمد کرنے میں کامیاب ہوگئی جس میں نہ صرف کارسن کا نام موجود تھا بلکہ مال کی سپلائی کے سلسلے میں حساب کتاب بھی درج تھا۔ یہ فائل دیکھ کر مادام لیزا سمجھ گئی کہ ہارڈرک نے درست بتایا ہے۔ اسے یقین تو پہلے سے ہی تھا کیونکہ جس حالت میں ہارڈرک نے بتایا تھا اس حالت میں جھوٹ بولنے کا ایک فیصد بھی چانس نہیں ہوتا لیکن اب اسے مکمل یقین ہوگیا تھا۔

”یہ کارسن اینڈ کمپنی یقیناً اس پہاڑی علاقے کی ٹھیکیدار کمپنی ہو گی۔ اسی سے ہارڈرک آر پی خریدتا ہوگا“...... مادام لیزا نے کار میں بیٹھتے ہوئے سوچا اور پھر اس کی کار اس فارم ہاؤس سے نکل کر مین روڈ کی طرف بڑھنے لگی۔ مین روڈ پر پہنچتے ہی اس نے کار کا رخ اس طرف موڑ دیا جہاں البرٹ سنٹر تھا۔ وہ اب جلد از جلد چیف باس سے بات کرنا چاہتی تھی۔ تاکہ اس کمپنی کے خاتمے اور آر پی کی کانوں پر مکمل طور پر قبضہ کرنے کی پلاننگ کی جا سکے۔

عمران نے کار گولڈن ہاؤس کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر اسے لاک کرتا ہوا وہ گولڈن ہاؤس کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے میک اپ کیا ہوا تھا اور لباس بھی قرینے کا پہنا ہوا تھا۔ یہ ہاؤس خاصا بڑا تھا اور یہاں ہر قسم کے قیمتی اور جدید فیشن کے زیورات کے علیحدہ علیحدہ کاؤنٹر موجود تھے۔ جن میں سے ہر کاؤنٹر پر خوبصورت سیلز گرل موجود تھی۔ ہر کاؤنٹر پر عورتیں اور مرد نظر آرہے تھے جو زیورات خریدنے میں مصروف تھے۔

ہال کے اندر مسلح گارڈز بھی کونوں میں کھڑے تھے جن کے جسموں پر مخصوص یونیفارم تھی اور یونیفارم پر گولڈن ہاؤس کے بیجز کے ساتھ ساتھ سرکاری اجازت نامہ بھی بیجز کی شکل میں موجود تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ گولڈن ہاؤس والوں نے باقاعدہ حکومت سے اجازت لے کر ان مسلح گارڈز کو سیکورٹی کے لئے رکھا ہوا تھا۔ عمران کسی کاؤنٹر کی طرف بڑھنے کی بجائے اس کیبن کی طرف بڑھ گیا

جس پر منیجر کے نام کی تختی موجود تھی اور ایک ادھیڑ عمر آدمی موٹے شیشوں والی عینک لگائے بیٹھا حساب کتاب میں مصروف دکھائی دے رہا تھا۔

"جناب۔ کیا میں آپ کے دو جمع دو چار میں مداخلت کر سکتا ہوں"...... عمران نے قریب پہنچ کر کہا تو منیجر چونک پڑا۔ اس نے سر اٹھا کر موٹے شیشوں میں سے اسے دیکھا اور پھر چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"جی ضرور۔ تشریف رکھیئے۔ میرے لائق کوئی خدمت"...... منیجر شاید عمران کی وجاہت سے متاثر ہو گیا تھا۔

"جی ہاں۔ میں نے بڑی مشکل سے آپ کے لائق خدمت ڈھونڈ نکالی ہے"...... عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور منیجر کا خشک چہرہ اور زیادہ خشک ہو گیا۔ شاید اسے عمران کا فقرہ سمجھ ہی نہ آیا تھا۔ شاید وہ حساب کرتے کرتے ہر قسم کے طنز و مزاح کے ذوق سے عاری ہو چکا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... منیجر نے روکھے سے لہجے میں پوچھا۔

"آپ نے خدمت پوچھی تھی اور وہ بھی اپنے لائق تو وہ میں نے ڈھونڈ نکالی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ فرمائیں"...... منیجر نے اکتا کر پوچھا۔

"مادام روہاب کی فرمائش ہے کہ اسے ریڈ پرلز کے دس سیٹ اور چاہئیں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مادام روہاب"...... منیجر نے اس طرح حیران ہو کر پوچھا جیسے اس نے یہ نام زندگی میں پہلی بار سنا ہو۔

"جی ہاں روہاب۔ جنہوں نے فیشن شو کے لئے آپ سے ریڈ پرلز کے سیٹ خریدے تھے"...... عمران نے کہا۔

"ہم سے خریدے تھے۔ نہیں جناب۔ ہم سے کسی مادام روہاب نے سیٹ نہیں خریدے۔ ویسے آپ کو ریڈ پرلز کے سیٹ چاہئیں تو آپ کاؤنٹر پر چیک کر لیں"...... منیجر نے خشک لہجے میں کہا۔

"کیا آپ نے سرینا ہوٹل میں ہونے والا فیشن شو دیکھا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ ان خرافات کے لئے نہ میرے پاس وقت ہے اور نہ ہی رقم"...... منیجر نے کہا۔

"ہارک کے بعد یہاں کا مالک کون ہے"...... عمران کا لہجہ اب بے حد خشک ہو گیا تھا۔

"اوہ ہارک کے بعد ان کے بزنس پارٹنر ہیں جناب موگاف۔ وہ اندر کمرے میں بیٹھے ہیں"...... منیجر نے اپنی جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا اور عمران اٹھ کر اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے کے دروازے پر ایک دربان موجود تھا۔

"مسٹر موگاف سے کہو کہ سنٹرل انٹیلی جنس کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر آئے ہیں"...... عمران نے دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ۔ تشریف لے جائیں"...... دربان نے عہدہ سنتے ہی

جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

یہ ایک خاصا جدید قسم کا آفس تھا جس میں ایک بوڑھا آدمی میز کے پیچھے بیٹھا ٹیلی فون پر مصروف تھا۔ عمران کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر اس نے چونک کر رسیور رکھ دیا اور پھر سوالیہ نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"اسسٹنٹ ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بیورو"...... عمران نے مصافحے کے لئے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ خوش آمدید جناب۔ خوش آمدید"...... عہدے کا اثر بوڑھے موگاف پر بجلی جیسا ہوا اور وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے جلدی سے عمران سے مصافحہ بھی کیا۔

"آپ کا نام موگاف ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ جی ہاں۔ میرا نام موگاف ہے۔ تشریف رکھیں۔ کیا پینا پسند کریں گے آپ"...... موگاف نے بے اختیار ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"سوری۔ ڈیوٹی کے دوران میں صرف ڈیوٹی ہی کرتا ہوں۔ پینا پلانا ڈیوٹی کے بعد ہوتا ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ جی فرمائیں۔ کس سلسلے میں آنا ہوا"...... موگاف نے

بھی واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ ہارک کے بزنس پارٹنر ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ ہم دونوں ہی اس کاروبار کے مالک ہیں اور ہارک کے قتل کے بعد اب سارا کاروبار مجھے ہی سنبھالنا پڑ رہا ہے لیکن جناب میں پولیس کو پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ میں کاروبار کے سلسلہ میں مستقل طور پر بیرون ملک رہتا ہوں۔ مجھے تو کرانس میں ہارک کے قتل کی اطلاع ملی تھی اور میں دوسرے روز یہاں پہنچا تھا"...... موگاف نے جلدی جلدی خود ہی کہنا شروع کیا۔

"اوہ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میرا مقصد یہ نہ تھا کہ آپ نے ہارک کو قتل کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ دراصل یہاں کی پولیس بھی عجیب ہے۔ انہیں سب سے زیادہ مجھ پر ہی شک ہے کہ شاید کاروبار پر قبضہ کرنے کے لئے میں نے ہی ہارک کو قتل کیا ہے۔ بڑی مشکل سے انہیں یقین آیا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا"...... موگاف نے قدرے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پولیس کا کام قتل کی تفتیش کرنا ہے۔ ہمارے محکمے کا کام دوسرا ہے۔ ہوٹل سرینا میں پچھلے دنوں ایک فیشن شو ہوا ہے۔ اس میں شریک ہونے والی ماڈلز نے جو ریڈ پرلز جیولری پہن رکھی تھی وہ آپ کے گولڈن ہاؤس کی تیار کردہ تھی۔ میں نے اس کا ریکارڈ چیک کرنا ہے لیکن آپ کا منیجر بتا رہا تھا کہ یہ ریڈ پرلز جیولری یہاں

تیار نہیں ہوئی حالانکہ یہ یہیں تیار ہوئی تھی۔ میں نے سوچا کہ آپ
سے مل لوں ورنہ دوسری صورت یہی ہو سکتی ہے کہ میں مینجر کو مع
ریکارڈ کے ہیڈ کوارٹر لے جاؤں''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ جناب۔ ایسا مت کریں۔ ہمارا تو پورا کاروبار ہی
ڈوب جائے گا۔ ویسے جہاں تک مجھے یقین ہے مینجر نے جھوٹ نہ
بولا ہو گا کیونکہ اسے علم ہی نہ ہو گا۔ میں فورمین کو بلاتا ہوں۔ وہ
یہاں کا پرانا آدمی ہے اور وہ ہارک کا دست راست رہا ہے''۔
موگاف نے پریشان ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جلدی سے
انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر دبا دیا۔

''فورمین ٹیلر کو فوراً میرے دفتر بھیجو''...... موگاف نے نمبر پریس
کرتے ہی سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ
کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔

''یس سر''...... آنے والے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بیٹھو ٹیلر''...... موگاف نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے
ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ کچھ کہنا چاہتا تھا کہ عمران نے ہاتھ اٹھا کر
اسے روک دیا اور موگاف حیرت بھرے انداز میں خاموش ہو گیا۔

''مسٹر ٹیلر۔ آپ کے لئے ایک اہم اطلاع ہے۔ یہ موگاف
صاحب کو تو کچھ علم ہی نہیں ہے۔ البتہ ہارک زندہ ہوتا تو اس سے
بات ہو جاتی۔ آپ نے جو ریڈ پرلز جیولری سپلائی کی ہے وہ جعلی نکلی
ہے''...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''جعلی۔ وہ کیسے۔ نہیں جناب۔ بالکل وہی مال تھا جو نمونے
کے طور پر مادام لیزا کو بھیجا گیا تھا۔ پھر آپ کیسے یہ کہہ سکتے
ہیں''...... فورمین ٹیلر نے بری طرح بھڑکتے ہوئے کہا۔

''میں مادام لیزا کی طرف سے ہی آیا ہوں۔ آپ جانتے ہیں
کہ ہارک کیوں قتل ہوا''...... عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

''مجھے معلوم ہے۔ کرانگا نے اسے قتل کیا ہے۔ میں نے
مسٹر ہارک سے کہا بھی تھا کہ جس پارٹی سے طویل عرصے سے
کاروبار ٹھیک چل رہا ہے اسی سے کیا جانا چاہئے۔ نئی پارٹی بہرحال
نئی ہوتی ہے لیکن ان پر تو ڈبل قیمت اور دس ہزار پیس کا بھوت
سوار تھا اور پھر ہر ماہ دس ہزار پیس اور نتیجہ یہ نکلا کہ باس ہارک بھی
قتل ہو گئے اور اب آپ کا یہ کہنا کہ مال جعلی تھا۔ یہ سب چکر
بازی ہے''...... ٹیلر نے انتہائی جوشیلے اور تیز لہجے میں کہا۔

''آپ کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے یہ کام کرتے''...... عمران نے
بڑے تحقیر آمیز لہجے میں کہا۔

''کون سا کام۔ ریڈ پرلز جیولری کا کام تو میں پچاس سال سے
کر رہا ہوں۔ میری ٹکر کا یہاں ایک بھی آدمی نہیں ہے۔ البتہ آر
پی کا کام دو سال سے ہو رہا ہے اور آج تک کرانگا نے کبھی
شکایت نہیں کی۔ آپ کو پہلی بار مال سپلائی ہوا اور آپ کہہ رہے
ہیں کہ جعلی ہے۔ حالانکہ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ جو نمونہ بھیجا
گیا تھا اور جسے مادام لیزا نے چیک کر کے آرڈر دیا تھا۔ پورا مال

بالکل اسی کوالٹی کا ہے“...... ٹیلر نے میز پر مکا مارتے ہوئے کہا۔

”لیکن اگر یہ ثابت کر دوں گا کہ آپ ہمارے ساتھ دھوکہ کر رہے ہیں اور مال جعلی تھا اگر یقین نہیں تو منگواؤ ابھی ایک سیٹ اور پھر دیکھو“...... عمران نے بھی چیلنج بھرے انداز میں کہا۔

”ہاں بالکل۔ لیکن اگر مال صحیح نکلا تو پھر آپ کو اس کی ڈبل قیمت دینا ہوگی“...... ٹیلر نے اپنی پرجوش طبیعت کے مطابق فوراً ہی چیلنج قبول کرتے ہوئے کہا۔

”بالکل دوں گا۔ ابھی اور اسی وقت دوں گا۔ بلکہ انعام بھی دوں گا لیکن شرط یہی ہے کہ تم یہیں رہ کر سیٹ منگواؤ“...... عمران نے اسے اور زیادہ چڑاتے ہوئے کہا۔

”بالکل۔ میں یہیں منگواتا ہوں“...... ٹیلر نے کہا اور جلدی سے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے ایک بٹن دبا دیا۔

”شاگو۔ سپیشل ورک کا ایک سیٹ لے کر دفتر میں آجاؤ ابھی اور اسی وقت“...... فورمین ٹیلر نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”ابھی آجاتا ہے“...... ٹیلر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر واقعی پانچ منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا آدمی ہاتھ میں ایک ڈبہ اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے ڈبہ فورمین ٹیلر کے سامنے رکھ دیا۔

”ٹھیک ہے تم جاؤ۔ میں اسے خود واپس لے آؤں گا“...... ٹیلر نے کہا اور شاگو سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

”لو دیکھو اور ثابت کرو“...... ٹیلر نے ڈبہ کھول کر عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

عمران نے ڈبے میں موجود ہار کا سیٹ اٹھایا اور غور سے اسے دیکھنے لگا اور پھر اس کی آنکھوں میں شدید حیرت کے آثار ابھر آئے۔

”اوہ۔ یہ تو واقعی اصلی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں غلط اطلاع دی گئی ہے۔ ٹھیک ہے ٹیلر صاحب۔ آئی ایم سوری۔ میں مادام لیزا سے بات کرتا ہوں اور آپ جتنا انعام کہیں میں دینے کے لئے تیار ہوں“...... عمران نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ارے چھوڑیں۔ کیا اور کیسا انعام۔ اور یہ بھی سن لیں کہ کرانگا نے ہمیں دھمکی دی ہے کہ اگر ہم نے مزید مال بلیک کراؤن کو سپلائی کیا تو وہ پورے سٹاف کو موت کے گھاٹ اتار دے گا۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب ایک ہی صورت میں مال سپلائی ہو سکتا ہے کہ جب تک بلیک کراؤن اور کرانگا میں سے ایک کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ بس یہ میرا فیصلہ ہے اور اسے آپ میرا آخری فیصلہ سمجھیں“...... ٹیلر نے تیز لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ کا فیصلہ درست ہے۔ کرانگا کا خاتمہ بس ایک دو روز میں ہو جائے گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ مال بہرحال ہم نے ہی لینا ہے۔ لیکن ہمیں یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ آپ کو خام مال حاصل کرنے میں دشواری پیش آ رہی ہے اور کرانگا اس سلسلے میں

رکاوٹ ڈال رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ کرانگا کا اس سلسلے سے کبھی کوئی تعلق نہیں رہا کہ خام مال ہمیں ہارڈرک دیتا ہے یا کوئی اور۔ اسے تو صرف مال چاہئے اور آپ بے فکر رہیں آپ کو مال چاہئے مل جائے گا بس میرا اتنا کہہ دینا ہی آپ کے لئے کافی ہونا چاہئے"...... ٹیلر نے منہ بناتے ہوئے مگر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"دراصل ہم نہیں چاہتے کہ آپ کو خام مال کے سلسلے میں کوئی تکلیف ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تکلیف اکٹھا خام مال حاصل کرنے میں ہوتی ہے۔ لیکن اب ہارڈرک نے وعدہ کیا ہے کہ وہ سارا مال ہمیں سپلائی کرے گا۔ ریڈ اسکوائر والوں کو نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ صرف انگوٹھیاں بناتے ہیں۔ ان کے پاس انگوٹھیوں کے علاوہ کاریگر ہی نہیں ہے۔ دوسرے جیولرز کے پاس بھی کاریگر نہیں ہیں جو ہم جیسے بڑے ہار تیار کر سکیں۔ ان ہاروں میں، میں آسانی سے بے شمار ریڈ پرلز فکسڈ کر سکتا ہوں"۔ ٹیلر نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور ٹیلر ڈبہ اٹھائے بڑبڑاتا ہوا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے جناب۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا"...... موگاف نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ اب ہمارا محکمہ مطمئن ہو گیا ہے۔ کوئی گڑبڑ

نہیں۔ دراصل ہمیں یہ اطلاع ملی تھی کہ مال جعلی سپلائی کیا گیا ہے اور اس سے ہمارا ملک بدنام ہو رہا ہے۔ لیکن اب پتہ لگ گیا ہے کہ اطلاع غلط تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تھینک یو۔ تھینک یو۔ مزید کوئی خدمت"...... موگاف نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ اتنا ہی کافی ہے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر موگاف سے ہاتھ ملایا اور پھر تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے دراصل اندازہ ہی نہ تھا کہ اسے یہاں اس قسم کے معاملات کا علم ہو جائے گا۔ وہ تو یہاں اس لئے آیا تھا کہ ان ریڈ پرلز کے متعلق معلوم کرے کہ ٹیا روہاب نے انہیں یہاں سے خریدا تھا یا باہر سے۔ اسے صرف معمولی سا شبہ تھا کہ ایک عورت کے ہینڈ بیگ میں سے ایسا ہی سیٹ ملا تھا اور اس کی لاش اسی گولڈن ہاؤس کے سامنے سے ملی تھی لیکن یہاں ٹیلر کی پرجوش طبیعت کی وجہ سے ایک بالکل ہی نیا انکشاف ہو گیا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی واپس دانش منزل کی طرف بڑھتی گئی۔ وہ کار چلانے کے ساتھ ساتھ اس پورے دھندے کے خاتمے کا خاکہ بھی ترتیب دیتا جا رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"عمران صاحب۔ سیکرٹ سروس نے پورا شہر چھان مارا ہے۔

لیکن یہ مادام لیزا انہیں کہیں نہیں ملی“...... عمران کے کرسی پر بیٹھتے ہی بلیک زیرو نے اسے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”اچھا کمال ہے۔ میں نے تو سوچا تھا کہ کنواروں کی نظریں بڑی تیز ہوتی ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

”لیس۔ پی اے ٹو ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس بیورو“...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو“...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ لیس سر۔ حکم“...... ایکسٹو کا نام سن کر پی اے نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”سر عبدالرحمٰن سے بات کراؤ“...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور بلیک زیرو یہ سن کر چونک پڑا کہ عمران اپنے ڈیڈی کو فون کر رہا ہے۔

”لیس سر۔ ہولڈ آن کریں سر“...... دوسری طرف سے پی اے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”یس۔ سر عبدالرحمٰن بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد سر عبدالرحمٰن کی باوقار آواز سنائی دی۔

”سر عبدالرحمٰن۔ گولڈن ہاؤس کے باہر ایک غیر ملکی عورت کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ جس کے ہینڈ بیگ میں سے ریڈ پرلز جیولری

کا ایک سیٹ ملا تھا۔ اس کیس کا کیا ہوا ہے“...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ لیڈی کراشا کیس کا ذکر کر رہے ہیں آپ۔ اس کیس پر تفتیش جاری ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اس عورت کا تعلق اسمگلروں کے کسی بین الاقوامی گروہ سے تھا۔ لیکن ابھی تک ایسے کوئی شواہد نہیں مل سکے جس سے اس گروہ کو پکڑا جا سکے لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں“...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

”آپ نے وہ ریڈ پرلز جیولری کا سیٹ جو اس عورت کے ہینڈ بیگ سے ملا تھا چیک کرایا تھا“...... عمران نے پوچھا۔

”اس کو چیک کرانے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ مال خانے میں جمع کرا دیا گیا تھا۔ اس کے بعد لیڈی کراشا کے وارثوں کے کلیم پر وہ انہیں دے دیا گیا تھا۔ اس میں کیا خاص بات تھی۔ بس ریڈ پرلز جیولری کا سیٹ تھا“...... سر عبدالرحمٰن نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

”یہ کیس سپرنٹنڈنٹ فیاض کے پاس ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہاں لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ آخر آپ اس عام سے کیس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کیا کوئی خاص بات ہے“...... سر عبدالرحمٰن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں سر عبدالرحمٰن۔ میرے محکمے کو اطلاع ملی ہے کہ ہمارے ملک سے منشیات کی ایک انتہائی جدید قسم جسے آر پی کہا جاتا ہے

غیر ملکوں میں سپلائی ہو رہی ہے جو دیکھنے میں بظاہر سرخ موتیوں جیسی ہے اور ان سرخ موتیوں کو ریڈ پرلز جیولری میں لگا کر اسمگل کیا جا رہا ہے۔ آر پی منشیات کی ایک خاص قسم کا نام ہے جسے سرخ موتیوں کی مناسبت سے ریڈ پرل بھی کہا جاتا ہے۔ یہ منشیات عالمی منڈی میں سب سے زیادہ قیمت پر فروخت ہو رہی ہے۔ ایک ہلکا سا اندازہ ہے کہ ایک کلو گرام آر پی کی مالیت ایک کروڑ ایکریمی ڈالرز ہے جو عام منشیات سے کہیں زیادہ ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ آر پی کے متعلق تو رپورٹیں میرے محکمے کو بھی ملی تھیں۔ کچھ عرصے پہلے آر پی کی معمولی سی مقدار ایک انگوٹھی کے خفیہ خانے سے کسٹم والوں نے پکڑی تھی۔ لیکن پھر اس کا کچھ پتہ نہ چل سکا۔ وہ انگوٹھی ایک غیر ملکی سے ملی تھی اور اس غیر ملکی نے جیل میں خودکشی کر لی تھی۔ لیکن میرے لئے یہ ریڈ پرلز اور آر پی والی بات بالکل نئی ہے''...... سر عبدالرحمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''منشیات کی سمگلنگ کا تعلق چونکہ آپ کے محکمے سے ہے اس لئے میں آپ کو اپنے محکمے سے ملی ہوئی اطلاعات ٹرانسفر کر رہا ہوں کیونکہ میں محکموں کے تعاون پر یقین رکھتا ہوں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ۔ تھینک یو سر۔ میں ذاتی طور پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں''...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

''ایسی بات نہیں سر عبدالرحمن۔ یہ میرا فرض ہے۔ آپ ایسا کریں کہ فوری طور پر گولڈن ہاؤس پر چھاپہ ماریں۔ اس کا اصل مالک تو قتل ہو چکا ہے۔ موجودہ مالک موگاف ہے لیکن وہ اس سارے کھیل سے لاعلم ہے۔ لیکن گولڈن ہاؤس کا فورمین ٹیلر اصل آدمی ہے اور اس کا ایک ساتھی سامنے آیا ہے شاگو۔ یہ لوگ ان ریڈ پرلز کو سپیشل ورک کا نام دیتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ کم از کم پچاس سیٹ ان کے پاس تیار ہو رہے ہیں اور شاید خام مال بھی ہو۔ اسی طرح ریڈ اسکوائر جیولری ہاؤس میں بھی آر پی انگوٹھیوں میں بھرا جا رہا ہے۔ سانپ کی شکل کی خاص انگوٹھی ہے جس پر چھوٹے چھوٹے ریڈ پرل لگے ہوئے ہیں۔ اس کا مالک جسٹن بھی قتل ہو چکا ہے لیکن وہاں سے بھی یہ مال مل سکتا ہے۔ اسی طرح چند اور جیولرز کے نام میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ ان کے مالکان کو ہلاک کیا جا چکا ہے لیکن آپ کو وہاں سے خاصی مقدار میں آر پی مل جائے گی۔ لیکن اس چھاپے کی نگرانی آپ نے خود کرنی ہے۔ کیونکہ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے''...... عمران نے باوقار لہجے میں کہا۔

''اوہ یس سر۔ تھینک یو سر۔ میں ابھی انتظامات کرتا ہوں اور میں خود اس آپریشن کی نگرانی کروں گا''...... سر عبدالرحمن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے چند اور جیولرز کے نام بتا کر گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''یہ کیا چکر ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

"منشیات کا چکر ہے۔ ابھی بتاتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس نے فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"زیر زمین دنیا میں کسی ہارڈرک نام کے شخص سے واقف ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ یس باس۔ ہارڈرک بڑا مشہور غنڈہ تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تھا کا کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر اس کا فقرہ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے پتہ چلا ہے کہ تھری ڈاؤن روڈ کی سائیڈ پر ایک جدید فارم ہاؤس کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانے سے ہارڈرک اور بلیک ہاربر کلب کے مالک راڈنی کی لاشیں ملی ہیں۔ فارم ہاؤس میں تین اور افراد کی لاشیں بھی ملی ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ میں ابھی ایک کلب میں موجود تھا کہ میں نے وہاں تفصیلات سنی ہیں۔ ایک غیر ملکی عورت جو اپنا نام مادام اینشلے بتا رہی تھی اور انتہائی خوبصورت تھی۔ بلیک ہاربر کلب آئی اور پھر کلب کے مالک راڈنی سے اس کے دفتر میں جا کر ملی۔ پھر وہ اور راڈنی اکٹھے ہی باہر چلے گئے۔ راڈنی نے جاتے ہوئے کاؤنٹر مین سے کہا کہ وہ رات کو واپس لوٹے گا۔ راڈنی انتہائی عیاش آدمی تھا لیکن پھر بلیک ہاربر کلب میں اطلاع آئی کہ راڈنی مر گیا ہے۔ اس پر راڈنی کا نمبر ٹو کارٹو اس کی لاش لینے گیا۔ کارٹو میرا اچھا دوست ہے اس لئے میں وہاں سے اٹھ کر کارٹو کے پاس چلا گیا۔ کیونکہ مجھے غیر ملکی عورت مادام اینشلے کی وجہ سے اس معاملے میں دلچسپی ہو گئی تھی۔ باقی تفصیلات کارٹو سے معلوم ہوئیں کہ ہارڈرک کافی عرصے سے لاپتہ تھا چونکہ وہ اور راڈنی انتہائی گہرے دوست تھے اس لئے راڈنی کو معلوم تھا کہ ہارڈرک تھری ڈاؤن روڈ کے فارم ہاؤس میں چھپا ہوا ہے۔ چنانچہ اندازہ ہے کہ وہ مادام اینشلے کو وہیں لے گیا۔ وہاں نیچے ایک ساؤنڈ پروف کمرہ بنا ہوا ہے وہاں سے راڈنی اور ہارڈرک کی لاشیں ملی ہیں اور کمرے کے اندر ایک اور غنڈے کی لاش بھی ملی اور باہر سیڑھیوں میں دو آدمیوں کی لاشیں ملی ہیں۔ شاید اس معاملے کا جلد پتہ نہ چلتا کہ ہارڈرک کا کوئی ساتھی سامان کی سپلائی کے لئے وہاں گیا تھا تب ان لاشوں کا پتہ چلا لیکن اس غیر ملکی لڑکی کی لاش وہاں نہ ملی ہے۔ میں ابھی کارٹو

سے مل کر آیا ہوں''...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم اب ایسا کرو کہ اس فارم ہاؤس میں جا کر معلومات حاصل کرو کہ وہ مادام اشلے کون تھی اور اس ہارڈرک کی اصل رہائش گاہ بھی معلوم ہے تمہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''باس۔ وہ گرین پارک روڈ پر بنے ہوئے لگژری فلیٹس میں کہیں رہتا تھا۔ فلیٹ کا نمبر تو مجھے معلوم نہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اس کا کوئی مخصوص اڈہ''...... عمران نے پوچھا۔

''کوئی اڈہ نہ تھا باس۔ وہ اسمگلنگ کے دھندے میں ملوث تھا۔ بس اتنا معلوم ہے۔ زیادہ تر راڈنی کو ہی اس کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا دیکھا گیا تھا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوکے۔ تم اس مادام اشلے کے متعلق تفصیلات معلوم کرو۔ بلیک ہاربر کلب کے اس کاؤنٹر مین سے اس کا حلیہ، قد و قامت اور وہ یقیناً کسی کار میں آئی ہو گی اس لئے پارکنگ بوائے سے بھی معلومات حاصل ہو سکتی ہیں''...... عمران نے تفصیل سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ میں معلوم کرتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر ہاتھ بڑھایا اور کریڈل دبا دیا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جولیا بول رہی ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''صفدر اور تنویر کو فوراً گولڈن ہاؤس بھیجو۔ وہاں سر عبدالرحمٰن نے ابھی چھاپہ مارنا ہے۔ ان دونوں نے اس چھاپے کے سلسلے میں تو کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کرنی لیکن وہاں ایک فورمین ہے ٹیلر۔ جسے یقیناً گرفتار کیا جائے گا۔ ان دونوں نے اس چھاپے کے بعد اس ٹیلر کو اغوا کر کے دانش منزل پہنچانا ہے''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ میں ابھی ہدایات دے دیتی ہوں''...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیپٹن شکیل کی ڈیوٹی لگاؤ کہ وہ گرین پارک روڈ پر بنے ہوئے لگژری فلیٹس میں ایک بدمعاش ہارڈرک کا فلیٹ تلاش کرے۔ ہارڈرک قتل ہو چکا ہے۔ اس کے فلیٹ کی تلاشی لینی ہے۔ اور خاص طور پر وہاں سے یہ چیک کرنا ہے کہ کیا ہارڈرک کہیں سے کسی قسم کا خام مال خریدتا تھا۔ یا اس کا کسی کاروباری فرم سے کوئی تعلق تھا''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے سر''...... جولیا نے کہا۔

''اور تم خود صالحہ اور فور سٹارز سمیت ایئر پورٹ کارگو، بحری جہازوں کے کارگو، ریلوے کارگو سے معلومات حاصل کرو کہ کہیں سے بھاری تعداد میں اصلی یا آرٹیفیشل ریڈ پرل جیولری باہر جانے

کے لئے بک کرائی گئی ہو۔ اگر ایسی ریڈ پرلز جیولری ڈلیور ہو چکی ہو
تو بک کرانے والی فرم کا نام اور جہاں کے لئے مال بک کرایا گیا
ہو۔ اس کی تفصیلات اور اگر ابھی نہ گئی ہو تو پھر اس ریڈ پرلز جیولری
کو فوری طور پر روکنا ہے۔ اس سلسلے میں تم سپیشل فورس کے کارڈ
استعمال کر سکتی ہو"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا اور عمران نے
بغیر مزید کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ایکسٹو اب صرف کرسی توڑنے کے لئے رہ گیا ہے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب میں کیا کروں۔ میں واقعی کرسی کا ہی ایک حصہ بن کر رہ
گیا ہوں"...... بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر ٹھیک ہے۔ کرسی چھوڑو اور میدان عمل میں دیوانہ وار کود
پڑو۔ وہ کیا کہتے ہیں آتش نمرود میں کود پڑا عشق وغیرہ۔ تم ایسا کرو
کہ جب ٹیلر کو یہاں لایا جائے تو تم اس سے یہ معلوم کرو کہ کرانگا
گروپ کا انچارج کون ہے۔ وہ لازماً اسے جانتا ہو گا"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کرانگا"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ یہ بلیک کراؤن کی طرح کی ایک تنظیم ہے۔ کرانگا
گروپ تم نے خود تو کراس ورلڈ آرگنائزیشن کے سیکرٹری کی بات
سنی تھی۔ اس نے یہاں دو آدمی قتل کئے ہیں۔ وہ بھی اس آر پی

دھندے میں ملوث ہے۔ اگر اس کا پتہ چل جائے تو کم از کم ان
قتلوں کے مجرم پکڑنے میں بے چارے سوپر فیاض کو آسانی
جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لوں گا۔ لیکن آپ مجھے بتائیں تو
سہی کہ یہ سارا کھیل کیا ہے۔ آپ نے تو پوری سیکرٹ سروس کو کام
پر لگا دیا ہے"...... بلیک زیرو نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"زیادہ تفصیل کا تو علم نہیں۔ تم نے یہ تو سن لیا ہے کہ یہ جدید
منشیات کی سمگلنگ کا کیس ہے۔ میرا آئیڈیا ہے کہ اس کا خام مال
یہاں پاکیشیا میں ملتا ہے اور ہارڈرک اسے گولڈن ہاؤس اور پرلز
جیولرز سمیت چند مخصوص جیولرز کو ریڈ پرلز کی شکل میں سپلائی کرتا
جنہیں ان جیولرز کے کاریگر نہایت خوبصورتی سے سرخ موتیوں کی
شکل دے کر ریڈ پرلز جیولری میں لگا دیتے ہیں۔ وہ خام مال کہاں
سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ ابھی معلوم نہیں ہے پہلے یہ دھندہ کرانگا
گروپ کرتا تھا لیکن پھر بلیک کراؤن اس دھندے میں کود پڑی۔
بلیک کراؤن کی کوئی مادام لیزا انچارج ہے اس دھندے کی اور
جہاں تک میرا آئیڈیا ہے یہ مادام انشلے بھی یہ لیزا ہو گی اور اس کا
ہارڈرک سے ملنا اور اسے ہلاک کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بلیک
کراؤن کی یہ مادام لیزا خاصی تیز عورت ہے۔ ان کی نظریں صرف
مال پر نہیں بلکہ وہ شاید اس کی پوری پیداوار پر بھی کنٹرول کرنا
چاہتے ہیں"...... عمران نے بڑی سنجیدگی سے تفصیل بتاتے ہوئے

کہا۔

"اوہ۔ لیکن اگر ایسا ہے تو پھر یہ کیس ہمارے محکمے کا تو نہیں بنتا"...... بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو کرسی کا حصہ بنتے جا رہے ہو جناب ایکسٹو صاحب۔ فرائض خانوں میں تقسیم نہیں ہوا کرتے۔ جہاں تک مال کی اسمگلنگ کا تعلق ہے میں نے ڈیڈی کو پیچھے لگا دیا ہے لیکن جہاں تک بلیک کراؤن تنظیم کا تعلق ہے اس کا خاتمہ ہم آسانی سے کر سکتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ میں سمجھ گیا"...... بلیک زیرو نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"واہ۔ اتنی جلدی سمجھ گئے۔ اسی لئے تو بزرگ کہتے ہیں کہ کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں اور جو دانش منزل کی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہوں وہ سب سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب آپ کیا کرنے کا سوچ رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو میں اماں بی کے پاس جا رہا ہوں۔ آج صبح سلیمان نے بتایا تھا کہ اماں بی کی طبیعت رات سے خراب ہے اور مجھے یاد کرتی رہی ہیں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن دروازے کے قریب جا کر وہ

ٹھٹھک کر رک گیا۔

"ارے باپ رے۔ اپنا حلیہ تو بدل لوں۔ اگر اماں بی کو پتہ چلا کہ میں فرنگیوں کے حلیے میں ہوں تو وہ میرے سر کے ساتھ میری ساری ہڈیاں بھی توڑ کر رکھ دیں گی"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو ہنس پڑا اور عمران تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

کارسن کمپنی کا مالک کارسن اپنی رہائش گاہ میں بیڈ پر لیٹا ہوا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ملازم اندر داخل ہوا۔

"باس۔ ایک غیر ملکی لڑکی آئی ہے آپ سے ملنے"...... ملازم نے کہا تو کارسن چونک پڑا۔

"غیر ملکی لڑکی۔ کون ہے وہ"...... کارسن نے چونک کر پوچھا۔

"وہ اپنا نام نہیں بتا رہی۔ کہہ رہی ہے کہ آپ سے ضروری کام کے سلسلے میں فوری ملنا ہے"...... ملازم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے ڈرائنگ روم میں لے جا کر ادب سے بٹھاؤ اور اسے کچھ پیش کرو۔ میں تیار ہو کر آتا ہوں"...... کارسن نے کہا تو ملازم نے اثبات میں سر ہلایا اور کمرے سے نکل گیا۔

ملازم کے جانے کے بعد کارسن سوچنے لگا کہ یہ کون عورت ہو سکتی ہے۔ اس کا کاروبار غیر ممالک کی پارٹیوں سے بھی تھا لیکن ان فرموں کی طرف سے جو عورتیں آتی جاتی رہتی تھیں انہیں سیکرٹری

بخوبی جانتا تھا اور پھر وہ دفتر میں آتی تھیں لیکن یہ عورت یہاں رہائش گاہ میں پہنچی تھی اور وہ بھی صبح صبح۔ بہرحال اس نے اٹھ کر جلدی جلدی غسل کیا۔ شیو وہ پہلے ہی بنا چکا تھا۔ اس لئے لباس پہن کر وہ واش روم سے نکلا اور پھر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا اس نے چونکہ شادی نہ کی تھی اس لئے کوٹھی میں صرف مرد ملازموں کے ساتھ ہی رہتا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ ڈائنگ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ سامنے صوفے پر بیٹھی ہوئی غیر ملکی لڑکی واقعی بے پناہ حسین تھی اس کا حسن ایسا تھا کہ آدمی بے اختیار چونک پڑتا تھا۔

"مجھے کارسن کہتے ہیں مادام"...... کارسن نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"مجھے شائنا کہتے ہیں مسٹر کارسن اور میں ایکریمیا سے صرف آپ سے ملنے کے لئے آئی ہوں"...... لڑکی نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے بڑے بے تکلفانہ انداز میں مصافحے کے لئے بھی ہاتھ بڑھا دیا۔ کارسن نے بڑے گرمجوش انداز میں مصافحہ کیا اور اس کے چہرے پر اس مصافحے سے ہی کئی رنگ سے بکھر گئے۔

"اوہ اوہ۔ تشریف رکھیں۔ تشریف رکھیں مادام شائنا۔ آج شاید میرا زندگی کا سب سے خوش قسمت دن ہے کہ صبح ہی صبح آپ جیسی حسین لڑکی سے ملاقات ہو گئی ہے"...... کارسن اب پوری طرح

ریشہ خطمی ہو چکا تھا۔

''تعریف کا شکریہ۔ ویسے مجھے بھی آپ سے ملاقات کر کے بے حد مسرت ہوئی ہے۔ آپ جیسا وجیہہ مرد پہلے کبھی میری نظروں سے نہیں گزرا۔ مجھے یقین ہے کہ میرا آئندہ ایک ہفتہ آپ کی معیت میں انتہائی خوشگوار بلکہ یادگار گزرے گا''...... مادام شائنا نے بڑے دلآویز لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ کیوں نہیں۔ بالکل۔ بہت بہت شکریہ۔ ایک ہفتہ ویسے تو کم ہے لیکن پھر بھی غنیمت ہے۔ آپ یہیں میرے پاس ٹھہریں گی یہ میرے لئے واقعی اعزاز ہو گا بہت بڑا اعزاز''۔ کارسن نے فوراً کہا۔

''مجھے تو اعتراض نہیں۔ لیکن اگر آپ کی مسز کو میرے یہاں رکنے پر کوئی اعتراض ہوا تو پھر''...... شائنا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ میں نے مسز وغیرہ کی طوطی ہی نہیں پالی۔ میں آزاد قسم کا آدمی ہوں اور زندگی محض برائے تفریح کا قائل ہوں۔ آپ بے فکر رہیں یہاں آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ اور آپ یہاں ڈرائنگ روم میں کیوں ہیں آئیں میرے ساتھ ادھر لوونگ روم میں بیٹھتے ہیں۔ یہاں تو خواہ مخواہ بوریت اور انتہائی حد تک اجنبیت کا سا احساس ہوتا ہے''...... کارسن ضرورت سے زیادہ ہی تیزی دکھا رہا تھا ایسا شاید شائنا کے بے پناہ حسن کی وجہ سے تھا۔

''شکریہ''...... شائنا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

کارسن اسے لے کر عمارت کے اندر ایک بڑے کمرے میں آ گیا۔ یہاں صوفوں کی ترتیب بالکل گھریلو قسم کی تھی۔

''پہلے آپ بتائیں کہ آپ ناشتے میں کیا پسند کرتی ہیں تاکہ میں خانساماں کو آپ کے شایان شان بہترین ناشتے کا آرڈر دے دوں''...... کارسن نے خوشامدانہ لہجے میں کہا اور شائنا نے بڑی بے تکلفی سے چند چیزیں بتا دیں۔ کارسن نے ساتھ پڑے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور بٹن دبا کر اس نے خانساماں کو ناشتے کا آرڈر دینا شروع کر دیا۔

''آپ نے جس بے تکلفی سے ناشتہ بتا دیا ہے اس سے مجھے یقین ہے کہ یہ ہفتہ میرے لئے واقعی انتہائی خوش قسمت ترین ہو گا''...... کارسن نے رسیور رکھ کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں بالکل۔ میرا بھی یہی خیال ہے۔ ویسے کیا بزنس کی بات ناشتے سے پہلے ہونی چاہئے یا بعد میں''...... شائنا نے کہا۔

''جیسا آپ مناسب سمجھیں''...... کارسن نے کہا۔

''ایک بات ہے کہ میں یہ بات چیت کسی ایسی جگہ پر کرنا چاہتی ہوں جہاں کوئی مداخلت نہ ہو''...... مادام شائنا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو پھر ایسی جگہ تو بیڈ روم ہی ہو سکتا ہے''...... کارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے''...... شائنا نے مسکرا کر کہا

اور کارسن کا چہرہ اس بری طرح پھڑکنے لگا جیسے اسے رعشہ ہو گیا ہو اور آنکھوں میں یکلخت شیطانی چمک ابھر آئی تھی۔

"پھر آئیں۔ ناشتہ تو ہوتا ہی رہے گا۔ پہلے واقعی بزنس کی بات ہو جانی چاہئے"...... کارسن نے فوراً اٹھتے ہوئے کہا اور شانا بھی اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آپ نے مداخلت کی بات کی ہے۔ میں آپ کو اپنے اس خاص بیڈ روم میں لے جاتا ہوں جو مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہے۔ وہاں کوئی مداخلت نہیں ہو سکتی"...... کارسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ گڈ۔ تو آپ نے ساؤنڈ پروف بیڈروم بھی بنایا ہوا ہے۔ یہ میرے لئے واقعی نئی بات ہے"...... شانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دراصل میری عادت ہے کہ جب میں سوتا ہوں تو میں ہرگز یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی مجھے جگائے جب تک میں خود نہ جاگ جاؤں۔ اس لئے میں نے بیڈ روم کو ساؤنڈ پروف بنایا ہے اور وہاں میں نے ٹیلی فون کنکشن بھی نہیں رکھا۔ حالانکہ میرے واش روم تک میں ٹیلی فون کی سہولت موجود ہے"...... کارسن نے ہنستے ہوئے کہا اور شانا نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف مسکرانے پر ہی اکتفا کیا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں سیڑھیاں اتر کر ایک ساؤنڈ پروف کمرے کے دروازے پر پہنچ گئے۔ کارسن نے سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر کے دروازہ کھولا۔

"آپ تشریف رکھیں میں اپنے ملازموں کو ہدایات دے دوں

کہ میں یہاں خصوصی کاروباری گفتگو میں مصروف ہوں تاکہ وہ ہمیں ڈسٹرب کرنے کے لئے نہ آ سکیں"...... کارسن نے کہا اور شانا کے سر ہلانے پر وہ واپس سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ جبکہ شانا اندر کمرے میں داخل ہو گئی۔ کمرہ واقعی انتہائی خوبصورت اور آرام دہ خواب گاہ کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"نانسنس۔ یہ پاکیشیا کے لوگ نجانے کیوں اس قدر پاگل ہیں۔ پہلے وہ راڈنی اور ہارڈرک بھی ایسے ہی آدمی تھے اور اب یہ کارسن بھی۔ نانسنس"...... شانا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا دراصل وہ مادام لیزا تھی۔ مادام لیزا ایک سائیڈ پر رکھی ہوئی میز کے گرد موجود کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کارسن مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کرنے کا بٹن دبا دیا۔ شانا خاموشی سے بیٹھی اسے ایسا کرتے دیکھتی رہی کیونکہ وہ جس کرسی پر بیٹھی تھی اس کا رخ دروازے کی طرف ہی تھا۔

"آپ کیا پئیں گی"...... کارسن نے ایک الماری کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"ناشتے سے پہلے میں کچھ نہیں پیتی"...... مادام لیزا نے کہا۔

"پھر بھی کچھ تو ہونا چاہئے"۔ کارسن نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ابھی نہیں اور ہاں یہاں آ کر بیٹھو۔ پہلے کاروباری بات ہو جائے"...... مادام لیزا نے اس بار قدرے سرد لہجے میں کہا

تو کارسن چونک کر مڑا اور حیرت سے مادام لیزا کو دیکھنے لگا۔ اس نے مادام لیزا کا بدلا بدلا لہجہ واضح طور پر محسوس کر لیا تھا۔

"ارے مادام شائنا۔ آپ سے کیا کاروباری بات کرنی ہے۔ بس آپ جو حکم فرما دیں گی مجھے منظور ہوگا"...... کارسن نے کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تم ہارڈرک کو آر پی سپلائی کرتے ہو۔ یہ آر پی تم کہاں سے لیتے ہو"...... مادام لیزا نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"ہارڈرک کو آر پی۔ اوہ۔ لیکن آپ کا ہارڈرک سے کیا تعلق۔ وہ تو مقامی آدمی ہے"...... اس بار کارسن نے بری طرح سے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"جو میں پوچھ رہی ہوں اس کا جواب دو"...... مادام لیزا کا لہجہ یکلخت انتہائی کرخت ہو گیا اور ایسا لہجہ سن کر کارسن کا چہرہ غصے سے بگڑ سا گیا۔ وہ تو کسی اور ہی موڈ میں یہاں آیا تھا۔ لیکن اس کم بخت عورت نے اس کا سارا موڈ ہی خراب کر دیا تھا۔

"دیکھو شائنا۔ اگر تم سمجھتی ہو کہ تم مجھ پر رعب ڈال کر کچھ معلوم کر سکو گی تو یہ تمہاری بھول ہے۔ میں ایسا آدمی نہیں ہوں۔ لیکن اگر تم محبت اور پیار سے پیش آؤ گی تو پھر ہو سکتا ہے کہ میں تم سے تعاون کروں اور......" کارسن نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ لیکن پھر فقرہ مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ بری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ اب مادام لیزا کے ہاتھ میں ایک ریوالور چمک رہا

تھا اور مادام لیزا کا خوبصورت چہرہ جس پر چند لمحے پہلے کارسن بری طرح ریشہ خطمی ہو رہا تھا اب۔ کسی بھوکے بھیڑیئے کی طرح ستا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں بھی ایسی چمک تھی جیسے کسی شکاری کی آنکھوں میں اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کافی تلاش کے بعد اسے اچانک شکار نظر آ جاتا ہے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ ریوالور۔ تت تت۔ تم کون ہو"...... اب کارسن پر چڑھا ہوا ہوس کا بھوت بالکل ہی غائب ہو چکا تھا۔ ریوالور اور مادام شائنا کے چہرے کے تاثرات نے اسے واقعی خوفزدہ کر دیا تھا۔

"میں جو بھی ہوں۔ آخری بار کہہ رہی ہوں کہ میرے سوال کا صحیح جواب دو دے۔ ورنہ تمہاری چیخیں ظاہر ہے اس ساؤنڈ پروف کمرے سے باہر نہ جا سکیں گی"...... مادام لیزا نے خونخوار انداز میں غراتے ہوئے کہا۔

"آر پی جوکاری پہاڑوں سے نکلتا ہے۔ میری وہاں جپسم اور ماربل کی کانیں ہیں۔ ان میں سے ایک کان میں سے بہت معمولی مقدار میں آر پی نکلتا ہے۔ لیکن چونکہ یہ کوئی اتنی قیمتی چیز نہیں ہے۔ صرف رنگ بنانے کے کام آتا ہے اس لئے میں نے اس پر زیادہ توجہ نہیں دی۔ البتہ ہارڈرک نے اب مجھے آرڈر دیا ہے کہ میں اسے زیادہ سے زیادہ آر پی سپلائی کروں اور اس نے اس کی قیمت بھی بڑھا دی ہے۔ اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ باقی کانوں

کا بھی سروے کراؤں۔ لیکن تمہیں اس آر پی سے اتنی کیا دلچسپی ہے اورتم اس کے بارے میں اس انداز میں کیوں پوچھ رہی ہو۔ آر پی کوئی اہم چیز تو ہے نہیں"۔ کارسن نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا

"کتنی کانیں ہیں تمہاری ملکیت میں"...... مادام لیزا نے پوچھا۔

"میں نے جوکاری کا پورا پہاڑی سلسلہ حکومت سے سو سالہ پٹے پر لیا ہوا ہے لیکن ابھی جیسم کی صرف چار کانیں ہی ملی ہیں"۔ کارسن نے جلدی سے کہا۔

"ہوں۔ اس کے علاوہ تمہارا بزنس کیا ہے"...... مادام لیزا نے پوچھا۔

"اس کے علاوہ میرا امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار ہے۔ وہ میرا اصل کاروبار ہے۔ اس کان کنی کے دھندے میں تو میں چار پانچ سال سے پڑا ہوں"...... کارسن نے کہا۔

"اوکے۔تم نے اپنی ہڈیاں گولیوں سے ٹوٹنے سے بچالی ہیں۔ ورنہ اتنی بات بتانے میں کہ وہ آر پی کس سے خریدتا ہے ہارڈرک نے آٹھ گولیاں کھائی تھیں"...... مادام لیزا نے سرد لہجے میں کہا۔

"آ۔ آ۔ آٹھ گولیاں۔ اوہ اوہ۔ کیا ہارڈرک......" کارسن کا رنگ اور بھی زرد پڑ گیا۔ وہ کاروباری آدمی تھا اس لئے ظاہر ہے اس کا واسطہ اس طرح کے چکروں سے کبھی نہ پڑا تھا۔

"ہاں۔ گولیاں میں نے اس کے دل میں ماری تھیں اور اس ریوالور کے چیمبر میں بھی آٹھ گولیاں ہیں اور میری عادت ہے کہ

میں آخری گولی سے آدمی کو مارتی ہوں۔ اس سے پہلے کی سات گولیوں سے اس کی ہڈیاں توڑتی ہوں"...... مادام لیزا نے زہریلے لہجے میں کہا تو کارسن کا رنگ زرد پڑ گیا۔

"مم مم۔ میں۔ میں......" اس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"میرا ہینڈ بیگ اٹھاؤ۔ اس میں موجود کاغذات پر اپنے دستخط کر دو"...... مادام لیزا نے غراتے ہوئے کہا۔

"گگ۔ کک۔ کاغذات۔ کیا مطلب۔ کیسے کاغذات۔ کیا ہے ان میں"...... کارسن نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"میں صرف تین تک گنوں گی اور اس کے بعد چار گولیاں تو بیک وقت چلیں گی۔ ایک"...... مادام لیزا کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا اور کارسن نے بجلی کی سی تیزی سے درمیانی میز پر رکھا ہوا ہینڈ بیگ اٹھایا اور اسے کھول کر اس میں سے کاغذات کا پلندہ باہر نکالا۔

"یہ کارسن اینڈ کمپنی اور انٹرنیشنل انٹر پرائزز کے درمیان فروخت کا قانونی معاہدہ ہے۔ جو چیز اس میں فروخت ہو رہی ہے وہ جگہ خالی ہے میں اس میں جوکاری پہاڑ کی سو سالہ لیز کے حقوق بعد میں درج کر دوں گی۔ تم بس اس پر دستخط کرو"...... مادام لیزا نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر......" کارسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہنا شروع کیا۔ شاید اسے سمجھ ہی نہ آ رہی تھی کہ اس طرح بھی بزنس میں سودے ہوتے ہیں کہ دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور

ساتھ ہی کارسن کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اسے گولی دھماکے کی آواز کے بعد سائیں کی آواز کے ساتھ اپنے کان کے قریب سے گزرتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

"میں نے پہلی گولی ضائع کر دی ہے کارسن۔ لیکن دوسری ضائع نہیں ہو گی۔ یہ آخری وارننگ ہے"...... مادام لیزا نے کہا۔

"بب۔ بب۔ بہت اچھا۔ میں کرتا ہوں کاغذات پر سائن۔ میں کرتا ہوں"...... کارسن نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور جلدی سے جیب سے قلم نکالنے لگا۔ اس کا جسم اب خوف سے اس طرح کانپ رہا تھا جیسے خزاں میں ہوا چلنے پر ٹہنی پر لگا ہوا زرد پتا کانپتا ہے۔

"دستخط کرنے سے پہلے میری بات سن لو۔ اگر تمہارے دستخطوں میں ذرا برابر فرق بھی نکلا یا حکومت اور رجسٹریشن آفس نے اس پر شک کا اظہار کیا تو پھر تمہاری موت ایسی عبرتناک ہو گی کہ تمہاری روح بھی صدیوں تک بلبلاتی رہے گی۔ تم دنیا کے کسی کونے میں بھی چلے جاؤ۔ ہم سے نہیں بچ سکتے۔ تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دیا جائے گا"...... مادام لیزا نے چیختے ہوئے کہا۔

"بب۔ بب۔ بہت بہتر"...... کارسن کا ذہن اب واقعی خوف کی شدت سے ماؤف ہونے کے قریب پہنچ چکا تھا۔

"رکو۔ ابھی دستخط مت کرو۔ رک جاؤ"...... یکلخت مادام لیزا نے کہا اور کارسن نے چونک کر ہاتھ روک لیا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ میں تو تمہیں آزما رہی تھی"...... یکلخت مادام لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا اور کارسن کا مسخ ہوا چہرہ تیزی سے بحال ہونے لگ گیا۔

"اوہ۔ اوہ مادام شاندار۔ یہ کیسا آزمانا تھا"...... کارسن نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میں اپنے دوستوں کو ایسے ہی آزماتی ہوں۔ کیوں کیسا تجربہ رہا"...... مادام لیزا نے انتہائی خوشگوار لہجے میں کہا اور کارسن بے اختیار کرسی پر بیٹھ کر ہانپنے لگا۔ اس کا کانپتا ہوا جسم اب سنبھل گیا تھا اور چہرہ بھی کافی حد تک بحال ہو چکا تھا لیکن چہرے پر بہتا ہوا پسینہ ابھی تک اس کے گریبان پر ٹپک رہا تھا۔

"بہت بھیانک تجربہ ہے مادام لیزا۔ میرے تو ہوش ہی اڑ گئے تھے لیکن یہ ہارڈ رک۔ آر پی اور پھر یہ کاغذات۔ میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے"...... کارسن اب کافی حد تک سنبھل چکا تھا اس لئے اسے ان باتوں کا بھی خیال آ گیا تھا۔

"سب کچھ بتاتی ہوں تم پوری طرح ٹھیک ہو جاؤ"...... مادام لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ یہ ریوالور واپس رکھ لیں اور آپ جیسی خوبصورت حسینہ کو بھلا اس قدر خوفناک ریوالور رکھنے کی کیا ضرورت ہے"...... کارسن نے اس بار پرسکون انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب واقعی پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"تم نے دیکھ لیا ہے کہ یہ ریوالور بھرا ہوا ہے اور اس میں ابھی سات گولیاں موجود ہیں اور میں نے بتایا ہے کہ میں آخری گولی دل پر مارتی ہوں۔ میں نے تمہیں اس لئے سنبھلنے کا موقع دیا ہے کہ تمہاری حالت خوف سے بے حد خراب ہو گئی تھی۔ تمہارا ہاتھ بری طرح کانپ رہا تھا۔ ایسی صورت میں اگر تم دستخط کرتے تو یقیناً وہ مشکوک ہو جاتے اور میں نہیں چاہتی کہ تم مشکوک دستخط کرنے کے بعد بے موت مارے جاؤ۔ اس لئے اب قلم اٹھاؤ اور اطمینان سے کاغذات پر دستخط کر دو۔ اور سنو۔ میں نے تین تک گننے کی وارننگ دی تھی اور ایک گنا جا چکا ہے"...... مادام لیزا کا لہجہ ایک بار پھر انتہائی کرخت ہو گیا۔ کارسن ایک بار پھر حیرت سے مادام لیزا کو دیکھنے لگا جیسے اسے سمجھ نہ آرہی ہو کہ آخر وہ کس مصیبت میں پھنس گیا ہے۔

"دو"...... مادام لیزا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور کارسن نے یکلخت جھٹکا کھایا اور جلدی سے میز پر رکھا ہوا پین اٹھا کر اس نے کاغذات کھولے اور پھر جہاں جہاں اسے نام نظر آیا اس نے وہاں اپنے دستخط کرنے شروع کر دیئے۔ ویسے کاغذات دیکھ کر کارسن کو معلوم ہو گیا تھا کہ کاغذات بالکل قانونی تھے اور اب دستخطوں کے بعد اس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اٹھ کر دیوار کی طرف منہ کر لو"...... مادام لیزا نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم مجھے مت مارو۔ مم۔ مم"...... کارسن بے اختیار گھگھیاتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ ابھی نہیں ماروں گی۔ ہاں۔ اگر بعد میں معلوم ہوا کہ یہ دستخط غلط ہیں تو پھر"...... مادام لیزا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں۔ یہ دستخط بالکل صحیح ہیں اور میں رجسٹریشن آفس میں بھی جا کر بیان دینے کے لئے تیار ہوں"...... کارسن نے دیوار کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ مادام لیزا نے جلدی سے آگے بڑھ کر کاغذات اٹھائے اور ان پر دستخط چیک کئے اور پھر مسکرا کر انہیں دوبارہ اپنے ہینڈ بیگ میں ڈال لیا۔

"میرے خیال میں تمہارے رجسٹریشن آفس جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ باقی کام ہمارے وکلا کر لیں گے اب تم دروازہ کھول کر باہر چلو اور پھر وہاں اپنے آفس میں فون کرو کہ تم نے لیز کے حقوق فروخت کر دیئے ہیں اس لئے اب تمہارا ان سے کوئی تعلق نہیں رہا اور اب وہاں موجود عملہ جانے اور ہم۔ ویسے وہاں انچارج کون ہے"...... مادام لیزا نے پوچھا۔

"لیڈی سوانا انچارج ہے۔ وہ ماہر معدنیات ہے اور اس کی ہارڈرک سے دوستی تھی۔ اسی نے ہارڈرک کو مجھ سے ملوایا تھا اور اسی نے میری اس سے ڈیل بھی کرائی تھی"...... کارسن نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور مادام لیزا نے سر ہلا دیا۔ کارسن کی پشت

سے ریوالور کی نال لگا کر وہ خود بھی اس کے ساتھ ہی کمرے سے باہر آ گئی اور پھر وہ دونوں سیڑھیاں چڑھنے لگے۔

"اب تم مجھے ناشتہ کراؤ گے کیونکہ مجھے یقین آ گیا ہے کہ پاکیشیا کے لوگ واقعی بے حد مہمان نواز ہوتے ہیں"...... مادام لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میری طبیعت بے حد خراب ہو رہی ہے تم چلی جاؤ۔ فار گاڈ سیک چلی جاؤ میں اب تمہیں ناشتہ نہیں کرا سکتا اور نہ ہی مجھ میں اتنی ہمت ہے کہ میں تمہیں مزید جھیل سکوں۔ فار گاڈ سیک جاؤں یہاں سے"...... کارسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں جا رہی ہوں۔ لیکن ایک بات غور سے سن لو اگر تم نے میرے متعلق کسی کو کچھ بتایا تو پھر میں تین تک بھی نہ گنوں گی۔ تم سے اس سلسلے میں اگر کوئی کچھ پوچھے تو تم نے یہی کہنا ہے کہ تم نے اپنی رضا مندی سے سودا کیا ہے اور یہ سودا وکلا کے ذریعے ہی ہوا ہے۔ یہ سب کہہ کر تم سلامت رہو گے سمجھ گئے تم"...... سیڑھیاں چڑھ کر راہداری میں سے گزرتے ہوئے مادام لیزا نے کرخت لہجے میں کہا اور کارسن نے سر ہلا دیا۔ اس کی حالت واقعی بے حد خراب ہو رہی تھی۔

"اوکے۔ گڈ بائی۔ اب تمہاری زندگی تمہارے اپنے ہاتھ میں ہے۔ جب جی چاہے کوئی غلط بات منہ سے نکال دینا اور پھر اپنا حشر دیکھ لینا"...... مادام لیزا نے تیز لہجے میں کہا اور پھر تیز تیز قدم

اٹھاتی ہوئی برآمدہ کراس کر کے پورچ میں کھڑی کار کی طرف بڑھ گئی۔

"مادام۔ ناشتہ میز پر لگا دیا ہے"...... اسی لمحے ایک دروازے سے خانساماں نے نکلتے ہوئے کہا۔

"شکریہ مسٹر۔ میں نے بڑا بھرپور ناشتہ کر لیا ہے۔ اب ناشتہ جا کر اپنے صاحب کو کراؤ اسے سخت ضرورت ہے تمہارے بنائے ہوئے ناشتے کی"...... مادام لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اپنی کار میں بیٹھ گئی۔ دوسرے لمحے اس کی کار چکر کاٹ کر تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی کھلے پھاٹک کی طرف بڑھ گئی۔

کوٹھی سے باہر نکلی تو وہ دائیں طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے ہونٹوں پر بڑی فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔ کارسن بالکل ہی بودا اور کمزور ثابت ہوا تھا اس لئے سارا کام آسانی سے ہو گیا تھا۔ اس کا قتل تو پلاننگ میں شامل تھا لیکن تمام کارروائی مکمل ہونے کے بعد اور جس کمپنی نے یہ سودا کیا تھا یعنی انٹرنیشنل انٹرپرائزز وہ واقعی بارما کی بڑی مشہور کمپنی تھی۔ اب یہ اور بات ہے کہ یہ کمپنی بلیک کراؤن کی ملکیت تھی۔ اب کارسن کی ملکیت میں جیسم اور دوسری جتنی بھی کانیں تھیں ان سب کے حقوق مکمل طور پر بلیک کراؤن کو منتقل ہو گئے تھے اور وہاں سے نکلنے والے ریڈ پرل بھی اب ظاہر ہے بلیک کراؤن کے ہی تھے جو اصل میں تیز اور نئی قسم کی منشیات آر پی تھی۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی بلیک زیرو نے رسیور اٹھا لیا۔
"ایکسٹو"...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔
"ٹائیگر بول رہا ہوں جناب۔ عمران صاحب کو رپورٹ دینی تھی۔ وہ نہ فون پر مل رہے ہیں اور نہ ٹرانسمیٹر پر"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"کیا رپورٹ ہے مختصر طور پر بتاؤ"...... بلیک زیرو نے خشک لہجے میں کہا۔
"سر۔ عمران صاحب نے مجھے اس مادام اشلے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی ہدایات دی تھیں لیکن سر۔ اس کا کہیں پتہ نہیں چلا۔ بلیک ہاربر کلب کا وہ کاؤنٹر مین جس نے اسے دیکھا تھا وہ بھی غائب ہو چکا ہے سر اور پارکنگ بوائے نے بتایا ہے کہ جب کار پر عورت آئی تھی اس وقت وہ چائے پینے گیا ہوا تھا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"مطلب ہے کہ تمہیں ناکامی ہوئی ہے۔ ٹھیک ہے عمران کو تمہاری رپورٹ مل جائے گی"...... بلیک زیرو نے کرخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔
"ایکسٹو"...... بلیک زیرو نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔
"کیپٹن شکیل بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔
"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... ایکسٹو نے پوچھا۔
"چیف۔ میں نے گرین پارک روڈ پر ہارڈرک کا فلیٹ ڈھونڈ لیا ہے۔ لیکن وہ بالکل خالی پڑا ہوا ہے۔ صرف فرنیچر ہے اور کچھ بھی نہیں۔ کاغذ کا کوئی پرزہ تک موجود نہیں ہے۔ وہاں کے ہمسایوں کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہارڈرک طویل مدت سے یہاں نہیں آیا"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"او کے۔ تم واپس اپنے فلیٹ پر چلے جاؤ"...... بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔ ہر طرف سے مسلسل ناکامی کے ہی پیغامات مل رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر گھنٹی بجی اور بلیک زیرو نے پھر رسیور اٹھا لیا۔
"ایکسٹو"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"صفدر بول رہا ہوں جناب۔ سر عبدالرحمن نے گولڈن ہاؤس پر

چھاپہ مارا تو ٹیلر نے فرار ہونے کی کوشش کی اور حملہ کیا جس پر اسے گولی مار دی گئی۔ وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ اب ہمارے لئے کیا حکم ہے"...... صفدر نے کہا۔

"واپس اپنے فلیٹس میں پہنچ جاؤ۔ مزید ہدایات وہیں ملیں گی"...... بلیک زیرو نے سخت لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"کمال ہے۔ آج سارے ہی معاملات خراب ہوتے جا رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اس کا موڈ اور زیادہ آف ہو گیا تھا۔ چند لمحوں کے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"عمران بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ آپ"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کوئی رپورٹ ملی ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"سوائے جولیا کے باقی سب کی رپورٹیں مل چکی ہیں اور سب کی رپورٹیں زیرو ہیں"...... بلیک زیرو نے اس بار اصل آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنے زیرو ملے ہیں"...... عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تین تو مل ہی چکے ہیں۔ چوتھا میں خود ہوں"...... بلیک زیرو نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ عمران کی بات سمجھ گیا تھا۔

"سبحان اللہ بلکہ ماشاء اللہ۔ اگر ترقی کی یہی رفتار رہی تو ضرور سالانہ امتحان میں سیکرٹ سروس کا نام روشن کرو گے وہ بھی مسلسل زیرو پلس زیرو کے ساتھ"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو اس بار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور پھر اس نے مختصر لفظوں میں ٹائیگر، کیپٹن شکیل اور صفدر کی رپورٹیں عمران کو بتا دیں۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب مجھے خود بھاگ دوڑ کرنی پڑے گی۔ میں نے سوچا تھا کہ سیکرٹ سروس کے ارکان کو حرکت میں لایا جائے۔ وہ ہر وقت یہی شکوہ کرتے رہتے ہیں کہ انہیں کام نہیں دیا جاتا۔ لیکن اب کیا کیا جائے۔ جب ان کا چیف ہی زیرو ہوگا اور وہ بھی بلیک تو پھر انہیں نمبر کہاں سے مل سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ساری خوش قسمتی آپ نے اپنے لئے الاٹ کرا رکھی ہے۔ آپ کے اقدامات تو کامیاب ہو جاتے ہیں لیکن باقی سب ادھر ادھر دیکھتے رہ جاتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"خوش قسمتی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے اور اس کے لئے عبادت اور ریاضت کی بڑی ضرورت ہوتی ہے۔ تم اپنے ممبرز کو اس طرف بھی تو لگاؤ۔ وہ گپیں ہانکنے اور کھانے پینے میں ہی خوش قسمتی تلاش کرتے رہتے ہیں۔ بہرحال اب جولیا کی رپورٹ باقی رہ گئی

ہے دیکھو وہ کیا رپورٹ دیتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"اس مادام لیزا کا پتہ ہر صورت میں چلنا چاہئے اور اس آدمی کا بھی جس سے ہارڈرک آر پی کا خام مال خریدتا تھا۔ میں خود آ رہا ہوں پھر بیٹھ کر کوئی لائحہ عمل طے کرتے ہیں"...... عمران نے کہا اور رابطہ ختم ہوتے ہی بلیک زیرو نے رسیور رکھ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران کی آمد کی اطلاع ملی تو بلیک زیرو نے پھاٹک کھولنے کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ مسٹر مسلسل زیرو صاحب۔ جولیا کی طرف سے کوئی رپورٹ"...... عمران نے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ابھی تک تو کوئی کال نہیں آئی"...... بلیک زیرو نے احتراماً کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بلیک زیرو کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مجھے پہلے ہی سوچنا چاہئے تھا۔ اصل میں غلطی مجھ سے ہوئی ٹیلر انتہائی پرجوش ٹائپ آدمی تھا۔ مجھے اسے پہلے ہی اغوا کر لینا چاہئے تھا لیکن پھر ڈیڈی کو وہ مال نہ ملتا۔ بہرحال ٹھیک ہے جو ہونا تھا ہو گیا۔ اب واقعی لکیر پیٹتے رہنے سے کچھ نہ ہو گا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کتنی بار کہنا پڑے گا کہ ٹائیگر بولا نہیں کرتے دھاڑا کرتے ہیں لیکن تم ہو کہ بس بولنے والے ہی ٹائیگر بنے ہوئے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"ہنٹر والے استاد کے سامنے ٹائیگر تو کیا ببر شیر بھی بول پڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں جناب"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو اس کے خوبصورت جواب پر عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تب تو استاد کو مسلسل ہنٹروں کا استعمال کرتے رہنا چاہئے تاکہ دھاڑنے کے ساتھ ساتھ ٹائیگر بولنا بھی بند نہ کر دے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف ٹائیگر ہنس پڑا۔

"تمہاری رپورٹ مجھے مل چکی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میں نے بہت کوشش کی لیکن"...... ٹائیگر نے معذرت بھرے انداز میں کہنا شروع کیا۔

"تم فارم ہاؤس گئے تھے"...... عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"نو باس۔ وہاں اب کیا رکھا ہو گا۔ میں نے تو بلیک ہاربر کلب میں ہی پوچھ گچھ کی تھی۔ ویسے بھی مادام لیزا نے وہاں موجود سب افراد کو ختم کر دیا تھا۔ اس لئے وہاں سے کیا معلوم ہو سکتا تھا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تم فوراً فارم ہاؤس والے روڈ کے پہلے چوک پر پہنچو میں خود آرہا ہوں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میں ذرا اس فارم ہاؤس کو چیک کر لوں۔ شاید ہارڈرک نے وہاں کوئی ریکارڈ رکھا ہو جس سے آگے بڑھنے کا کوئی کلیو مل جائے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اگر جولیا کی رپورٹ 'یس' میں ہو تو اسے میری طرف سے تین بار یس نہ کہہ دینا۔ یہ حقوق صرف میرے ہیں ہاں اس کے یس کہنے پر ممبران کو بھیج کر ان ریڈ پرلز کو ہر قیمت پر واپس حاصل کرنا ہے اور اگر یہ ریڈ پرلز بارما پہنچ چکے ہوں تو پھر بارما کے فارن ایجنٹس کو الرٹ کر دینا۔ وہ وہاں سے ان ریڈ پرلز کو حاصل کریں گے"...... عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم بڑھاتا ہوا آپریشن روم سے باہر آ گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار اس سڑک کی طرف دوڑی جا رہی تھی جہاں ٹائیگر نے فارم ہاؤس کی موجودگی کا بتایا تھا۔ چوک پر پہنچتے ہی اس نے ایک سائیڈ پر رکی ہوئی ٹائیگر کی کار دیکھ لی تو وہ کار اس کے قریب لے گیا۔

"تم نے فارم ہاؤس دیکھا ہوا ہے ٹائیگر"...... عمران نے اپنی کار اس کے قریب روکتے ہوئے پوچھا۔

"جی نہیں۔ دیکھا تو نہیں ہے۔ لیکن میں اسے تلاش ضرور کر

لوں گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے میری کار میں آ جاؤ"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر اپنی کار سے اتر کر عمران کی کار کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور پھر عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ پھر تھوڑی سی تلاش کے بعد انہیں وہ سائیڈ روڈ مل گیا جس پر فارم ہاؤس تھا اور عمران کار دوڑاتا ہوا اس سائیڈ روڈ پر آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر کچھ دیر بعد ایک شاندار فارم ہاؤس ان کے سامنے آ گیا۔ اس کا پھاٹک بند تھا۔ عمران نے کار فارم ہاؤس سے ذرا فاصلے پر روک دی۔

"تم یہیں رکو۔ اور خیال رکھنا۔ میں اندر جا رہا ہوں"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

عمران فارم ہاؤس کے عقب میں آیا اور پھر کمپاؤنڈ وال کے قریب موجود ایک درخت پر چڑھتا گیا۔ گو فارم ہاؤس خالی بھی ہو سکتا تھا لیکن اس کے باوجود عمران اپنی فطرت کے مطابق ہر ممکن احتیاط کرنا ضروری سمجھتا تھا۔ درخت کی آگے کی طرف جھکی ہوئی شاخ سے وہ دیوار پر چڑھا اور پھر اندر کود گیا۔ اس کے کودنے سے ہلکا سا دھماکا ہوا اور عمران تیزی سے اونچی گھاس میں دبک گیا۔ لیکن جب اس کے کودنے سے پیدا ہونے والے دھماکے کا چند منٹ تک کوئی ردعمل سامنے نہ آیا تو عمران اٹھا اور پھر محتاط انداز میں چلتا ہوا عمارت کی سائیڈ گلی سے اس کے سامنے کے رخ کی طرف بڑھنے لگا اور پھر عمارت کے سامنے والے حصے تک پہنچے

پہنچتے اسے یقین ہو گیا کہ فارم ہاؤس خالی ہے کیونکہ مخصوص قسم کا سکوت بتا رہا تھا کہ کوئی جاندار اس وقت یہاں موجود نہیں ہے سوائے اس کے اپنے اور پھر اس کا خیال درست ثابت ہوا۔ فارم ہاؤس واقعی خالی پڑا ہوا تھا۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور جیب میں رکھا اور کمروں کی تلاشی لینی شروع کر دی۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے کی میز پر رکھی ہوئی فائل دیکھ کر چونک پڑا۔ میز کی دراز کھلی ہوئی تھی اور یوں لگتا تھا کہ جیسے کسی نے تلاشی لے کر فائل کھولی اور پھر اسے پڑھنے کے بعد واپس دراز میں رکھنے کی بجائے وہیں میز پر ہی رکھ کر واپس چلا گیا۔

عمران نے فائل کھولی اور پھر اس میں موجود کاغذات کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس فائل میں ہارڈرک کے کسی کارسن اینڈ کمپنی کے ساتھ حساب کتاب موجود تھے۔ وہ مختلف تاریخوں میں کارسن اینڈ کمپنی سے کوئی مال خریدتا رہا تھا۔

عمران غور سے فائل کا مطالعہ کرتا رہا۔ پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے فائل کو بند کر کے موڑا اور جیب میں ڈال کر وہ واپس مڑا اور اس بار وہ سیدھا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی اندر سے کھولی اور باہر نکل آیا۔ اس کی کار وہاں موجود نہ تھی جہاں وہ اسے چھوڑ کر گیا تھا لیکن ابھی وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ ٹائیگر ایک درخت کی اوٹ سے نکل کر

سامنے آ گیا۔

”میں نے کار سائیڈ میں کر دی تھی کہ اگر کوئی پھاٹک کی طرف سے نکلے تو اس کی نظروں میں نہ آ سکے لیکن آپ کی اس طرح یہاں آمد کا مطلب ہے کہ فارم ہاؤس خالی ہے“...... ٹائیگر نے قریب آتے ہوئے کہا۔

”ہاں لیکن کام بہرحال بن گیا ہے۔ تم کار لے آؤ“۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا سائیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں اس نے درختوں کے ایک گھنے جھنڈ کے پیچھے کار روکی ہوئی تھی۔

عمران اس دوران پیدل چلتا ہوا آگے کی طرف بڑھتا گیا اور جب ٹائیگر نے کار اس کے قریب لا کر روکی تو عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور پھر ٹائیگر نے کار آگے بڑھا دی۔

”اب کہاں جانا ہے“...... ٹائیگر نے پوچھا۔

”جہاں تک چل سکتے ہو چلتے رہو“...... عمران نے مسکرا کر کہا تو ٹائیگر نے رفتار تیز کر دی۔ عمران نے جیب سے سیل فون نکالا اور چند لمحے سوچنے کے بعد اس نے انکوائری کا نمبر پریس کر دیا۔

”یس پلیز“...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”کارسن اینڈ کمپنی کا نمبر دیں“...... عمران نے کہا۔

”ہولڈ آن کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد اسے ایک نمبر نوٹ کرا دیا گیا۔ کارسن اینڈ کمپنی خاصی بڑی کمپنی ثابت ہوئی۔ کیونکہ ان کا اپنا چھوٹا ایکسچینج بھی تھا۔ عمران

نے آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کارسن اینڈ کمپنی"...... چند لمحوں بعد ایک کاروباری سی آواز سنائی دی۔

"مسٹر کارسن سے بات کراؤ"...... عمران نے لہجے کو تحکمانہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ مسٹر کارسن آج چھٹی پر ہیں۔ ان کی رہائش گاہ سے فون آیا ہے کہ ان کی طبیعت اچانک بگڑ گئی ہے۔ اس لئے وہ آج کمپنی نہیں آ رہے۔ آپ کمپنی کے جنرل مینجر صاحب سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ جنرل مینجر سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس۔ ٹام بول رہا ہوں جنرل مینجر، کارسن اینڈ کمپنی"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"میرا نام فیاض ہے اور میں سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ ہوں"...... عمران نے لہجے کو فیاض سے بھی زیادہ کرخت بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ یس سر۔ یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے جنرل مینجر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ آپ کی کمپنی کس قسم کا کاروبار کرتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جناب۔ امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار کرتی ہے"...... جنرل

مینجر نے کہا۔

"کیا کیا ایکسپورٹ کرتے ہیں آپ"...... عمران نے پوچھا اور جواب میں جنرل مینجر نے روزمرہ ضروریات کی چیزوں کی ایک طویل لسٹ گنوانی شروع کر دی۔

"کیا کارسن اینڈ کمپنی یہاں مقامی طور پر بھی مال فروخت کرتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ ہمارا کام تو صرف اور صرف امپورٹ ایکسپورٹ کا ہی ہے"...... جنرل مینجر نے کہا۔

"آر پی کے بارے میں جانتے ہیں کہ یہ کیا چیز ہوتی ہے"...... عمران نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"آر پی۔ نہیں جناب۔ مجھے تو علم نہیں۔ میں تو پہلی بار یہ لفظ آپ سے ہی سن رہا ہوں"...... جنرل مینجر کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"اچھا یہ بتائیں کہ ایک مقامی آدمی ہارڈرک آپ کی کمپنی سے کاروبار کرتا ہے۔ وہ کیا مال خریدتا ہے"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ہارڈرک۔ اوہ ہاں۔ وہ ہم سے آر پی خریدتا ہے"...... جنرل مینجر نے کہا۔

"ابھی تو آپ کہہ رہے تھے کہ آپ آر پی کے بارے میں نہیں

جانتے اور اب......" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری جناب۔ آپ کی بات سمجھ نہیں آئی تھی اس لئے جو منہ میں آیا کہہ گیا۔ رئیلی ویری سوری"...... جنرل منیجر نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

"بہرحال کیا ہے یہ آر پی"...... عمران نے پوچھا۔

"جناب۔ ہماری کمپنی نے جوکاری پہاڑی سلسلے سے جپسم نکالنے کا حکومت سے سو سالہ پٹہ لے رکھا ہے۔ ان جپسم کی کانوں سے ایک سرخ رنگ کا مادہ بھی کہیں کہیں سے ملتا ہے جسے مقامی زبان میں آر پی کہتے ہیں۔ یہ پینٹ بنانے کے کام آتا ہے۔ پہلے تو مقامی رنگ ساز اسے خریدتے تھے۔ ایک تو اس کی مقدار بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ دوسرا یہ انتہائی کم قیمت چیز تھی۔ اس لئے ہم نے اسے نکالنا بند کر دیا لیکن پھر مسٹر ہارڈرک نے ہم سے سول ایجنسی لے لی اور اس کے بعد وہی اسے پورا پورا خریدتے رہے تھے"...... جنرل منیجر نے کہا۔

"آپ تھے کا لفظ استعمال کر رہے ہیں کیا اب آپ آر پی اسے فروخت نہیں کرتے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اوہ جناب۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے کمپنی کے مالک جناب کارسن صاحب کا فون آیا تھا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ انہوں نے جوکاری پہاڑی سلسلے میں جپسم کی کانوں کی لیز کے حقوق کسی فارن کمپنی کو فروخت کر دیئے ہیں اور ہماری کمپنی نے یہ کاروبار بند کر دیا ہے۔

انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میں جوکاری میں اپنے آفس کو اس بات کی اطلاع کر دوں۔ اس لئے میں نے تھے کا لفظ استعمال کیا تھا"۔ جنرل منیجر نے پوری وضاحت کے ساتھ جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون سی کمپنی سے سودا ہوا اور کب ہوا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جناب۔ کارسن صاحب نے صرف فارن کمپنی کہا تھا اور مجھے تو معلوم نہیں کہ کب سودا ہوا۔ کارسن صاحب کی طبیعت خراب تھی۔ اس لئے انہوں نے زیادہ تفصیلات نہیں بتائیں"...... جنرل منیجر نے کہا۔

"یعنی آپ کمپنی کے جنرل منیجر ہیں اور آپ کو علم ہی نہیں کہ کمپنی نے اتنا بڑا سودا کس سے کیا ہے اور کب کیا ہے"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں جناب۔ مجھے بھلا جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے اور وہ بھی آپ جیسے اہم عہدیدار کے سامنے۔ کارسن صاحب ایسے ہی آدمی ہیں۔ ویسے میں بھی یہ بات معلوم ہونے پر اسی طرح حیران ہوا تھا اور پھر میں نے ان کی رہائش گاہ پر ان کے سیکرٹری سے بات کی تھی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ صبح ایک غیر ملکی خوبصورت عورت مادام شانا کوٹھی پر آئی۔ کارسن صاحب نے پہلے تو انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھایا لیکن پھر وہ انہیں ساتھ لے کر لیونگ روم میں گئے۔ انہوں نے خانساماں کو ناشتہ تیار کرنے کا

آرڈر دیا۔ اس کے بعد اچانک وہ اٹھ کر نیچے اپنی خواب گاہ میں چلے گئے۔ وہ غیر ملکی عورت بھی ان کے ہمراہ تھی۔ پھر کافی دیر بعد جب وہ دونوں باہر آئے تو وہ غیر ملکی عورت ناشتہ کئے بغیر ہی واپس چلی گئی۔ جبکہ کارسن صاحب کا موڈ سخت آف تھا اور ان کا چہرہ بھی اترا ہوا تھا۔ انہوں نے بھی ناشتہ نہیں کیا اور مجھے فون کرنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں واپس چلے گئے ہیں۔ بس اتنا مجھے معلوم ہے جناب۔ آپ یقین کریں کہ اس کے سوا میں اور کچھ بھی نہیں جانتا ہوں''...... جنرل منیجر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''تو اس کا مطلب ہے کہ وہ سودا خواب گاہ میں ہوا۔ ظاہر ہے آپ کو کیسے علم ہو سکتا تھا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ سر۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں کارسن صاحب نے اب تک شادی نہیں کی۔ ویسے وہ کمپنی کے مالک ہیں جناب''...... جنرل منیجر نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور عمران اس کی مشکل سمجھ گیا کہ وہ کھل کر بات کیوں نہیں کر سکتا تھا۔

''اوکے ٹھیک ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سر کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ انٹیلی جنس کو ہمارے متعلق کیا شک ہوا ہے سر۔ ہم تو بالکل صاف ستھرا اور ہر جرم سے پاک بزنس کرتے ہیں''...... جنرل منیجر نے کہا۔

''آپ کے متعلق تو کوئی اطلاع نہیں ہے اور اگر ہوتی تو ہم فون کرنے کی بجائے آپ کو ہیڈ کوارٹر بلوا لیتے۔ دراصل ہارڈرک

کے متعلق ہم تفتیش کر رہے ہیں اور اس کے آپ کی کمپنی سے تجارتی تعلقات تھے اس لئے میں نے آپ سے معلومات حاصل کرنے کے لئے فون کیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ شکریہ جناب۔ اب تو وہ سلسلہ بھی ختم ہو گیا ہے''۔ جنرل منیجر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب آخری بات سن لیں۔ آپ سے ہونے والی اس گفتگو کا ایک لفظ بھی باہر نہ نکلے اور آپ نے مسٹر کارسن سے بھی کوئی بات نہیں کرنی۔ سمجھ گئے آپ۔ یہ سرکاری راز ہے ورنہ......'' عمران نے اس بار خاصے سخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ سر آپ بے فکر رہیں۔ میں سمجھتا ہوں سر''...... جنرل منیجر نے کہا اور عمران نے تھینک یو کہہ کر رسیور رکھا۔ وہ اب ساری صورتحال سمجھ گیا تھا۔ یہ شائنا یقیناً مادام لیزا تھی اور اس نے لازماً جبراً کارسن سے معاہدے پر دستخط کرائے ہوں گے۔ اس لئے اس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔ اگر اس نے باقاعدہ سودا کیا ہوتا تو پھر اس کی طبیعت خراب نہ ہوتی اور یہ کمپنی جسے جنرل منیجر فارن کمپنی کہہ رہا تھا۔ یقیناً بارما کی کوئی کمپنی ہو گی جو خفیہ طور پر بلیک کراؤن کی ملکیت ہی ہو گی۔

''تم واپس اپنے ہوٹل چلے جاؤ۔ اگر تمہاری ضرورت پڑی تو میں تمہیں کال کر لوں گا''...... عمران نے سیل فون آف کر کے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ

کار لے کر اس جگہ پہنچ گیا جہاں اس نے اپنی کار چھوڑی تھی اور پھر وہ عمران کی کار سے اتر کر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

ٹائیگر کے اترتے ہی عمران نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور اس نے کار آگے بڑھا دی اور اب اس کا رخ وزارت معدنیات کے دفتر کی طرف تھا۔ وزارت معدنیات کا چیف سیکرٹری سردار جہانگیر تھا جس سے عمران شناسا تھا۔ وزارت معدنیات کے دفتر پہنچ کر وہ سیدھا چیف سیکرٹری کے کمرے کی طرف بڑھ گیا لیکن وہاں جا کر جب اسے معلوم ہوا کہ سردار جہانگیر غیر ملکی دورے پر ہے تو وہ واپس پلٹ آیا۔

اس نے فیصلہ کیا کہ پہلے اس مادام لیزا اور اس کے گروپ سے دو دو ہاتھ کر لے پھر سر سلطان سے کہہ کر وہ ان کانوں کا مسئلہ بھی حل کرا دے گا لیکن اب اصل مسئلہ تھا مادام لیزا کی تلاش کا۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ وہ کارسن کی رہائش گاہ پر جا کر اس کا حلیہ وغیرہ اور کار کا نمبر معلوم کرے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ ظاہر ہے کہ مادام لیزا میک اپ میں وہاں گئی ہو گی اور ایسے مجرم کاروں پر جعلی نمبر پلیٹ لگا لیتے ہیں۔ یا ہو سکتا ہے اس نے چوری کی کار استعمال کی ہو اس لئے اس نے دوبارہ کار کا رخ دانش منزل کی طرف موڑ دیا۔ اس کے چہرے پر موجود سنجیدگی اس بات کی غماز تھی کہ اس نے دل ہی دل میں اہم فیصلے کر لئے تھے جن پر عمل کرنے کے لئے اس کا دانش منزل پہنچنا ضروری تھا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی مادام لیزا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ لیزا بول رہی ہوں"...... مادام لیزا نے سخت لہجے میں کہا۔

"شاگان بول رہا ہوں مادام۔ ایک بری خبر ہے"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ خاصا متوحش سا تھا۔

"بری خبر۔ کیا مطلب"...... مادام لیزا نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ پلاننگ کے مطابق ریڈ پرلز بیگ کو بحری کارگو سے بک کرایا گیا تھا اور اسے انٹیک ریڈ پرلز ظاہر کیا گیا تھا"۔ شاگان نے کہا۔

"ہاں تو پھر"...... مادام لیزا نے کرخت لہجے میں کہا۔

"مادام۔ بحری کارگو میں ہمارا خاص آدمی موجود تھا اس لئے کوئی

فکر والی بات نہ تھی۔ لیکن ابھی مجھے اس آدمی کی کال ملی ہے کہ مال ٹرانسپورٹ جہاز تک پہنچ گیا تھا کہ اچانک سپیشل ایجنسی سے تعلق رکھنے والے آفیسران نے کارگو کی چیکنگ شروع کر دی اور پھر انہوں نے یہ بلیک باکس واپس منگوانے کا حکم دیا جب ہمارے آدمی نے قانونی پیچیدگیوں کا سہارا لے کر انہیں ٹالنے کی کوشش کی تو انہوں نے چیف کنٹرولر سے بات کی اور چیف کنٹرولر صاحب بذات خود وہاں دوڑے ہوئے آئے اور پھر ان کے حکم پر ریڈ پرلز کا باکس جہاز سے واپس منگوایا گیا اور اب یہ بلیک باکس روک لیا گیا ہے اور اسے خصوصی حفاظت میں رکھا گیا ہے۔ سپیشل ایجنسی کے افراد واپس چلے گئے ہیں۔ وہ شاید حکومت کی مدد سے اسے حاصل کریں گے''...... شاگان نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ یہ بہت بڑا نقصان ہوگا۔ بہت بڑا۔ اس وقت کہاں ہے بلیک باکس''...... مادام لیزا نے چیخ کر پوچھا۔

''اس وقت وہ چیف کنٹرولر کے دفتر میں اس کی کسٹڈی میں ہے''...... شاگان نے کہا۔

''اس کا دفتر تم نے دیکھا ہوا ہے''...... مادام لیزا نے پوچھا۔

''یس مادام۔ گھاٹ پر ہے اور یہ ایک بہت بڑی عمارت ہے''...... شاگان نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اپنے گروپ کو ساتھ لے کر گھاٹ پر پہنچ جاؤ

میں وہیں آ رہی ہوں۔ تم سب نے پوری طرح مسلح ہونا ہے۔ ہم نے ہر قیمت پر وہ ریڈ پرلز بیگ حاصل کرنا ہے''...... مادام لیزا نے چیختے ہوئے کہا اور پھر ایک جھٹکے سے رسیور رکھ کر وہ دوڑتی ہوئی دیوار میں نصب ایک الماری کی طرف بڑھی۔ اس نے الماری کے ایک خانے میں موجود مخصوص انداز کے دو بم نکالے یہ بم چھوٹے چھوٹے کیپسولوں کی طرح کے تھے۔ بم جیکٹ کی جیب میں رکھ کر وہ پلٹی اور پھر بھاگتی ہوئی واپس دروازے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

''اوہ البرٹ۔ جلدی سے خصوصی کار تیار کراؤ۔ تم نے میرے ساتھ چلنا ہے''...... مادام لیزا نے چیخ کر کہا اور البرٹ سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ مادام لیزا اب دوڑنے کی بجائے تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکلی اور چند لمحوں بعد وہ گیراج میں پہنچ گئی۔ اسی لمحے سیاہ رنگ کی ایک کار گیراج سے نکل کر اس کے قریب آ رکی اور مادام لیزا بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

''جلدی کرو۔ ہم نے گھاٹ پر پہنچنا ہے۔ شاگان بھی اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ رہا ہے۔ چیف کنٹرولر کے دفتر میں ہمارا ریڈ پرلز کا باکس ہے۔ وہ ہم نے ہر صورت میں واپس حاصل کرنا ہے۔ چاہے پوری عمارت کو ہی کیوں نہ اڑانا پڑے''...... کار باہر نکلنے کے دوران مادام لیزا نے البرٹ سے مخاطب ہو کر اسے تفصیل

بتاتے ہوئے کہا اور البرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر طاقتور انجن کی کار انتہائی تیز رفتاری سے سڑکوں پر دوڑتی ہوئی گھاٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"ہو سکتا ہے ہمارا تعاقب پولیس کی گاڑیاں کریں۔ اس لئے واپسی پر تم نے نہ صرف اس کار کی نمبر پلیٹ بدلنی ہے بلکہ اس کا رنگ بھی بدل دینا ہے"...... مادام لیزا نے کہا۔

"یس مادام۔ میں سمجھتا ہوں آپ بے فکر رہیں۔ آپ نے اچھا کیا کہ اس خصوصی کار کا ہی حکم دیا تھا۔ اس میں ایسے انتظامات موجود ہیں کہ سب کچھ مرضی کے مطابق ہو سکتا ہے"...... البرٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم نے جوکاری مشن کی رپورٹ نہیں دی ابھی تک"۔ اچانک مادام لیزا نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"میں وہی بتانے آ رہا تھا۔ معاہدے کو قانونی شکل دے دی گئی ہے اور چیف باس کی طرف سے بھیجی جانے والی خصوصی ٹیم کے آنے پر ان کانوں کا براہ راست ہم چارج سنبھال لیں گے"۔ البرٹ نے کہا۔

"اس کارسن نے کوئی رکاوٹ تو پیدا نہیں کی"...... مادام لیزا نے پوچھا۔

"نو مادام۔ رجسٹریشن آفیسر نے فون پر اس سے معاہدے کی تصدیق طلب کی تو اس نے باقاعدہ تصدیق کر دی"...... البرٹ

نے کہا۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ اب کام ہماری مرضی کے مطابق ہو گیا ہے اور یہ بھی سن لو کہ چیف باس ٹیم کے ساتھ خود یہاں آ رہا ہے"...... مادام لیزا نے کہا۔

"چیف باس خود آ رہے ہیں۔ اوہ کس وقت"...... البرٹ نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"وہ چارٹرڈ طیارے سے آ رہے ہیں۔ تاکہ ان کانوں کا کوئی مستقل بندوبست کر سکیں۔ اور سنو۔ میری چیف باس سے بات ہو گئی ہے۔ ہمارے جانے کے بعد یہاں کے تمام کاروبار کے انچارج تم ہو گے۔ شاگان تمہارا نمبر ٹو ہو گا"۔ مادام لیزا نے کہا۔

"اوہ۔ تھینک یو مادام۔ ریئلی تھینک یو"...... البرٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف باس کا پروگرام ہے کہ یہاں کمپنی کا ایک بڑا اور باقاعدہ تجارتی دفتر بنایا جائے جو بظاہر جپسم کا کاروبار کرے گی اور آر پی خفیہ طور پر نکالے گی۔ انہیں یقین ہے کہ اس پہاڑ میں آر پی کی کثیر مقدار موجود ہو گی پھر یہاں سے آر پی بارما بھیجنے کا بھی کوئی مستقل بندوبست کیا جائے گا۔ تاکہ طویل عرصے تک یہ کاروبار کیا جا سکے اور ایک اور خوشخبری بھی ہے۔ چیف باس نے بتایا ہے کہ انہوں نے کرانگا کا نہ صرف خاتمہ کر دیا ہے بلکہ کرانگا گروپ اب بلیک کراؤن میں باقاعدہ ضم ہو چکا ہے۔ اس لئے اب بلیک

کراؤن کی آر پی پر مکمل اجارہ داری قائم ہو گئی ہے"...... مادام لیزا نے کہا اور البرٹ کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"مادام۔ یہ واقعی بہت بڑی خوشخبری ہے۔ ویسے اب گھاٹ آنے ہی والا ہے"...... البرٹ نے کہا اور مادام لیزا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد کار گھاٹ پر پہنچ گئی۔ مین آفس کی دو منزلہ شاندار عمارت دور سے ہی نظر آ رہی تھی۔

"کار ایک سائیڈ پر روک دو۔ ہم نے شاگان کو تلاش کرنا ہے"...... مادام لیزا نے کہا اور البرٹ نے کار ایک سائیڈ پر روک دی۔ مادام لیزا دروازہ کھول کر باہر نکلی ہی تھی کہ ایک سائیڈ سے ایک غیر ملکی نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس کی طرف بڑھ آیا۔ نوجوان کے جسم پر کتھئی رنگ کا سوٹ تھا اور اس کا جسم بتا رہا تھا کہ وہ لڑائی بھڑائی میں خاصا ماہر ہے۔

"تم پہنچ گئے شاگان"...... مادام لیزا نے اس کے قریب آنے پر سخت لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ ہم ابھی پہنچے ہیں"...... شاگان نے کہا۔

"کتنے آدمی ہیں تمہارے ساتھ"...... مادام لیزا نے پوچھا۔

"چھ آدمی اور دو کاریں"...... شاگان نے کہا۔

"چیف کنٹرولر کا دفتر عمارت کی کون سی منزل پر ہے"...... مادام لیزا نے پوچھا۔

"گراؤنڈ فلور پر ہی ہے۔ برآمدے میں داخل ہوتے ہی

راہداری کے دائیں ہاتھ پر تیسرا دروازہ ہے"...... شاگان نے کہا۔

"تمہیں یقین ہے کہ بلیک باکس وہیں موجود ہے"...... مادام لیزا نے پوچھا۔

"یس مادام۔ ابھی تک تو وہیں ہے۔ میں نے اپنے آدمی سے بات کی ہے اس نے بتایا ہے کہ چیف کنٹرولر کو ابھی کال آئی ہے کہ حکومت کے افراد باقاعدہ طور پر یہ باکس لینے آ رہے ہیں۔ وہ ان کے انتظار میں ہے"...... شاگان نے کہا۔

"اچھا تو سنو۔ البرٹ تم بھی سن لو"...... مادام لیزا نے البرٹ سے بھی مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام۔ میں سن رہا ہوں"...... البرٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں، شاگان اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ اندر جا کر بلیک باکس حاصل کروں گی۔ تم اس دوران کار بالکل سامنے لے آنا۔ میں باکس سمیت تمہاری کار میں سوار ہو جاؤں گی اور شاگان کی کاریں ہماری نگرانی کریں گی اور اگر ہمارا تعاقب کیا گیا تو وہ تعاقب کرنے والوں کو الجھائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ پورے علاقے کی ناکہ بندی کر دی جائے اس لئے راستے میں تم نے کار کا رنگ تبدیل کرنا ہے اور نمبر بھی میں راستے میں ماسک میک اپ کر لوں گی"...... مادام لیزا نے کہا اور البرٹ نے سر ہلا دیا۔

"ہوں شاگان۔ تمہارے آدمی کہاں ہیں"...... مادام لیزا نے

آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"وہ عمارت کے قریب موجود ہیں اور پوری طرح مسلح ہیں"...... شاگان نے مادام لیزا کے ساتھ عمارت کی طرف چلتے ہوئے کہا۔

"صرف میں اور تم دفتر میں جائیں گے۔ تمہارے آدمی راہداری اور دروازے پر رکیں گے اور پھر فائرنگ کی آواز سنتے ہی انہوں نے بھی فائرنگ شروع کر دینی ہے۔ بم بھی پھینکنے ہیں تاکہ کوئی سامنے نہ آ سکے۔ یہاں مسلح گارڈز ہوں گے۔ تمہارے آدمیوں نے سب سے پہلے ان گارڈز کا خاتمہ کرنا ہے لیکن یہ اس وقت شروع ہوگا جب ہم دفتر میں فائر کھولیں گے۔ اس سے پہلے نہیں تاکہ مال بہرحال پہلے حاصل کر لیا جائے"...... مادام لیزا نے کہا اور شاگان نے سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد وہ دونوں عمارت کے مین گیٹ پر پہنچ گئے۔ گیٹ پر چار مشین گن بردار بحری پولیس کے سپاہی کھڑے تھے۔ لیکن ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ بس ڈیوٹی ہی دے رہے ہیں۔ ظاہر ہے یہ دفتری عمارت تھی۔ یہاں کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ بس رسماً ڈیوٹی لگائی گئی تھی اور وہ یہ ڈیوٹی ہی دے رہے تھے انہوں نے مشین گنیں کاندھوں سے لٹکائی ہوئی تھی اور اطمینان سے کھڑے سگریٹ پھونک رہے تھے بے شمار لوگ اندر آ جا رہے تھے۔ بحری ملازم بھی اور کاروباری لوگ بھی۔ مادام لیزا گیٹ کے قریب ہی رک گئی جبکہ

شاگان اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ واپس آ گیا۔

"سنو۔ تمہارے پاس سائیلنسر لگا ریوالور ہے"...... مادام لیزا نے پوچھا۔

"سائیلنسر لگا ریوالور۔ اوہ نہیں مادام۔ اگر آپ پہلے حکم دیتیں تو"...... شاگان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ بغیر شور مچائے کام ہو جائے کیونکہ مجھے یہ خیال نہ تھا کہ یہاں مشین گنوں سے مسلح سپاہی بھی ہو سکتے ہیں بہرحال تم اپنے ساتھیوں سے کہہ دو کہ جب اندر سے فائرنگ کی آواز سنائی دے تو انہوں نے سب سے پہلے ان مسلح سپاہیوں کا خاتمہ کر کے ان کی مشین گنوں پر قبضہ کرنا ہے کیونکہ یہ مشین گنیں ہمارے لئے سب سے بڑا مسئلہ بھی بن سکتی ہیں"...... مادام لیزا نے آہستہ آواز میں کہا۔

"وہ میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے۔ آپ بے فکر رہیں"۔ شاگان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ"...... مادام لیزا نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی سپاہیوں کے قریب سے گزرتی ہوئی اندر راہداری میں داخل ہو گئی۔ اس کے پیچھے شاگان اور اس کے تین آدمی بھی اندر داخل ہو گئے انہوں نے اوور کوٹ پہن رکھے تھے۔ چیف کنٹرولر کے دفتر کے باہر بھی ایک مسلح سپاہی کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں بھی مشین

گن تھی۔ ساتھ ہی سٹول پر ایک باوردی چپڑاسی بھی بیٹھا تھا۔

"چیف صاحب اندر ہیں"...... مادام لیزا نے باوقار لہجے میں چپڑاسی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام۔ آپ سیکرٹری سے بات کر لیں"...... دربان نے اٹھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی دروازہ کھول دیا۔

مادام لیزا اندر داخل ہوئی۔ شاگان اس کے پیچھے تھا۔ اس نے اندر داخل ہوتے ہوئے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو سر ہلا کر مخصوص اشارہ کر دیا تھا جس کا مطلب تھا کہ اس مسلح سپاہی کو بھی سنبھالنا ہے اور اس کے ساتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اندر ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک میز کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے آگے فون رکھا ہوا تھا اور سائیڈ میں شیشے کا ایک دروازہ نظر آ رہا تھا جس پر چیف کنٹرولر کے الفاظ درج تھے۔

"جی فرمائیں"...... لڑکی نے چونک کر مادام لیزا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چیف سے کہو کہ مادام ایشلے ان سے ملنا چاہتی ہیں"۔ مادام لیزا نے کہا۔

"سوری۔ چیف مصروف ہیں وہ دو گھنٹے تک کسی سے نہیں مل سکتے"...... لڑکی نے سرد لہجے میں کہا۔

"شاگان"...... مادام لیزا نے مڑ کر کہا اور پھر شاگان کے سر

ہلاتے ہی وہ تیزی سے دروازے کی طرف جھپٹی۔

"ارے ارے۔ رک جائیں"...... لڑکی نے بوکھلا کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"خاموش بیٹھی رہو لڑکی۔ ورنہ"...... شاگان نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اوٹ میں موجود ریوالور کی جھلک لڑکی کو دکھائی تو لڑکی سہم سی گئی۔ مادام لیزا نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔ یہ ایک کافی بڑا اور خوبصورت دفتر تھا۔ جس میں رکھی ہوئی ایک شاندار میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا تھا۔ یہ چیف کنٹرولر تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ آپ۔ آپ کون ہیں"...... چیف کنٹرولر نے چونک کر حیرت بھرے انداز میں اندر داخل ہوتی ہوئی مادام لیزا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ خاصا تلخ تھا۔

"وہ بلیک باکس کہاں ہے"...... مادام لیزا نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ۔ مگر حکومت کی طرف سے تو"...... چیف کنٹرولر نے گھبرا کر دائیں طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کی اس اضطراری حرکت نے مادام لیزا کو بتا دیا کہ باکس ادھر ہی موجود ہے اور پھر ایک قدم آگے بڑھنے پر اسے سائیڈ ریک پر رکھا ہوا بلیک باکس نظر آ گیا۔ دوسرے لمحے اس نے انتہائی تیزی سے جیب سے ریوالور نکالا اور پھر ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی چیف کنٹرولر چیخ کر کرسی

سمیت پیچھے گرا۔ اس کے سر میں گولی لگی تھی۔

اسی لمحے باہر سے بھی فائرنگ کی آوازیں ابھریں اور مادام لیزا نے جھک کر وہ بلیک باکس اٹھایا۔ وہ خاصا وزنی تھا لیکن اس وقت مادام لیزا کو وہ کاغذ سے بھی ہلکا محسوس ہو رہا تھا۔ اب باہر بے تحاشہ فائرنگ کی آوازیں اور انسانوں کے چیخنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور مادام لیزا باکس اٹھائے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکلی۔

کاؤنٹر کے پیچھے لڑکی مردہ پڑی تھی اور باہر راہداری میں ابھی تک فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں پھر شاگان آگے آگے اور مادام لیزا ریڈ پرلز کا باکس اٹھائے اس کے پیچھے راہداری میں آئے۔ مسلح سپاہی دروازے کے ساتھ ہی گولیوں سے چھلنی ہوا پڑا تھا۔ راہداری میں بھی کئی افراد مردہ پڑے تھے۔

شاگان اور مادام لیزا دونوں دوڑتے ہوئے باہر آئے تو باہر بھی بے تحاشہ فائرنگ جاری تھی۔ مسلح سپاہی ہلاک ہو چکے تھے اور باہر موجود لوگ پاگلوں کی طرح ہر طرف سے برسنے والی گولیوں سے بچنے کے لئے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ اب شاگان کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں مسلح سپاہیوں سے چھینی ہوئی مشین گنیں تھیں اور وہ سب ان سے مسلسل فائرنگ کر رہے تھے۔

اسی لمحے البرٹ سیاہ کار آندھی اور طوفان کی طرح دوڑاتا ہوا سامنے آیا اور مادام لیزا باکس سمیت بجلی کی سی تیزی سے اس

کے کھلے ہوئے دروازے میں داخل ہو گئی۔ البرٹ نے خود ہی دروازہ کھول دیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بھاری باکس اٹھانے کی وجہ سے مادام لیزا کو دروازہ کھولنے میں مشکل پیش آئے گی۔ مادام لیزا کے بیٹھتے ہی البرٹ نے کار موڑی اور پھر اسے انتہائی تیز رفتاری سے شہر کی طرف دوڑانے لگا۔

”اور تیز چلاؤ۔ ہمیں پولیس کے پہنچنے سے پہلے یہاں سے نکلنا ہے“...... مادام لیزا نے چیختے ہوئے کہا اور البرٹ نے ایکسلیٹر پر اپنے پاؤں کا پورا دباؤ ڈال دیا اور طاقتور انجن والی کار واقعی خوفناک رفتار سے دوڑنے لگی۔

مادام لیزا نے بیک مرر پر شاگان کی دو کاریں بھی دوڑتی ہوئی دیکھیں اور پھر چند لمحوں بعد وہ پہلے چوک پر پہنچ گئے۔ البرٹ نے چوک سے کار کو موڑا جبکہ شاگان اور اس کے ساتھیوں کی کاریں پروگرام کے مطابق سیدھی آگے بڑھتی گئیں۔ اس سائیڈ پر درختوں کا ذخیرہ تھا اور البرٹ کار اس ذخیرے کے اندر لے گیا۔

اس نے ذخیرے کے اندر جا کر کار روکی تو مادام لیزا نے جلدی سے جیکٹ کی جیب سے ایک چپٹا سا ماسک باکس نکالا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک ماسک نکال کر اپنے سر اور چہرے پر چڑھایا اور پھر بیک مرر میں دیکھتے ہوئے اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کی مدد سے اسے تیزی سے تھپتھپانا شروع کر دیا۔ چہرے کے نقوش ایڈجسٹ کرنے کے بعد ماسک پر لگی ہوئی بالوں کی وگ

کو اس نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی مدد سے ایڈجسٹ کیا۔ اب اس کے چہرے کے نقوش، رنگت، بالوں کا رنگ اور سٹائل مکمل طور پر بدل گئے تھے۔

اس دوران البرٹ نے کار کے مختلف بٹن دبا کر اس کا رنگ تبدیل کرنے والی مخصوص شیٹیں کار پر چڑھالی تھیں اور نمبر پلیٹ بھی بدل لی تھی۔ اب کار ہلکے نیلے رنگ کی ہوگئی تھی اور نہ صرف اس کا رنگ بدل گیا تھا بلکہ شیشوں کی مدد سے اس کا ماڈل تک بدل گیا تھا۔ اب وہ کسی طرح بھی پہلی کار نہ لگ رہی تھی۔

''اب اس باکس کا کیا کیا جائے مادام۔ راستے میں تو چیکنگ ہوگی''...... البرٹ نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''فکر نہ کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا''...... مادام لیزا نے کہا اور اس نے پچھلی سیٹ پر رکھا ہوا باکس اٹھایا۔ اس کے مخصوص تالے کھول کر باکس کو کھول دیا۔ اس کے اندر پانچ چھوٹے بیگ تھے مادام لیزا نے انہیں بھی کھولنا شروع کر دیا۔ ایک بیگ کے اندر انگوٹھیاں تھیں جبکہ دوسرے بیگ میں لاکٹ سیٹ۔ تیسرے میں گلوبند اور دوسرے بیگوں میں بندے اور ٹاپس موجود تھے۔ مادام نے ایک بیگ کے اندر رکھے ہوئے سلوفین کے بڑے بیگ میں ساری چیزیں احتیاط سے ڈالیں اور پھر خالی بیگوں اور بلیک باکس کو کار سے باہر اچھال دیا۔ سلوفین کا یہ لفافہ اب خاصا چھوٹا ہو گیا تھا۔ جسے بڑے اطمینان سے پچھلی سیٹ کے نیچے بنے ہوئے خفیہ

خانے میں منتقل کر دیا گیا۔

''اب ٹھیک ہے''...... البرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور مادام لیزا نے بھی مسکرا کر سر ہلا دیا اور پھر درختوں کے جھنڈ سے نکل کر وہ دوبارہ اطمینان بھرے انداز میں شہر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اب انہیں چیکنگ کی کوئی فکر نہ تھی۔

عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا۔ بلیک زیرو کا چہرہ دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

''کیا ہوا''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''عمران صاحب۔ غضب ہو گیا۔ ڈاکہ ڈال کر بحری کارگو کے چیف کنٹرولر کے دفتر سے ریڈ پرلز باکس اڑا لیا گیا ہے۔ ابھی جولیا کا فون آیا ہے''...... بلیک زیرو نے متوحش سے لہجے میں کہا۔

''ریڈ پرلز باکس اور چیف کنٹرولر کے دفتر سے۔ کیا یہاں کرسی پر بیٹھے بیٹھے تمہیں اب دن میں بھی خواب نظر آنے لگ گئے ہیں''۔ عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں۔ آپ کے جانے کے بعد جولیا کی کال آئی کہ ایک اٹنیک ریڈ پرلز باکس بحری کارگو کے ٹرانسپورٹ جہاز پر بارما کے لئے بک کرایا گیا تھا۔ جہاز چلنے ہی والا تھا کہ جولیا نے اسے چیک کر لیا۔ یہ بیگ بارما کے کسی فرینڈز

انٹرپرائزز کے نام بک کرایا گیا تھا اور بک کرانے والی کمپنی شاگان انٹرپرائزز تھی۔ جولیا نے وہ بیگ واپس منگوانا چاہا تو آفیسر نہ مانا۔ لیکن جولیا کی کال پر چیف کنٹرولر آیا اور اس کے بعد وہ بیگ واپس منگوا لیا گیا۔ لیکن چیف کنٹرولر نے اسے جولیا کے حوالے کرنے سے صاف انکار کر دیا اس کا کہنا تھا کہ جب تک بحریہ کا ایڈمرل خصوصی طور پر حکم نہ دے گا بیگ انہیں نہیں دیا جا سکتا البتہ اس نے یہ کہا کہ وہ بیگ یہاں رکھنے کی بجائے اپنی ذاتی کسٹڈی میں رکھے گا۔ پھر جولیا نے مجھے کال کر کے صورتحال بتائی تو میں نے اسے وہیں رکنے کے لئے کہا تاکہ میں ایڈمرل سے بات کر کے بیگ کی واپسی کے آرڈر کراؤں۔ جولیا کے ساتھ وہاں تنویر تھا۔ میں نے ایڈمرل سے رابطہ قائم کیا تو وہ جنگی مشقوں پر تھے۔ ایڈمرل کیا تقریباً تمام آفیسران ہی مشقوں پر تھے۔ چنانچہ میں نے سر سلطان سے بات کی تو سر سلطان نے کہا کہ وہ انتظامات کرتے ہیں اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کا فون آیا کہ حکومت کی طرف سے خصوصی آرڈر کرا دیئے گئے ہیں اور یہ تحریری آرڈرز ابھی دانش منزل پہنچ جائیں گے ابھی چند لمحے پہلے یہ آرڈر پہنچے ہیں اور میں سوچ ہی رہا تھا کہ خود یہ آرڈر لے کر وہاں جاؤں کہ جولیا کا فون آ گیا۔ اس نے بتایا کہ وہ اور تنویر کیبنے میں موجود تھے کہ اچانک فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور جب وہ کیبنے سے جو عمارت کی دوسری منزل پر ہے نیچے پہنچے تو سیاہ رنگ کی ایک کار انتہائی تیز رفتاری سے شہر کی طرف

جا رہی تھی اس کے پیچھے دو کاریں اور تھیں اور وہاں ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری ہوئی تھیں چیف کنٹرولر اور اس کی سیکرٹری کی بھی گولی مار دی گئی تھی اور وہ ریڈ پرلز باکس غائب تھا۔ جولیا نے مجھے فون کرنے سے پہلے پولیس کو الرٹ کیا اور پھر مجھے کال کیا۔ وہاں کے لوگوں کا بیان ہے کہ کوئی غیر ملکی عورت ایک غیر ملکی مرد کے ساتھ چیف کنٹرولر کے کمرے میں جاتی دکھائی دی اور اس کے بعد راہداری اور عمارت سے باہر خوفناک فائرنگ شروع ہو گئی"۔ بلیک زیرو نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ مادام لیزا خاصی تیز جا رہی ہے اور ہماری سیکرٹ سروس اب واقعی زیرو ہوتی جا رہی ہے"...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب مجھے اس بات کی تو توقع ہی نہ تھی"...... بلیک زیرو نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے خود اس چیف کنٹرولر سے بات کرنی تھی۔ تمہیں ایڈمرل اور دوسرے لوگوں سے کہنے کی کیا ضرورت تھی"...... عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"میں نے جولیا کی کال ملنے ہی پہلے اس سے بات کی تھی لیکن وہ ایکسٹو کے عہدے سے واقف ہی نہ تھا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ایسے عہدیداروں کو واقعی ختم ہو جانا چاہئے"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب یہ محترمہ جولیا صاحبہ کہاں ہیں"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"وہ وہیں گھاٹ پر ہے۔ میں صفدر اور کیپٹن شکیل کو وہاں بھیجنا چاہتا تھا کہ آپ آ گئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اس مادام لیزا کو واقعی سبق ملنا چاہئے۔ وہ بہت تیز جا رہی ہے اور اتنی تیز رفتاری مجھے پسند نہیں ہے۔ میں گھاٹ پر جا رہا ہوں۔ تم صفدر اور کیپٹن شکیل کو وہاں پہنچنے کے آرڈر کر دو"...... عمران نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے گھاٹ کی طرف بڑھتی جا رہی تھی۔ راستے میں پولیس کاروں نے جگہ جگہ چیکنگ کر رکھی تھی اور وہ کاروں کو چیک کر رہے تھے لیکن عمران نے سپیشل ایجنسی کا خصوصی کارڈ دکھا کر اپنے لئے راستہ بنا لیا۔ اس نے سپیشل فورس کا خصوصی کارڈ خود بھی رکھا ہوا تھا اور تمام ممبروں کو بھی مہیا کر دیئے تھے۔ تاکہ پولیس اور دوسرے محکمے سے خواہ مخواہ کی جھک جھک سے نجات مل سکے۔

چنانچہ سپیشل فورس کا یہی کارڈ اس کی کار کو اوکے کراتے ہوئے چیکنگ میں آگے بڑھانے میں معاون ثابت ہوا اور تھوڑی دیر بعد عمران گھاٹ پر پہنچ گیا جہاں پولیس کاروں کے ساتھ ساتھ ایمبولینس اور بحریہ سمیت حکومت کے اعلیٰ ترین حکام اکٹھے تھے۔

زخمیوں کو ایمبولینس میں ہسپتال پہنچا دیا گیا تھا اور اب لاشوں کے فوٹو وغیرہ لے کر انہیں بھی پوسٹ مارٹم کے لیئے ہسپتال بھیجا جا رہا تھا۔ عمران نے ایک سائیڈ پر کار روکی اور پھر وہ جیسے ہی کار سے باہر آیا اسے دور ایک سائیڈ پر جولیا اور تنویر کھڑے نظر آ گئے عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ان کی طرف بڑھ گیا۔

"صفدر اور کیپٹن شکیل نہیں پہنچے ابھی"...... عمران نے قریب جا کر کہا۔

"نہیں وہ ابھی نہیں آئے"...... جولیا نے کہا۔

"تم نے کاروں کے رنگ، ماڈل اور نمبر تو دیکھے ہوں گے"...... عمران نے پوچھا اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"ہاں۔ میں نے اوپر کی کھڑکی سے دیکھا تھا۔ سیاہ رنگ کی بالکل نئے ماڈل کی راؤتھ کار تھی۔ اس کے پیچھے دو کیڈلاک کاریں تھیں۔ ایک براؤن رنگ کی اور دوسری ہلکے نیلے رنگ کی۔ لیکن ان کی نمبر پلیٹوں پر کوئی سیاہ سا مادہ لگا ہوا تھا اس لیئے نمبر صحیح نہیں پڑھے جا سکتے تھے"...... جولیا نے کہا۔ اسی لمحے صفدر اور کیپٹن شکیل بھی وہاں پہنچ گئے۔

"وہاں راہداری میں کوئی آدمی جو زندہ بچ گیا ہو"۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ انہوں نے اچانک مشین گنوں سے گولیوں کی بارش کر دی۔ ایک بھی نہیں بچا"...... جولیا نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا ایک

چھوٹے سے لڑکے کی طرف بڑھ گیا جو ہاتھ میں جوتے پالش کرنے کے سامان کا تھیلا اٹھائے بڑے خوفزدہ انداز میں عمارت کی دیوار سے لگا کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر گہرے خوف و ہراس کے تاثرات نمایاں تھے۔

"بیٹے کیا بات ہے۔ تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو"۔ عمران نے اس کے قریب جا کر اسے پیار سے پچکارتے ہوئے کہا۔ عمران کو اس لڑکے کے چہرے پر ایسے تاثرات نظر آئے تھے جیسے اس نے یہ سارا واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو۔

"وہ۔ وہ بڑے ظالم آدمی تھے۔ وہ یہاں کھڑے رہے اور انہوں نے اندھا دھند گولیاں چلا کر سب کو مار ڈالا"...... لڑکا واقعی بے حد خوفزدہ تھا اور عمران کے پچکارنے پر اس نے ہچکیاں لے کر رونا شروع کر دیا۔

"تم گھبراؤ نہیں۔ یہ لو کچھ رقم۔ باقی دن آرام کرنا"۔ عمران نے جیب سے پانچ سو روپے نکال کر اس کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔ لڑکے کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ وہ خوفزدہ ہونے کے ساتھ ساتھ یقیناً اس لئے بھی پریشان تھا کہ ان حالات میں اب اسے مزید کوئی کام ملنے کی امید باقی نہ رہی تھی۔

"بہت بہت شکریہ جناب۔ ورنہ آج میری اندھی ماں اور مجھے دونوں کو بھوکا ہی سونا پڑتا"...... لڑکے نے ممنون سے لہجے میں کہا۔

"اوہ کہاں رہتے ہو تم"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یعقوب ٹاؤن میں ہماری جھونپڑی ہے جناب"...... لڑکے نے فوراً ہی جواب دیا۔

"تم روزانہ یہیں کام کرتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں جی۔ یہیں کام کرتا ہوں"...... لڑکے نے کہا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کتنے آدمی تھے وہ۔ تم نے کیا دیکھا ہے۔ مجھے تفصیل سے بتاؤ"...... عمران نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔

"آپ پولیس کے آدمی تو نہیں ہیں"۔ لڑکا ایک بار پھر گھبرا گیا

"ارے نہیں بیٹے۔ میرا پولیس سے کوئی تعلق نہیں۔ میں تو بیمہ کمپنی کا آدمی ہوں۔ وہ لوگ جو مال لے گئے ہیں وہ ہماری کمپنی سے بیمہ شدہ تھا"...... عمران نے کہا اور لڑکا جو بیمہ کے متعلق شاید کچھ نہ جانتا تھا۔ البتہ اسے یقین ہو گیا تھا کہ عمران بہرحال پولیس والا نہیں ہے۔

"جناب وہ چھ آدمی تھے۔ انہوں نے اوور کوٹ پہن رکھے تھے۔ جب وہ آئے تھے تو سات تھے ایک ان کا لیڈر تھا اور اسے وہ لوگ شاگان کے نام سے پکار رہے تھے۔ سیاہ رنگ کی کار دوسری طرف سے آئی تھی جناب اور وہ لیڈر پہلے چلا گیا تھا اور جناب۔ میں اس شاگان کو جانتا ہوں۔ وہ بہت خطرناک اور ظالم بدمعاش ہے"...... لڑکے نے یکلخت گھبرائے ہوئے انداز میں کہا

اور دوسرے لمحے اس نے جلدی سے منہ پر اس طرح ہاتھ رکھ لیا جیسے یہ بات اسے نہ کرنی چاہئے تھی مگر اس کے منہ سے نکل گئی تھی۔

"دیکھو۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں اور یہ لو یہ دس ہزار روپے ہیں یہ تم اپنی ماں کو دینا۔ وہ تمہارے لئے گرم کپڑے خریدے گی"...... عمران نے جیب سے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر لڑکے کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ نوٹ آپ مجھے دے رہے ہیں۔ مم۔ مم۔ مگر......" لڑکے کی حالت واقعی خراب ہو گئی تھی۔ شاید اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ کوئی آدمی اتنی بڑی رقم اسے بھی دے سکتا ہے۔

"ہاں۔ یہ تمہارے گرم کپڑوں کے لئے ہیں۔ اچھا اب مجھے کان میں بتا دو کہ یہ شاگان کون ہے اور تم اسے کیسے جانتے ہو"...... عمران نے بڑے نرم اور میٹھے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ یہ یعقوب ٹاؤن کے جیکال کے پاس آتا ہے۔ جیکال بہت بڑا بدمعاش ہے جناب۔ اس کا منشیات کا بہت بڑا اڈہ ہے۔ اور جناب۔ جب یہ شاگان وہاں آتا ہے تو پھر یعقوب ٹاؤن کے کئی گھروں میں رونا پیٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ جیکال کے آدمی تین چار جوان لڑکیوں کو زبردستی اٹھا کر لے جاتے ہیں جناب۔ میری ماں کہتی ہے کہ یہ بہت ظالم لوگ ہیں"...... لڑکے نے آخر رک رک کر کہہ ہی دیا۔

"تم فکر نہ کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ شاباش۔ اب گھر جاؤ اور کسی سے کوئی بات نہ کرنا"...... عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور پھر واپس مڑا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے خاموش کھڑے ان کی باتیں سن رہے تھے۔

"آؤ چلیں۔ ایک کلیو ملا ہے۔ ہمیں یعقوب ٹاؤن کے جیکال کے اڈے میں جانا ہے"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جیکال۔ وہ کون ہے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ہے ایک دادا ٹائپ آدمی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اس بار اس کے ساتھ آئی تھی جبکہ باقی ساتھی تیزی سے اپنی اپنی کاروں کی طرف بڑھ گئے۔

"یہ اب تم ان تھرڈ کلاس ٹائپ غنڈوں کے پاس جاؤ گے"۔ جولیا نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تھرڈ کلاس۔ یہ تم نے کیسے کہہ دیا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"یعقوب ٹاؤن تو بہت غریب لوگوں کی بستی ہے۔ ظاہر ہے وہاں کا غنڈہ تھرڈ کلاس ہی ہو گا"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تھرڈ کلاس نہیں ہیں۔ بلکہ ان کی کوئی کلاس ہی نہیں ہوتی۔ یہ ہمارے معاشرے کے وہ ناسور ہیں جنہیں تھرڈ کلاس کہہ کر نظر

انداز کر دیا جاتا ہے"...... عمران نے کہا اور جولیا خاموش ہو گئی۔

عمران کی کار انتہائی تیز رفتاری سے شہر کے شمال میں بنی ہوئی بستی یعقوب ٹاؤن کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ تنویر اور صفدر کی کاریں اس کے پیچھے تھیں۔

"آخر کیا بات ہے۔ آج تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی سنجیدہ ہو"...... جولیا نے چند لمحوں کے بعد پوچھا۔

"مجھے خیال آ رہا ہے جولیا۔ کہ ہم لوگ اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر ملک کی سلامتی کے لئے بڑی بڑی تنظیموں سے لڑتے ہیں۔ لیکن جس ملک کی سلامتی کی خاطر ہم یہ سب کچھ کرتے ہیں اس ملک میں جیکال جیسے غنڈوں کو کوئی کچھ نہیں کہا جاتا جو ملک کے اندر منشیات پھیلا کر اور غریبوں کی عزتیں لوٹ کر اس ملک کی سلامتی کی جڑیں اندر ہی اندر سے کھوکھلی کرتے رہتے ہیں اور اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جن دنوں میں ہمارے پاس کوئی کام نہیں ہو گا۔ تو فور سٹارز، سنیک کلرز اور ایکشن ماسٹرز کی طرح ہم بھی فارغ دنوں میں ان لوگوں کی صفائی کا کام کریں گے"...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا اور جولیا مسکرا دی۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی تھی۔

"تم جیسے دو چار اور اس ملک میں پیدا ہو جائیں تو میرا خیال ہے کہ یہاں اس قسم کے بدمعاش ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہیں"۔ جولیا نے کہا۔

"سیکرٹ سروس کا ہر ممبر مجھ جیسا ہے۔ بس صرف پٹڑی پر چڑھنے کی دیر ہے"...... عمران نے کہا۔ وہ بدستور سنجیدہ تھا اور پھر اس وقت تک کار میں خاموشی رہی جب تک کار یعقوب ٹاؤن کی حدود میں داخل نہ ہو گئی۔ یہ بستی واقعی غریبوں کی بستی تھی ہر طرف دھول اڑ رہی تھی۔ جھونپڑیاں بغیر کسی پلاننگ اور ترتیب کے بنائی گئی تھیں۔ درمیانی گلیاں انتہائی گندی اور جگہ جگہ گندہ پانی پھیلا ہوا تھا۔ ان گلیوں میں ننگ دھڑنگ اور میلے کچیلے بچے مٹی سے ہی کھیلتے پھر رہے تھے۔

"جیکال کا اڈہ کہاں ہے"...... عمران نے کار روک کر ایک بوڑھے سے پوچھا۔

"ج۔ ج۔ جناب۔ آگے چلے جائیں۔ سب سے بڑی جھونپڑی جس کے اوپر سیاہ رنگ کا جھنڈا ہے وہ جیکال کا اڈہ ہے"...... اس بوڑھے نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا اور عمران نے شکریہ ادا کیا اور ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔ کھیلتے ہوئے بچے کاروں کو راستہ دینے کے لئے ہٹ جاتے لیکن ان کے چہروں پر حیرت نہ تھی۔ اس لئے عمران سمجھ گیا کہ یہاں اکثر کاریں آتی جاتی رہتی ہوں گی اور اسے معلوم تھا کہ یہ کاریں ان غریبوں کی بستی میں کیوں آتی جاتی ہیں اس لئے اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ کار تنگ سی گلی میں جیسے ہی ایک موڑ پر گھومی سامنے ایک خاصا کھلا میدان تھا جس کے ایک کنارے پر وہ بڑی سی جھونپڑی تھی جس پر

سیاہ رنگ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اس میدان میں چھ لمبے تڑنگے غنڈے نما نوجوان چست لباس پہنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے درمیان میں انہوں نے لکڑیوں کا الاؤ جلا رکھا تھا۔ کاروں کو دیکھتے ہی وہ سب یکلخت اٹھ کھڑے ہو گئے۔ ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات تھے۔

عمران نے کار ایک طرف روکی اور جولیا کو نیچے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے نیچے اتر آیا۔ تنویر اور صفدر کی کاریں بھی ان کے پیچھے آ کر رک گئیں اور پھر وہ سب اکٹھے ہی نیچے اترے۔ جولیا کو دیکھ کر ان لوگوں کے لبوں پر بڑی معنی خیز مسکراہٹ ابھر آئی۔ ظاہر ہے جولیا غیر ملکی تھی اور غیر ملکی شاید اس اڈے کے بڑے گاہک سمجھے جاتے ہوں گے۔

"جی"...... ایک لمبے تڑنگے آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ گو اس نے لفظ تو جی کہا تھا لیکن اس کا لہجہ بے حد اکھڑ تھا۔

"جیکال کہاں ہے"...... عمران نے بڑے سرد لہجے میں پوچھا۔

"تم بتاؤ کیا بات ہے۔ میں نائب ہوں اور میرا نام روکی ہے"...... اس آدمی کا لہجہ اور زیادہ اکھڑ ہو گیا۔

"لمبا مال چاہئے۔ جیکال سے بات ہو سکتی ہے"۔ عمران نے کہا

"کتنا"...... روکی نے چونک کر پوچھا۔

"کہا تو ہے کہ لمبا مال چاہئے اور سنو۔ وقت ضائع کرنے کی

ضرورت نہیں ہے“...... عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

”ٹھیک ہے۔ آؤ اندر“...... روکی نے کہا اور جھونپڑی کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اور باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے چلتے ہوئے جھونپڑی کی طرف بڑھ گئے لیکن ابھی وہ سب جھونپڑی کے دروازے سے کچھ دور ہی تھے کہ دروازہ کھلا اور سیاہ رنگت خاصے ٹھوس جسم اور پیلے دانتوں والا کریہہ صورت آدمی باہر نکل آیا۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کی بنیان تھی اور نیچے اس نے جینز پہن رکھی تھی۔ بیلٹ کے ساتھ ہولسٹر میں ایک ریوالور لٹک رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں واقعی سانپ جیسی چمک تھی۔

”کیا بات ہے روکی۔ کون ہیں یہ“...... آنے والے نے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ جولیا پر تو اس کی نظریں جیسے چپک کر رہ گئی تھیں اور آنکھوں میں موجود شیطانی چمک اور بڑھ گئی تھی۔

”تم جیکال ہو“...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

”ہاں۔ میں جیکال ہوں۔ بولو کون لوگ ہو تم“...... اس نے قریب آتے ہوئے بڑے مغرورانہ لہجے میں کہا۔

”ہمیں شاگان نے بھیجا ہے تمہارے پاس“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اچھا بولو کیا بات ہے“...... جیکال نے چونک کر کہا۔

”لمبا مال لینا ہے۔ اندر چلو“...... عمران نے کہا اور جیکال نے سر ہلا دیا۔ شاگان کے حوالے نے اس کے لہجے میں موجود بے

اعتباری کی جھلکیاں غائب کر دی تھیں اور وہ اب مکمل طور پر نارمل نظر آ رہا تھا۔

”ہاں چلو“...... جیکال نے کہا اور پھر وہ انہیں لئے ہوئے جھونپڑی میں داخل ہو گیا۔

”میں اور جولیا اندر جائیں گے۔ تم سب یہیں باہر رکے رہو“...... عمران نے دروازے پر مڑ کر تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل سے کہا اور ساتھ ہی اس نے آنکھ دبا کر مخصوص اشارہ بھی کر دیا اور وہ سر ہلاتے ہوئے وہیں رک گئے۔ جھونپڑی خاصی کشادہ تھی اس کے کئی حصے تھے۔ ایک کشادہ حصے میں کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔

”ہاں بولو۔ کون سا مال چاہئے۔ اور کتنا“...... جیکال نے انہیں کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”تم شاگان کو کب سے جانتے ہو“...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ میں شاگان کو دس برسوں سے جانتا ہوں۔ وہ میرا دوست ہے“...... جیکال نے حیران ہوتے ہوئے جواب دیا۔ ویسے اس کے چہرے پر پیدا ہونے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ اسے عمران کے اس سوال پر حیرت ہوئی ہے۔

”دیکھو جیکال۔ ہمارا کام بہت بڑا ہے۔ دس کروڑ ڈالر کا سودا ہو سکتا ہے۔ ہمیں شاگان کی ٹپ ملی اور پھر شاگان نے ہمیں تمہاری ٹپ دی۔ لیکن ہم پہلے پوری تسلی کر لینا چاہتے ہیں۔ شاگان کے

متعلق ہمیں پوری معلومات نہیں ہیں"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو پھر پہلے اس کے متعلق معلومات حاصل کرنی تھیں پھر میرے پاس آنا تھا"...... جیکال نے سخت اور اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے اور تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم بھروسے کے آدمی ہو۔ اس لئے ہم تمہاری بات پر مطمئن ہو جائیں گے اور ابھی اسی وقت سودا کر کے رقم دے کر واپس چلے جائیں گے۔ مال ہمیں ایک ہفتے بعد چاہئے"...... عمران نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ شاگان بہت بھروسے کا آدمی ہے۔ بہت بڑا آدمی ہے۔ تم خود سوچو کہ جو آدمی چار جوئے خانوں کا مالک ہو وہ کم حیثیت کا نہیں ہو سکتا اور پھر اس کا کلب بھی ہے۔ لائن کلب لیکن یہ اور بات ہے کہ وہ اس کلب کا مالک ہونے کے باوجود وہاں نہیں جاتا۔ وہ جوئے خانوں میں رہتا ہے اور شاگان تو اس کا اصل نام ہے ورنہ سارے لوگ اسے بلیک ٹائیگر کے نام سے جانتے ہیں بولو اب بات سمجھ میں آئی"...... جیکال نے کہا۔

"ہاں۔ بالکل ایسا آدمی واقعی بھروسے کے قابل ہو گا۔ لیکن ہمیں تو بتایا گیا تھا کہ وہ کلب میں ہی رہتا ہے"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ غلط بتایا گیا ہے۔ وہ تو سپریم کلب کے نیچے اپنے جوئے خانے میں ہوتا ہے"...... جیکال نے کہا۔

"اگر ہم یہاں سے واپس جا کر اسے سودے کی اطلاع دینا چاہیں تو وہ وہاں مل جائے گا"...... عمران نے کہا اور اس کا ہاتھ کوٹ کی جیب میں پہنچ گیا۔

"بالکل مل جائے گا اور اگر کہیں گیا بھی ہو گا تو وہیں واپس آئے گا۔ وہ بلیک ٹائیگر کا اصل اڈہ ہے۔ لیکن اب بولو کون سا مال اور کتنا چاہئے"...... جیکال نے اس بار قدرے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اپنی جان کی قیمت بتاؤ۔ تاکہ میں وہ قیمت یہاں کے ان غریبوں میں تقسیم کر دوں جن کی عزتوں سے تم کھیلتے رہتے ہو"۔ عمران کا لہجہ یکلخت غراہٹ آمیز ہو گیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تمہاری یہ جرأت کہ جیکال کے سامنے ایسی بات بولو۔ میں تو شاگان کی وجہ سے چپ تھا"...... جیکال نے یکلخت اچھل کر ہولسٹر سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا۔ ابھی دھماکے کی گونج ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ باہر بھی فائرنگ کی تیز آوازیں اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دی۔ عمران کے ریوالور سے نکلنے والی گولی نے جیکال کا ریوالور اڑا دیا تھا لیکن جیکال خاصا تیز ثابت ہوا۔ اس نے ریوالور ہاتھ سے نکلنے

ہی یکلخت اچھل کر عمران پر چھلانگ لگائی لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ عمران نے اپنی طرف آتے ہوئے جیکال کے سینے پر بس ہاتھ سے تھپکی دی تھی۔ اس کے ساتھ ہی جھونپڑی دھماکوں اور جیکال کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھی۔ جیکال گولیاں کھا کر بری طرح پھڑک رہا تھا۔ لیکن عمران مسلسل ٹریگر دبائے چلا جا رہا تھا۔ اس کا چہرہ چٹانوں سے بھی زیادہ سخت ہو چکا تھا۔ جولیا کے جسم میں اس کا چہرہ دیکھ کر ہی سردی کی تیز لہریں سی دوڑنے لگیں اور پھر آخری گولی عمران نے پھڑکتے ہوئے جیکال کی سر پر ماری اور جیکال کی کھوپڑی ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئی۔

''آؤ جولیا۔ اس درندے کا یہی انجام ہونا چاہئے تھا۔ اگر میرے پاس وقت ہوتا تو میں اس کی ایک ایک ہڈی توڑ دیتا''۔ عمران نے کہا اور تیزی سے جھونپڑی سے باہر آیا تو جیکال کے ساتھی زمین پر لاشوں کی صورت میں پڑے تھے اور اس کے ساتھی ریوالور لئے پھیل کر بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ لوگ اب کہیں نظر نہ آ رہے تھے۔ شاید وہ سب خوف کے مارے چھپ گئے تھے۔

''چلو''...... عمران نے کہا اور پھر وہ بھاگتا ہوا اپنی کار میں بیٹھا اور پھر جولیا کے بیٹھتے ہی اس نے کار آگے بڑھا دی۔ اس کی کار آگے بڑھتے ہی اس کے ساتھی بھی دوڑتے ہوئے کاروں میں سوار

ہوئے اور پھر تینوں کاریں آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتی ہوئی بستی سے باہر جانے والی سڑک پر بڑھنے لگیں۔

اس وقت گلی بالکل سنسان ہو چکی تھی۔ بچے تک اپنی جھونپڑیوں میں دبک گئے تھے۔ شاید پوری بستی پر دہشت طاری ہو گئی تھی اور عمران اس کی وجہ جانتا تھا۔ بستی سے باہر نکلتے ہی عمران نے کار کا رخ اس سڑک کی طرف موڑ دیا جدھر سپریم کلب تھا۔

''تم نے بڑے طریقے سے معلومات حاصل کر لیں ورنہ میرا خیال تھا کہ اس جیکال کی اچھی خاصی پٹائی کرنی پڑے گی''۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وقت نہیں تھا اور ایسے لوگوں سے کچھ معلوم کرنے کے لئے خاصی دردسری کرنا پڑتی''...... عمران نے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

کاریں مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئیں تھوڑی دیر بعد سپریم کلب کے سامنے پہنچ گئیں اور عمران نے کار ایک طرف روکی۔ اور پھر نیچے اترنے سے پہلے اس نے سیٹ کے نیچے موجود خانے سے ایک اور ریوالور نکال کر جیب میں ڈال لیا اور باہر نکل آیا۔ پھر اس نے جولیا سمیت سب ساتھیوں کو کاروں میں ہی رکنے کا کہا اور خود اکیلا تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا۔ کلب میں زیر زمین دنیا کے افراد کا خاصا رش تھا۔ عمران سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

''سنو۔ کسی کو پتہ نہ چلے۔ ہمیں مادام لیزا نے بھیجا ہے۔

شاگان کو یہاں باہر خاموشی سے بلوا لو۔ انتہائی اہم مسئلہ ہے حوالے کے لئے بلیک کراؤن"...... عمران نے کاؤنٹر مین سے دھیمے سے لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا"...... کاؤنٹر مین نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کاؤنٹر کے نیچے رکھا ہوا انٹر کام اٹھایا اور اس کا رسیور اٹھا کر ایک نمبر دبا دیا۔

"لیں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"باس۔ میں کلب کاؤنٹر سے بول رہا ہوں مادام لیزا کے آدمی آئے ہیں۔ انہوں نے حوالے کے لئے بلیک کراؤن کہا ہے وہ کوئی اہم ترین مسئلے پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ کسی کو پتہ نہ چلے اور آپ یہاں آجائیں۔ یہ ضروری ہے"...... کاؤنٹر مین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کتنے آدمی ہیں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور جواب میں کاؤنٹر مین نے بتایا کہ آنے والا اکیلا ہے۔

"مجھے رسیور دو"...... عمران نے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور کاؤنٹر مین کے ہاتھوں سے جھپٹ لیا۔

"ہیلو شاگان۔ میں الیگزینڈر بول رہا ہوں۔ مادام لیزا کا انتہائی اہم پیغام ہے۔ چیف باس کا مسئلہ ہے۔ جلدی سے یہاں آجاؤ۔ یہ بات فون پر نہیں ہو سکتی ورنہ مادام لیزا تمہیں خود کال کر

لیتیں۔ مسئلہ اہم ہے۔ جلدی آجاؤ۔ ہری اپ"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس نے ایک داؤ کھیلا تھا اور اب وہ اس کا نتیجہ دیکھنا چاہتا تھا۔ اس کی کوشش تھی کہ یہاں پر ہنگامہ کھڑا کرنے کی بجائے کسی طرح اکیلا شاگان ہاتھ آجائے تو کام جلدی ہو سکتا ہے اور پھر شاید اس کا داؤ چل گیا کیونکہ تھوڑی دیر بعد کاؤنٹر کی سائیڈ راہداری سے ایک نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا ہال کی طرف پہنچا اور عمران اس کے آنے کے انداز سے ہی سمجھ گیا کہ یہی شاگان ہو سکتا ہے۔

"کون ہے"...... اس نے کاؤنٹر مین سے کہا اور کاؤنٹر مین نے عمران کی طرف اشارہ کر دیا۔

"شاگان۔ باہر کار میں مادام لیزا خود موجود ہیں۔ خاموشی سے باہر آجاؤ"...... عمران نے بڑے پراسرار انداز میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ مادام لیزا کی موجودگی کی بات کاؤنٹر مین سے بھی چھپانا چاہتا ہو۔

"اوہ۔ مگر تم۔ میں نے پہلے تو تمہیں نہیں دیکھا"...... شاگان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کے قدم بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے تھے۔ عمران نے جان بوجھ کر اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا البتہ اس نے اس طرح سر ہلایا جیسے اس بات کا جواب اسے مادام لیزا ہی دے گی۔ ہال سے باہر نکل کر عمران نے اپنی کار کی طرف اشارہ کیا جس کی سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی نظر

آ رہی تھی۔

"یہ تو"...... شاگان کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"تم جا کر پوچھ لو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور پھر جیسے ہی شاگان کار کے قریب پہنچا۔ عمران نے جلدی سے آگے بڑھ کر پچھلا دروازہ اس طرح کھول دیا جیسے وہ چاہتا ہو کہ شاگان کار کے اندر بیٹھ کر بات کرے۔

"لیکن میں"...... شاگان کا دماغ شاید ابھی تک اس صورت حال کو سمجھ نہ سکا تھا کہ عمران کا ہاتھ یکلخت حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی شاگان یوں اچھل کر اندر سیٹ پر جا گرا جیسے عمران نے کسی آدمی کی بجائے کسی گیند کو اندر اچھالا ہو اور عمران بھی ساتھ ہی اندر گھس گیا اور شاگان ابھی سیدھا بھی نہ ہو پایا تھا کہ عمران کا ہاتھ ایک بار پھر گھونسے کی صورت میں آگے بڑھا اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے شاگان کی کنپٹی پر پڑا اور سیدھا ہوتا ہوا شاگان یکلخت واپس گرا اور ساتھ ہی اس کا جسم بے حس و حرکت ہو گیا۔

"اس کا خیال رکھنا"...... عمران نے باہر نکلتے ہوئے جولیا سے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔ جولیا نے پہلے ہی ریوالور نکال لیا تھا اور وہ پیچھے کی طرف ہٹ گئی تھی۔ عمران نے باہر نکل کر دروازہ بند کیا اور پھر وہ گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر آیا اور دوسرے لمحے اس کی کار تیزی سے گھوم کر سڑک پر پہنچی اور آگے بڑھتی گئی۔

شاگان پچھلی سیٹ پر آڑے ترچھے انداز میں بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ یہ عمران کی ہی ذہانت تھی کہ وہ اس قدر ہجوم میں سے شاگان کو اس طرح اغوا کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا کہ کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہوئی تھی۔

"اب اسے کہاں لے جانا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"دیکھتی جاؤ"...... عمران نے کہا اور پھر اگلے چوک سے اس نے کار دائیں طرف جانے والی سڑک پر موڑ دی۔ یہ وہی سڑک تھی جس پر ہارڈرک کا فارم ہاؤس تھا اور پھر سائیڈ روڈ سے ہوتی ہوئی اس کی کار فارم ہاؤس تک پہنچ گئی۔

عمران نے کار روکی اور نیچے اتر کر وہ دوڑتا ہوا فارم ہاؤس کی طرف بڑھا۔ فارم ہاؤس کا پھاٹک بند تھا۔ عمران کو یقین تھا کہ ابھی یہ فارم ہاؤس خالی ہی پڑا ہو گا۔ اس لئے وہ شاگان کو یہیں لے آیا تھا لیکن پھر بھی احتیاطاً اس نے کال بیل کا بٹن دبا دیا اندر کہیں گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی لیکن کوئی ردعمل ظاہر نہ ہوا تو عمران نے آگے بڑھ کر پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کو دبایا تو وہ کھل گئی اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ وہ خود ہی کھڑکی کھول کر باہر آیا تھا جب وہ ٹائیگر کے ساتھ چیکنگ کے لئے آیا تھا اور تب سے یہ کھڑکی کھلی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کے بعد ابھی تک فارم ہاؤس میں کوئی نہیں آیا۔ عمران نے اندر داخل ہو کر پھاٹک کھولا اور پھر باہر آ گیا۔

تم لوگ ادھر ادھر چھپ کر نگرانی کرو گے"...... عمران نے اونچی آواز میں اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود کار میں بیٹھ کر کار اندر لے گیا برآمدے کے سامنے کار روک کر وہ نیچے اترا۔ اس بار جولیا بھی نیچے آ گئی۔

"پھاٹک کے پٹ بند کر دو۔ لاک کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں اسے اندر لے جاتا ہوں"...... عمران نے جولیا سے کہا اور پھر جھک کر اس نے پچھلی سیٹ پر بے ہوش پڑے ہوئے شاگان کو باہر گھسیٹا اور اسے اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا۔ جولیا پھاٹک کی طرف بڑھ گئی تھی۔ عمران بے ہوش شاگان کو اٹھائے ایک بڑے کمرے میں آ گیا۔ اس نے شاگان کو ایک کرسی پر بٹھایا اور پھر ادھر ادھر دیکھنے لگا اور پھر اسے ایک کونے میں پڑی ہوئی رسی کا ڈھیر نظر آ گیا۔ وہ تیزی سے ادھر لپکا اور اس نے پہلے رسی کی مدد سے شاگان کے ہاتھ پشت پر کر کے اس کی کلائیاں باندھیں اور پھر اس کے جسم کو کرسی سے اچھی طرح باندھ کر اس نے باقی رسی سے اس کے پیروں کو بھی باندھ دیا۔ جولیا اس دوران واپس آ چکی تھی۔

"لمبے تشدد کا پروگرام ہے"...... جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ لیکن نجانے یہ شاگان کیسی فطرت کا مالک ہو اس لئے احتیاطاً میں نے اسے باندھ دیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما اور دوسرے لمحے کمرہ چٹاخ کی زوردار آواز سے گونج اٹھا۔ عمران کا بھرپور تھپڑ شاگان کے

چہرے پر پڑا تھا۔ پہلے تھپڑ کی گونج ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران نے دوسرا تھپڑ جڑ دیا اور اس بار شاگان کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس کے ہونٹوں کے کونوں سے خون کی پتلی سی لکیر بہہ نکلی تھی۔

"یہ۔ یہ۔ یہ گک۔ گک۔ کیا مطلب کون ہو تم"...... شاگان نے ہوش میں آتے ہی متوحش نظروں سے جولیا اور عمران کے ساتھ ساتھ کمرے اور اپنے بندھے ہوئے جسم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"عزرائیل کا نمائندہ۔ جانتے ہو عزرائیل کون ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہ تم مجھے کہاں لے آئے ہو۔ اور وہ مادام لیزا۔ اوہ تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے"...... شاگان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اب ذہنی طور پر سنبھل گیا ہے اور اس کے اتنی جلد سنبھل جانے سے ہی عمران سمجھ گیا کہ وہ خاصا سخت جان آدمی ثابت ہو گا۔

"سنو شاگان۔ مجھے مادام لیزا کی رہائش گاہ کا پتہ چاہئے"۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام لیزا۔ میں تو نہیں جانتا کسی مادام لیزا کو"...... شاگان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ اگر تم نہیں جانتے تو پھر تم ہمارے لئے فضول ہو اور میں وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس نے ریوالور سیدھا کیا دوسرے ہاتھ

سے جھٹکا دے کر اس کا چیمبر کھولا جیسے گولیوں کی تعداد چیک کر رہا ہو اور پھر چیمبر بند کر کے اس نے بڑے سرد مہرے انداز میں ریوالور کی نال شاگان کی دونوں آنکھوں کی درمیانی جگہ پر رکھی تو شاگان کی آنکھیں تیزی سے پھٹنے لگیں۔

''ٹھہرو۔ ٹھہرو۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ گولی نہ چلانا۔ میں بتاتا ہوں''...... شاگان کا اعتماد جواب دے گیا تھا اور وہ ہذیانی انداز میں چیخنے لگا۔

''چلو رک گیا۔ اب بتاؤ اس کا پتہ''...... عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد ہو گیا۔

''مجھے پتہ معلوم نہیں۔ وہ بس مجھے فون کرتی ہیں''...... شاگان نے ایک بار پھر سنبھلتے ہوئے کہا۔

''اگر تم اپنے ساتھی یعقوب ٹاؤن کے جیکال اور اس کے چھ ساتھیوں کی لاشیں دیکھ لیتے تو شاید سچ بولنے کا فیصلہ کر لیتے لیکن اب مجھے پھر سو گولیاں تمہارے جسم میں اتارنا پڑیں گی۔ دراصل میرا مسئلہ ہے کہ میں جب کسی کو مارتا ہوں تو سو گولیوں سے کم پر راضی نہیں ہوتا اور تم خود سوچو کہ ایک سو گولی کھا کر آدمی ہلاک ہوتا ہے تو ننانوے گولیوں سے اس کے جسم کا کیا حشر ہوتا ہو گا''...... عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

''جب میں جانتا ہی نہیں ہوں تو''...... شاگان نے کہا ہی تھا عمران نے ٹریگر دبا دیا اور شاگان کے حلق سے چیخ نکلی۔ گولی

اس کے بازو پر پڑی تھی۔

''ابھی سے۔ ابھی تو گنتی شروع ہوئی ہے''...... عمران نے کہا اور دوسری گولی شاگان کی کلائی پر پڑی اور پھر واقعی عمران پر جیسے وحشت کا دورہ پڑ گیا ہو۔ وہ ایک قطار کی صورت میں بازو پر گولیاں برسائے جا رہا تھا اور شاگان بے ہوش بھی ہوا لیکن اگلی ہی گولی اسے پھر ہوش میں لے آئی اور پھر جب نوویں گولی ران میں لگی تو شاگان بری طرح چیخ پڑا۔ اس کا جسم پسینے میں ڈوب گیا تھا۔

''بب۔ بتاتا ہوں۔ رستم کالونی۔ کوٹھی نمبر اٹھارہ''...... شاگان نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اگلی گولی نے اس کی پیشانی میں سوراخ کر دیا اور عمران ایک جھٹکے سے واپس مڑا اور دروازے کی طرف اس طرح بڑھ گیا جیسے اس نے کسی انسان پر نشانہ بازی کرنے کی بجائے کسی ریت کی بوری پر فائرنگ کی ہو۔ اس کا چہرہ اس قدر پتھریلا ہو رہا تھا کہ جولیا کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا کہ یہ عمران کا ہی چہرہ ہے۔ اس نے بے اختیار جھرجھری لی اور عمران کے پیچھے دروازے کی طرف مڑ گئی۔ عمران نے فارم ہاؤس سے نکل کر مخصوص انداز میں ہارن دیا تو فارم کی دونوں سائیڈوں پر چھپی ہوئی کاریں آگے بڑھ آئیں اور عمران انہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا ہوا کار کو آگے بڑھا لے گیا۔

"تم نے واقعی حیرت انگیز ذہانت سے سارا منصوبہ مکمل کر لیا ہے لیزا"...... صوفے نما کرسی پر بیٹھے ہوئے بھاری جسم کے غیر ملکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو باس۔ ویسے یہ ملک انتہائی احمق قسم کے لوگوں سے بھرا ہوا ہے اور یہاں کے تمام لوگ ہی انتہائی احمق ہیں۔ اس لئے مجھے کسی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑا"...... سامنے کرسی پر بیٹھی ہوئی لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

چیف باس تھوڑی دیر پہلے ہی یہاں پہنچا تھا۔ وہ چونکہ خصوصی چارٹرڈ طیارے سے آیا تھا اس لئے وہ جلد پہنچ گیا تھا۔ جبکہ جس ٹیم کو وہ ساتھ لے کر آ رہا تھا وہ عام جہاز سے آ رہے تھے اور ان کے یہاں پہنچنے میں ابھی چھ گھنٹے باقی تھے۔

"وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے تو پھر نظر نہیں آئے"...... باس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں باس۔ میرا خیال ہے کہ میرے سیکشن اور گروپ کا خاتمہ کر دینے کے بعد وہ خاموش ہو گئے ہیں۔ ویسے بھی وہ کسی صورت ہم تک نہیں پہنچ سکتے۔ ہم نے کام ہی ایسا کیا ہے۔ سب کچھ تو قانونی طریقے سے ہوا ہے۔ البتہ یہ سپیشل فورس والی بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ آخر وہ ریڈ پرلز کیوں حاصل کرنا چاہتے تھے"۔ لیزا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے انہیں کہیں سے مخبری ہو گئی ہو۔ میرا خیال ہے کہ مون لائٹ ہوٹل پر چھاپہ بھی اسی چکر میں پڑا ہو گا اور وہیں سے انہیں ریڈ پرلز کے بارے میں علم ہوا ہو گا"...... چیف باس نے کہا۔

"ہو سکتا ہے باس۔ ویسے اب ہمیں آر پی کو کسی اور شکل میں باہر نکالنا ہو گا۔ اب یہ ریڈ پرلز والا سلسلہ نظروں میں آ گیا ہے"...... لیزا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ اب آر پی مکمل طور پر شروع سے ہمارے ہاتھ آ گیا ہے اس لئے اب کوئی پرابلم نہیں ہے۔ پہلے چونکہ آر پی ہمیں صرف ریڈ پرلز کی کھیپ میں ہی یہ مل سکتا تھا اس لئے یہ سلسلہ اپنانا پڑا۔ میں نے پوری پلاننگ کر لی ہے"۔ چیف نے باس کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ سائیڈ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور لیزا چونک کر اٹھی اور اس نے میز کے قریب جا کر رسیور اٹھا لیا۔

"لیں"...... مادام لیزا نے جان بوجھ کر اپنا نام نہ بتایا۔

"میں شاگان کا نمبر ٹو اینڈرسن بول رہا ہوں۔ مادام لیزا سے بات کرائیں"...... دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا۔

"لیں۔ میں لیزا بول رہی ہوں۔ شاگان کہاں ہے"...... مادام لیزا نے اس بار خاصے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام۔ باس شاگان جوئے خانے میں تھے کہ انہیں کاؤنٹر سے کال کیا گیا اور وہ کسی کو بتائے بغیر باہر چلے گئے۔ جب وہ کافی دیر تک واپس نہ لوٹے تو میں نے کاؤنٹر مین سے معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ ایک مقامی آدمی آیا تھا اس نے مادام لیزا کا حوالہ دے کر باس کو باہر بلایا تھا اور باس اس کے ساتھ چلے گئے ہیں۔ کاؤنٹر مین نے یہ بھی بتایا کہ باس اسے پہچانتے نہ تھے تو میں چونک پڑا اور پھر میں نے باہر آ کر معلومات کیں تو مجھے ایک سٹال والے نے بتایا کہ تین کاریں آئی تھیں جن میں سے ایک کار میں ایک غیر ملکی لڑکی بیٹھی تھی۔ جبکہ باقی دو کاروں میں مقامی آدمی تھے۔ اور باس شاگان کو اس لڑکی والی کار کی پچھلی سیٹ پر اس طرح بٹھایا گیا جیسے زبردستی کی گئی ہو اور پھر کاریں واپس چلی گئیں چنانچہ میں نے سوچا کہ آپ کو کال کر لوں"...... اینڈرسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے اگر شاگان سے بات کرنی ہوتی تو میں فون بھی کر سکتی تھی۔ تم فوراً معلوم کرو کہ شاگان کہاں

ہے"...... مادام لیزا نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا بات ہے"...... چیف باس نے لیزا کی بات سن کر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"میرا خیال ہے کہ شاگان کو زبردستی اغوا کیا گیا ہے اور اغوا کرنے والے مقامی اور غیر ملکی لڑکی ہے لیکن کون ایسا کر سکتا ہے"...... لیزا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ یقیناً اسی سپیشل فورس کا کام ہو گا۔ انہوں نے وہاں گھاٹ پر کوئی ایسا آدمی ڈھونڈ نکالا ہو گا جو شاگان کو جانتا ہو گا۔ آخر شاگان یہاں کا مقامی آدمی ہے اور اب وہ لوگ یقیناً اس سے تمہارا پتہ معلوم کریں گے۔ تمہیں خیال رکھنا چاہئے تھا۔ مقامی آدمیوں کو میک اپ کر لینا چاہئے تھا اور سنو ہمیں اب فوراً یہ جگہ چھوڑ دینی چاہئے۔ ابھی اور اسی وقت"...... چیف باس نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں باس۔ لیکن مجھے معلوم ہونا چاہئے کہ یہ کون لوگ ہیں"...... لیزا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

"لیں"...... دوسرے لمحے دروازے پر البرٹ نمودار ہو گیا۔

"البرٹ۔ ہماری اس کوٹھی پر کسی بھی لمحے ریڈ ہو سکتا ہے اور میں چاہتی ہوں کہ ریڈ کرنے والے بچ کر نہ جائیں۔ ایک بھی بچ

کر نہ جائے۔ میں اپنے تحفظ کے ساتھ ساتھ انہیں زندہ گرفتار کرنا چاہتی ہوں"...... لیزا نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام۔ زندہ والی بات تو شاید ممکن نہ ہو۔ البتہ ساتھ والی کوٹھی بھی ہمارے پاس ہے۔ ہم خفیہ راستے سے ادھر منتقل ہو سکتے ہیں"...... البرٹ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس زیرو ریز گن تو ہے۔ تم نے بتایا تھا مجھے"۔ لیزا نے کہا۔

"اوہ۔ یس مادام۔ زیرو ریز گن ہے اور ایک نہیں بلکہ دس ریز گنیں ہیں ہمارے پاس"...... البرٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے جلدی سے مجھے اور چیف باس کو ساتھ والی کوٹھی میں شفٹ کرو اور پھر وہ ریز گنیں ہمیں لادو جلدی فوراً"...... لیزا نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ آئیں"...... البرٹ نے کہا اور پھر تیزی سے ایک طرف کو مڑا۔

"رسک لینے کی ضرورت نہیں ہے لیزا"...... چیف باس نے کہا۔

"اوہ نہیں باس۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ اتنی معمولی سی بات میں کیا رسک ہو سکتا۔ آیئے"...... لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر چیف باس اور مادام لیزا دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے البرٹ کے پیچھے دوڑتے ہوئے ایک راہداری میں آئے۔ راہداری کے اختتام پر

ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ البرٹ نے دروازہ کھولا تو سامنے سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دیں۔ سیڑھیاں اتر کر وہ سب ایک تہہ خانے میں پہنچے اور پھر البرٹ نے ایک دیوار میں میکنزم کے ذریعے خفیہ دروازہ کھولا اور چیف باس اور مادام لیزا کو دوسری طرف جانے کا اشارہ کیا۔ اور وہ دونوں آگے بڑھ گئے۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ دونوں سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچے تو وہ واقعی ساتھ والی کوٹھی میں موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد البرٹ بھی اپنے چار ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ گیا۔ ان کے ہاتھوں میں ایک ایک ریز گن موجود تھی۔

"یہ لیں ریز گنیں۔ میں ضروری سامان شفٹ کر لوں"۔ البرٹ نے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں سامان شفٹ کرنے کی۔ زیرو ریز گن سے میں انہیں بے بس کر دوں گی۔ اور سنو تم سب بدستور اس کوٹھی میں رہو۔ وہ لوگ یقیناً مجھے تلاش کرنے آئیں گے اور جب مجھے نہ پائیں گے تو وہ لازماً تمہیں پکڑ کر تم پر تشدد کرنے کی کوشش کریں گے اور اس دوران میں ان پر ریز گن فائر کر دوں گی۔ لیکن تم اکیلے اندر رہنا۔ تمہارے تمام ساتھی باہر چلے جائیں اور نگرانی کریں اگر کوئی باہر رہ جائے تو یہ مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دیں گے"...... لیزا نے تیز تیز لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ جیسے آپ کا حکم"...... البرٹ نے کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو واپس چلنے کا حکم دیا تو وہ تیزی سے کوٹھی کے

بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

''آخر تم یہ رسک کیوں لینا چاہتی ہو''...... چیف باس نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں باس۔ میں نے یہاں کے لوگوں کو چیک کرلیا ہے۔ وہ بالکل ہی احمق لوگ ہیں۔ میں ان کا تماشہ دیکھنا چاہتی ہوں۔ ویسے بھی اگر انہیں ٹریپ نہ کیا گیا اور کوٹھی خالی ہوئی تو پھر وہ لوگ مستقل ہمارے پیچھے لگے رہیں گے اور ہمارا سارا پروگرام ہی گڑبڑ ہو جائے گا''...... لیزا نے بڑے مطمئن انداز میں کہا اور چیف باس کندھے اچکا خاموش ہو گیا۔ البرٹ واپس جا چکا تھا۔ ظاہر ہے درمیانی خفیہ راستہ بند کر دیا گیا ہوگا۔

''آئیں باس۔ دوسری منزل کے ایک کمرے سے ہم آسانی سے پہلے والی کوٹھی کا صحن اور بیرونی منظر دیکھ سکتے ہیں''...... لیزا نے کہا اور پھر وہ چیف باس کو ساتھ لئے دوسری منزل پر جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔ دوسری منزل میں آتے ہی انہوں نے سب سے پہلے اس کے کمروں کی مکمل چیکنگ کی اور پھر مادام لیزا کو ایک کمرے میں ایک خفیہ خانہ مل گیا۔ اس نے ریڈ پرلز سے بھرا ہوا سیلوفین کا بیگ اس خفیہ خانے میں چھپا دیا اور پھر وہ چیف باس کے پاس دوسرے کمرے میں آ گئی۔ وہ ابھی کمرے میں آئی ہی تھی کہ اچانک اسے تیز بو کا بھبکا سا محسوس ہوا۔ اس نے بے اختیار سانس روکنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکی۔ دوسرے لمحے وہ

ٹکرائی اور پھر کٹے ہوئے شہتیر کی طرح گرتی چلی گئی۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے چیف باس اور اپنے دوسرے ساتھیوں کو بھی گرتے دیکھا تھا۔ کچھ ہی دیر بعد اس کے دماغ میں روشنی کا نقطہ سا چمکا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے دیکھا وہ اسی کمرے میں تھی جہاں اس کا چیف باس اور اس کے باقی ساتھی موجود تھے۔ وہ سب بھی گرے ہوئے تھے۔ انہیں بھی ابھی ہوش آیا تھا اور وہ فرش سے اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''یہ سب کیا ہوا تھا۔ کیا تھا یہ سب''...... مادام لیزا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سپیشل فورس نے شاید یہاں بے ہوشی کی گیس پھیلائی تھی۔ ان کے علاوہ یہ کام کون کر سکتا ہے''...... چیف نے منہ بنا کر کہا۔

''اوہ مگر......'' مادام لیزا نے کہا اور اس نے اپنی ریسٹ واچ دیکھی اور پھر وہ ایک بار پھر چونک پڑی۔

''کیا ہوا''...... چیف باس نے پوچھا۔

''ہم صرف تین منٹ تک بے ہوش رہے ہیں''...... مادام لیزا نے کہا۔

''حیرت ہے۔ ہمیں صرف تین منٹ کے لئے بے ہوش کیا گیا تھا بات کچھ سمجھ نہیں آئی اور اگر یہ سپیشل فورس کا کام ہے تو پھر انہیں تو اب تک یہاں پہنچ جانا چاہئے تھا لیکن......'' چیف باس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ گیس سپیشل فورس کی طرف سے فائر نہیں کی گئی ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اب تک ہم ان کے قبضے میں ہوتے"...... مادام لیزا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کس نے کیا تھا یہ"...... چیف باس نے پوچھا۔

"ہم سے غلطی ہوئی ہے۔ ہم نے اس رہائش گاہ کو صحیح طریقے سے چیک نہیں کیا ہے۔ یہاں کوئی نہ کوئی ضرور موجود ہے اور وہ اس کمرے میں بھی آیا تھا"...... مادام لیزا نے کہا۔

"کون۔ کیا مطلب"...... چیف باس نے کہا۔

"کمرے میں ہلکی ہلکی یوڈی کلون کی خوشبو موجود ہے اور یہ کلون ہم میں سے کوئی استعمال نہیں کرتا۔ جب پہلے میں اس روم میں آئی تھی تو یہ خوشبو یہاں موجود نہ تھی"...... مادام لیزا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کون ہو سکتا ہے وہ"...... چیف باس نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ جو بھی ہے ابھی اسی عمارت میں کہیں چھپا ہوا ہے۔ پہلے ہم اس سپیشل فورس سے نپٹ لیں پھر اسے ڈھونڈیں گے"...... مادام لیزا نے کہا تو چیف باس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز
بلیک کراؤن
مظہر کلیم ایم اے
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

بلیک کراؤن

حصہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

جملہ حقوق دائمی بحق ناشران محفوظ ھیں

اس ناول کے تمام نام، مقام کردار، واقعات اور پیش کردہ چوئیشنز قطعی فرضی ہیں، بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ------ محمد ارسلان قریشی
------ محمد علی قریشی
ایڈوائزر ------ محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 130/-

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ میرے نئے ناول 'بلیک کراؤن' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ناول جس طرح عروج کی طرف بڑھ رہا ہے مجھے یقین ہے کہ اسے پڑھنے کے لئے آپ یقیناً بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنا ایک خط بھی پڑھ لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کسی بھی طرح کم نہیں ہے۔

لاہور۔ سمن آباد سے آصف کامران لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول ہماری پسند کے عین مطابق ہوتے ہیں۔ لیکن آپ سے شکوہ ہے کہ آپ کے پرانے طرز کے ناولوں میں ایکشن اور مزاح کا حسین امتزاج ہوتا تھا وہ اب نئے ناولوں میں کم دکھائی دیتا ہے۔ آپ براہ کرم پرانے طرز کے ایکشن اور مزاح کو بھی مد نظر رکھیں اور تیز ترین ایکشن، سسپنس اور ایڈونچر سے مزین ناول لکھیں۔ ہماری دعا کے کہ اللہ آپ کو طویل حیات وصحت عطا فرمائے اور آپ ہمارے لئے اسی طرح سے لکھتے رہیں۔

محترم آصف کامران صاحب۔ ناولوں کی پسندیدگی اور خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ قارئین ہی مصنف کا اثاثہ ہوتے ہیں۔ آپ اور دیگر قارئین کی فرمائش سر آنکھوں پر۔ جہاں تک ایکشن، مزاح اور ایڈونچر کا تعلق ہے تو میرے ہر ناول میں یہ سب کچھ بدرجہ اتم

موجود ہوتا ہے۔ یہ پچویشن پر ہی منحصر ہوتا ہے کہ کہاں سسپنس آنا چاہئے اور کہاں ایکشن کی ضرورت ہوتی ہے اور رہی بات ایڈونچر کی تو ایڈونچر تو بہرحال ہر ناول میں موجود ہوتا ہی ہے۔ امید ہے آپ مطمئن ہو گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار رستم کالونی کے پہلے چوک پر پہنچ کر ایک سائیڈ پر روک دی اور خود باہر آ گیا۔ جولیا بھی اس کے ساتھ ہی کار سے نکل آئی۔ چند لمحوں بعد صفدر اور تنویر کی کاریں بھی وہاں پہنچ گئیں اور وہ بھی عمران اور جولیا کو کار سے باہر دیکھ کر خود بھی باہر آ گئے۔

"سنو۔ ہم نے اس کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ پر ریڈ کرنا ہے۔ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم بلیک کراؤن کی مادام لیزا ہمارا ٹارگٹ ہے۔ اب میری بات غور سے سنو۔ مادام لیزا کو یقیناً علم نہ ہو گا کہ کوٹھی پر ریڈ ہو رہا ہے۔ اس لئے وہ اپنی جگہ مطمئن ہو گی اور نجانے اس کوٹھی میں کتنے افراد ہوں۔ اس لئے میں اور جولیا ماسک میک اپ کر کے کوٹھی کے اندر جائیں گے اور تم لوگ باہر سے نگرانی کرنا۔ اگر ضرورت پڑی تو میں تمہیں ریڈ کاشن دے کر بلا لوں گا"...... عمران نے انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اس مادام لیزا کو زندہ پکڑنا چاہتے

ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں اور یہ ضروری ہے۔ اس سے ہم بلیک کراؤن تنظیم اور اس کے چیف باس کے متعلق تفصیلات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد اس تنظیم کا مکمل خاتمہ آسان ہو جائے گا۔ میں اس سارے قصے کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن قصہ کیا ہے کچھ اس کا بھی تو پتہ چلے"...... صفدر نے کہا۔

"یہ منشیات کا چکر ہے۔ اتنا تو تمہیں معلوم ہے۔ باقی تفصیلات اپنے چیف سے پوچھ لینا۔ اگر میں نے تمہیں تفصیل بتانی شروع کر دی تو پھر مجھے یہاں ثالثی عدالت لگانی پڑے گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ثالثی عدالت۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا کبھی اس سے واسطہ نہیں پڑا۔ اس لئے تم اس کا مطلب نہیں سمجھ سکتیں۔ یہ شوہر اور بیوی کے درمیان ہونے والے جھگڑے نمٹانے کے لئے لگائی جاتی ہے"...... عمران نے کہا اور اس بار اس کے ساتھی مسکرا دیئے۔

"تم پر پھر دورہ پڑنے لگا ہے"...... جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دورہ پڑنے پر ہی تو یہ عدالت لگائی جاتی ہے۔ بہرحال صفدر تم پہلے جا کر کوٹھی نمبر اٹھارہ کا جائزہ لو۔ ہو سکتا ہے انہوں نے بیرونی طور پر نگرانی کا انتظام کیا ہو۔ میں اور جولیا اس دوران میک اپ کر لیتے ہیں"...... عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"تم کس قسم کا میک اپ کرنا چاہتے ہو۔ کیا وہ مادام لیزا تمہیں پہچانتی ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"پہچاننے والا مسئلہ نہیں ہے۔ میں اندر داخل ہونے اور مادام لیزا سے ملنے کے لئے میک اپ کرنا چاہتا ہوں۔ ہم نے بارما کے باشندوں جیسا میک اپ کرنا ہے تاکہ اپنے ہی ملک کے لوگوں کو دیکھ کر اس کا جذبہ ہم وطنی جاگ پڑے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دوبارہ کار کے اندر بیٹھ گیا۔ اس نے سیٹ کے نیچے موجود باکس سے ماسک باکس نکالا اور اس میں سے ایک ماسک نکال کر اس نے اپنے چہرے اور سر پر چڑھا کر اسے بیک مرر کی مدد سے ایڈجسٹ کیا۔ اب وہ شکل، نقوش اور رنگت کے لحاظ سے واقعی بارما کا ایک باشندہ لگ رہا تھا۔ اس کے بعد جولیا کے چہرے پر ماسک چڑھا کر اس نے خود اسے ایڈجسٹ کیا اور ہر طرف سے مطمئن ہو کر وہ باہر نکلنے ہی لگا تھا کہ کار کا پچھلا دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہو کر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب۔ کوٹھی کی باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے میں نے

چار غیر ملکیوں کو مارک کیا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اوہ۔ کیا وہ بارما کے باشندے تھے جیسے اس وقت ہم ہیں''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''ہاں۔ بالکل وہ آپ جیسے تھے''...... صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب میری بات سن لو۔ میں اور جولیا کار میں اندر جائیں گے۔ جبکہ تم اپنے ساتھیوں سمیت باہر رہو گے اور جب میں ریڈ کاشن دوں گا۔ تب تم نے سب سے پہلے ان نگرانی کرنے والوں پر قابو پانا ہے پھر اندر آنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ اگر ان نگرانی کرنے والوں پر ہم پہلے قابو پالیں تب آپ اندر جائیں۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ عین موقع پر کوئی مسئلہ کھڑا ہو جائے''...... صفدر نے کہا۔

''چلو ٹھیک ہے۔ لیکن اس طرح اگر اندر والے چونک پڑے تو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے ان کی پوزیشنیں چیک کی ہیں ان پر آسانی سے قابو پایا جا سکتا ہے۔ وہ ایک زیر تعمیر کوٹھی کی دیوار کی اوٹ میں اکٹھے موجود ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''اگر ایسا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ جاؤ پہلے ان کا بندوبست کر آؤ اور سنو۔ واپس یہاں آنے کی ضرورت نہیں واچ ٹرانسمیٹر پر کاشن دے دینا۔ ہم یہاں سے چل پڑیں گے''...... عمران نے کہا اور

صفدر سر ہلاتا ہوا کار سے نیچے اتر گیا۔

''عمران۔ ایک بات تو بتاؤ''...... صفدر کے جانے کے بعد جولیا نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ایک بات۔ کیا مطلب۔ ایک سے زیادہ بتانے کی اجازت نہیں ہے''...... عمران نے چونک کر جواب دیا اور جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

''نہیں۔ فی الحال ایک بات کا ہی جواب دے دو''...... جولیا نے دوبارہ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''اچھا پوچھو۔ لیکن تم بھی ایک ہی بات پوچھنا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں نے محسوس کیا ہے کہ تم جلد ہی کسی لڑکی سے شادی کرنے والے ہو اور وہ بھی اپنی کسی رشتہ دار لڑکی سے۔ میں صرف اتنا پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ لڑکی کون ہے''...... جولیا کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

''تم نے محسوس کیا ہے۔ واہ بہت خوب''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا''...... جولیا نے کہا۔

''جواب تو دے دیا ہے اور کیا بتاؤں''...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ واضح طور پر بتاؤ''...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے

کہا۔

"تم نے خود واضح بات نہیں کی۔ یہ لفظ محسوس تو بڑا وسیع لفظ ہے"...... عمران نے بات ٹالنے کے سے انداز میں کہا۔

"میں نے لفظ محسوس اس لئے استعمال کیا ہے کہ تمہارا رویہ مجھ سے یکلخت بدل گیا ہے۔ پہلے تم بات بات پر مذاق کرتے تھے گو یہ مذاق مجھے بے حد برا محسوس ہوتا تھا لیکن اب کافی دنوں سے تمہارا رویہ بدل سا گیا ہے تو مجھے یوں محسوس ہونے لگا ہے جیسے تم اس بارے میں کوئی فیصلہ کر چکے ہو اور میں تمہارے خاندانی رسم و رواج کو بھی جانتی ہوں۔ تمہاری والدہ لازماً اپنے ہی خاندان کی کسی لڑکی کو اپنے اکلوتے بیٹے کی بیوی بنانا چاہتی ہوں گی"...... جولیا کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"تم چونکہ بے حد سنجیدہ ہو گئی ہو۔ اس لئے میں بھی تمہیں سنجیدگی سے جواب دے رہا ہوں۔ تم ہر لحاظ سے اچھی لڑکی ہو۔ لیکن مس جولیانا صاحبہ۔ ہماری زندگیاں ملک و قوم کے لئے وقف ہیں ہمارا ہر سانس ملک کی امانت ہے اور جس نہج پر ہماری زندگیاں گزر رہی ہیں یا گزریں گی۔ اس سٹیج پر ہمارے ذاتی احساسات و جذبات کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ اس لئے میں اس زندگی میں شادی جیسے بکھیڑے پالنے کا قطعی قائل نہیں ہوں۔ یہ ان لوگوں کا کام ہے جو کم از کم سیکرٹ سروس سے متعلق نہیں ہیں اور پھر ہم میں سے کسی کی زندگی کا چراغ صرف ایک گولی کا مرہون منت ہے اور درجنوں

گولیاں ہر لمحے ہمارے اردگرد برستی رہتی ہیں۔ باقی رہی مذاق کرنے والی بات۔ تو دراصل یہ مذاق صرف ذہن کو ہلکا پھلکا رکھنے اور کارکردگی میں سنجیدگی کی گرد جھاڑنے کے لئے ہوتا تھا۔ میرا قطعاً یہ مقصد نہیں رہا کہ میں تمہارے یا کسی اور کے جذبات و احساسات کو مجروح کروں لیکن جب چیف ایکسٹو نے مجھے بتایا کہ میرا یہ مذاق تمہارے جذبات و احساسات کو مجروح کر رہا ہے تو میں نے ناک سے سات لکیریں نکالی تھیں اور اگر کہو تو تمہارے سامنے آٹھویں لکیر بھی نکال سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔ جواب کے آغاز میں تو وہ بے حد سنجیدہ تھا لیکن آخر میں آ کر وہ پھر پٹڑی سے اتر گیا تھا۔

"مطلب ہے کہ تم اب ہم سے وہ خواب بھی چھین لینا چاہتے ہو جو ہماری پتھریلی زندگی میں کبھی کبھی پھول کھلا دیتے ہیں ٹھیک ہے تمہاری مرضی"...... جولیا نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ کیا خوبصورت ڈائیلاگ ہے۔ کون سی فلم سے لیا ہے"۔ عمران نے کہا اور جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"یہ ڈائیلاگ نہیں۔ حقیقت ہے"...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"لیکن ابھی تو تم خواب کہہ رہی تھیں"...... عمران نے چونک کر کہا اور جولیا نے بجائے جواب دینے کے کار کا دروازہ کھولا اور باہر نکل گئی اور عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ اسی لمحے

عمران کی کلائی پر ضربیں لگنے لگیں تو اس نے چونک کر ریسٹ واچ کا ونڈ بٹن باہر کھینچ لیا اور اس کے ساتھ ہی ڈائل پر ایک ہندسہ جلنے بجھنے لگا۔

"یس عمران اٹنڈنگ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ ہم نے چاروں کو ایڈجسٹ کر لیا ہے اور خود بھی پوزیشنیں سنبھال لی ہیں لیکن ایک بات اور میں بتانا چاہتا ہوں۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ ساتھ والی ملحقہ کوٹھی جس کا نمبر انیس ہے اس کی دوسری منزل کے ایک کمرے میں ایک غیر ملکی عورت اور ایک غیر ملکی مرد موجود ہیں۔ غیر ملکی عورت کے ہاتھوں میں ایسی گن ہے جیسے ریز گن ہوتی ہے اور اس کی نظریں بھی کوٹھی نمبر اٹھارہ پر جمی ہوئی ہیں۔ اوور"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ آج شاید محسوسات کا عالمی دن منایا جا رہا ہے۔ پہلے جولیا نے بھی یہی کہا ہے کہ اس نے محسوس کیا ہے اور اب تم بھی محسوس کر رہے ہو۔ اوور"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے اسے صفدر کا ہلکا سا قہقہہ سنائی دیا۔

"مس جولیا نے جو محسوس کیا ہو گا وہ میں جانتا ہوں۔ البتہ میں نے جو محسوس کیا ہے وہ بھی درست ہے۔ گو اس کوٹھی کی دوسری منزل کے کمرے کے شیشے کلرڈ ہیں لیکن جب مجھے شک ہوا تو میں نے اس کا بغور جائزہ لیا ہے۔ اوور"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم نے بھی درست محسوس کیا ہے۔ اب سارا کھیل مجھے بھی محسوس ہونے لگا ہے۔ یہ غیر ملکی عورت یقیناً مادام لیزا ہو گی اور اسے یقیناً ہماری آمد کی اطلاع مل گئی ہے اس لئے وہ ریز گن لئے ہماری محسوسات کو غیر محسوسات میں تبدیل کرنے کے لئے تیار بیٹھی ہے۔ تم ایسا کرو کہ کوٹھی نمبر اٹھارہ کے ساتھ ساتھ انیس کی نگرانی بھی کرو۔ اب میں پہلے کوٹھی نمبر انیس کو محسوس کروں گا۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ میں سمجھ گیا۔ پہلے آپ کوٹھی نمبر انیس پر ریڈ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کی عقبی طرف کھلی ہوئی ہے۔ اوور"...... صفدر نے کہا۔

"اوکے۔ ان محسوسات کا شکریہ۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے گراتے ہوئے کہا اور پھر واچ ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اپنا ماسک اتارنا شروع کر دیا۔

"کیا کر رہے ہو ماسک کیوں اتار رہے ہو"...... جولیا نے کار میں بیٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے محسوس کیا ہے کہ"...... عمران نے کہنا شروع ہی کیا تھا کہ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں اسے ٹوک دیا۔

"سنو عمران۔ تمہیں میرا مذاق اڑانے کا کوئی حق نہیں ہے"۔ جولیا کا لہجہ واقعی بے حد غصیلا تھا۔

"بالکل یہی بات میں نے محسوس کی تھی تو تم ناراض ہو گئیں۔ بہرحال صفدر کی کال سے صورتحال بدل گئی ہے۔ کوٹھی نمبر اٹھارہ میں

ہمارے لئے جال بچھایا گیا ہے۔ اس لئے اب پروگرام بدل دیا ہے میں نے"...... عمران نے کہا۔

"تو میں بھی ماسک اتار دوں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور جولیا نے بھی ماسک اتارنا شروع کر دیا اور عمران کار آگے بڑھا لے گیا۔ پھر اس نے کوٹھی نمبر انیس کی سائیڈ روڈ پر کار موڑ دی اور اسے بڑے اطمینان سے چلاتا ہوا اس کے عقب میں لے گیا ادھر چھوٹی سڑک تھی۔ عمران نے کار آگے جا کر ایک زیر تعمیر کوٹھی کی عقبی دیوار کے ساتھ روکی اور پھر کار سے نیچے اتر آیا۔

"آؤ"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا بھی سر ہلاتی ہوئی نیچے اتر آئی۔ کوٹھی نمبر انیس کی عقبی دیوار خاصی نیچی تھی اور دوسری منزل کی اس طرف کوئی کھڑکی بھی نہ تھی اس لئے عمران جولیا سمیت بڑے اطمینان سے چلتا ہوا عقبی دیوار کی طرف بڑھ گیا اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں اس دیوار کو پار کر کے کوٹھی کے اندر پہنچ گئے۔ چند لمحے دیوار کے ساتھ دبک کر انہوں نے دیوار سے کودنے کا رد عمل چیک کیا اور پھر عمران تیزی سے آگے بڑھ گیا جولیا اس کے پیچھے تھی۔

کوٹھی کی عقبی طرف سیوریج کے پائپ اوپر چھت تک جا رہے تھے چنانچہ عمران ایک پائپ کی طرف بڑھا اور پھر وہ کسی پھرتیلے بندر کی سی تیزی سے اوپر چڑھتا گیا۔ ظاہر ہے جولیا نے بھی اس کی

پیروی کی اور چند لمحوں بعد وہ دونوں یکے بعد دیگرے چھت پر پہنچ گئے۔

"نیچے وہ لوگ موجود ہیں۔ انہیں پیروں کی دھمک محسوس نہیں ہونی چاہئے"...... عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جانتی ہوں"...... جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اچھا اچھا۔ میں بھول گیا تھا کہ تم محسوس کر سکتی ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے اب وہ اس لمحے کو پچھتا رہی تھی جب اس نے عمران سے یہ بات کی تھی کیونکہ اب عمران ایک نئے انداز سے اسے مسلسل زچ کرنے پر تل گیا تھا۔ سیڑھیوں کے دروازے سے نکل کر وہ انتہائی احتیاط سے سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے پہنچے اور پھر ان کے کانوں میں کسی کے باتیں کرنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور عمران نے جیب سے ریوالور نکالا اور آہستہ آہستہ راہداری میں چلتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھنے لگا جہاں سے باتیں کرنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ جولیا بھی اب بے حد محتاط ہو گئی تھی۔

دروازہ بند تھا لیکن اس کی سائیڈ میں موجود کھڑکی کے پٹ کھلے ہوئے تھے اور عمران نے کھڑکی کے پاس رک کر آہستہ آہستہ سر آگے بڑھایا کمرے میں ایک مرد اور ایک عورت موجود تھے۔ اور دونوں کی ان کی طرف سائیڈ تھی اور ان کی نظریں دوسری طرف جمی

ہوئی تھیں۔

”میرا خیال ہے لیزا۔ وہ لوگ شاگان سے یہاں کا پتہ معلوم نہیں کر سکے۔ ورنہ اب تک لازماً وہ یہاں پہنچ جاتے“...... اس مرد نے قدرے تیز آواز میں کہا۔

”مجھے بھی اب یہی محسوس ہونے لگا ہے چیف باس“...... اس لڑکی نے کہا۔

”یہ بھی محسوس کر رہی ہے“...... عمران نے مڑ کر دھیمے لہجے میں جولیا کے کان میں کہا اور جولیا اس بار بے اختیار مسکرا دی۔

”انتہائی ہوشیار رہنا۔ یہ محسوس کرنے والے لوگ مجھے کچھ زیادہ ہی تیز لگ رہے ہیں“...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ریوالور کو کھڑکی کے کھلے ہوئے پٹ کے ساتھ رکھا اور دوسرے لمحے کمرہ گولی چلنے کے زوردار دھماکے سے گونج اٹھا۔ اور گولی چلتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے لپکا اور اس نے پوری قوت سے لات مار کر بند دروازہ کھولا اور ریوالور لئے اندر داخل ہو گیا۔

”تمہیں کیا محسوس ہونے لگا ہے مادام لیزا۔ میں بھی تو سنوں“۔ عمران نے ریوالور کا رخ ان دونوں کی طرف کرتے ہوئے کہا اور کمرے میں موجود دونوں افراد کی آنکھیں حیرت سے اس قدر پھیل گئیں کہ عمران کو خطرہ محسوس ہونے لگا کہ اگر یہی صورتحال رہی تو پھر چہرے پر آنکھیں ہی آنکھیں رہ جائیں گی۔

”تم کون ہو“...... مادام لیزا نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے

کہا۔ ریز گن اس کے ہاتھوں سے نکل کر دور کونے میں جا گری تھی اور اس کے ساتھ کھڑے چیف باس کے چہرے پر ابھی تک حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

”اوہ اچھا اچھا۔ تعارف بھی ضروری ہے۔ دراصل ہم دیسی ٹائپ کے لوگ ہیں اس لئے بغیر تعارف کے ہی بات چیت شروع کر دیتے ہیں۔ ویسے تعارف کی میرے خیال میں ضرورت بھی نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تمہارا نام لیزا ہے۔ اور یہ چیف باس ہے اور اب تم پوچھو گی کہ کس کا چیف باس۔ تو میں بڑے اطمینان سے صحیح جواب دے کر انعام حاصل کرنے کا حقدار بن جاؤں گا۔ بس میرا جواب ہو گا۔ بلیک کراؤن اور تم چیخ کر انعام کا اعلان کر دو گی“...... عمران کی زبان بڑی روانی سے چل پڑی تھی۔

”تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر“...... مادام لیزا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا۔

”بس یہی ایک مرض ہے مجھ میں۔ اسی لئے تو مس جولیانا بھی مجھ سے ناراض رہتی ہیں“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم آخر کیا بکواس کر رہے ہو اور تم کون ہو“...... چیف باس نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”تم اچھے چیف باس ہو کہ اپنی ہی تنظیم کو بکواس کہہ رہے ہو۔ ویسے تم نے یہاں آ کر میرا اچھا خاصا خرچہ بچادیا ہے۔ ورنہ پہلے میرا خیال تھا کہ میں مادام لیزا کے ساتھ ہنی مون منانے کے لئے

جب بار ما جاؤں گا تو تم سے ملاقات ہو جائے گی''...... عمران نے کہا۔ اس کے لبوں پر بڑی شرارت بھری مسکراہٹ دوڑ رہی تھی۔

''عمران۔ وقت ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے''...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔ اسے شاید عمران کا ہنی مون والا فقرہ پسند نہ آیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ مادام لیزا یکلخت اس طرح اچھلی جیسے بجلی چمکتی ہے اور عمران اور جولیا دونوں ہی ضرب کھا کر بے اختیار کئی قدم پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئے۔ اسی لمحے چیف باس نے یکلخت دروازے کی طرف چھلانگ لگائی لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا پشت کے بل واپس فرش پر جا گرا۔

''تم کہاں جا رہے ہو مسٹر چیف باس۔ پہلے فیصلہ تو ہونے دو کہ مجھے کس کے ساتھ ہنی مون منانا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ادھر مادام لیزا نے ان پر چھلانگ لگا کر قلابازی کھائی اور ایک بار پھر وہ اچھل کر ان پر ضرب لگانے کے لئے بڑھی۔

''جولیا''...... عمران نے چیخ کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور جولیا جس کے ہاتھ سے ریوالور پہلی ہی ضرب کی وجہ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔ عمران کی آواز سنتے ہی یکلخت اچھل کر ایک طرف ہٹی اور اچھل کر اپنے اوپر آتی ہوئی مادام لیزا کو اس نے کسی لٹو کی طرح گھوم کر لات جما دی اور مادام لیزا چیختی ہوئی پلٹ کر نیچے گری ہی تھی کہ اس بار جولیا نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ وہ

عمران کا مطلب سمجھ چکی تھی کہ اسے اس مادام لیزا کو سنبھالنا ہے۔

چیف باس نیچے گرتے ہی کسی گیند کی طرح اچھلا اور اس نے یکلخت گھوم کر عمران کے پہلو پر ضرب لگانی چاہی لیکن عمران اس سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے گھوما اور اس بار چیف باس کے حلق سے ذبح ہوتی ہوئی بکری جیسی خرخراہٹ کی آواز نکلی اور وہ فرش پر گر کر اس طرح ہاتھ پیر پٹخنے لگا جیسے اس کے جسم سے کوئی جبراً روح کو باہر کھینچ رہا ہو۔

''آرام سے پڑے رہو مسٹر چیف باس۔ میں ذرا اطمینان سے محسوسات کی جنگ دیکھنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا اور چیف باس واقعی چند لمحے پھڑکنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ عمران کی گھومتی ہوئی لات کی زور دار ضرب نے چیف باس کی ریڑھ کی ہڈی کے بیک وقت کئی مہرے توڑ دیئے تھے۔

ادھر جولیا اور مادام لیزا کے درمیان واقعی زور دار لڑائی جاری تھی۔ مادام لیزا کے لڑنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ کسی صورت میں بھی جولیا سے کم نہیں ہے اور پھر واقعی اس نے جولیا کو بڑے ماہرانہ انداز میں مارشل آرٹس کے خوفناک داؤ میں پھنسا لیا تھا۔ جولیا کا سر مادام لیزا کی دونوں پیروں میں جکڑا زمین پر لگا ہوا تھا اور اس کی دونوں ٹانگیں مادام لیزا نے پکڑ کر انہیں مخالف سمتوں میں دبا رکھا تھا اور عمران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ وہ آگے بڑھ کر جولیا کو اس خوفناک داؤ

سے نجات دلا دے لیکن پھر وہ رک گیا۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کر دیتا تو پھر جولیا باقی تمام عمر خود پر اعتماد نہ کر پاتی اور اسی لمحے جولیا نے یکلخت زمین پر ٹکی ہوئی اپنی دونوں کہنیاں تیزی سے گھما کر زور دار ضرب مادام لیزا کی پنڈلیوں پر ماری اور مادام لیزا بے اختیار چیختی ہوئی نیچے جا گری۔ یہ اس داؤ سے بچنے کا سب سے مشکل ترین دفاع تھا لیکن جولیا نے واقعی اسے بڑے ماہرانہ انداز میں استعمال کیا تھا۔

"ویل ڈن جولیا۔ لیکن میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں صبر سے بچے محسوسات کا انتظار کرتا رہوں"...... عمران نے کہا اور عمران کے اس فقرے نے واقعی جولیا کے جسم میں جیسے پارہ سا بھر دیا۔ مادام لیزا نے گرتے ہی کروٹ بدل کر جولیا کو اپنے جسم کے نیچے دبانا چاہا لیکن جولیا نے اپنے جسم کو زور سے پیچھے کی طرف جھٹکا دیا اور اس کے دونوں پیر پوری قوت سے مادام لیزا کی تھوڑی پر پڑے اور مادام لیزا کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور اس کی گرفت خود بخود جولیا کی ٹانگوں پر سے ختم ہو گئی اور جولیا نہ صرف اچھل کر کھڑی ہونے میں کامیاب ہو گئی بلکہ اس نے کسی لٹو کی طرح گھوم کر پوری قوت سے سینڈل کی ٹو مادام لیزا کے جبڑے پر ماری اور پھر یکلخت جھک کر اس نے لیزا کے ضرب کھا کر مڑتے ہوئے جسم کو دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور اسے یکلخت ذرا سا اوپر اٹھا کر چکر دے کر نیچے پھینکا کہ مادام لیزا پوری طرح مڑ ہی نہ سکی

البتہ اس کا چہرہ جولیا کے سامنے آ گیا پھر جولیا نے اچھل کر دونوں پیر جوڑ کر پوری قوت سے اس کے چہرے پر مار دیئے اور مادام لیزا کے حلق سے خوفناک چیخ نکلی۔ جولیا کی نوک دار ایڑیوں اور جوتے کی ضرب نے واقعی مادام لیزا کے چہرے کا بھرتہ بنا کر رکھ دیا اس کی ناک پچک گئی تھی اور دونوں گالوں میں خوفناک سوراخ بن گئے تھے اور مادام لیزا ایک لمحے کے لئے پھڑکی اور پھر ساکت ہو گئی۔

"بس بس تم نے تو اس بیچاری کو بالکل ہی غیر محسوس بنا دیا ہے اس کا چہرہ تک بگاڑ دیا ہے"...... عمران نے جولیا کو پکڑ کر ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا کیونکہ جولیا اس کے چہرے پر دوبارہ ضرب لگانے کے لئے اچھلنے ہی والی تھی اور جولیا ہانپتی ہوئی ایک طرف ہٹ گئی۔ اس کا چہرہ خون کی حدت سے سیاہ پڑ گیا تھا۔ کیونکہ اس نے اپنے آپ کو لیزا کے جس داؤ سے بچایا تھا اس کا تاثر ابھی تک اس کے چہرے پر موجود تھا۔ یہ ایسا خوفناک داؤ تھا کہ جولیا ہمیشہ کے لئے موت کی تاریکیوں میں ڈوب سکتی تھی۔ عمران نے واچ ٹرانسمیٹر کا ونڈ بٹن کھینچا اور پھر جیسے ہی ڈائل پر سیاہ نقطہ چمکا۔ عمران نے گھڑی کو منہ سے لگا لیا۔

"ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس صفدر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے صفدر نے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گروہ کے سرغنہ قابو میں آ چکے ہیں۔ اب میں کوٹھی میں جا رہا

ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اندر ایک دو آدمی ہی ہوں گے کیونکہ ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے وہ زیادہ آدمی اندر نہ رکھ سکتے تھے۔ بہرحال تم ہوشیار رہنا۔ ہوسکتا ہے میرا خیال غلط ہو۔ اوور"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"آپ اکیلے جائیں گے۔ اوور"...... دوسری طرف سے صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"فی الحال تو اکیلا ہی ہوں اس لئے اکیلا ہی جانا پڑے گا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور جولیا بھی مسکرا دی۔

"تم ان کا خیال رکھنا۔ انہیں زندہ رہنا چاہئے۔ کیونکہ ان سے باقی تنظیم کی تفصیلات معلوم کرنی ہیں"...... عمران نے آگے بڑھ کر ایک طرف پڑی ہوئی ریز گن اٹھاتے ہوئے جولیا سے کہا اور جولیا کے سر ہلانے پر وہ دوڑتا ہوا کمرے سے نکلا اور پھر راہداری کراس کر کے وہ سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے برآمدے میں آ گیا۔

ملحقہ کوٹھی کے ساتھ مشترکہ دیوار کچھ زیادہ اونچی نہ تھی اس لئے وہ برآمدے سے ہوتا ہوا مشترکہ دیوار تک پہنچا اور پھر اس نے گن کاندھے سے لٹکائی اور اچھل کر دونوں ہاتھ دیوار پر رکھے۔ دوسرے لمحے اس کا جسم قوس کی حالت میں اچھل کر دیوار پر جا کر ٹک گیا۔ کوٹھی خالی نظر آ رہی تھی۔ عمران ایک لمحہ ادھر ادھر دیکھتا رہا اور پھر وہ اٹھا اور بجائے اندر کودنے کے وہ دیوار پر تیزی سے

دوڑتا ہوا پچھلی طرف بڑھ گیا۔

عمران کو یقین تھا کہ کوٹھی کے اندر لازماً کوئی موجود ہوگا اور اگر وہ سامنے کے رخ نیچے کودا تو ہوسکتا ہے کہ وہ نشانہ بن جائے اور کھلی جگہ پر وہ آسانی سے نشانہ بن سکتا تھا۔ اس لئے بجائے نیچے کودنے کے وہ پچھلی طرف گیا اور پھر عمارت شروع ہونے سے کچھ فاصلے پر وہ جان بوجھ کر سائیڈ گلی میں زور سے کود گیا۔ اس کے اس طرح کودنے سے اچھا خاصا دھماکہ ہوا اور عمران چاہتا بھی یہی تھا۔ چنانچہ کودنے کے بعد وہ کندھے سے گن اتار کر تیزی سے عمارت کی دیوار کے ساتھ چپک گیا۔ چونکہ یہ سائیڈ گلی سامنے اور پچھلے لان دونوں طرف کھلتی تھی اس لئے وہ فیصلہ نہ کر پا رہا تھا کہ اسے پچھلے لان سے چیک کیا جائے گا یا سامنے سے۔ اس لئے وہ دیوار سے چپکا ہوا دونوں طرف بڑے چوکنے انداز میں دیکھ رہا تھا۔

اسی لمحے اس کے حساس کانوں میں عمارت کے سامنے کے رخ کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی اور اس کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑنے لگی۔ وہ جلدی سے آگے بڑھتا گیا اور پھر عمارت کے کونے پر جا کر رک گیا چند لمحوں کے بعد ایک آدمی کے سامنے کے رخ سے سائیڈ پر آنے کی آہٹ سنائی دی۔ پھر ایک غیر ملکی نے سر باہر نکال کر سائیڈ گلی میں جھانکا ہی تھا کہ عمران نے ریز گن کا ٹریگر دبا دیا۔ ریز گن سے سرخ رنگ کی شعاع نکلی اور جھانکتے ہوئے غیر ملکی کے چہرے پر پڑی دوسرے لمحے ایک چیخ کے ساتھ ہی اس غیر ملکی

کے گرنے کا دھماکہ سنائی دیا اور عمران اچھل کر آگے آیا۔ وہ غیر ملکی بجلی کی سی تیزی سے اٹھ ہی رہا تھا کہ عمران نے دوبارہ ٹریگر دبا دیا اور اس بار گن سے نکلنے والی شعاع اس کے جسم سے ٹکرائی اور وہ دوبارہ زمین پر گر کر ساکت ہو گیا۔

عمران چند لمحے خاموش کھڑا رہا۔ پھر آگے بڑھا اور آہستہ آہستہ سائیڈ سے ہو کر سامنے والے برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن برآمدہ خالی پڑا تھا۔ عمران برآمدے میں داخل ہوا۔ وہ بے حد چوکنا اور محتاط تھا۔ لیکن پھر اسے معلوم ہو گیا کہ کوٹھی خالی پڑی تھی تو اس نے تقریباً پوری کوٹھی گھوم کر چیک کی۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اچانک کوئی چھپا ہوا آدمی نکل آئے۔ کیونکہ ایسی صورت میں وہ آسانی سے ہٹ ہو سکتا تھا۔ لیکن جب پوری کوٹھی چھان مارنے کے بعد اسے یقین ہو گیا کہ کوٹھی میں سوائے اس آدمی کے جو گن کا شکار ہو کر سامنے کے رخ مفلوج ہوا پڑا تھا اور کوئی آدمی نہیں ہے تو وہ تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتا گیا۔

اس نے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھولی اور پھر باہر نکل کر اس نے صفدر اور اپنے ساتھیوں کو ہاتھ اٹھا کر لائن کلیئر ہونے کا مخصوص اشارہ کیا اور اسی لمحے سامنے موجود ایک بڑے درخت کی اوٹ سے صفدر نکل کر تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"میں پھاٹک کھول رہا ہوں۔ تم ان چاروں آدمیوں کو کار میں ڈال کر یہاں لے آؤ اور تنویر اور کیپٹن شکیل کو بھیج کر ملحقہ کوٹھی سے

مادام لیزا اور اس کے چیف باس کو بھی اٹھا کر یہاں لے آؤ"۔

عمران نے صفدر کو ہدایات دیں اور پھر صفدر کے واپس مڑ جانے پر وہ واپس اندر آیا اور اس نے پھاٹک کا بڑا کنڈا کھول دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا واپس کوٹھی میں چلا گیا۔ اسے اب اس بلیک باکس کی تلاش تھی جو مادام لیزا گھاٹ سے واپس لے آئی تھی اور پھر اس نے وہاں تلاشی لینی شروع کر دی لیکن اسے بلیک باکس اور ریڈ پرل کہیں نہ ملے البتہ ایک خفیہ سیف میں اسے چند چھوٹے سائز کے ریڈ پرل ضرور مل گئے تھے۔

"کیا مطلب۔ یہ ریڈ پرل کہاں غائب ہو گئے۔ انہیں تو یہیں ہونا چاہئے تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔ یہ بات سن کر سب کو زبردست جھٹکا لگا کہ ریڈ پرل کا بلیک باکس وہاں سے غائب تھا۔

"آخر کہاں جا سکتا ہے وہ بلیک باکس۔ اسے تو یہیں ہونا چاہئے تھا"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہی تو مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس عمارت کے نیچے ایک تہہ خانہ ملا ہے۔ میں نے اس تہہ خانے کو چیک کیا ہے۔ تہہ خانے سے مجھے چند سرخ موتی اور ایک کونے میں پڑا ہوا ایک کارڈ ملا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور اس نے ایک کارڈ اور ریڈ پرل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیئے۔

عمران نے اس سے کارڈ لیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ کارڈ پر صرف ایک نام لکھا تھا۔ ''کرانگا''۔ کرانگا کا نام دیکھ کر عمران بے اختیار ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔

''کہاں ہے وہ تہہ خانہ مجھے دکھاؤ''...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلایا اور اسے لے کر ایک تہہ خانے میں آ گیا۔ عمران نے نہایت باریک بینی سے اس تہہ خانے کی تلاشی لی تو اسے وہاں سے چند ایسے کلیو ملے جن سے پتہ چلتا تھا کہ وہاں کوئی آدمی چھپا رہا تھا اور اس نے تہہ خانے سے اوپر والی عمارت میں کوئی گیس بھی فائر کی تھی جو بے ہوش کرنے والی گیس ہی ہو سکتی تھی۔

''ہونہہ۔ تو ہمارے یہاں پہنچنے سے پہلے کرانگا نے اپنا کام دکھا دیا ہے۔ وہ یہاں سے بلیک باکس لے گیا ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اسے کرانگا کے بارے میں تفصیلات معلوم تھیں۔

''اب کیا کرنا ہے۔ ہم پہلے بلیک کراؤن کی مادام لیزا کے پیچھے بھاگتے رہے ہیں اب ہمیں کرانگا کو تلاش کرنا ہو گا''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کرانگا کو ہمیں ہر صورت میں ڈھونڈنا ہو گا۔ ریڈ پرل اس کے پاس ہیں اور ہم اسے کسی صورت میں ریڈ پرل یہاں سے نہیں لے جانے دیں گے''...... عمران نے کہا۔

''ان سے پوچھ لیتے ہیں''...... جولیا نے لیزا، چیف باس اور مفلوج آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب یہی کرنا ہو گا''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے سب سے پہلے مفلوج آدمی کی زبان کھلوانے کا فیصلہ کیا اور اس آدمی نے جلد ہی زبان کھول دی۔ اس نے بتایا کہ جب وہ مادام کے ساتھ اس رہائش گاہ میں آئے تھے تو اچانک انہیں تیز بو محسوس ہوئی تھی۔ وہ کچھ دیر کے لئے بے ہوش ہوئے تھے لیکن جلد ہی انہیں ہوش آ گیا تھا۔ کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسی بو تھی اور وہ کیوں بے ہوش ہوئے تھے۔ اس کے بعد انہیں یہ سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہ ملا تھا اور یہ سب ہو گیا تھا۔ اس آدمی کے کہنے کے مطابق ریڈ پرلز جو سیلوفین بیگ میں تھے اور وہ بیگ مادام نے ایک خفیہ خانہ تلاش کر کے اس میں رکھا تھا۔ اس کے بعد وہ بیگ کہاں گیا تھا وہ کچھ نہ جانتا تھا۔

عمران نے سیکرٹ سروس کے ممبران کو فوری طور پر کرانگا کی تلاش میں دوڑا دیا اور وہ خود دانش منزل روانہ ہو گیا۔ بلیک کراؤن کا تو خاتمہ ہو چکا تھا لیکن ریڈ پرلز سے بھرا ہوا سیلوفین بیگ ہاتھ سے نکل جانے کا عمران کو افسوس ہو رہا تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ہر صورت میں کرانگا کو تلاش کرے گا اور اس سے تمام ریڈ پرلز حاصل کر کے ہی دم لے گا۔

"میری سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آ رہی عمران صاحب کہ آخر اس مادام لیزا کو ریڈ پرلز کو اس طرح منشیات کے انداز میں یہاں سے لے جانے کا کیا فائدہ ملتا تھا"...... بلیک زیرو نے سامنے بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھے۔ عمران کے سامنے نہ صرف لیبارٹری کی تجزیاتی رپورٹیں موجود تھیں بلکہ اس نے خود بھی ان پرلز کا دانش منزل کی لیبارٹری میں تجزیہ کیا تھا اور ان سارے تجزیات سے بہرحال یہی بات سامنے آئی تھی کہ یہ عام سا ریڈ پرل ہے جس میں واقعی منشیات کے اثرات موجود ہیں۔

"یہی اصل بات ہے طاہر۔ جس نے مجھے بھی الجھن میں ڈال رکھا ہے۔ میں نے خود بھی اس پوائنٹ پر خاصا مغز کھپایا ہے لیکن کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ اس شاگان کو مزید ٹٹولتے تو شاید اصل بات سامنے آجاتی۔ بہرحال کوئی نہ کوئی بات ایسی ضرور ہے جس کی ہمیں سمجھ نہیں آ رہی۔ میں کم از کم یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ ان معمولی ریڈ پرلز کے لئے بارما کی ایک تنظیم اس قدر بڑا سیٹ اپ اور لاکھوں کروڑوں ڈالرز کے اخراجات کرے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال تھا کہ لیبارٹری تجزیے سے اصل صورتحال سامنے آجائے گی۔ اس لئے میں نے شاگان کو مزید پوچھ گچھ کئے بغیر ہلاک کر دیا تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اس کرانگا کا کیا ہوا۔ اس کے بارے میں کچھ پتہ چلا"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ٹائیگر نے اس سلسلے میں کافی کام کیا ہے۔ اس نے ایئر پورٹ اور ہر اس جگہ سے معلومات اکٹھی کی ہیں جہاں جہاں سے کرانگا یہاں پہنچا تھا۔ ٹائیگر کی رپورٹ کے مطابق کرانگا میک اپ میں یہاں آیا تھا اس نے اپنا نام کارٹر رکھا تھا۔ اس کارٹر کے بارے میں ٹائیگر نے جب تمام معلومات حاصل کیں تو اسے پتہ چلا کہ کرانگا کافی دنوں سے مادام لیزا کے پیچھے لگا ہوا تھا اور وہ اس کی ہر حرکت پر نظر رکھ رہا تھا۔ جب مادام لیزا نے رستم کالونی والی کوٹھی حاصل کی تو کرانگا نے بھی اس کے ساتھ والی کوٹھی ہائر کر لی۔ اس نے کوٹھی میں ایسا سیٹ اپ کیا کہ وہ ساتھ والی کوٹھی میں

موجود مادام لیزا اور اس کے ایک ایک ساتھی پر نظر رکھ سکے۔ اس کا ارادہ مادام لیزا سے ریڈ پرلز سے بھرا ہوا بلیک باکس حاصل کرنا تھا۔ مادام لیزا جب اپنے چیف باس کے ہمراہ اس رہائش گاہ میں پہنچی تو کرانگا اس رہائش گاہ پر حملہ کر کے ان سب کو ہلاک کرنے اور بلیک باکس حاصل کرنے کی پلاننگ کر رہا تھا۔ یہ اتفاق ہی تھا کہ مادام لیزا کو ہمارے بارے میں پتہ چل گیا اور اس نے کوٹھی خالی کر کے فوراً ساتھ والی کوٹھی میں شفٹ ہونے کا پروگرام بنا لیا۔ کرانگا کو بھی علم ہو گیا تھا کہ مادام لیزا اور اس کے چیف باس کو پکڑنے کے لئے میں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پہنچ چکی ہے اور یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ مادام لیزا ریڈ پرلز والا بیگ لے کر خود ہی اس کی رہائش گاہ میں پہنچ گئی۔ مادام لیزا وہاں سے ہم پر حملہ کرنے کا پروگرام بنا رہی تھی۔ کرانگا اسی رہائش گاہ کے ایک تہہ خانے میں چھپا ہوا تھا۔ اس نے مادام لیزا اور اس کے ساتھیوں کو اندر آتے دیکھا تو اس نے فوراً رہائش گاہ میں بے ہوشی کی گیس پھیلا دی۔ یہ ہلکی گیس تھی جو انتہائی زود اثر تھی لیکن اس گیس سے بے ہوش ہونے والا آدمی زیادہ سے زیادہ تین سے چار منٹوں تک بے ہوش رہ سکتا تھا۔ کرانگا نے فیصلہ کیا کہ وہ مادام لیزا اور بلیک کراؤن کے باس کو کچھ نہ کہے بلکہ وہ انہیں ہمارے رحم و کرم پر چھوڑ کر جانا چاہتا تھا اس لئے اس نے ہلکی گیس کا استعمال کیا اور پھر تہہ خانے سے خاموشی سے نکلا اور مادام لیزا کا رکھا ہوا پولیتھین بیگ اٹھایا اور تہہ

خانے کے خفیہ راستے سے نکل گیا۔ اسے یقین تھا کہ ہم بلیک کراؤن کے چیف باس اور مادام لیزا کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ وہ رکے بغیر ایک شہر سے دوسرے شہر اور پھر ایک گھاٹ پر پہنچ گیا اور پھر وہاں ایک مچھیرے کی کشتی میں سوار ہو کر کافرستان روانہ ہو گیا۔ ٹائیگر نے کافرستان میں اپنے جاننے والے انڈر ورلڈ کے افراد سے اس کے بارے میں جب چھان بین کرائی تو پتہ چلا کہ کرانگا کافرستان پہنچ کر رکا نہیں تھا بلکہ اس نے ریڈ پرلز والا بیگ ایکریمیا کوریئر کیا اور پھر نام اور حلیہ بدل کر وہ خود بھی ایکریمیا روانہ ہو گیا۔ کرانگا کا تعلق بارما سے تھا۔ اس کا ریڈ پرل لے کر بارما کی بجائے ایکریمیا جانا مجھے کھٹک رہا تھا۔ جب ٹائیگر نے مجھے یہ ساری تفصیل بتائی تو میں نے ایکریمیا میں موجود ٹرومین سے رابطہ کیا اور اسے ساری تفصیل بتا کر یہ معلوم کرانے کے لئے کہا کہ کرانگا اصل میں ہے کون اور وہ ایکریمیا کیوں گیا ہے اور اس نے ریڈ پرلز ایکریمیا ہی کیوں بھجوائے ہیں“...... عمران نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تو کیا ابھی تک آپ کو ٹرومین نے کوئی رپورٹ نہیں دی ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”نہیں۔ میں اسی کی رپورٹ کا منتظر ہوں البتہ میں نے بارما سے اس بات کی تصدیق کرا لی ہے کہ کرانگا واقعی بارما نہیں پہنچا ہے“...... عمران نے جواب دیا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی

بات ہوتی اسی لمحے ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دی تو عمران نے چونک کر جیب سے سیل فون نکالا اور اسکرین پر ڈسپلے دیکھ کر چونک پڑا۔ اسکرین پر فون کال کی بجائے اس میں موجود جدید ساخت کے لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر کال کا کاشن آ رہا تھا۔

"اوہ ایکریمیا سے کال ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ٹرومین بول رہا ہوں۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ٹرومین کی آواز سنائی دی۔

"عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے مخصوص لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ کے کہنے پر میں نے ایک ریڈ پرل حاصل کیا اور پھر میں نے اس پرل کو ایکریمیا کی ایک خصوصی لیبارٹری میں لے جا کر چیک کرایا ہے۔ ریڈ پرل کے بارے میں ایک نئی بات سامنے آئی ہے۔ اوور"...... ٹرومین نے جواب دیا۔

"کون سی نئی بات۔ اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"لیبارٹری میں اس کی ڈیپ چیکنگ کی گئی تو پتہ چلا ہے کہ یہ دراصل آر پی منشیات نہیں ہے بلکہ کوئی انتہائی قیمتی دھات ہے۔ جسے منشیات اور عام سے ریڈ پرل کی شکل میں سپلائی کیا جاتا تھا۔ مجھے یہ اطلاعات بھی ملی ہیں کہ اس کرانگا تنظیم کا سیٹ اپ پاکیشیا

میں بھی موجود ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹرومین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران اور بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

"دھات۔ کون سی دھات۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے کئی لیبارٹریوں میں تجزیہ کرایا ہے لیکن کسی دھات کے بارے میں علم نہیں ہو سکا البتہ پرائیوٹ لیبارٹری میں تجزیہ کرنے والے میرے ایک دوست جس کا نام سٹیون ہے کا اصرار ہے کہ اس میں انتہائی قیمتی دھات شامل ہے۔ اوور"۔ ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ کہ تمہارے دوست سٹیون کو اس دھات کی موجودگی کا کیسے علم ہوا۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"اس نے ذاتی طور پر اپنی قائم کردہ لیبارٹری میں آر پی چیک کیا ہے اور چونکہ اس کا تعلق معدنیات دریافت کرنے والے ریسرچر سے ہے اس لئے اس نے خصوصی طور پر بتایا ہے کہ آر پی کو ایک مخصوص قسم کی دھات جسے کلاڈیم کہتے ہیں کی مدد سے ٹھوس شکل میں ڈھالا گیا ہے اور اسے ریڈ پرل کی شکل دی گئی ہے۔ اگر اس میں سے کلاڈیم نکال دیا جائے اور اسے ایک خاص پروسس سے گزارا جائے تو پھر اسے عام منشیات کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور اسے ایک خاص دھات میں بھی ڈھالا جا سکتا ہے۔ سٹیون کے کہنے کے مطابق یہ دھات یورونیم اور پلاٹینم کے بعد

تیسری طاقتور ترین دھات کلاریسم ہنڈرڈ ہے اور اسے کوڈ میں سی ایچ بھی کہا جاتا ہے۔ اوور"...... ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دیکھ لوں گا۔ تم یہ بتاؤ کہ کرانگا کے بارے میں کیا پتہ چلا ہے۔ اوور"...... عمران نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"اسے ٹریس کیا جا رہا ہے۔ جلد ہی اس کے بارے میں آپ کو مثبت رپورٹ دوں گا۔ اوور"...... ٹرومین نے جواب دیا۔

"اسے جلد سے جلد ٹریس کرو ٹرومین۔ اس کا ملنا بے حد ضروری ہے۔ اگر تمہارے دوست کے کہنے کے مطابق ریڈ پرل واقعی قیمتی دھات ہے تو پھر یہ سن لو کہ کرانگا پاکیشیا سے اس دھات کی بہت بڑی مقدار لے کر نکل گیا ہے جو صرف اور صرف پاکیشیا کی امانت ہے اور ہمیں ہر حال میں وہ سارے ریڈ پرل واپس پاکیشیا لانے ہیں۔ اوور"...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس عمران صاحب۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں نے پورے ایکریمیا میں اپنے آدمیوں کا جال پھیلا دیا ہے۔ مجھے ایک چھوٹا سا بھی سراغ مل گیا تو ہم اسے کسی بھی صورت میں ہاتھ سے جانے نہ دیں گے۔ اوور"...... ٹرومین نے کہا۔

"اوکے۔ میں تمہاری رپورٹ کا منتظر رہوں گا اور سنو تمہیں ایک اور کام بھی کرنا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"کیا کام۔ اوور"...... ٹرومین نے کہا تو عمران اسے تفصیل

بتانے لگا۔ اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"آر پی منشیات میں بھی استعمال ہوتا ہے اور یہ کلاریسم ہنڈرڈ بھی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہو بھی سہی عمران صاحب تو لیبارٹری تجزیے میں وہ دھات تو بہرحال سامنے آ ہی جاتی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے اس کلاڈیم کے شامل ہونے کے بعد اس دھات کی خاصیت وقتی طور پر ختم ہو جاتی ہو۔ میرا خیال ہے مجھے اس سلسلے میں سرداور سے بات کرنی ہو گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور سرداور کے نمبر تیزی سے پریس کرنے شروع کر دیئے چند لمحوں بعد اس کا رابطہ سرداور سے ہو چکا تھا۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا آپ مجھے لیبارٹری میں کچھ وقت دے سکتے ہیں۔ ایک اہم مسئلے پر بات کرنی ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تمہاری اس قدر سنجیدگی بتا رہی ہے کہ کوئی انتہائی اہم ترین مسئلہ ہے۔ ٹھیک ہے آ جاؤ۔ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے سرداور نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے اپنی لیبارٹری کے تجزیات والی فائل موڑ کر جیب میں رکھی اور پھر وہ دانش منزل کی لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ ریڈ پرل موجود

تھے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل سے نکل کر سر داور کی اس مخصوص لیبارٹری کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی۔

"اب بتاؤ کیا بات ہے۔ مجھے تو ایک ایک لمحہ کاٹنا مشکل ہو گیا تھا"...... سر داور نے عمران کے دفتر میں داخل ہوتے ہی انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ اس عمر میں یہ حالت کہ ایک ایک لمحہ کاٹنا مشکل ہو رہا ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ گیسوں اور کیمیکلز نے آپ کو بوڑھا کر دیا ہو گا مگر......" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی مذاق نہیں چلے گا۔ میں نے تمہارا فون ملنے پر انتہائی اہم ترین کام روک دیئے ہیں کیونکہ تمہاری سنجیدگی نے مجھے اس بات کی اہمیت کا احساس کرا دیا تھا۔ اس لئے اب بھی اسی طرح سنجیدہ رہو"...... سر داور نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ تو پھر پہلے یہ تجزیاتی رپورٹس دیکھ لیں پھر آگے بات ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جیب سے فائل نکال کر سر داور کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اسے واقعی احساس تھا کہ سر داور نے فوری طور پر اس سے ملاقات کے لئے یقیناً اہم ترین کام روک دیئے ہوں گے اس لئے وہ بھی سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"کس چیز کی تجزیاتی رپورٹ ہے یہ"...... سر داور نے فائل کھولتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"آپ دیکھ تو لیں۔ اس میں سب تفصیل موجود ہے"...... عمران

نے کہا اور سر داور سر ہلاتے ہوئے تجزیاتی رپورٹ پر جھک گئے۔ کافی دیر تک اسے دیکھنے کے بعد انہوں نے سر اٹھایا۔

"یہ تو عام سا ریڈ پرل ہے اس میں کلاڈیم شامل کیا گیا ہے اور بس۔ کلاڈیم ایک عام سی دھات ہے۔ جس طرح سے لوہے کے زنک لگ جاتا ہے یہ کلاڈیم بھی ایسی ہی دھات ہے جس کے زنک میں چند مخصوص کیمیکلز ملا کر ایسے ہی پرلز یا نقلی ڈائمنڈز بنائے جا سکتے ہیں اور بس۔ کیا خاص بات ہے اس میں"...... سر داور کے لہجے میں حیرت تھی اور عمران نے انہیں مختصر طور پر اس کا پس منظر بتانا شروع کر دیا۔

"کمال ہے اس عام سے ریڈ پرل کے لئے اس قدر بڑا سیٹ اپ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میرے خیال میں تو اس ریڈ پرل کی مارکیٹ میں کوئی خاص قیمت ہی نہیں ہے"...... سر داور واقعی بری طرح الجھ گئے تھے۔

"آپ کے پاس آنے کی ایک خاص وجہ ہے۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس میں کوئی انتہائی قیمتی اور نایاب دھات سمگل کی جا رہی ہے۔ لیکن حیرت اس بات پر ہے کہ اگر اس میں دھات ہوتی تو یقیناً لیبارٹری تجزیے سے اس کا سراغ مل جاتا لیکن اطلاع درست ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور سر داور کے چہرے پر بے یقینی کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیبارٹری تجزیے کا مطلب ہی یہی

ہوتا ہے کہ اس میں موجود تمام اجزا اور ان کے تناسب کے بارے میں معلوم کیا جا سکے۔ اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو یقیناً تجزیہ میں ظاہر ہو جاتی“...... سرداور نے کہا۔

”آپ بہت بڑے سائنس دان ہیں اس لئے اتنی جلدی نتیجہ نکال لیتے ہیں میں نے تو آپ کے مقابل سائنس کی صرف ابجد ہی پڑھی ہوئی ہے اس لئے میں اتنی جلدی نتیجے پر نہیں پہنچ سکتا۔ میرا خیال ہے کہ کسی خاص فارمولے کے تحت اس دھات کو اس انداز میں اس کلاڈیم میں شامل کیا گیا ہے کہ اس کی اصل خاصیت ہی تبدیل ہو گئی ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے۔ اگر اس کا ٹی پی آر ایس پر تجزیہ کیا جائے تو شاید کوئی مثبت نتیجہ نکل آئے“...... عمران نے کہا اور سرداور کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

”اوہ اوہ۔ آئی ایم سوری عمران۔ ریئلی ویری سوری۔ واقعی مجھے اس طرح فوری طور پر نتیجہ نہیں نکالنا چاہئے تھا اور تمہارے اس طنز کے بعد اب یہ تجزیہ میں خود کروں گا اور پھر اس کی مکمل رپورٹ بناؤں گا۔ اس کا نمونہ کہاں ہے“...... سرداور نے کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے جیب سے دو ریڈ پرل نکال کر سرداور کی طرف بڑھا دیا۔

”ویسے میں نے طنز نہیں کیا تھا۔ حقیقت عرض کی تھی۔ آپ جیسے عظیم سائنس دان کے مقابلے میں واقعی میں سائنس کی صرف

ابجد ہی جانتا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”بس بس۔ اب مزید شرمندہ نہ کرو“...... سرداور نے کہا اور ریڈ پرل لے کر وہ تیزی سے کرسی سے اٹھ کر عقبی دروازے میں غائب ہو گئے اور عمران نے میز پر موجود ایک سائنس میگزین اٹھا کر اس کا مطالعہ شروع کر دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ٹی پی آر ایس تجزیہ انتہائی پیچیدہ ہوتا ہے اور اس پر کم از کم دو گھنٹے تو بہرحال لگ ہی جائیں گے لیکن اسے یہ اطمینان ضرور ہو گیا تھا کہ اس کے طنز کی وجہ سے یہ تجزیہ اب سرداور خود کریں گے اور اس طرح اس تجزیے کے رزلٹ سو فیصد درست ہوں گے ورنہ لازماً وہ اسے اپنے کسی ماتحت کے حوالے کر دیتے اور عمران کے ذہن میں لامحالہ خلش سی رہ جاتی اور پھر واقعی تقریباً ڈھائی گھنٹے بعد سرداور واپس کمرے میں داخل ہوئے اور عمران ان کے چہرے پر موجود جوش و خروش دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ ٹی پی آر ایس تجزیے نے کوئی اہم رپورٹ دے دی ہے۔

”تمہاری اطلاع درست ثابت ہوئی ہے عمران۔ ٹی پی آر ایس تجزیے نے واقعی ساری صورتحال تبدیل کر دی ہے۔ اس میں انتہائی نایاب اور قیمتی ترین سائنسی دھات کلاریسم ہنڈرڈ موجود ہے اور واقعی اسے کیمیائی فارمولے کے تحت تبدیل کر کے اس ریڈ پرل میں اس طرح شامل کیا گیا ہے تاکہ عام لیبارٹریاں کسی صورت بھی اسے ٹریس نہ کر سکیں“...... سرداور نے بڑے جوشیلے لہجے میں کہا۔

"کلاریسم ہنڈرڈ۔ یہ کون سی دھات ہے۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی یہ نام سن کر حیرت ہو رہی تھی۔ کیونکہ آج سے پہلے اس نے کبھی یہ نام نہ سنا تھا اور نہ ہی رسالے یا کتاب میں پڑھا تھا۔

"یہ دھات ارضی نہیں ہے۔ مطلب ہے کہ اس کرۂ ارض کی نہیں ہے بلکہ یہ ایک غیر ارضی دھات ہے۔ بارما میں ایک قدیم شہاب ثاقب گرنے کے بعد سائنسی تجزیے کے دوران یہ دھات سامنے آئی تھی اور اسی شہاب ثاقب کے نام پر ہی اس کا نام بھی رکھ دیا گیا۔ اس دھات کا مزید تجزیہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس دھات کی انتہائی قلیل ترین مقدار میں اس قدر توانائی کا ذخیرہ موجود ہے کہ شاید اس قدر توانائی اس پورے کرۂ ارض پر کبھی نہ پائی جا سکتی ہو۔ مثلاً جس قدر توانائی کا اندازہ سورج میں لگایا گیا ہے۔ اس سے بھی زیادہ توانائی اس کی قلیل مقدار میں موجود ہے۔ اس توانائی کو اس دھات سے نکالنے اور پھر اسے کنٹرول کرنے پر آج کل ایکریمیا کی ایک انتہائی خفیہ لیبارٹری میں بے پناہ کام ہو رہا ہے۔ اگر یہ لوگ اس ریسرچ میں کامیاب ہو گئے تو یوں سمجھو کہ اس کلاریسم ہنڈرڈ کی معمولی سی مقدار دس سالوں تک اس پورے کرۂ ارض کی توانائی کی تمام ضروریات پوری کر سکتی ہے اور تم جانتے ہو کہ یہ دور توانائی کا دور ہے"...... سرداور نے کہا۔ عمران حیرت بھرے انداز میں ان کی بات سن رہا تھا۔

"کمال ہے۔ اس قدر اہم دھات جسے ہم اس دنیا کا مستقبل بھی کہہ سکتے ہیں اور اس پر کام ایک عام سی مجرم تنظیم کر رہی ہے۔ وہ اسے یہاں پاکیشیا سے بھی حاصل کر رہی ہے اور بارما سے بھی اور منشیات کے انداز میں اسے سمگل کر رہی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں یہ کسی عام مجرم تنظیم کا کام ہو ہی نہیں سکتا۔ اس کے پیچھے یقیناً ایکریمیا کی حکومت ہو گی اور جہاں تک اس کے پاکیشیا اور بارما سے برآمد ہونے کی بات ہے تو مجھے یقین ہے کہ چونکہ اس پر صرف ایکریمیا میں کام ہو رہا ہے تو یقیناً ایکریمیا نے اپنے خلائی سیاروں کی مدد سے پاکیشیا اور بارما میں ایسے شہاب ثاقبوں کا سراغ لگا لیا ہو گا جن میں یہ دھات موجود ہو گی"...... سرداور نے کہا۔

"کیا روسیاہ یا کسی اور بڑے ملک کو اس کا علم نہیں ہے"۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"نہیں ایکریمیا نے اسے ٹاپ سیکرٹ رکھا ہوا ہے۔ مجھے بھی اس کے بارے میں اس لئے علم ہو گیا تھا کہ میرا ایک پرانا دوست ڈاکٹر واشٹن ایک لیبارٹری میں اس پر کام کر رہا ہے اور ایک سائنس کانفرنس میں اس سے ملاقات ہو گئی تو اس نے مجھے یہ تفصیل بتائی اور ساتھ ہی یہ وعدہ بھی لے لیا کہ میں اس بارے میں کسی دوسرے سے ذکر نہ کروں گا۔ میرے لئے بھی چونکہ یہ ایک انتہائی انگیز بات

تھی اس لئے ڈاکٹر واسٹن سے اس بارے میں خاصی تفصیل سے بات ہوئی تھی اور اسی وجہ سے میں نے ٹی پی آر ایس کے ذریعے اسے دریافت بھی کر لیا۔ ورنہ شاید میں بھی اس کا سراغ لگانے میں ناکام رہتا“...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اب بات سمجھ میں آ گئی ہے۔ یقیناً یہ سارا سیٹ اپ حکومت ایکریمیا کا ہی ہو گا۔ اس نے عام سی مجرم تنظیم بلیک کراؤن کو اس لئے درمیان میں ڈالا اور اسے منشیات بلکہ نقلی سرخ موتیوں کے انداز میں سپلائی اس لئے کرایا جا رہا تھا تاکہ روسیاہ یا کسی دوسرے بڑے ملک تک اس کی بھنک نہ پہنچ سکے اور یقیناً اس کے موجد بھی ڈاکٹر واسٹن جیسے سائنس دان ہی ہوں گے۔ اب آپ یہ بتائیں کہ کیا اس قیمتی اور نایاب دھات سے پاکیشیا کوئی فائدہ اٹھا سکتا ہے یا نہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اٹھایا تو جا سکتا ہے لیکن......“ سرداور کچھ کہتے کہتے خاموش ہو گئے۔

”لیکن پر آپ کا اٹکنا اس بات کا ثبوت ہے کہ دال میں کچھ کالا ہے“...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”مسئلہ یہ ہے کہ اول تو یہاں ایسی لیبارٹری ہی موجود نہیں ہے جس میں اس پر کام کیا جا سکے اور اگر اس کے لئے نئی لیبارٹری بنائی جائے تو پاکیشیا کے وسائل اس کی اجازت نہ دیں گے لیکن توانائی کا جس قدر بحران ہمارے ملک میں ہے اس قدر بحران شاید

ہی کسی اور ملک میں ہو۔ توانائی کی کمی کی وجہ سے ہی ہم صنعت اور دوسرے میدانوں میں انتہائی پسماندگی کا شکار ہیں۔ اس لئے اس کی ضرورت سب سے زیادہ ہمیں ہے۔ اور پھر یہ دھات ہمارے ملک سے ہی اسمگل ہو کر باہر جا رہی ہے اور وہاں سے ایکریمیا۔ اس پر پہلا حق بھی ہمارا ہے۔ مگر اب کیا کیا جا سکتا ہے سوائے صبر کرنے کے“...... سرداور نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ اگر اس دھات پر کی جانے والی ریسرچ حاصل کر لی جائے اور ساتھ ہی خاصی مقدار میں یہ دھات بھی حاصل کر لی جائے تب پاکیشیا اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ورنہ نہیں“...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ہاں لیکن ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے“...... سرداور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”کیوں ممکن نہیں ہے۔ اس ڈاکٹر واسٹن سے ریسرچ حاصل کی جا سکتی ہے۔ اگر ایکریمیا ہمارے ملک سے خفیہ طور پر یہ دھات اسمگل کرا سکتا ہے تو پھر بھلا ڈاکٹر واٹسن کی ریسرچ کیوں حاصل نہیں کی جا سکتی“...... عمران نے کہا۔

”ڈاکٹر واسٹن کا نام ذہن سے نکال دو۔ کیونکہ ڈاکٹر واسٹن اب زندہ نہیں ہے۔ وہ ایک فضائی حادثے میں ہلاک ہو چکا ہے اور مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ ڈاکٹر واسٹن کس لیبارٹری میں اس پر کام کرتا تھا اور ظاہر ہے یہ کام اکیلے ڈاکٹر واسٹن کے بس کا

بھی نہیں تھا۔ یقیناً پوری ٹیم ہو گی اور اگر ایکریمیا نے اس دھات کو دوسروں کی نظروں سے اوجھل رکھنے کے لئے اس قدر تگ و دو کی ہے تو ظاہر ہے اس نے اس لیبارٹری کو خفیہ رکھنے کے لئے کس قدر وسائل استعمال نہ کیے ہوں گے اور آخری بات یہ کہ نجانے اس پر ہونے والی ریسرچ کس مقام پر پہنچی ہو۔ مکمل ہوئی ہے یا نہیں اور اگر مکمل نہیں ہوئی تو نجانے اس کو مکمل ہونے میں کتنا عرصہ لگ جائے''...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ریسرچ مکمل ہونے یا نہ ہونے کی بات دوسری ہے۔ باقی میری تو زندگی ہی خفیہ لیبارٹریاں ٹریس کرنے میں گزر گئی ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ میں دیکھوں گا کہ اس سلسلہ میں کیا کیا جا سکتا ہے۔ اب مجھے اجازت دیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہو۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سرداور کی لیبارٹری سے نکل کر دوبارہ دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور اس کے ذہن میں مسلسل گلاریسم ہنڈرڈ کا نام ہی گونج رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ مادام لیزا کے پاس بھاری تعداد میں ریڈ پرل موجود تھے جو کرانگا اسے اور اس کے چیف باس کو بے ہوش کر کے لے اُڑا تھا اور اب اس دھات کے سامنے آنے پر اسے یقین ہو گیا تھا کہ مادام لیزا اور اس کے چیف کا تعلق بارما سے نہیں بلکہ ایکریمیا سے تھا اور اگر مادام لیزا اور اس کے چیف باس کا تعلق بارما سے ہی تھا تو وہ ایکریمیا کو بارما سے ریڈ پرل فراہم کر رہے تھے اور یہی کام

دوسری مجرم تنظیم کرانگا کر رہی تھی جس کا سربراہ کرانگا تھا۔ یہ کرانگا کون تھا اس کا حدود اربعہ کیا تھا اس کے بارے میں فی الحال عمران کے پاس کوئی معلومات نہ تھیں۔ اس کے ذہن میں بس ایک ہی بات تھی کہ کرانگا پاکیشیا سے ریڈ پرلز لے گیا ہے جنہیں وہ ہر صورت میں واپس پاکیشیا لانا چاہتا تھا۔ اب چونکہ بارما کے ساتھ ایکریمیا کا نام بھی سامنے آ گیا تھا اور کرانگا کو بارما کے فارن ایجنٹ بھی ٹریس نہیں کر پا رہے تھے اس لئے عمران کے خیال میں کرانگا بارما نہیں بلکہ یہاں سے کافرستان اور کافرستان سے ڈائریکٹ ایکریمیا روانہ ہوا ہو گا۔ اس لئے عمران اب دانش منزل جا کر ایکریمین فارن ایجنٹوں کی ڈیوٹی لگانے کا سوچ رہا تھا تا کہ وہ ایکریمیا میں کرانگا کو ٹریس کریں اور اگر اسے اس بات کا ثبوت مل جاتا کہ کرانگا ایکریمیا میں گیا ہے تو یہ ثابت ہو جاتا کہ کرانگا کا تعلق بارما سے نہیں ایکریمیا سے ہے اور وہ ایکریمیا کے لئے ہی ریڈ پرلز حاصل کر رہا ہے۔

میز کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر ایکریمین نے دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی چونک کر سر اٹھایا اور دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔

"یس کم ان"...... اس نے سخت لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک ایکریمین نوجوان اندر داخل ہوا۔

"آؤ ٹام۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ کیا معلومات ہیں"...... ادھیڑ عمر نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"صورتحال انتہائی مخدوش ہے باس۔ بلیک کراؤن تنظیم کا بارما اور پاکیشیا دونوں جگہوں پر پورا سیٹ اپ ہی ختم کر دیا گیا ہے اور دونوں جگہوں پر یہ کارروائی سنٹرل انٹیلی جنس نے کی ہے۔ فیکٹریاں بھی تباہ کر دی گئی ہیں"...... نوجوان جس کا نام ٹام تھا۔ میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ وہ مکسنگ فارمولا اس کا کیا ہوا"...... ادھیڑ عمر نے

ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"سر میں نے پوری انکوائری کر لی ہے۔ بارما میں یہ مکسنگ فارمولا بلیک کراؤن کے چیف کے پاس تھا وہ مادام لیزا کے ساتھ مارا جا چکا ہے۔ اس لئے مکسنگ فارمولا وہاں کسی کے ہاتھ نہیں لگ سکا"...... ٹام نے کہا۔

"وہاں مال کتنا پکڑا گیا ہے"...... ادھیڑ عمر نے پوچھا۔

"پاکیشیا اور بارما دونوں جگہوں پر مال کی بے حد معمولی سی مقدار پکڑی گئی ہے کیونکہ سیٹ اپ ہی ایسا کیا گیا تھا کہ جو مال تیار ہوتا تھا وہ فوری طور پر یہاں سپلائی کر دیا جاتا تھا"...... ٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مزید کتنا مال ابھی وہاں سے حاصل ہونا رہتا ہے"...... ادھیڑ عمر نے پوچھا۔

"چیف سب سے اچھی بات یہی ہوئی ہے کہ یہ ساری کارروائی آخری سپلائی کے بعد ہی ہوئی ہے۔ ویسے تو بلیک کراؤن وہاں سے منشیات سپلائی کرتی رہتی تھی لیکن ہمارے مال کی آخری کھیپ یہاں پہنچ جانے کے بعد وہاں یہ سب کارروائی ہوئی ہے اور مادام لیزا اور اس کے چیف باس کو کرانگا نے ہلاک کر دیا ہے اور ان کے پاس جتنے بھی ریڈ پرلز تھے کرانگا وہ سب یہاں لانے میں کامیاب ہو گیا ہے اور آپ کو یہ سن کر حیرت ہو گی کہ اس بار مادام لیزا نے سارا خام مال نکال لیا تھا جو ریڈ پرلز کی شکل میں ڈھال کر وہ بارما

لے جانا چاہتی تھی تا کہ وہ ہم سے اس مال کے لئے بارگیننگ کر سکے اور ہم سے پہلے سے زیادہ معاوضہ وصول کر سکے۔ کرانگا کے کہنے کے مطابق بلیک کراؤن کے چیف کو اصل بات کا پتہ چل چکا تھا کہ ریڈ پرل میں منشیات نہیں بلکہ ایک قیمتی دھات ہے جسے ہم اس سے اونے پونے داموں خرید رہے ہیں اس لئے مادام لیزا نے چیف باس کے کہنے پر جوکاری پہاڑوں سے سارا خام مال نکلوا لیا تھا جسے انہوں نے کسی جگہ سٹور کیا تھا اور پھر وہ سارا مال ایک ساتھ بارما لے جانے کی تیاری کر رہے تھے۔ کرانگا ان کے پیچھے تھا۔ اسے ساری حقیقت کا علم ہو گیا کہ مال مادام لیزا کے پاس ہے اور وہ اس مال کے لئے ہم سے منہ مانگا معاوضہ وصول کرنا چاہتی ہے تو اس نے میرے کہنے پر چیف باس کو جو پاکیشیا پہنچا ہوا تھا مادام لیزا کے ساتھ ختم کر دیا اور ان کے پاس مال سے بھرا ہوا جو بیگ تھا وہ حاصل کر لیا تھا اور پھر اس نے پاکیشیا سے نکلنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہ لگائی اور سمندری راستے سے ماہی گیروں کی کشتی میں سوار ہو کر کافرستان پہنچ گیا اور پھر اس نے کافرستان میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک خاص چکر چلایا۔ اس نے اپنے میک اپ میں اپنی جگہ اپنے ایک ساتھی کو کرانگا کے کاغذات پر بارما روانہ کر دیا اور خود اپنے آدمی کے میک اپ میں مال لے کر ایکریمیا آ گیا۔ اس نے کافرستان میں مال کو مختلف پیکٹوں میں پیک کیا تھا اور ان پیکٹوں کو ایکریمیا الگ الگ پتوں پر اور الگ

الگ کوریئر سروس سے روانہ کر دیا تھا اور اس کا بھیجا ہوا سارا مال یہاں بحفاظت پہنچ چکا ہے۔ اب پاکیشیا میں اس مال کی تھوڑی سی مقدار بھی موجود نہیں ہے"...... ٹام نے کہا۔

"کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ اب وہاں مزید مال باقی نہیں رہا"...... باس نے پوچھا۔

"یس سر۔ یہ دیکھئے اسپیس سیکشن کی طرف سے ملنے والی فائنل رپورٹ۔ انہوں نے تصدیق کر دی ہے کہ اب وہاں دونوں جگہوں پر ہمارے مطلب کے مال کا ایک ذرہ بھی باقی نہیں رہا"...... ٹام نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر باس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور باس نے سر ہلاتے ہوئے وہ لفافہ ٹام سے لیا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک کاغذ نکالا۔ جس پر کمپیوٹر ٹائپ تحریر نظر آ رہی تھی۔ وہ کافی دیر تک غور سے اسے پڑھتا رہا۔ پھر اس نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کاغذ تہہ کر کے واپس لفافے میں ڈال دیا۔

"اس بات کی تمہیں کس نے رپورٹ دی ہے کہ مادام لیزا اور بلیک کراؤن کے چیف باس کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اسے ہلاک کرنے والا کرانگا ہی ہے"...... باس نے پوچھا۔

"کرانگا نے ساری تفصیلات خود ہی بتائی ہیں باس"...... ٹام نے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ غلط رپورٹ دے رہا ہو۔ وہ ایکریمین ضرور

ہے لیکن اس کا تعلق بہرحال ایک مجرم تنظیم سے ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس نے مادام لیزا سے حاصل ہونے والے تمام ریڈ پرلز ہمیں نہ دیئے ہوں اور کچھ اپنے پاس محفوظ کر لئے ہوں۔ اس بات کا پتہ لگانا بے حد ضروری ہے کہ کیا تمام ریڈ پرلز ہم تک پہنچ چکے ہیں"...... باس نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"اس کی تصدیق کا ایک طریقہ ہے باس کہ ہم کرانگا کو اغوا کریں اور اسے ڈارک سیل میں پہنچا دیں اور پھر اس سے سارے حالات معلوم کر لئے جائیں"...... ٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ کتنی دیر میں رپورٹ مجھے مل جائے گی"۔ باس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ تین چار گھنٹوں میں باس"...... ٹام نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ اور مکمل رپورٹ حاصل کرو۔ میں اس معاملے میں ایک فیصد بھی رسک نہیں لینا چاہتا۔ میں تمہاری رپورٹ کا انتظار کروں گا"...... باس نے کہا اور ٹام کرسی سے اٹھا اور سلام کر کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جب اس کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا تو باس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھے ہوئے تین مختلف رنگوں کے فونز میں سے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی لہجہ

مؤدبانہ تھا۔

"ہنڈرڈ ون لیبارٹری کے چیف ڈاکٹر تھامسن سے میری بات کراؤ فوراً"...... باس نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ایک بار پھر اس نے ٹام کی اسپیس سیکشن کی رپورٹ لفافے سے نکالی اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ چند لمحوں بعد سفید رنگ کے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی اور باس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر تھامسن لائن پر ہیں باس"...... دوسری طرف وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ڈاکٹر تھامسن میں میکارلے بول رہا ہوں"...... ادھیڑ عمر نے نرم لہجے میں کہا۔

"یس۔ ڈاکٹر تھامسن بول رہا ہوں۔ فرمائیں"...... دوسری طرف سے بھی نرم لہجے میں جواب دیا گیا۔

"سی ایچ کی تمام مقدار بارما اور پاکیشیا سے حاصل کر لی گئی ہے کیا یہ سب آپ کے پاس پہنچ چکی ہے"...... میکارلے نے کہا۔

"ہاں پہنچ چکی ہے۔ لیکن ہمیں فائنل ریسرچ کے لئے مزید مقدار کی بھی ضرورت پڑے گی"...... ڈاکٹر تھامسن نے کہا۔

"سوری ڈاکٹر اس وقت پوری دنیا میں کہیں بھی سی ایچ کا ایک ذرہ تک موجود نہیں ہے۔ سپیشل سیلائٹ کی رپورٹ میرے پاس ہے۔ ویسے مزید چھان بین جاری ہے"...... میکارلے نے کہا۔

"ٹھیک ہے تلاش جاری رکھیں"...... ڈاکٹر تھامسن نے کہا۔

"ریسرچ کب تک فائنل ہو جائے گی ڈاکٹر"...... میکارلے نے پوچھا۔

"ابھی دو تین ہفتے مزید لگیں گے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور میکارلے نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک فائل نکال کر وہ اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ فائل کے مطالعے میں اسے نجانے کتنا وقت لگ گیا کہ میز پر موجود سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور میکارلے نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... میکارلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹام بول رہا ہوں باس۔ کرانگا سے مکمل تفصیلات حاصل ہو گئی ہیں"...... دوسری طرف سے ٹام کی آواز سنائی دی۔

"کیا کوئی خاص بات ہے"...... میکارلے نے کہا۔

"ویسے تو کوئی خاص بات نہیں ہے باس لیکن ایک معمولی سی خلش بہرحال سامنے آئی ہے۔ جسے فون پر ڈسکس نہیں کیا جا سکتا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے پاس خود حاضر ہو جاؤں"...... ٹام نے کہا۔

"اوکے۔ فوراً آجاؤ"...... میکارلے نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

کیونکہ ٹام نے بات ہی ایسی کر دی تھی۔ پھر جب تک دروازے پر دستک کی آواز نہ سنائی دی میکارلے مسلسل یہی سوچتا رہا کہ آخر کون سی خلش پیدا ہو گئی ہے جو ٹام اسے فون پر ڈسکس نہیں کرنا چاہتا۔

"یس کم ان"...... میکارلے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ٹام اندر داخل ہوا۔ اس نے میکارلے کو سلام کیا اور پھر میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں اب بتاؤ کیا بات ہے"...... میکارلے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس ویسے تو خطرے والی کوئی بات نہیں۔ بلیک کراؤن کا چیف مکسنگ فارمولا بتائے بغیر ہی ختم ہو گیا ہے لیکن اس معاملے میں کرانگا نے ایک نام ایسا لیا ہے جس پر مجھے پریشانی لاحق ہو گئی ہے اور یہ نام ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے آدمی علی عمران کا۔ مادام لیزا اور بلیک کراؤن کے چیف باس تک یہی آدمی پہنچا تھا اور شاگان کو بھی اس نے پکڑ لیا تھا اور پھر اس سے اس نے بلیک کراؤن کے بارے میں معلومات حاصل کر کے چھوڑ دیا اور کرانگا کی بتائی ہوئی تفصیل کے مطابق عمران، شاگان کے ذریعے ہی اس ٹھکانے تک پہنچا تھا جہاں مادام لیزا اور بلیک کراؤن کا چیف باس موجود تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس رہائش گاہ کا مکمل محاصرہ کر لیا تھا وہ مادام لیزا اور بلیک کراؤن

کے چیف کو ہلاک کر کے اس سے ریڈ پرل حاصل کرنے آیا تھا۔
یہ تو اتفاق تھا کہ کرانگا نے پہلے ہی اس رہائش گاہ کے ساتھ والی رہائش گاہ حاصل کر لی تھی جسے مادام لیزا نے اپنا ٹھکانہ بنایا تھا۔ مادام لیزا اور چیف باس کو جیسے ہی پتہ چلا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے گھیرے میں آ رہے ہیں۔ وہ فوری طور پر اس رہائش گاہ کو چھوڑ کر ساتھ والی کوٹھی میں شفٹ ہو گئے تھے جو ان کے خیال کے مطابق خالی تھی۔ وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ کرانگا اسی رہائش گاہ میں موجود ہے۔ کرانگا کے کہنے کے مطابق وہ ایک تہہ خانے میں تھا اور اس نے اس عمارت میں اور جس عمارت میں مادام لیزا اور چیف باس موجود تھا پہلے ہی وہاں کی آوازیں سننے اور انہیں مانٹرنگ کرنے کے انتظامات کر لئے تھے۔ اس لئے جیسے ہی اس نے دیکھا کہ مادام لیزا، بلیک کراؤن کا چیف باس اور باقی سب لوگ اس رہائش گاہ میں آ رہے ہیں جہاں وہ چھپا ہوا ہے تو اس نے ان کے وہاں پہنچتے ہی ہر طرف بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا دی۔ یہ گیس فوری اثر کرنے والی تھی۔ گیس پھیلتے ہی بلیک کراؤن کا چیف باس، مادام لیزا اور ان کے ساتھی بے ہوش ہو گئے تھے اور پھر کرانگا نے تہہ خانے سے نکل کر اٹھایا اور خفیہ جگہ پر چھپایا ہوا ریڈ پرلز کا سیلوفین بیگ اٹھا کر وہ واپس اس تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ تہہ خانے میں باہر جانے کے لئے ایک اور خفیہ راستہ تھا۔ وہ ریڈ پرل لے کر فوراً وہاں سے نکل گیا تھا اور پھر وہ رکے

بغیر ایک شہر سے دوسرے شہر اور پھر دوسرے شہر سے سمندری سفر کرتا ہوا کافرستان پہنچا تھا اس کے بعد اس نے مال کو ٹھکانے لگایا اور پھر خود بھی ایکریمیا پہنچ گیا“...... ٹام نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تم نے تو مجھے ڈرا دیا تھا ٹام۔ جب اس عمران کو اس دھات کا علم ہی نہیں ہے تو ہمیں کیا خطرہ ہے۔ باقی رہا کرانگا تو وہ بیشک اس کے خلاف کام کرتا رہے۔ ہمارا منشیات سے کیا تعلق اور کرانگا کو بھی معلوم نہیں کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ وہ بھی تو اسے منشیات کی ایک خاص قسم ہی سمجھتا ہے جس کے ہم اکلوتے گاہک ہیں اور بس“...... میکارلے نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

”باس آپ اس علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جانتے نہیں ہیں۔ میں نے عمران کا نام سامنے آنے پر پاکیشیا میں فوری طور پر اپنے مخصوص ایجنٹوں کو چوکنا کر کے اس بلیک کراؤن والے کیس کے بارے میں رپورٹ طلب کی اور ان سے یہ رپورٹ ملی ہے کہ عمران نے ریڈ پرل کا باقاعدہ لیبارٹری تجزیہ کرایا ہے اور اس لیبارٹری تجزیے کے تحت یہ منشیات ثابت نہیں ہوئی۔ اب ان کے نقطہ نظر سے یہ منشیات کا کیس نہیں رہا۔ اب وہ لازمی اس کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کریں گے اور جس قسم کے یہ لوگ ہیں مجھے یقین ہے کہ جلد ہی انہیں اصل حقیقت کا علم ہو جائے گا۔ اس کے بعد وہ کیا کرتے ہیں۔ یہ آپ بہتر طور پر سمجھ

سکتے ہیں" ...... ٹام نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آخر تم اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے اس قدر مرعوب کیوں ہو۔ کیا اس ترقی پزیر ملک کی سیکرٹ سروس مافوق الفطرت صلاحیتوں کی مالک ہے۔ کیا بگاڑ لے گی یہ سروس ہمارا۔ یہاں ایکریمیا میں بے شمار سرکاری ایجنسیاں ایسی موجود ہیں جو ایک لمحے میں ان کا خاتمہ کرسکتی ہیں" ...... میکارلے نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"یقیناً ایجنسیاں موجود ہیں باس مجھے اس سے انکار نہیں ہے اگر آپ نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ پوچھنا ہے تو آپ ایکریمیا کے صدر سے پوچھ لیں جب بھی کوئی بین الاقوامی مسئلہ پیدا ہوتا ہے تو صدر اور ایکریمین حکومت پاکیشیا کی ہی منت کرتے ہیں کہ اس مسئلے پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حرکت میں لایا جائے۔ اگر آپ صدر صاحب سے بات نہیں کر سکتے تو سیکرٹری ڈیفنس سر میتھیو سے بات کرلیں وہ آپ کو بتائیں گے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا کرسکتی ہے۔ باس یہ لوگ واقعی اس انداز میں کام کرتے ہیں کہ آدمی کو اس بات پر یقین کرنا پڑتا ہے کہ یہ لوگ مافوق الفطرت صلاحیتوں کے حامل ہیں" ...... ٹام نے کہا۔

"ہوں گے۔ تمہارا تعلق چونکہ بس فیلڈ سے ہے۔ اس لئے تم انہیں بہتر طور پر سمجھ سکتے ہو۔ لیکن اس کا ایک حل ہے۔ وہ یہ کہ ہم کرانگا کے اس سارے سیکشن کا ہی خاتمہ کر دیں جس کا رابطہ ہم

سے تھا۔ اس طرح کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ کرانگا، ایکریمیا آنے کے بعد کہاں چلا گیا۔ جب لنک ہی ختم ہو جائے گا تو خطرہ بھی ختم ہو جائے گا" ...... میکارلے نے کہا۔

"ہاں یہ بھی ایک حل ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آسانی سے یہ سب کچھ کرلوں گا۔ ہمارے ساتھ لنکڈ سیکشن کا چیف کرانگا تھا جو اس پوچھ گچھ کے دوران میرے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہے۔ باقی دس افراد اور ہیں۔ ان کا خاتمہ بھی ہو جائے گا لیکن اس کے باوجود ہمیں اس لیبارٹری کو بھی الرٹ رکھنا پڑے گا جہاں اس پر کام ہو رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حکومت کے اعلیٰ ترین حکام کو بھی اس کی رپورٹ دینا ہو گی تاکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آکر ہماری لائن پر لگ جائے تو اس سے نمٹا جا سکے" ...... ٹام نے کہا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری کی تم فکر نہ کرو مجھے بھی نہیں معلوم کہ لیبارٹری کہاں ہے۔ اور شاید صدر ایکریمیا کو بھی معلوم نہ ہو۔ سی ایچ نجانے کتنے ہاتھوں سے ہو کر وہاں تک پہنچتی ہو گی اگر ایسا نہ ہوتا تو یقیناً اب تک روسیاہ، شوگران، گریٹ لینڈ اور کارمن کے ایجنٹ اس کا کھوج لگا چکے ہوتے۔ ہمارا ڈاکٹر تھامسن سے صرف فون پر رابطہ ہے اور یہ فون نمبر کسی طرح بھی ٹریس نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے اس طرف سے تو تم بے فکر رہو۔ باقی کام البتہ تم کرلو۔ اور میں تمہیں آرڈر بھی دے سکتا ہوں کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آئے تو تم

اپنے سیکشن سمیت اس سے ٹکرا بھی سکتے ہو۔ مجھے تمہاری صلاحیتوں پر مکمل اعتماد ہے کہ تم ان سے نمٹ لو گے"...... میکارلے نے کہا۔

"آپ کے اس اعتماد کا شکریہ۔ اس کے باوجود میری درخواست ہے کہ آپ بلیک کوئین کو اس مشن پر تعینات کر دیں کیونکہ بلیک کوئین اور اس کے ساتھی، عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹکر کے لوگ ہیں۔ میں البتہ بلیک کوئین کی مدد کروں گا اور مجھے یقین ہے کہ بلیک کوئین گروپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نہ صرف روک دے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ ان کا خاتمہ کرنے میں بھی کامیاب ہو جائے اور اگر ایسا ہو جائے تو آپ یقین کریں کہ یہ ہماری تاریخی کامیابی ہو گی"...... ٹام نے کہا۔

"بلیک کوئین اور اس کا گروپ یہ کون ہے۔ میں تو نہیں جانتا اسے"...... میکارلے نے چونک کر کہا۔

"آپ جان ہی نہیں سکتے۔ اس کے لئے آپ کو سیکرٹری ڈیفنس سے کہنا پڑے گا۔ وہ آپ کے کہنے پر یقیناً آرڈر کر دیں گے۔ باقی تفصیلات میں براہ راست بلیک کوئین کو بتا دوں گا"۔ ٹام نے کہا۔

"او کے۔ اگر تم کہتے ہو تو میں سیکرٹری ڈیفنس سے کہہ دیتا ہوں"...... میکارلے نے کہا اور سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے دوسری طرف موجود اپنی سیکرٹری کو سیکرٹری ڈیفنس سے بات کرانے کے لئے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"تو آپ نے حتمی فیصلہ کر لیا ہے کہ آپ کلاریسم ہنڈرڈ دھات کو ایکریمیا سے واپس حاصل کریں گے"...... بلیک زیرو نے سامنے بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھے۔

"نہیں میں نے خالی کلاریسم ہنڈرڈ کا کیا کرنا ہے۔ مجھے تو وہ ریسرچ بھی چاہئے جو اس پر ایکریمیا میں کی جا رہی ہے۔ یہ ریسرچ مل جائے تو اس کے بعد سوچا جا سکتا ہے کہ اس سے پاکیشیا کیا مفاد اٹھا سکتا ہے اور کس طرح اٹھا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس بات کا کس طرح پتہ چلے گا کہ ریسرچ مکمل ہو گئی ہے یا نہیں۔ اہم بات یہ کہ یہ ریسرچ کہاں ہو رہی ہے اور اس کا ریسرچر کون ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی دو مسئلے حل ہو جائیں تو یہیں بیٹھے بیٹھے مشن نہ مکمل ہو

جائے"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کے ان کے درمیان مزید بات چیت ہوتی۔ ٹرانسمیٹر کی سیٹی کی مخصوص آواز آپریشن روم میں گونج اٹھی اور عمران نے چونک کر فریکوئنسی ڈسپلے کی طرف دیکھا۔ فریکوئنسی ڈسپلے کے مطابق ایکریمیا سے ٹرومین کی کال تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹرومین کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ٹرومین کی آواز سنائی دی۔

"عمران آٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے ریڈ پرلز کے سلسلے میں ایک اہم بات معلوم کر لی ہے۔ ریڈ پرلز کی شکل میں انتہائی نایاب سائنسی دھات بارما اور پاکیشیا سے ایکریمیا اسمگل کی جا رہی تھی اور یہ سائنسی دھات قدیم شہاب ثاقب کے ٹکڑوں سے حاصل کی جا رہی تھی اور پھر اسے باقاعدہ ایک فیکٹری میں عام سے ریڈ پرل کے ساتھ اس طرح مکس کیا جاتا تھا کہ لیبارٹری تجزیے میں بھی وہ دھات ظاہر نہ ہوتی تھی۔ اوور"...... ٹرومین نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"مجھے یہ معلومات پہلے ہی مل چکی ہیں اور کچھ۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب۔ آئی ایم سوری۔ میں نے سوچا کہ شاید یہ معلومات آپ کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں اوور"...... ٹرومین

نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"تم نے یہ معلومات کیسے حاصل کی ہیں پوری تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا اور میرے ساتھیوں کا کرانگا گروپ سے ٹکراؤ ہوا تھا۔ ہم نے ان کا ایک آدمی پکڑ لیا تھا۔ اسی سے یہ ساری معلومات حاصل ہوئی تھیں۔ مزید پوچھ کچھ کرنے پر اس سے یہ شہاب ثاقب والی بات معلوم ہوئی تھی اور اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ کرانگا کے بارے میں ایک آدمی کے پاس تمام معلومات موجود ہیں۔ اگر اس آدمی کو پکڑ لیا جائے تو کرانگا کے بارے میں تمام معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ کرانگا اب کہاں ہے"...... ٹرومین نے بتایا۔

"کیا نام ہے اس آدمی کا"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کا نام ناٹان ہے اور وہ بارما میں سنٹرل انٹیلی جنس کا آفیسر ہے"...... ٹرومین نے کہا۔

"اوکے۔ اب تم اس بات کا کھوج لگاؤ کہ یہ دھات ایکریمیا میں کس لیبارٹری تک پہنچائی جا رہی تھی۔ اوور"...... عمران نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ عمران صاحب۔ میں اس بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور پھر آپ کو رپورٹ دیتا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹرومین نے جواب دیا اور عمران نے

اور کے کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ناٹان۔ انٹیلی جنس آفیسر۔ یہ نام میرے لاشعور میں موجود ہے"...... عمران نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک وہ اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یقیناً یہ وہی ناٹان ہو گا۔ بالکل وہی ہو گا"۔ عمران نے یکلخت بری طرح چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کچھ پوچھتا عمران نے جلدی سے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اس کی انگلی مسلسل نمبر پریس کیئے چلی جا رہی تھی اور بلیک زیرو اتنے زیادہ نمبر پریس ہوتے دیکھ کر سمجھ گیا کہ عمران فارن کال کر رہا ہے۔

"یس بلیک سٹار"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سپاٹ سی آواز سنائی دی۔

"انکل رابرٹ سے بات کرنی ہے"...... عمران نے بھی اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"وہ شدید بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ہسپتال کا نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ایل ایکس ٹی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی

ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"انکل رابرٹ سے بات کرنی ہے۔ پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران ہونٹ بھینچے خاموش ہو گیا۔

"ہیلو پرنس۔ انکل رابرٹ کو چیک کر لیا گیا ہے۔ فرمائیں۔ کیا بات کرنی ہے آپ نے ان سے"...... اس بار دوسری طرف سے ایک اور آواز سنائی دی البتہ لہجہ سپاٹ کی بجائے مؤدبانہ تھا۔

"ایک بارمائی نژاد آدمی جس کا نام ناٹان ہے۔ یہ پہلے بارما کی مشہور سرکاری ایجنسی بلیک آئرن سے متعلق تھا اور مافیا کا بھی ایجنٹ تھا۔ اس نے بلیک آئرن کی مافیا کے ہاتھوں تباہی میں نمایاں کردار ادا کیا تھا۔ اس کے بعد یہ غائب ہو گیا تھا اور اس کے بعد اس کے متعلق اطلاع ملی تھی کہ یہ کسی اور ملک کی سرکاری ایجنسی سے متعلق ہے۔ ویسے وہ بارما کا ہی رہائشی تھا لیکن اس کا ایکریمیا آنا جانا لگا رہتا ہے۔ کیا یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ آج کل وہ بارما یا ایکریمیا میں کس کا ایجنٹ ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے پوچھا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رسیور پر خاموشی طاری ہو گئی۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد وہی آواز دوبارہ

سنائی دی گئی۔

''ہیلو پرنس۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... بولنے والے نے کہا۔

''یس''......عمران نے کہا۔

''ناٹان ایکریمیا میں بارما کی ایک مجرم تنظیم کرانگا کا ایجنٹ ہے اور اس کا تعلق کرانگا کے منشیات سیکشن سے ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ناٹان ایکریمیا کی ایک سرکاری خفیہ ایجنسی میکارلے کے لئے بھی کام کرتا ہے اور اس کے بارے میں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ وہ اصل میں سارے کام ہی میکارلے ایجنسی کے لئے کرتا ہے جسے عام طور پر سی اے کہا جاتا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''سی اے کے بارے میں آپ کے پاس کیا تفصیلات ہیں''۔ عمران نے پوچھا۔

''اس کے بارے میں ہمارے پاس زیادہ تفصیلات نہیں ہیں۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ سی اے ایکریمیا کی خفیہ ایجنسی ہے۔ جس کے ذمے سرکاری خفیہ سائنسی لیبارٹریوں کو نایاب اور قیمتی سائنسی مواد کی سپلائی ہے۔ ایسا سائنسی مواد جو مارکیٹ میں نہ مل سکتا ہو۔ اس کے چیف کا عہدہ سیکرٹری آف ڈیفنس کے برابر ہے۔ اس کا ایک سرگرم ایجنٹ ہے ٹام جو تمام معاملات کو ڈیل کرتا ہے۔ ٹام اس ناٹان کا ذاتی دوست ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ٹام کے بارے میں مزید تفصیلات''......عمران نے پوچھا۔

''ایک منٹ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر

واقعی ایک منٹ کی خاموشی کے بعد بولنے والے کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''ہیلو پرنس۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... بولنے والے کا لہجہ اسی طرح مؤدبانہ تھا۔

''یس''......عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹام پہلے ناٹان کے ساتھ بلیک آئرن میں تھا۔ بلیک آئرن کے خاتمے کے بعد وہ کرانگا کے ساتھ کام کرنے لگا۔ ساتھ ہی اس نے بارما کے سنٹرل انٹیلی جنس آفس میں سروس جوائن کر لی۔ وہ بارما میں سنٹرل انٹیلی جنس آفیسر کے طور پر بھی کام کرتا رہا ہے اور کرانگا کے لئے بھی کام کرتا رہا ہے اس کے علاوہ وہ ایکریمیا کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسیوں میں بھی کام کرتا رہا ہے۔ انتہائی فعال، تیز اور ہوشیار ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ بظاہر بزنس کرتا ہے اور بلیک کوئین کارپوریشن کا اہم حصہ دار ہے۔ کارپوریشن کی سربراہ بلیک کوئین کا وہ بوائے فرینڈ بھی ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یہ بلیک کوئین وہی تو نہیں جو پہلے ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی بگ سیکرٹ میں کام کرتی تھی''......عمران نے چونک کر پوچھا۔

''اس کے لئے مجھے بلیک کوئین کا ڈیٹا نکلوانا پڑے گا۔ ویسے پرنس آپ کے سوالات کی تعداد مسلسل بڑھتی چلی جا رہی ہے''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اگر آپ پیمنٹ کی بات کر رہے ہیں تو پھر پیمنٹ کی فکر

مت کریں وہ ہو جائے گی"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"او کے۔ پھر ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو پرنس"...... اس بار تقریباً دس منٹ کے بعد آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"بلیک کوئین وہی لڑکی ہے جو پہلے بگ سیکرٹ کی ایجنٹ تھی۔ اس کے کریڈٹ پر بے شمار کارنامے ہیں۔ یہ انتہائی تیز طرار، فعال اور ہوشیار ایجنٹ ہے۔ اب ایکریمیا میں اس کے گروپ کو باقاعدہ سرکاری حیثیت دے دی گئی ہے اور اس کا گروپ بلیک کوئین گروپ کہلاتا ہے جو سیکرٹری آف ڈیفنس کے ماتحت کام کرتا ہے اور کسی بھی مشن کے سلسلے میں حکومت ایکریمیا اس کی خدمات سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ بہت بڑی اور منظم تنظیم ہے۔ ویسے بظاہر بلیک کوئین کارپوریشن ڈائمنڈز کا کاروبار کرتی ہے اور تمام ایکریمین ریاستوں میں بلیک کوئین ڈائمنڈز کی شاپس پھیلی ہوئی ہیں اور بے انتہا کامیاب بزنس کر رہی ہیں وہ اب ارب پتی خاتون ہے اور کنگ ویو میں اپنی ذاتی محل نما رہائش گاہ کوئین پیلس میں رہتی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب یہ بھی بتا دیں کہ سی اے کا چیف کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سی اے کے چیف کا نام تو آپ کو بتایا جا سکتا ہے لیکن وہ

کہاں ہوتا ہے اور سی اے کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اس کے بارے میں ہمارے پاس معلومات نہیں ہیں"...... دوسری طرف سے جواب ملا۔

"او کے۔ آپ چیف کا نام بتائیں"...... عمران نے کہا۔

"اس کا نام میکارلے ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"او کے۔ تھینک یو۔ بل بھجوا دو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا نتیجہ نکالا آپ نے"...... بلیک زیرو نے جو مسلسل خاموش بیٹھا ساری گفتگو سن رہا تھا پوچھا۔

"نتیجہ فرسٹ ڈویژن فرسٹ ہے۔ حکومت ایکریمیا نے سی اے کے ذریعے کرانگا کی خدمات حاصل کیں اور ہمارے ملک اور بارما سے دھات حاصل کر لی اور اس کا مین کردار وہی کرانگا بنا ہو گا۔ منشیات کے طور پر اسے اسمگل کرانا اور پھر اس کا مکسنگ فارمولا ایسا بنانا کہ لیبارٹری تجزیے سے بھی اس دھات کا پتہ نہ چلایا جا سکے۔ یہ تمام پلاننگ کوئی انتہائی ذہین آدمی ہی کر سکتا ہے اور کرانگا کے متعلق یہی بتایا گیا ہے کہ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے۔ کرانگا سے یہ دھات سی اے کو پہنچ جاتی ہو گی اور سی اے اسے آگے کسی لیبارٹری کو سپلائی کر دیتا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس لیبارٹری کا پتہ سی اے سے معلوم

کیا جا سکتا ہے“...... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں“...... عمران نے جواب دیا۔

”تو پھر اس کا پتہ کون چلائے گا“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”ٹائیگر مادام لیزا کو ٹریس نہ کر سکنے کی وجہ سے اپنے آپ کو گلٹی فیل کر رہا ہے۔ اب جب تک اس سلسلے کو وہ خود اپنے ہاتھوں سے ختم نہیں کر دیتا اس وقت تک اسے سکون نہیں ملے گا اس لئے یہ کام اب اسے ہی کرنا پڑے گا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ویسے بھی ٹائیگر ایسے کاموں میں مہارت رکھتا ہے وہ آسانی سے یہ سب کچھ کر لے گا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اس ساری تفصیل سے جہاں تک میں سمجھا ہوں۔ اس سی اے کے چیف میکارلے نے لازماً اس بات کا پتہ چلا لیا ہو گا کہ پاکیشیا میں سی ایچ کا کیس سیکرٹ سروس کے پاس پہنچ چکا ہے اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی کے بارے میں بھی اچھی طرح جانتے ہیں اس لئے لازماً ان کے ذہن میں یہ خطرہ موجود ہو گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ریڈ پرلز کی واپسی کے لئے ایکریمیا میں کام کرے گی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس قربانی کا صرف ایک ہی بکرا ہے اور وہ ہے علی عمران۔ اس لئے اس بکرے پر اللہ اکبر پڑھنے کے لئے انہوں نے یقیناً وہاں بہت سی چھریاں تیز کر رکھی

ہوں گی اور ٹائیگر کو زیادہ مشکلات پیش نہ آئیں گی جبکہ دشمن میرے لئے بس چھریاں ہی تیز کرتے رہ جائیں گے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو مسکرا دیا۔

”کیا ٹائیگر اکیلا جائے گا“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”ہاں اس بے چارے کو اکیلے ہی کام کرنا پڑے گا۔ کیونکہ سیکرٹ سروس اس کے ساتھ نہیں جا سکتی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم ہنس رہے ہو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ نے ٹائیگر کو بے چارہ کہا تو اس پر ہنسی آ گئی۔ اچھا ایک بات تو بتائیں کہ پہلے خاقان نے جب آپ کو تفصیل بتاتے ہوئے ناٹان کا نام لیا تھا تو آپ نہ چونکے تھے لیکن اس بار ٹرومین سے اس کا نام سنتے ہی آپ نے اس سارے کیس کا بیک گراؤنڈ ہی معلوم کر لیا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”خاقان نے صرف ناٹان کہا تھا۔ انٹیلی جنس آفیسرز نہ بتایا تھا ناٹان تو سینکڑوں ہو سکتے ہیں لیکن جس ناٹان کی وجہ سے میں چونکا تھا اس کے متعلق آخری معلومات یہی ملی تھیں کہ وہ بارما کی انٹیلی جنس میں اب آفیسر ہے۔ اس لئے جیسے ہی ٹرومین نے انٹیلی جنس آفیسر ناٹان کہا میں چونک پڑا تھا“...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ فلیٹ پر پہنچتے ہی اس نے سلیمان کو ڈرائنگ روم میں بلا لیا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا کیونکہ عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ خوش قسمتی زندگی میں ایک ہی بار دروازہ کھٹکھٹاتی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کھٹکھٹاتی ہو گی کسی زمانے میں آج کل تو کال بیل بجائی جاتی ہے اور وہ بھی بجلی کا بل بڑھانے کے لئے"...... سلیمان نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور عمران اس کے خوبصورت فقرے پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"چلو کال بیل ہی سہی۔ تو مبارک ہو کہ خوش قسمتی نے تمہارے دروازے پر کال بیل بجا دی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اف کتنی بڑی ٹریجڈی ہے۔ بے چاری بڑی بیگم صاحبہ مگر قسمت کے لکھے کو کون مٹا سکتا ہے"...... سلیمان نے انتہائی غمزدہ سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میں تمہیں مبارکباد دے رہا ہوں اور تم نے منحوس باتیں شروع کر دی ہیں۔ یہ اماں بی کو تم کس لئے بے چاری کہہ رہے ہو۔ وہ کیوں ہونے لگیں بے چاری۔ بولو۔ جواب دو"...... عمران نے غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے پوچھا۔

"بے چاری تو ہو گئیں۔ ان کا کتنا ارمان تھا کہ اکلوتے بیٹے کے سر پر سہرا باندھیں گی۔ چاند سی بہو لے آئیں گی۔ پیارے

پیارے گول مٹول سے پوتوں پوتیوں کو کھلائیں گی۔ مگر واقعی قسمت کا لکھا کوئی نہیں مٹا سکتا"...... سلیمان کا لہجہ اور زیادہ غمگین ہو گیا اور عمران کے نتھنے حقیقی غصے سے پھولنے پچکنے لگے۔

"یہ آخر تمہیں ہو کیا گیا ہے۔ کیا اب تمہارے اعصاب اس قدر کمزور ہو گئے ہیں کہ صرف مبارکباد دینے سے تمہارا ذہنی توازن بگڑ جاتا ہے۔ بولو"...... عمران کے لہجے میں واقعی غصہ تھا کیونکہ مسئلہ اس کی اماں بی کا تھا جسے سلیمان مسلسل بے چاری کہے چلا جا رہا تھا۔

"بہرحال انسان سوائے صبر کے کیا کر سکتا ہے"...... سلیمان نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب اگر بکواس کی تو سر توڑ دوں گا۔ سیدھی طرح بتاؤ کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... عمران نے زچ ہو کر بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب آپ کے لئے کوئی مناسب رشتہ تلاش کرنا پڑے گا۔ ویسے آپ کو کیسا لڑکا پسند ہے۔ مونچھوں والا، کلین شیو، باریش۔ قد لمبا ہو، درمیانہ ہو یا ٹھگنا بھی چل جائے گا۔ موٹا ہو یا دبلا شاید اس سے بھی آپ کو فرق نہ پڑے گا۔ ویسے اگر آپ پسند کریں تو بندہ اپنی خدمات بھی پیش کر سکتا ہے۔ ایسے ایسے لذیذ کھانے کھلاؤں گا کہ......" سلیمان نے کہنا شروع کیا۔

"تو تمہارا دماغ واقعی خراب ہو چکا ہے۔ او کے جاؤ۔ جا کر

ہانڈی چولہے میں سر پھوڑو۔ میں نے تو سوچا تھا کہ بے چارہ ترقی کی آس میں نجانے کب سے خوار ہو رہا ہے۔ اسے ترقی کا موقع دے ہی دیا جائے مگر اب مجھے کیا معلوم تھا کہ صرف ترقی کا سن کر ہی تمہارا دماغ خراب ہو جائے گا''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''میری ترقی نہیں جناب میری تو تنزلی ہو جائے گی مگر کیا کروں اب اتنے عرصے کا ساتھ ہے۔ اب آپ کو کسی دوسرے کے حوالے کرنے کو بھی دل نہیں چاہتا۔ چلو میں ہی بھگت لوں گا۔ پھر بات کروں بڑی بیگم صاحبہ سے''...... سلیمان بھی واقعی عمران کو پوری طرح زچ کرنے پر تل گیا تھا۔

''ہونہہ تمہارا مطلب ہے کہ میں عورت بن چکا ہوں۔ مگر تمہیں کیسے یہ خیال آیا۔ کیا میں نے زیور پہن رکھے ہیں، زنانہ لباس پہن رکھا ہے یا زنانہ میک اپ کر رکھا ہے۔ آخر تمہیں یہ خیال آیا کیسے۔ بولو۔ جواب دو مجھے''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا کیونکہ سلیمان کی آخری بات سے اتنا تو وہ سمجھ گیا تھا کہ سلیمان اسے عورت قرار دے کر خود سے شادی کی پیش کش کر رہا ہے۔

''جب کوئی خود ہی اقرار کر لے کہ وہ عورت ہے تو دوسروں کو اس پر یقین کر لینا چاہئے۔ آخر اعتبار بھی تو کوئی چیز ہے''۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں نے کہا ہے کہ میں عورت ہوں''...... عمران نے حیران ہو

کر کہا۔

''جی ہاں آپ نے کہا ہے کہ خوش قسمتی نے میرے دروازے پر کال بیل بجائی ہے اور خوش قسمتی مؤنث ہوتی ہے اور کال بیل ظاہر ہے آپ نے ہی بجائی تھی جس پر میں نے فلیٹ کا دروازہ کھولا تھا۔ بے چاری بڑی بیگم صاحبہ کو کتنا ارمان تھا اکلوتے لڑکے کے سر پر سہرا سجانے کا''...... سلیمان نے کہا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے واپس کچن کی طرف بڑھ گیا اور عمران جو حیرت سے منہ کھولے بیٹھا ہوا تھا بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ اس کے شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ سلیمان اس قدر حاضر جواب ہو چکا ہے کہ عمران جیسے شخص کو بھی ایک خوبصورت مذاق سے زچ کر کے رکھ دے گا۔

''سلیمان۔ ادھر آؤ''...... عمران نے چند لمحوں بعد زور سے آواز دیتے ہوئے کہا۔

''جی صاحب''...... سلیمان نے ایک بار پھر دروازے پر آ کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا لیکن اس کی آنکھیں شرارت کی بنا پر چمک رہی تھیں۔

''تمہاری گزشتہ اور آئندہ دس سالوں کی تنخواہ، اوور ٹائم اور بونس وغیرہ سب ضبط''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اگر ابھی سے یہ عالم ہے تو میں باز آیا۔ میں اپنی آفر واپس لیتا ہوں''...... سلیمان نے اور زیادہ سنجیدگی سے کہا۔

''آفر کیسی آفر'' ...... عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''وہ اپنے رشتے والی۔ صرف آفر سے اگر اتنا نقصان ہو سکتا ہے تو بعد میں کیا ہو گا'' ...... سلیمان نے جواب دیا اور عمران ایک بار پھر زور سے قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

''بہت خوب۔ آج تو بہت تیز جا رہے ہو۔ بہرحال میں نے تمہاری تنخواہ تمہیں نقصان پہنچانے کے لئے ضبط نہیں کی بلکہ اس خیال سے ضبط کی ہے کہ تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے تمہارا ذہن تیز ہو گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ادیب جتنا غریب ہوتا ہے اتنا ہی زیادہ معیاری اور اعلیٰ ادب تخلیق کرتا ہے'' ...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''آپ کا قصور نہیں ہے جناب۔ بعض لوگ ہوتے ہی ایسے ہیں کہ ترقی اور خوش قسمتی کی باتیں کرتے ہیں اور بجائے ترقی اور خوش قسمتی کے دوسرے کے حصے کی تنخواہ بھی ضبط کر لیتے ہیں۔ آپ کا اس میں واقعی کوئی قصور نہیں ہے'' ...... سلیمان نے کہا اور عمران خلاف عادت ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنسنے پر مجبور ہو گیا۔ کیونکہ سلیمان واقعی آج بہت تیز جا رہا تھا۔

''اچھا چلو بتا دیتا ہوں۔ ایکریمیا میں ایک مشن درپیش ہے۔ مشن بے حد دلچسپ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ مشن تمہارے ذمہ لگا دوں۔ بولو۔ کرو گے کام'' ...... عمران نے کہا۔

''پہلے مشن کی تفصیلات بتائیں۔ اگر میرے معیار کا ہوا تو ضرور

کام کروں گا اور اگر آپ کے معیار کا ہوا تو پھر سوائے معذرت کے اور کیا کہہ سکتا ہوں'' ...... سلیمان نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''بیٹھو میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں'' ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ اونچی آواز میں بولتے جائیں میں سن رہا ہوں۔ میرا رات کے کھانے والا مشن ہی نہ خراب ہو جائے'' ...... سلیمان نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

''سلیمان ادھر آؤ'' ...... عمران نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''جی صاحب'' ...... سلیمان نے چند لمحوں بعد ایک بار پھر دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

''اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ تم نے یہ مشن مکمل کرنا ہے۔ سمجھے'' ...... عمران نے اس بار فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''جی بہتر'' ...... سلیمان نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے بجائے کچن کی طرف جانے کے وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

''ارے ارے پہلے تفصیل تو سن لو۔ اس قدر تیزی دکھانے کی ضرورت نہیں ہے'' ...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

''میں تو اپنے وکیل کے پاس جا رہا تھا'' ...... سلیمان نے

مڑتے ہوئے کہا۔

"وکیل کے پاس۔ یہ وکیل کے پاس تم کیوں جا رہے ہو"۔ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہر بڑے آدمی کا ایک خاندانی وکیل ہوتا ہے۔ جب آپ بڑے آدمی بن جائیں گے تو آپ کو بھی رکھنا پڑے گا"...... سلیمان نے کہا۔

"اچھا بڑے آدمی صاحب۔ لیکن تم وکیل کے پاس کیوں جا رہے تھے"...... عمران نے کہا۔

"وصیت لکھوانے۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ مجھے قربانی کا بکرا بنانا چاہتے ہوں گے اور میں چونکہ آپ کا وفادار ہوں اس لئے مجھے قربانی دینے سے کوئی انکار نہیں لیکن کم از کم وصیت لکھوانے کا تو حق ہے"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"میں مذاق نہیں کر رہا۔ میں واقعی تمہیں ایکریمیا ایک اہم مشن پر بھیجنا چاہتا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مگر اس مشن پر آپ کیوں نہیں جا رہے۔ کیا ایکریمیا میں آپ کے قرض خواہوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"تم واقعی ضرورت سے زیادہ تیز ہو گئے ہو۔ چلو ٹھیک ہے جاؤ جا کر کھانا پکاؤ۔ میں خود ہی نمٹ لوں گا"...... عمران نے ایک طویل

سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مگر وہ خوش قسمتی اور ایک بار دروازہ کھٹکھٹانے والے محاورے کا کیا ہو گا"...... اس بار سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلی جائے گی واپس رو دھو کر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو آپ نہیں چاہتے کہ میں ترقی کروں"...... سلیمان نے فیصلے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم مشن پر جانے کے لئے تیار ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اکیلا جانا پڑے گا یا......" سلیمان نے سنجیدہ ہو کر پوچھا۔

"یا کا کیا مطلب۔ میں ساتھ نہیں جاؤں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب آپ سے نہ تھا۔ آپ بھی تو اکیلے نہیں جاتے۔ گم گم۔ میرا مطلب تھا کہ کیا مس جولیا بھی اب میں مزید کیا کہوں۔ آپ بہرحال سمجھ دار ہیں"...... سلیمان نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جولیا تمہارے ساتھ جائے گی اور تنویر بھی"۔ عمران نے کہا تو سلیمان، تنویر کا نام سنتے ہی چونک پڑا۔

"سوری جناب۔ یہ مشن میرے معیار کا نہیں ہے۔ آپ کی پیش کش کا شکریہ"...... سلیمان نے جلدی سے کہا اور تیزی سے کچن

کی طرف مڑنے ہی لگا تھا کہ عمران بول پڑا۔

''میری بات سنو'' ...... عمران کا لہجہ یکلخت بے حد سنجیدہ ہو گیا تھا۔

''جی صاحب'' ...... سلیمان نے فوراً ہی مڑتے ہوئے کہا۔

''میں کل ایک اہم مشن کے سلسلے میں ایکریمیا جا رہا ہوں'' ...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے جناب'' ...... سلیمان نے کہا اور مڑ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر تقریباً نیم دراز ایک نوجوان ایکریمین لڑکی جس نے جینز، ریڈ شرٹ اور اس پر لیڈیز جیکٹ پہن رکھی تھی، ہاتھ بڑھا کر سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔ لڑکی کے چہرے پر انتہائی سختی اور سنجیدگی کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

''یس۔ بلیک کوئین بول رہی ہوں'' ...... لڑکی نے انتہائی تحکم بھرے لہجے میں کہا۔

''مادام۔ ٹام صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں''۔ دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ اچھا بات کراؤ'' ...... بلیک کوئین نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

''ہیلو بلیک کوئین۔ ٹام بول رہا ہوں'' ...... چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ٹام کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے ٹام آج بہت چہک رہے ہو۔ کیا ترقی ہو گئی ہے"...... بلیک کوئین نے مسکراتے ہوئے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"ترقی ہی سمجھو۔ تمہیں سیکرٹری ڈیفنس کی طرف سے احکامات تو مل ہی گئے ہوں گے۔ میں نے اپنے چیف سے اس کے لئے خاصی پرزور سفارش کی تھی"...... ٹام نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ تمہارا مطلب کہیں اس پاکیشیا سیکرٹ سروس والے مشن سے تو نہیں"...... بلیک کوئین نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ کیوں کہیں انکار تو نہیں کر دیا تم نے"...... ٹام نے پوچھا۔

"انکار۔ وہ کس لئے۔ بلکہ میں تو سوچ رہی تھی کہ سیکرٹری ڈیفنس سے مل کر احتجاج کروں کہ کیا اب بلیک کوئین گروپ نیچ پر پہنچ گیا ہے کہ تھرڈ کلاس ممالک کی سیکرٹ سروسز کے خلاف کام کرتا پھرے۔ مگر تم کہہ رہے ہو کہ تم نے خصوصی طور پر اس کی سفارش کرائی ہے۔ کیوں کیا کوئی خاص بات ہے"...... بلیک کوئین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ علم نہیں۔ مجھے یہ سن کر واقعی حیرت ہو رہی ہے"...... ٹام کے لہجے میں واقعی حیرت تھی۔

"میں نے اکثر نام تو سنا ہوا ہے۔ کسی مسخرے کا بھی نام لیا جاتا ہے اس کے ساتھ لیکن بہرحال وہ ہے تو ایک عام سا پسماندہ

ملک۔ لیکن تمہاری سفارش اور تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ کوئی خاص بات ہے پھر آ جاؤ یہاں میرے پیلس میں۔ اس موضوع پر کھل کر بات ہو جائے"...... بلیک کوئین نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بلیک کوئین نے بھی رسیور رکھ دیا۔ اسے ٹام کے بارے میں کسی کو کچھ کہنے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ سب اس کے بارے میں اچھی طرح جانتے تھے اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس کم ان"...... بلیک کوئین نے چونک کر کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ٹام مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"تو آج آرام کرنے کا موڈ ہے۔ اس لئے دفتر نہیں گئیں۔ میں نے پہلے دفتر فون کیا تھا"...... ٹام نے اندر داخل ہوتے ہی ایک طرف بنے ہوئے ریک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جہاں کئی بوتلیں رکھی ہوئی تھیں۔

"بس آج موڈ نہیں تھا دفتر جانے کا"...... بلیک کوئین نے مسکراتے ہوئے کہا اور سامنے رکھے ہوئے شراب کے گلاس کو اٹھا کر اس نے اس سے سپ لیا اور گلاس دوبارہ میز پر رکھ دیا۔ اس کی عادت تھی کہ وہ اپنی مخصوص شراب سے بھرا ہوا گلاس سامنے رکھ لیتی تھی اور پھر جب دل چاہتا وہ اس میں سے سپ لے لیتی۔

"تو تم واقعی علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں

تفصیل نہیں جانتیں"...... ٹام نے شراب کی بوتل میز پر رکھ کر خود
بھی بلیک کوئین کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
"ہاں یاد آ گیا علی عمران ہی نام تھا۔ میرے شعور میں نہ آ رہا
تھا لیکن میں نے تو سنا ہے کہ وہ کوئی مسخرہ سا آدمی ہے۔ کیا واقعی
وہ کوئی اہمیت رکھتا ہے یا تم مجھے چڑانے کے لئے یہ باتیں کر رہے
ہو"...... بلیک کوئین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"میں ایکریمین سیکرٹ سروس کے ریکارڈ روم سے اس کی فائل
لے آیا ہوں۔ اسے پڑھ لو۔ پھر تمہیں خود ہی اس کی اہمیت کا
اندازہ ہو جائے گا"...... ٹام نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر کوٹ کی
اندرونی جیب سے اس نے ایک مڑی ہوئی فائل نکال کر بلیک کوئین
کی طرف بڑھا دی اور شراب کی بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی۔ بلیک
کوئین نے فائل کھولی جس میں کمپیوٹر ٹائپ کے کئی صفحات موجود
تھے۔ وہ پہلے تو بے زاری کے انداز میں پڑھتی رہی لیکن پھر آہستہ
آہستہ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے
اور سامنے بیٹھے ہوئے ٹام کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔
"ہونہہ اگر یہ فائل درست ہے تو پھر یہ عمران مافوق الفطرت
صلاحیتوں کا حامل ہے"...... پوری فائل پڑھنے کے بعد بلیک کوئین
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"مافوق الفطرت والی تو کوئی بات نہیں اس میں۔ جہاں تک
میں سمجھا ہوں وہ خود احمق بن کر دوسروں کو احمق بنا دیتا ہے۔ مثلاً

بظاہر وہ احمقانہ حرکتیں کرتا ہے۔ مسخروں جیسی باتیں کرتا ہے لیکن
اس کی ہر حرکت اور ہر بات کے پس منظر میں مخالف کے لئے کوئی
نہ کوئی چال موجود ہوتا ہے اور مخالف اس کی احمقانہ حرکت اور
حماقتوں بات پر ہنستا رہ جاتا ہے۔ اسے وہ جال اس وقت تک نظر
ہی نہیں آتا جب تک اس کی رسی کھینچ نہیں جاتی اور جب جال کی
رسی کھینچ لی جائے تو تم خود جانتی ہو کہ اس کے بعد جال میں پھنسا
ہوا صرف پھڑ پھڑا ہی سکتا ہے۔ رہا نہیں ہو سکتا"...... ٹام نے
بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔
"تمہاری بات درست ہے ٹام۔ اب مجھے احساس ہوا ہے کہ
میں نے انہیں بہت ایزی لیا تھا۔ حالانکہ یہ شخص اور پاکیشیا سیکرٹ
سروس واقعی بے حد اہمیت رکھتی ہے۔ اب مجھے اس بارے میں
سنجیدہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال یہ بات طے ہے کہ بلیک کوئین کے
مقابلے میں ان کی تمام صلاحیتیں اس طرح ماند پڑ جائیں گی جس
طرح سورج کی روشنی کے سامنے تاریکی ماند پڑ جاتی ہے"۔ بلیک
کوئین نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹام بے اختیار مسکرا دیا۔
"اس لئے تو میں نے تمہاری سفارش کی تھی۔ کیونکہ مجھے معلوم
ہے کہ اگر اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا یہاں ایکریمیا میں
کوئی گروپ مقابلہ کر سکتا ہے تو صرف بلیک کوئین گروپ ہی کر سکتا
ہے"...... ٹام نے کہا اور بلیک کوئین کے چہرے پر تفاخر کی روشنی سی
بکھر گئی۔

"تم مجھے صرف یہ بتا دو کہ یہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا واقعی ایکریمیا آئیں گے، اگر آئیں گے تو کب تک ان کی آمد متوقع ہے کیونکہ سیکرٹری ڈیفنس نے مجھے جس حد تک بریف کیا ہے وہ تو انتہائی مہمل بات ہے۔ میری سمجھ میں تو کوئی بھی بات نہ آئی ہے"...... بلیک کوئین نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں اس کیس کا پس منظر وضاحت سے بتا دیتا ہوں کیونکہ میں شروع سے اس کے ساتھ منسلک رہا ہوں اور مجھ سے زیادہ اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ یہ بات تو تمہیں معلوم ہے کہ ہماری تنظیم سی اے یعنی میکارلے ایجنسی اس لئے قائم کی گئی تھی کہ ایکریمیا میں موجود خفیہ سائنسی لیبارٹریوں کو ایسی دھاتیں اور دوسرا مواد سپلائی کیا جا سکے جسے عام زبان میں نایاب کہا جاتا ہے مختصر یہ ہے کہ بارما میں ایک شہاب ثاقب پر کئے جانے والے تجزیے سے ایک نئی غیر ارضی دھات سامنے آئی ہے۔ جسے اس شہاب ثاقب کے نام پر کلاریسم ہنڈرڈ کا نام دیا گیا۔ اس دھات پر ہونے والے تحقیقی تجزیے سے معلوم ہوا کہ اس دھات میں بے پناہ توانائی کا ذخیرہ موجود ہے۔

اس قدر توانائی کہ اس دھات کی معمولی سی مقدار سے پوری دنیا کی توانائی کی ضرورت سینکڑوں سالوں تک پوری کی جا سکتی ہے اور تم جانتی ہو کہ موجودہ دور توانائی کا دور ہے۔ پوری دنیا میں ایک لحاظ سے توانائی کا بحران ہے اور پوری دنیا کے دفاع، مواصلات

اور دوسرے ہر شعبے میں بنیادی حیثیت توانائی کو حاصل ہے۔ اس لئے کلاریسم ہنڈرڈ پر خفیہ طور پر مزید ریسرچ کرنے کا فیصلہ کیا گیا تاکہ اس میں موجود بے پناہ اور لامحدود توانائی کو ذخیرہ کیا جا سکے اور اسے کنٹرول کیا جا سکے۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ یہ دھات اس شہاب ثاقب سے انتہائی قلیل مقدار میں دستیاب ہوئی تھی۔ چنانچہ سپیشل سیٹلائٹ فضا میں بھیجا گیا جس میں صرف ایسے آلات نصب کئے گئے جو پوری دنیا میں موجود قدیم شہاب ثاقب تلاش کریں اور پھر ان میں سے جن شہاب ثاقب میں کلاریسم ہنڈرڈ دھات موجود ہو اس کی نشاندہی کریں اور یہ بھی بتا دوں کہ ہر شہاب ثاقب میں کلاریسم ہنڈرڈ موجود نہیں ہوتی۔

اس کا تناسب سو میں سے ایک ہے۔ یعنی سو شہاب ثاقب میں سے ایک میں یہ دھات پائی جاتی۔ اس سپیشل سیٹلائٹ نے پاکیشیا اور بارما میں ایسے دو بڑے قدیم شہاب ثاقبوں کا سراغ لگایا جو یہاں کے پہاڑی علاقوں میں موجود تھے اور ان میں کلاریسم ہنڈرڈ کی خاصی مقدار موجود تھی۔ وہاں سے کلاریسم ہنڈرڈ کو نکالنے اور یہاں ایکریمیا پہنچانے کے لئے حکومت ایکریمیا نے ہماری تنظیم سی اے کا انتخاب کیا۔ کلاریسم ہنڈرڈ میں ایک خامی بھی ہے کہ اگر اسے شہاب ثاقب سے علیحدہ کیا جائے تو یہ ضائع ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس میں ایک مخصوص دھات کلاڈیم خاص تناسب سے اور ایک خاص فارمولے کے تحت مکس کی جاتی ہے جس سے یہ ریڈ پرلز کی

شکل میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ کلاڈیم ایک عام سی دھات ہے۔ صورتحال یہ تھی کہ اتنی بڑی مقدار میں کلاریسم ہنڈرڈ کو اگر عام طریقے سے ایکریمیا میں لایا جاتا تو یقیناً روسیاہی اور دوسرے ممالک کے ایجنٹ چونک پڑتے اس لئے پاکیشیا سے حاصل ہونے والی سی ایچ کو ریڈ پرلز کی شکل دے کر پاکیشیا سے بارما بھجوایا گیا اور پھر وہاں سے ایکریمیا منتقل کیا گیا۔ اس کے لئے ہم نے دو مجرم تنظیموں کو ہائر کیا تھا جس میں ایک بلیک کراؤن گروپ تھا اور دوسرا گروپ کرانگا کا تھا۔

دونوں پاکیشیا سے ہمارے لئے ہی ریڈ پرل حاصل کرتے تھے۔ چونکہ اس دھات کو ہم نے دنیا کے دوسرے ممالک سے خفیہ رکھنا تھا۔ وہاں سے اس دھات کو نکالنے اور اسے مکس کرنے کے لئے باقاعدہ فیکٹری بنائی گئی اور پھر اسے منشیات کے طور پر ریڈ پرل کی شکل میں یہاں لے آیا جاتا رہا۔ اس طرح یہ انتہائی محفوظ طریقے سے یہاں پہنچنا شروع ہو گئی اور کسی کو اس کی کانوں کان خبر بھی نہ ہو سکی کہ دراصل پاکیشیا اور بارما سے کیا چیز ایکریمیا پہنچ رہی ہے۔ اسی دوران عمران کو بلیک کراؤن کے لئے کام کرنے والی لیڈی ایجنٹ مادام لیزا کا پتہ چل گیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی ہاتھ دھو کر مادام لیزا کے پیچھے پڑ گئے۔ مادام لیزا نے ریڈ پرلز کی بہت بڑی تعداد حاصل کر لی تھی اور وہ اسے لے کر نکلنا چاہتی تھی لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں نے پاکیشیا میں اس کا ناطقہ بند کر

رکھا تھا اور اسے کسی طور پر ریڈ پرل سمیت نکلنے کا کوئی موقع نہ دیا جا رہا تھا۔ مادام لیزا کی مدد کے لئے بلیک کراؤن کا چیف خود بھی پاکیشیا پہنچ گیا۔ ادھر ایک اور مسئلہ یہ ہوا کہ بارما میں بلیک کراؤن تنظیم کرانگا گروپ کی دشمن بنی ہوئی تھی کیونکہ بلیک کراؤن تنظیم یہ چاہتی تھی کہ بارما اور پاکیشیا سے ملنے والی سی ایچ دھات خود حاصل کرے اور اس کا پورا معاوضہ اسے ہی ملے اس لئے بلیک کراؤن کا چیف ہر صورت میں کرانگا اور اس کے گروپ کو ختم کر کے سارا مال خود حاصل کر کے ہمیں سپلائی کرنا چاہتا تھا۔ مادام لیزا پاکیشیا میں کام کر رہی تھی اور ادھر بلیک کراؤن کا چیف بارما میں کرانگا کے پیچھے لگا ہوا تھا۔ کرانگا کو اس بات کا پتہ چل گیا تھا کہ پاکیشیا میں مادام لیزا پورا مال ہضم کرنا چاہتی ہے تو اس نے ایک چال چلی اور اپنی جگہ اپنے نمبر ٹو کو اپنے میک اپ میں بارما میں چھوڑ دیا اور خود میک اپ کر کے مادام لیزا کے پیچھے پاکیشیا پہنچ گیا۔ اس نے پاکیشیا میں مادام لیزا پر نظر رکھنی شروع کر دی۔ ادھر بارما میں بلیک کراؤن اور کرانگا گروپ میں ٹھنی ہوئی تھی۔ بلیک کراؤن، کرانگا کے گروپ پر بھاری پڑ رہا تھا اس نے پوری قوت لگا کر کرانگا گروپ کو ختم کر دیا۔

چونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ اصل کرانگا پاکیشیا میں ہے اور بارما میں موجود کرانگا، کرانگا کا نمبر ٹو ہے اس لئے وہ یہی سمجھا تھا کہ اس نے کرانگا کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ مادام لیزا نے پاکیشیا میں سی ایچ

کی بھاری مقدار حاصل کر لی تھی، بلیک کراؤن کا چیف مادام لیزا کی
مدد کے لئے پاکیشیا پہنچ گیا لیکن ان کے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس
پڑ چکی تھی اور پھر ایک مقام پر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے مادام لیزا
سمیت اس کے ساتھیوں اور چیف باس کو گھیر لیا۔ وہ ان تک پہنچ
چکے تھے۔ اتفاق سے کرانگا بھی مادام لیزا کی اس رہائش کی ساتھ
والی رہائش گاہ میں موجود تھا۔ بلیک کراؤن اور مادام لیزا کو جب
پتہ چلا کہ انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس نے گھیر لیا ہے تو وہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس کا شکار کرنے کے لئے اپنی رہائش گاہ کے ساتھ والی
رہائش گاہ میں چلی گئی جہاں کرانگا پہلے سے موجود تھا۔ بلیک کراؤن
کا چیف اور مادام لیزا جیسے ہی اس رہائش گاہ میں آئے، کرانگا نے
وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی اور خاموشی سے ان
کے پاس موجود سی ایچ لے کر نکل گیا۔ اس کے جانے کے بعد
جب بلیک کراؤن کے چیف، مادام لیزا اور ان کے ساتھیوں کو ہوش
آیا تو انہیں اس بات کا پتہ ہی نہ چل سکا کہ ان کے پاس موجود سی
ایچ غائب ہو چکی ہے۔

اسی لمحے عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچ گئے اور پھر انہوں
نے بلیک کراؤن کے چیف، مادام لیزا اور ان کے تمام ساتھیوں کو
ہلاک کر دیا۔ عمران کو مادام لیزا کے پاس موجود سی ایچ کی تلاش
تھی۔ لیکن وہ تو کرانگا لے کر نکل چکا تھا۔ بہرحال عمران کو وہاں
سے چند ایسے کلیو ملے ہیں جن سے اسے علم ہو چکا ہے کہ سی ایچ

لے جانے والا کرانگا ہے اور کرانگا ہمارے لئے کام کرتا ہے اس
لئے مجھے اس بات کا یقین تھا کہ عمران ہمارا سراغ ملنے پر یہاں کا
رخ ضرور کرے گا۔ شاید عمران کو اس بات کا بھی علم ہو گیا ہے کہ
ریڈ پرلز عام نہیں ہیں بلکہ ان میں ایک ایسی دھات موجود ہے جو
ان انتہائی قیمتی اور نایاب ترین دھات ہے۔ مجھے خطرہ ہے کہ یہ علی
عمران بے حد شاطر آدمی ہے۔ اس کا ریکارڈ ہے کہ وہ اپنے ملک
کی دولت کسی دوسرے کو استعمال نہیں کرنے دیتا اس لئے ہو سکتا
ہے وہ اس کے حصول کے لئے یہاں آئے اور یہ بھی امکان ہے
کہ یہاں آ کر وہ کلاریسم ہنڈرڈ کی بجائے اس ریسرچ کو لے
اڑے جو یہاں اس دھات پر کی جا رہی ہے۔ اس طرح اس توانائی
سے پاکیشیا بھی مستفید ہو سکے گا اور پاکیشیا کے متعلق یہ بات سب
جانتے ہیں کہ اگر اسے وافر مقدار میں توانائی کا ذخیرہ مل جائے تو
وہ بذات خود سپر پاور بن سکتا ہے۔ ایٹمی توانائی، سی ایچ توانائی کے
مقابلے میں ایسی ہی ہے جیسے سورج کے سامنے چراغ“...... ٹام
نے پوری تفصیل سے پس منظر بتاتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ یہ تو واقعی انتہائی اہم مسئلہ ہے لیکن کیا پاکیشیا سے مزید
کلاریسم ہنڈرڈ ابھی حاصل کرنا ہے“...... بلیک کوئین نے پوچھا۔

”نہیں یہ حسن اتفاق ہے کہ کرانگا نے وہاں سے تقریباً سارا
کلاریسم ہنڈرڈ یہاں پہنچا دیا تھا جو مادام لیزا کے پاس تھا“...... ٹام
نے کہا اور بلیک کوئین نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔

"دیکھو ٹام تم نے جو کچھ بتایا ہے۔ یہ سب ابھی مفروضوں پر مبنی ہے۔ ہو سکتا ہے عمران کو اس کا علم ہی نہ ہو اور ہو بھی سہی تو چونکہ وہ ایک چھوٹا سا اور پس ماندہ ملک ہے۔ اس لئے وہ اس کے حصول کو اپنے لئے فائدہ مند نہ سمجھے اور دوسری بات یہ کہ ہو سکتا ہے کہ وہ کلاریسم ہنڈرڈ سے زیادہ اس ریسرچ میں دلچسپی لے اور ریسرچ ابھی جاری ہے۔ جب یہ مکمل ہو گئی تو تب ہی وہ اسے حاصل کرے گا اور نجانے یہ کب مکمل ہو۔ اس لئے اتنے طویل عرصے تک ایکریمیا جو انسانوں کا جنگل ہے۔ یہاں اس انداز میں چیکنگ نہیں کی جا سکتی کہ جب عمران اور اس کے ساتھی یہاں آئیں تو ان کے خلاف کام شروع کر دیا جائے"...... بلیک کوئین نے کہا۔

"تو اس سلسلے میں تمہارے ذہن میں خیال ہے"...... ٹام نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں خود پاکیشیا جا کر اس عمران کا خاتمہ کر دینا چاہئے اس طرح بنیاد ہی ختم ہو جائے گی"...... بلیک کوئین نے کہا۔

"تمہاری بات ذہن کو لگی ہے۔ ٹھیک ہے۔ اگر یہ عمران ختم ہو جائے تو سمجھو کہ کلاریسم ہنڈرڈ ننانوے فیصد کی حد تک محفوظ ہو جائے گی"...... ٹام نے کہا۔

"اس علی عمران کے بارے میں جو ذاتی تفصیلات ہیں۔ مطلب

ہے اس کا حلیہ قدوقامت، اس کی رہائش گاہ، اس کا فون نمبر، وغیرہ۔ ان میں سے کچھ بھی اس فائل میں موجود نہیں ہے۔ اس لئے اگر تم یہ کوائف مجھے مہیا کر دو تو یقین رکھو کہ میں اکیلی پاکیشیا جا کر اس کا خاتمہ کر دوں گی۔ گروپ کو لے جانے کی ضرورت ہی نہیں ہے"...... بلیک کوئین نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تمہاری جگہ کوئی اور یہ دعویٰ کرتا تو میں ضرور اس کا مضحکہ اڑاتا کیونکہ اگر اس عمران کو قتل کرنا اتنا آسان ہوتا تو شاید اب تک لاکھوں نہیں تو ہزاروں بار وہ ضرور قتل ہو چکا ہوتا لیکن تمہاری صلاحیتوں پر مجھے اعتماد ہے کہ تم اس کے مقابلے میں اگر زیادہ نہیں ہو تو بہرحال اس سے کم بھی نہیں ہو اور دوسری بات یہ کہ میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔ میں اس سے پہلے کئی بار پاکیشیا جا چکا ہوں۔ اس لئے میرے وہاں زیر زمین دنیا کے افراد سے بھی رابطے ہیں اور میں وہاں تمہاری بھرپور مدد کر سکتا ہوں۔ باقی رہی اس کے بارے میں تفصیلات تو وہ میں آج ہی مہیا کر لوں گا"...... ٹام نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہارے ساتھ جانے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے البتہ میں اپنے گروپ کے ایک چھوٹے سے سیکشن کو آج ہی وہاں روانہ کر دیتی ہوں تاکہ وہ وہاں کوٹھی، کاریں، اسلحہ اور دوسرے سامان کا ہمارے جانے تک بندوبست کر لے لیکن ایک بات میں پہلے ہی واضح کر دوں کہ تم نے میری پلاننگ پر عمل کرنا

ہے''...... بلیک کوئین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بالکل، میں تو وہاں تمہارا ماتحت ہوں گا۔ انتہائی مؤدب اور تابعدار ماتحت''...... ٹام نے کہا اور بلیک کوئین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''اوکے۔تم تفصیلات حاصل کرو میں اپنے طور پر انتظامات کرتی ہوں۔ پرسوں ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں گے''...... بلیک کوئین نے کہا اور ٹام سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹائیگر نے کار محل نما عمارت کوئین پیلس کے سامنے پبلک پارکنگ میں روکی اور پھر دروازہ کھول کر وہ نیچے اتر آیا۔ اس وقت وہ ایکریمین میک اپ میں ہی تھا۔ اسے ایکریمیا پہنچے ہوئے ابھی صرف چند گھنٹے ہی گزرے تھے اور اس نے یہاں آتے ہی سب سے پہلے ایک اسٹیٹ ایجنٹ کے ذریعے ایک کوٹھی اور کار کا بندوبست کیا پھر بازار سے اپنے چوائس کا ضروری اسلحہ اور میک اپ کا سامان اور لباس وغیرہ خرید کر اس نے مقامی میک اپ کیا۔ لباس پہنا اور اسلحہ جیب میں ڈال کر اس نے کار لی اور سیدھا کوئین پیلس کی طرف چل پڑا۔

اس نے یہاں فوری طور پر ڈائریکٹ ایکشن کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اسے دراصل ٹام کی تلاش تھی۔ کیونکہ عمران نے معلومات مہیا کرنے والی ایجنسی سے معلومات حاصل کر کے اسے تفصیلات بتائی تھیں۔ اس کے مطابق اصل آدمی ٹام تھا جو سی اے کا اہم آدمی

تھا۔ سی اے چونکہ ایک خفیہ تنظیم تھی اس لئے ظاہر ہے اس کے چیف اور اس کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے میں کافی وقت لگ جاتا۔ اس لئے اس نے ٹام کی تلاش بلیک کوئین کے ذریعے شروع کرنے کا پروگرام بنایا تھا اور چونکہ پروگرام وہ پاکیشیا سے بنا کر ہی روانہ ہوا تھا اس لئے اس پروگرام میں کام آنے والے کاغذات اس نے پہلے ہی تیار کر رکھے تھے۔

اس وقت اس کا نام ڈیگورا تھا اور وہ بدنام زمانہ تنظیم مافیا کنگ کا اہم آدمی بنا ہوا تھا۔ مافیا کنگ مافیا ٹائپ کی تنظیم تھی جس کی ان دنوں ایکریمیا میں شہرت مافیا سے بھی زیادہ تھی اور کہا جاتا تھا کہ مافیا کنگ پوری دنیا میں ہونے والے بڑے بڑے جرائم کی پشت پر ہوتی ہے۔ مافیا کنگ کا خصوصی کارڈ اور اس بارے میں تفصیلات اس نے پہلے ہی حاصل کر لی تھیں اس لئے اسے یقین تھا کہ بلیک کوئین اس سے ملنے میں ذرا بھی نہ ہچکچائے گی۔ بلیک کوئین کارپوریشن کے دفتر میں فون کرنے پر اسے بتایا گیا تھا کہ مادام آج دفتر تشریف نہیں لے آئیں اور اپنی رہائش گاہ پر ہی ہیں چنانچہ وہ سیدھا کوئین پیلس پہنچا تھا۔ پھاٹک کے سامنے دو مسلح آدمی موجود تھے جن کی تیز نظریں ٹائیگر پر جمی ہوئی تھیں۔

"مادام سے کہو کہ مافیا کنگ کا ڈیگورا آیا ہے"...... ٹائیگر نے ان دونوں مسلح دربانوں کے قریب پہنچ کر انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مافیا کنگ"...... دونوں دربان مافیا کنگ کا نام سن کر بری طرح چونک پڑے۔

"ہاں مافیا کنگ۔ میرا خیال ہے کہ اب مجھے مزید دوہرانا نہیں پڑے گا"...... ٹائیگر نے سخت لہجے میں کہا اور ایک مسلح آدمی سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور پھاٹک کی سائیڈ میں بنے ہوئے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ باہر آیا۔

"تشریف لائیے جناب مادام سے براہ راست فون پر بات کر لیں"...... اس مسلح دربان نے باہر آ کر کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور کیبن میں داخل ہو گیا۔ یہاں میز پر صرف ایک فون ہی موجود تھا جس کا رسیور الگ رکھا گیا تھا۔

"ہیلو ڈیگورا بول رہا ہوں۔ ایریا چیف آف مافیا کنگ"۔ ٹائیگر نے خالص ایکریمی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"بلیک کوئین بول رہی ہوں۔ آپ کس لئے مجھ سے ملنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی لہجہ بے حد سخت اور تحکمانہ تھا۔

"مافیا کنگ کے سیکنڈ چیف جگوار کا ایک اہم خفیہ پیغام آپ تک پہنچانا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا پیغام ہے۔ جگوار مجھے فون نہ کر سکتا تھا"...... بلیک کوئین نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ پیغام ایسا ہے جو فون پر نہیں دیا جا سکتا"...... ٹائیگر نے

کہا۔

"او کے۔ کاغذات دربان کے حوالے کر دو اور انتظار کرو"۔ دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"کاغذات مجھے دے دیں جناب"...... پاس کھڑے دربان نے جو لاؤڈر کی وجہ سے ساری گفتگو سن رہا تھا، مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے کوٹ کی جیب سے ایک لفافہ نکال کر دربان کے حوالے کر دیا اور خود کیبن سے نکل کر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اور کار میں آ کر بیٹھ گیا پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے انتظار کے بعد دربان دوبارہ کیبن سے باہر نکلا اور اس کے ساتھ ایک خوبرو ایکریمی نوجوان بھی تھا۔ اس کے ہاتھ میں وہی لفافہ تھا جو ٹائیگر نے دربان کو دیا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کار کی طرف آ گیا۔

"مادام نے آپ سے ملاقات کی منظوری دے دی ہے جناب۔ میں آپ کو لینے آیا ہوں کیونکہ اندر ایسے انتظامات ہیں کہ آپ بغیر میری موجودگی کے ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتے۔ لیکن اس سے پہلے میں عرض کر دوں کہ اگر آپ کے پاس اسلحہ ہو تو برائے کرم دربان کو دے دیں کیونکہ اسلحہ کی موجودگی میں آپ کی کار پھاٹک کو بھی کراس نہ کر سکے گی۔ واپسی پر اسلحہ آپ کو دے دیا جائے گا"...... اس نوجوان نے کار کے قریب آ کر تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام"...... ٹائیگر نے اس کے ہاتھ سے لفافہ واپس لیتے ہوئے کہا۔

"میرا نام راڈنی ہے۔ اور میں مادام کا سپیشل سیکرٹری ہوں جناب"...... نوجوان نے کہا۔

"او کے۔ کار میں بیٹھو"...... ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جیب سے ایک مشین پسٹل نکال کر اس نے باہر موجود دربان کی طرف بڑھا دیا۔

"اور اسلحہ تو نہیں ہے"...... راڈنی نے پوچھا۔

"مسٹر راڈنی۔ میں کوئی گرا پڑا آدمی نہیں ہوں۔ مافیا کنگ کا ایریا چیف ہوں سمجھے۔ اس لئے آئندہ میرے سامنے ایسی بات نہ کرنا ورنہ تم دوسرا سانس بھی نہ لے سکو گے"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"سوری سر میرا یہ مقصد نہ تھا۔ میں تو آپ کے فائدے کے لئے کہہ رہا تھا"...... راڈنی نے قدرے مرعوبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دربانوں کو پھاٹک کھولنے کا اشارہ کر دیا۔ دربان نے کیبن میں جا کر شاید کوئی بٹن دبایا تو بڑا سا جہازی سائز کا پھاٹک بغیر کوئی آواز نکالے خود بخود کھلتا چلا گیا۔ ٹائیگر نے کار آگے بڑھائی اور پھر ایک وسیع و عریض لان کراس کر کے اصل عمارت کی سائیڈ پر بنے ہوئے بڑے سے پورچ میں لے جا کر روک دی۔

"تشریف لائیں جناب"...... راڈنی نے کار کا دروازہ کھول کر
نیچے اترتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا دوسری طرف سے نیچے
اتر آیا اور پھر راڈنی کی رہنمائی میں وہ مختلف راہداریوں سے گزار
کر ایک بند دروازے پر پہنچ گیا جس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا
تھا۔ راڈنی نے دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔

"کون ہے"...... دروازے کے اوپر لگی ہوئی جالی میں سے
بلیک کوئین کی آواز سنائی دی۔

"مادام مہمان تشریف لائے ہیں"...... راڈنی نے انتہائی مؤدبانہ
لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ انہیں اندر بھیج دو اور تم واپس چلے جاؤ"...... بلیک
کوئین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔

"تشریف لے جائیں جناب"...... راڈنی نے ایک طرف ہٹتے
ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ٹائیگر اندر داخل ہو گیا کمرہ خاصا بڑا
تھا۔ اس میں انتہائی قیمتی فرنیچر موجود تھا لیکن کمرہ خالی تھا۔

"تشریف رکھیے مسٹر ڈیگورا"...... کمرے کی چھت سے بلیک
کوئین کی آواز سنائی دی۔

"کیا آپ سے اسی طرح ملاقات ہو گی"...... ٹائیگر نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"آپ تشریف رکھیں میں چند منٹ میں آ رہی ہوں"...... بلیک
کوئین کی دوستانہ آواز سنائی دی اور ٹائیگر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ مگر

کرسی پر بیٹھتے ہی اچانک چھت پر سے سرخ رنگ کی تیز روشنی نکلی
اور ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ اس تیز روشنی میں نہا سا گیا ہو۔
اس نے اچھل کر کھڑا ہونا چاہتا مگر دوسرے لمحے اسے یوں محسوس
ہوا جیسے اس کے ذہن پر کسی نے سیاہ چادر ڈال دی ہو۔ پھر یہ سیاہ
چادر جس تیزی سے اس کے ذہن پر پڑی تھی۔ اسی تیزی سے
غائب ہو گئی اور ٹائیگر نے تیزی سے اٹھنا چاہا مگر دوسرے لمحے اس
کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا کیونکہ اب اسے احساس ہوا تھا کہ یہ وہ
کمرہ ہی نہ تھا جس میں وہ بیٹھا تھا۔ بلکہ یہ کوئی دوسرا کمرہ تھا جس
میں ہر طرف تشدد کے انتہائی جدید آلات موجود تھے اور ٹائیگر ایک
فولادی پلیٹ فارم کے اوپر موجود کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

یہ کرسی مکمل طور پر لوہے کی تھی اور اس کے چاروں پائے اس
پلیٹ فارم میں نصب تھے۔ ٹائیگر کے جسم کے گرد فولادی راڈز
موجود تھے اور یہ اس قدر تنگ تھے کہ ٹائیگر کے لئے معمولی سی
حرکت کرنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ کمرے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا
اور سامنے ایک فولادی دروازہ تھا جو بند تھا۔ ٹائیگر نے بے اختیار
ہونٹ بھینچ لئے۔ کیونکہ اس کو اس طرح بے ہوش کر کے جکڑ دینے کا
مطلب تھا کہ بلیک کوئین اس کی طرف سے مشکوک ہو گئی تھی اور ہو
سکتا ہے اس نے اس کو بے ہوش کرنے کے بعد مافیا کنگ سے
اس کے بارے میں تصدیق بھی کی ہو۔ بہرحال اس طرح اس کی
ساری منصوبہ بندی اسی پر ہی الٹ گئی تھی وہ تو بلیک کوئین کو قابو کر

کے اس سے ٹام کا پتہ معلوم کرنا چاہتا تھا مگر وہ خود ان کے شکنجے
میں آ گیا تھا۔

ٹائیگر نے گردن گھما کر کرسی کی پوزیشن کو اچھی طرح چیک کرنا
شروع کر دیا تا کہ اس سے رہائی کی کوئی صورت نکل سکے لیکن کوئی
ایسا پوائنٹ اس کے ذہن میں نہ آ رہا تھا۔ ابھی وہ اس ادھیڑ بن
میں ہی مصروف تھا کہ سامنے والا فولادی دروازہ ایک دھماکے سے
کھلا اور ٹائیگر نے چونک کر دیکھا تو دروازے سے ایک انتہائی
خوبصورت اور نوجوان ایکریمین لڑکی اندر داخل ہو رہی تھی جس کے
جسم پر سیاہ رنگ کا چست لباس تھا۔ اس کے پیچھے ایک ایکریمین
نوجوان تھا جس کی فراخ پیشانی اور آنکھوں کی چمک اس کی ذہانت
کو ظاہر کر رہی تھی۔ اس کے جسم پر براؤن رنگ کا سوٹ تھا۔

"ہونہہ۔ تو یہ ہے تمہارا علی عمران جس کی تم تعریفیں کر رہے
تھے"...... اس لڑکی نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا اور لڑکی کی
آواز سن کر ہی ٹائیگر کو معلوم ہو گیا کہ یہ بلیک کوئین ہے۔

"لگتا تو یہ ایشیائی ہے اس کا قد وقامت اور جسامت بھی عمران
جیسی ہی ہے لیکن اس کے چہرے پر وہ بات نہیں ہے جو عمران کے
لئے مخصوص ہے اور پھر اس کے چہرے کے خدوخال بھی اس سے
خاصی حد تک مختلف ہیں"...... اس نوجوان نے غور سے ٹائیگر کو
دیکھتے ہوئے کہا اور اس کی بات سنتے ہی ٹائیگر سمجھ گیا کہ نہ صرف
اس کا سپیشل میک اپ صاف کر دیا گیا ہے بلکہ یہ لوگ عمران سے

بھی واقف ہیں۔

"تمہاری بات درست ہے ٹام۔ لیکن بہرحال یہ ایشیائی ہے اگر
یہ عمران نہیں ہے تو پھر لازماً اس کا کوئی اور ساتھی ہو گا"...... بلیک
کوئین نے کہا اور ٹائیگر ٹام کا نام سن کر چونک پڑا۔ اب وہ بھی غور
سے اس نوجوان کو دیکھ رہا تھا۔ وہ اس کی تلاش میں بلیک کوئین کے
پاس آیا تھا اور بلیک کوئین نے شاید اسے خود ہی یہاں بلوا لیا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے مسٹر"...... ٹام نے اس بار براہ راست ٹائیگر
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈیگورا"...... ٹائیگر نے جان بوجھ کر فرضی نام بتاتے ہوئے
کہا تا کہ وہ لوگ خود ہی سارے حالات اسے بتا دیں اور اس کے
نام بتاتے ہی کمرہ بلیک کوئین کے انتہائی مترنم قہقہے سے گونج اٹھا۔

"دیکھا تم نے ٹام کس قدر خوبصورت مذاق کیا ہے اس نے۔
یہ یقیناً عمران ہی ہے"...... بلیک کوئین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں بلیک کوئین یہ عمران نہیں ہے۔ دیکھو مسٹر تمہارے چہرے
پر موجود میک اپ ختم ہو چکا ہے اور مافیا کنگ سے بھی اس بات کی
تصدیق کر لی گئی ہے کہ ان کے کسی ایریا چیف کا نام ڈیگورا نہیں
ہے اور نہ ہی انہوں نے اپنے کسی آدمی کو بلیک کوئین کے پاس بھیجا
ہے۔ تم نے جو کاغذات تیار کرائے ہیں وہ بھی جعلی ثابت ہو چکے
ہیں اگر تم عمران کے ساتھی ہو تو ہمیں کھل کر بتا دو کیونکہ اس طرح
تم خصوصی رعایت کے حقدار بن جاؤ گے ورنہ جس کرسی پر تم بیٹھے

ہو یہ تمہارے لئے موت کی کرسی بھی بن سکتی ہے"...... ٹام نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم وہی ٹام ہو جس کا تعلق سی اے سے ہے"...... ٹائیگر نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا اور سی اے کا نام سنتے ہی ٹام بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ بلیک کوئین کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

"تم۔ تم مجھے اور سی اے کو کیسے جانتے ہو"...... ٹام نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے جو پوچھا ہے پہلے اس کا جواب دے دو اس کے بعد میں آپ کے تمام سوالوں کے جواب دے دوں گا"...... ٹائیگر نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں میں ٹام ہوں اور سی اے سے متعلق ہوں"...... ٹام نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو مسٹر ٹام میں دراصل آپ سے ملنے کے لئے بلیک کوئین کے پاس آیا تھا۔ میرا نام کرامت علی ہے اور میں علی عمران کا نمائندہ ہوں"...... ٹائیگر نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔ اس نے موجودہ سچویشن سے نمٹنے کے لئے ایک خاص پلاننگ بنائی تھی کیونکہ اسے جس انداز میں کرسی پر جکڑا گیا تھا اور جس انداز کی یہاں مشینری موجود تھی اسے دیکھتے ہوئے زور آزمائی حماقت کے

سوا اور کچھ نہ تھا۔

"مگر تم تو مافیا کنگ کے آدمی بن کر آئے تھے"...... اس بار بلیک کوئین نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ سب کچھ صرف آپ سے ملاقات کے لئے کیا گیا ہے کیونکہ ہمیں معلوم ہوا تھا کہ آپ کسی اجنبی سے کسی صورت بھی ملاقات نہیں کرتیں اور دوسری بات یہ کہ ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ بلیک کوئین یا آپ علی عمران کو جانتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میرا بلیک کوئین سے تعلق ہے اور بلیک کوئین میری تم سے ملاقات کروا سکتی ہیں"...... ٹام نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تفصیل تو عمران صاحب کو معلوم ہو گی۔ میں اس بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ میں بلیک کوئین سے جا کر ملوں اور ان کے ذریعے آپ سے تاکہ آپ دونوں تک ان کا خاص پیغام پہنچایا جا سکے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا پیغام ہے وہ"...... اس بار بلیک کوئین نے پوچھا۔

"کیا آپ اسی حالت میں مجھ سے وہ پیغام پوچھیں گے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"آئی ایم سوری مسٹر کرامت علی۔ تمہاری حیثیت مشکوک ہے۔ اس لئے ہم تمہیں کوئی رعایت نہیں دے سکتے۔ ہاں تمہارا پیغام سننے کے بعد ہم فیصلہ کر سکتے ہیں کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا

جائے“...... ٹام نے اس بار انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے جناب جیسے آپ کی مرضی۔ عمران صاحب نے آپ کے نام پیغام دیا ہے کہ آپ نے پاکیشیا سے جو کلاریم ہنڈرڈ دھات کرانگا کی مدد سے حاصل کی ہے۔ انہیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ البتہ عمران صاحب چاہتے ہیں کہ اس پر جو ریسرچ کی جائے اس سے پاکیشیا کو بھی مستفید ہونا چاہئے کیونکہ بہرحال پاکیشیا کی دھات پر یہ ریسرچ کی جا رہی ہے“...... ٹائیگر نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا اور ٹام اور بلیک کوئین دونوں حیرت سے ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے لگے۔

”کلاریم ہنڈرڈ۔ کیا مطلب یہ کیا چیز ہے اور کیسی ریسرچ۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھا“...... ٹام نے کہا اور ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

”میرا خیال ہے کہ آپ جیسے لوگوں کو اس طرح کی بات نہیں کرنی چاہئے۔ عمران صاحب کو یہ بھی معلوم ہے کہ اس کلاریم ہنڈرڈ دھات پر کس لیبارٹری میں ریسرچ ہو رہی ہے اور یہ ریسرچ کہاں تک پہنچ چکی ہے لیکن عمران صاحب یہ نہیں چاہتے کہ اس اہم ترین ریسرچ میں کوئی رخنہ اندازی کر کے دنیا کو اس انقلابی دریافت سے محروم کر دے اس لئے انہوں نے آپ کے پاس میرے ذریعے باقاعدہ پیغام بھجوایا ہے“...... ٹائیگر نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

”اور اگر ہم انکار کر دیں تو“...... ٹام نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”آپ انکار کر سکتے ہیں۔ میں آپ کا پیغام عمران تک پہنچا دوں گا“...... ٹائیگر نے کہا۔

”کیا تم عمران سے ہماری براہ راست بات کرا سکتے ہو“۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ٹام نے کہا۔

”ہاں کیوں نہیں“...... ٹائیگر نے کہا۔

”اوکے۔ فون نمبر بتاؤ“...... ٹام نے کہا۔

”صرف فون نمبر بتانے سے آپ کی بات عمران صاحب سے نہ ہو سکے گی۔ مجھے پہلے خود بات کرنی ہو گی“...... ٹائیگر نے کہا۔

”کیا ایسا بندوبست ہو سکتا ہے بلیک کوئین“...... ٹام نے بلیک کوئین سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں کیوں نہیں لیکن تم اس سے کیا بات کرنا چاہتے ہو“۔ بلیک کوئین نے کہا۔

”میں اس کی بات عمران سے کنفرم کرانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ یہ انتہائی اہم بات ہے۔ تم جانتی تو ہو“...... ٹام نے کہا اور بلیک کوئین اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مڑی اور دیوار پر لگے ہوئے ایک سوئچ پینل پر موجود ایک بٹن کو دبا کر اس نے کسی جیکسن کو وائرلیس فون پیس لانے کے لئے کہا اور پھر واپس آ کر ٹام کے ساتھ کھڑی ہو گئی
چند لمحوں بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں

وائرلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے فون پیس بلیک کوئین کو دے دیا۔

"اب نمبر بتاؤ"...... بلیک کوئین نے کہا اور ٹائیگر نے کچھ سوچ کر ایکسٹو کا نمبر بتا دیا۔

"پاکیشیا کا رابطہ نمبر کیا ہے"...... بلیک کوئین نے ٹام سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میں بتا دیتا ہوں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی رابطہ نمبر بتا دیا اور بلیک کوئین نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جب دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو اس نے خود ہی آگے بڑھ کر فون پیس ٹائیگر کے منہ اور کان سے لگا دیا۔ گھنٹی بجنے کی آواز کمرے میں سنائی دے رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ اس فون پیس میں لاؤڈر بھی موجود تھا۔

"لیں"...... چند لمحوں بعد کمرے میں ایکسٹو کی بھاری، کرخت اور سرد آواز سنائی دی۔

"میں کرامت علی بول رہا ہوں جناب ایکریمیا سے۔ میں اس وقت بلیک کوئین کی رہائش گاہ پر موجود ہوں اور سی اے کے مسٹر ٹام بھی یہاں موجود ہیں مسٹر ٹام براہ راست عمران صاحب سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... ٹائیگر نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تا کہ ایکسٹو کرامت علی کا نام لینے کے باوجود اسے پہچان سکے۔

"عمران یہاں موجود نہیں ہے"...... دوسری طرف سے سپاٹ لہجے میں کہا گیا۔

"جناب یہ بات چیت انتہائی ضروری اور اہم ہے"...... ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے کہہ دیا ہے کہ وہ یہاں موجود نہیں ہے اور میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں۔ البتہ تم وہ نمبر بتا دو جس سے کال کر رہے ہو میں عمران کو تلاش کراتا ہوں اگر وہ مل گیا تو میں اسے تمہارا نمبر دے دوں گا"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

"اچھا جناب"...... ٹائیگر نے کہا اور سوالیہ نظروں سے بلیک کوئین اور ٹام کی طرف دیکھنے لگا۔ بلیک کوئین نے مسکراتے ہوئے نمبر بتا دیا اور ٹائیگر نے دوہرا دیا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے اسی طرح سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"تو عمران پہلے تصدیق کرنا چاہتا ہے کہ تم واقعی کوئین پیلس سے بول رہے ہو یا نہیں۔ گڈ۔ خاصا ذہین آدمی ہے"...... بلیک کوئین نے فون پیس علیحدہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کرامت علی کو اب عزت دینی چاہئے کیونکہ اس نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے"...... ٹام نے بلیک کوئین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ ویسے اگر اس نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو نتیجہ بھی یہ خود ہی بھگتے گا"...... بلیک کوئین نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اسی سوئچ پینل کی طرف بڑھ گئی جو دیوار میں نصب تھا۔ دوسرے لمحے جیسے ہی اس نے اس پر موجود ایک بٹن دبایا۔ سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی ٹائیگر کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے اور ٹائیگر ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"اعتماد کا شکریہ"...... ٹائیگر نے کہا اور قدم بڑھاتا ہوا پلیٹ فارم سے نیچے آ گیا۔

"مجھے اپنے حفاظتی اقدامات پر اعتماد ہے مسٹر کرامت علی۔ میں نے اس رہائش گاہ میں اس طرح کے حفاظتی انتظامات کئے ہیں کہ صرف آنکھ کے اشارے سے یہاں موجود کسی بھی شخص پر قیامت ٹوٹ سکتی ہے۔ اس لئے اگر تمہارے ذہن میں کوئی بھی غلط خیال پیدا ہو تو اپنے مفاد میں اسے جھٹک دینا ورنہ پلک جھپکنے سے پہلے تم موت کی وادی میں اتر چکے ہو گے"...... بلیک کوئین نے کرخت لہجے میں کہا۔

"میرا نہ پہلے ایسا کوئی ارادہ تھا اور نہ اب ہے۔ میں تو مینیجر ہوں اور بس"...... ٹائیگر نے کہا۔ وہ تینوں اب اس کمرے سے نکل کر راہداری میں آ چکے تھے۔

"کیا تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... ٹام نے

پوچھا۔

"جی نہیں میں عمران صاحب کا ماتحت ہوں۔ انہوں نے اپنا علیحدہ گروپ بنایا ہوا ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور ٹام نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک ایسے کمرے میں پہنچ گئے جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ان کے وہاں بیٹھتے ہی ملازم نے کمرے میں شراب کے تین جام لا کر ان کے سامنے رکھ دیئے۔

"سوری جناب میں شراب نہیں پیتا۔ ہاں اگر جوس پلا دیں تو نوازش ہو گی"...... ٹائیگر نے شراب کو دیکھتے ہی دوٹوک انداز میں کہا۔

"جوس لے آؤ"...... بلیک کوئین نے شراب لانے والے سے کہا اور اس نے سر جھکا کر ٹائیگر کے سامنے رکھا ہوا شراب کا گلاس اٹھا کر ٹرے میں رکھا اور خاموشی سے واپس مڑ گیا۔

"مجھے اس بات پر شدید حیرت ہو رہی ہے کہ آخر عمران نے یہ سب کچھ کیسے معلوم کر لیا"...... ٹام نے شراب کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر تھا۔

"ان کے ذرائع معلومات بے حد وسیع ہیں"...... ٹائیگر نے قدرے فاخرانہ لہجے میں کہا اور ابھی ٹائیگر کا فقرہ مکمل ہوا ہی تھا کہ میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بلیک کوئین نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... بلیک کوئین نے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام پاکیشیا سے کوئی علی عمران صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہاں ان کے ساتھی کرامت علی صاحب موجود ہیں"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے بات کراؤ"...... بلیک کوئین نے کہا اور رسیور ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔ میں کرامت علی بول رہا ہوں"...... ٹائیگر نے رسیور لیتے ہی کہا۔

"یعنی مکمل کرامات دکھانے والا پیر فقیر اور وہ بھی ایکریمیا جیسے ملک میں۔ پھر تو تمہیں پیری فقیری کا نوبل پرائز ملنا چاہئے"۔ دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس نے کرامت علی کے لفظی معنوں کی بات کی تھی۔ چونکہ یہاں بھی لاؤڈر موجود تھا اس لئے بلیک کوئین اور ٹام دونوں عمران کی آواز بخوبی سن رہے تھے۔

"عمران صاحب میں نے آپ کا پیغام مادام بلیک کوئین کو پہنچا دیا ہے۔ سی اے کے جناب ٹام بھی یہاں موجود ہیں"...... ٹائیگر نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ۔ پھر کیا خیال ہے۔ ایکریمیا کا بہترین بینڈ باجا بک کرا لوں"...... عمران نے ایک بار پھر لفظ پیغام کو استعمال کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے دو رسیور میں بات کرتا ہوں"...... ٹام نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور ٹائیگر کے ہاتھ سے لے لیا۔

"ہیلو مسٹر علی عمران۔ میں ٹام بول رہا ہوں"...... ٹام کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"بولیں جناب۔ ضرور بولیں۔ میں نے آپ کو منع تو نہیں کیا۔ لیکن یہ خیال رکھیں کہ کال میری طرف سے ہو رہی ہے اور میں مادام بلیک کوئین کی طرح ارب پتی کھرب پتی بلکہ کسی کا بھی پتی نہیں ہوں اور یہ پتی کافرستانی لفظ ہے جس کے معنی شوہر کے ہوتے ہیں"...... دوسری طرف سے عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"آپ کا پیغام مجھ تک پہنچ گیا ہے لیکن پہلے یہ بتائیں کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میرا تعلق سی اے سے ہے اور سی اے، سی ایچ کو ڈیل کر رہی ہے"...... ٹام نے عمران کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"یہ بزنس سیکرٹ ہے مسٹر ٹام۔ بہرحال آپ پیغام کا جواب کیا دے رہے ہیں"...... اس بار عمران کے لہجے میں بھی سنجیدگی تھی۔

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر علی عمران۔ نہ تو میرا کوئی تعلق سی اے سے ہے اور نہ ہی کسی سی ایچ وغیرہ سے"...... ٹام نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر واقعی آپ کا تعلق سی اے سے نہیں ہے مسٹر ٹام تو آپ کو

سی ایچ کے بارے میں کیسے معلوم ہو گیا۔ مسٹر ٹام سی ایچ میرے ملک کی دولت ہے اور آپ نے اسے چرایا ہے۔ اس لئے میری بات کان کھول کر سن لیں۔ اس سی ایچ پر ہونے والی ریسرچ میں پاکیشیا کا بھی حصہ ہو گا۔ پاکیشیا کو حصہ دیئے بغیر آپ اس ریسرچ کو صرف اپنے تک محدود نہیں رکھ سکتے۔ گڈ بائی“...... دوسری طرف سے عمران نے سخت لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ٹام نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”یہ شخص ضرورت سے زیادہ ہی غلط فہمی کا شکار نظر آرہا ہے“...... ٹام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”چھوڑو اگر یہ یہاں آیا تو اس سے نمٹ لیں گے۔ اس کرامت علی کا کیا کرنا ہے“...... بلیک کوئین نے بیزار سے لہجے میں ٹام سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کرنا کیا ہے۔ یہ بے چارہ تو بس پیغام لانے والا ہے۔ اسے واپس بھجوا دو“...... ٹام نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک کوئین نے سر ہلاتے ہوئے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو دوسرے لمحے دروازہ خود بخود کھل گیا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

”ان صاحب کو باہر چھوڑ کر آؤ“...... بلیک کوئین نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ویس مادام“...... اس آدمی نے سر جھکا کر مؤدبانہ لہجے میں

کہا۔

”شکریہ مادام“...... ٹائیگر نے کرسی سے اٹھ کر مسکرا کر بلیک کوئین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

”یہ بات خاص طور پر سن لو کہ تمہیں اس لئے زندہ یہاں سے جانے کی اجازت دی جا رہی ہے کہ تم صرف ایک درمیانی واسطہ ہو۔ میری تنظیم ایکریمیا کی ہر ریاست میں پھیلی ہوئی ہے اس لئے اگر تم نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو پھر دوسرا سانس بھی نہ لے سکو گے“...... بلیک کوئین نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے مادام میں کوئی غلط حرکت نہ کروں گا“...... ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اس کا مطلب ہے ٹائیگر صحیح لائن پر کام کر رہا ہے"...... عمران نے رسیور رکھتے ہوئے مسکرا کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ رانا ہاؤس موجود تھا۔ اس نے جوزف اور جوانا کو چند ضروری کاموں کے سلسلے میں باہر بھیجا ہوا تھا۔

ٹائیگر نے ایکسٹو کو کال کیا تھا اور بلیک زیرو نے عمران کو کال کر کے ٹائیگر کی کال کا بتایا تھا تو عمران جو اس وقت فلیٹ میں موجود تھا۔ سلیمان کو اپنے ساتھ لے کر رانا ہاؤس پہنچ گیا تھا۔ وہ جان بوجھ کر فلیٹ خالی رکھنا چاہتا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اگر سی اے کے ایجنٹوں کو اس بات کا پتہ چل گیا کہ وہ ان کے خلاف کام کر رہا ہے اور وہ اس کے لئے ایکریمیا جانے کی تیاری کر رہا ہے تو ہو سکتا ہے کہ سی اے کے ایجنٹ اس کے فلیٹ پر حملہ کر دیں۔ اس حملے میں سلیمان کے زخمی ہونے کا خطرہ لاحق ہو سکتا تھا اس لئے عمران نے سلیمان کو فلیٹ میں نہ رہنے کا مشورہ دیا تھا۔ سلیمان،

کوٹھی جانا چاہتا تھا لیکن عمران اسے اپنے ساتھ رانا ہاؤس لے آیا تھا۔ سلیمان اس وقت عمران کے سامنے موجود تھا۔ اس نے عمران کی بڑبڑاہٹ سن لی تھی اور برے برے منہ بنانا شروع کر دیئے تھے۔

"یہ تم کس خوشی میں اتنے برے برے منہ بنا رہے ہو"۔ سلیمان کو منہ بناتے دیکھ کر عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"منہ نہ بناؤں تو اور کیا کروں۔ یہاں کا کچن دیکھا ہے آپ نے۔ کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ بس ایک الیکٹرک کیتلی ہے اور چند ڈبے چائے چینی اور دودھ کے۔ ایسا ہوتا ہے کچن"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کنواروں کے کچن ایسے ہی ہوتے ہیں جناب آغا سلیمان پاشا صاحب"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ کو میں شادی شدہ نظر آ رہا ہوں۔ آپ تو کبھی میرے کچن میں آئے ہی نہیں۔ آ کر دیکھیں تب پتہ چلے کہ کچن کسے کہتے ہیں۔ پتہ نہیں لوگ سلیقے کے بغیر زندہ کیسے رہتے ہیں"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جس طرح تم سلیقہ بیگم کے بغیر بھی زندہ ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں مذاق نہیں کر رہا۔ بہرحال آپ ایکریمیا جانا چاہتے ہیں تو جائیں میں یہاں ان کالے دیوؤں کے ساتھ نہیں رہوں گا۔

نجانے وہ کب مجھے کاٹ کھائیں اس سے تو اچھا ہے کہ میں کوٹھی جا کر بڑی بیگم صاحبہ کے ہاتھوں جوتیاں کھا لوں“...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ارے ارے یہ غضب نہ کرنا۔ اماں بی کی جوتیاں کھاؤ گے تو ایک ہی دن میں سر گنجا ہو جائے گا۔ اماں بی کو اگر زیادہ غصہ آیا تو وہ تمہاری ٹانگیں بھی توڑ سکتی ہیں۔ یہ پاکیشیا ہے یہاں گنجوں کو کوئی نہیں ملتی اور گنجا ہونے کے ساتھ ساتھ اگر لنگڑا ہو تو اسے فقیرنی بھی دیکھنا پسند نہیں کرتی ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے بس میں یہاں نہیں رہوں گا چاہے کچھ بھی ہو جائے“...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا وہ اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

”سوچ لو۔ پھر نہ کہنا کہ تم گنجے، لنگڑے، اندھے یا گونگے بہرے ہو گئے ہو۔ اماں بی کے ساتھ ڈیڈی بھی وہاں رہتے ہیں اور تم پر اماں بی سے زیادہ ڈیڈی کو پرخاش ہے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق مجھے بگاڑنے میں تمہارا ہاتھ ہے۔ وہاں جاؤ گے تو انہیں بھی موقع مل جائے گا اور پھر وہ تم پر ساری کسر نکال کر ہی دم لیں گے پھر بس تمہارے بچے کچھے حصے ہی نظر آئیں گے“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”تو پھر میں واپس جا کر فلیٹ میں ہی رہتا ہوں۔ خطرہ ہوا تو میں اسپیشل روم میں چلا جایا کروں گا۔ کوئی بھی دروازے پر آئے گا

تو میں اسے کوئی رسپانس نہیں دوں گا۔ سب سمجھیں گے کہ فلیٹ خالی ہے“...... سلیمان نے کہا۔

”فلیٹ میں رہ کر تم میری کمائی اُڑاؤ گے“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”تو میں نے کون سے آپ کے کروڑوں خرچ کر لینے ہیں۔ میں کوئی سرکاری آفیسر تو ہوں نہیں کہ چھوٹے سے خرچ کو بڑھا چڑھا کر پیش کروں۔ کل ایک اخبار میں ایک سرکاری افسر کی خبر چھپی تھی۔ ایک سرکاری افسر کے دانت میں درد ہوا تو انہوں نے اس دانت کے علاج پر پانچ لاکھ روپیہ خرچ کر دیا اور باقاعدہ رسید پیش کر کے سرکاری خزانے سے رقم وصول کر لی۔ اب آپ خود ہی سوچئے کہ اگر ایک دانت پر پانچ لاکھ روپے خرچ ہو سکتے ہیں تو بتیس دانتوں پر کتنے لاکھ خرچ ہوں گے۔ اگر اتنے لاکھ میرے پاس ہوں تو میں ایک چھوڑ دس شادیاں کر سکتا ہوں“...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

”پانچ لاکھ روپے ایک دانت پر۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کون سا افسر ہے وہ“...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”اخبار میں نام تو نہیں لکھا ہوا صرف افسر لکھا ہوا ہے۔ ہو گا کوئی بے چارہ غریب سا افسر“...... سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھول کر ایک اخبار نکال کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے اخبار اٹھا کر پڑھا اور اس کے ساتھ ہی

اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔ سرسلطان سے بات کراؤ"...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ اور بھی زیادہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"یس سر۔ سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ فرمایئے"...... سرسلطان نے بھی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کل کے اخبار میں ایک خبر شائع ہوئی تھی کہ کسی سرکاری افسر نے اپنے دانت کے علاج پر سرکاری خزانے کے پانچ لاکھ روپے خرچ کئے ہیں۔ میں نے اس کا سخت نوٹس لیا ہے۔ آپ معلوم کریں کہ وہ کس محکمے کا افسر ہے اور اس کے خلاف فوری طور پر کارروائی کرتے ہوئے اس سے پانچ لاکھ روپے وصول کر کے سرکاری خزانے میں جمع کرائیں اور ایسے افسر کو فوری طور پر سروس سے برخاست کر دیں۔ مجھے ایک ہفتے کے اندر اس کی تفصیلی

رپورٹ چاہئے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت انتہائی گہری سنجیدگی طاری تھی۔

"کیا اب میں واپس فلیٹ جا سکتا ہوں"...... سلیمان نے سہمے ہوئے لہجے کہا کیونکہ وہ عمران کا مزاج شناس تھا اور اس نے عمران کے چہرے پر جو تاثرات دیکھے تھے اس سے وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کا موڈ اس خبر نے سخت آف کر دیا ہے۔

"ہاں میں نے فی الحال ایکریمیا جانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ اگر مجھے جانا پڑا تو تمہیں کال کر دوں گا"...... عمران نے جواب دیا اور سلیمان خاموشی سے کرسی سے اٹھا اور کان دبائے عقبی خفیہ راستے کی طرف بڑھ گیا تاکہ وہاں سے نکل کر فلیٹ جا سکے۔ عمران اسی طرح خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بار بار فون کی طرف اس طرح دیکھتا جیسے اسے کسی کال کا انتظار ہو اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"...... عمران نے رسیور اٹھا کر مخصوص لہجے میں کہا۔

"کرامت علی بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"سپیشل ٹرانسمیٹر پر بات کرو"...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے

ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں نکلنے لگیں اور عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ اوور"...... بٹن آن ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران فرام دس اینڈ۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس میں نے آپ کا دیا ہوا کنیکٹر بٹن بلیک کوئین کی رہائش گاہ میں لگا دیا تھا چنانچہ باہر آنے کے بعد اس کے رسیور کے ذریعے ان دونوں کے درمیان ہونے والی جو گفتگو میں نے سنی ہے اس کے مطابق ٹام اور بلیک کوئین کا پروگرام پاکیشیا آ کر آپ کے خلاف کام کرنے کا ہے۔ وہ شاید ایک دو روز میں پاکیشیا پہنچ جائیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ان کی باتیں ٹیپ ہو گئی ہوں گی وہ ٹیپ سنواؤ مجھے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ویس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"تمہارا خیال درست ثابت ہوا ہے ٹام۔ یہ عمران اس سی ایچ کی بجائے اس کی ریسرچ میں دلچسپی لے رہا ہے"...... بلیک کوئین نے کہا۔

"مجھے اس کی فطرت کا اندازہ ہے۔ تم نے دیکھا کہ اس نے کس طرح یہاں سے ہزاروں میل دور بیٹھے اس بات کا درست طور پر پتہ چلا لیا ہے کہ بلیک کراؤن اور کرانگا منشیات نہیں بلکہ سی ایچ سپلائی کر رہے تھے اور سی ایچ، سی اے کے ذریعے آگے بھیجی گئی ہے اور میرا تعلق سی اے سے ہے اور تمہارا تعلق مجھ سے ہے۔ حالانکہ میرا خیال ہے یہاں ایکریمیا میں بھی کم ہی لوگوں کو اس بات کا علم ہو گا کہ میرا تعلق سی اے سے ہے"...... ٹام کی آواز سنائی دی۔

"ہاں مجھے اب احساس ہو گیا ہے کہ یہ شخص انتہائی خطرناک حد تک ذہین اور باخبر ہے۔ اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ میرا خیال ہے ہمیں فوری طور پر پاکیشیا پہنچ کر اس خطرے کا ہمیشہ کے خاتمہ کر ہی دینا چاہئے"...... بلیک کوئین نے کہا۔

"اس کے سوا اور چارہ بھی نہیں ہے بلیک کوئین۔ اب تو یہ ضروری ہو گیا ہے لیکن ایک بات بتا دوں کہ اب ہمیں یہ سوچ کر وہاں جانا چاہئے کہ وہ ہمارے متعلق سب کچھ جانتا ہے۔ اس کرامت علی کی وجہ سے یہ فائدہ ضرور ہوا ہے کہ ہمیں اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ وہ ہم سے واقف ہے"...... ٹام نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو ٹام۔ تم دیکھنا کہ اس آدمی کو میں کتنی آسانی سے شکار کرتی ہوں۔ صرف اتنا فرق ضرور پڑے گا کہ اب مجھے ذرا تیاری کر کے جانا ہو گا"...... بلیک کوئین نے کہا اور اس کے ساتھ

ہی کرسیاں کھسکنے کی آوازیں سنائی دیں پھر قدموں کی چاپیں اور آخر میں خاموشی طاری ہوگئی۔

"ہیلو باس۔ ٹیپ آپ نے سن لی ہے۔ اوور"...... اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں مجھے خوشی ہے کہ تم نے صحیح لائن آف ایکشن پر کام شروع کیا ہے۔ اب اسے جلد از جلد مکمل کر ڈالو۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کام کر رہا ہوں باس۔ میں نے آپ کو کال صرف اس لئے کی تھی کہ آپ ہوشیار ہو جائیں۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اب تک اس ہوشیاری نے ہی تو مجھے کنوارہ رکھا ہے۔ تم پھر ہوشیاری کی تلقین کر رہے ہو۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بلیک کوئین اتنی بھی حسین نہیں ہے باس بلکہ وہ ایک خطرناک بلی ہے جو ہر وقت کاٹ کھانے کو دوڑتی ہے۔ بہرحال میں جلد ہی آپ کو کامیابی کی رپورٹ دوں گا۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی

دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... جولیا کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو ایکریمیا میں ایک اہم مشن کیلئے تیاری کا فوری نوٹس دے دو اور تم بھی تیار ہو جاؤ۔ عمران تمہارا لیڈر ہوگا۔ تم نے آج رات ہی چارٹرڈ طیارے سے ایکریمیا جانا ہے۔

"مشن کی تفصیلات کیا ہیں چیف"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مشن کی تفصیلات کے بارے میں تمہیں عمران بریف کر دے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ سیکرٹ سروس کی ٹیم لے کر خود فوری طور پر ایکریمیا پہنچ جائے۔ ویسے تو اسے یقین تھا کہ ان کے پہنچنے تک ٹائیگر اس ٹام کے ذریعے سی اے کے چیف اور پھر اس کے ذریعے اس لیبارٹری تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ جہاں کلاریم ہنڈرڈ پر ریسرچ ہو رہی ہے لیکن اس کے باوجود اس نے خود ٹیم لے کر وہاں جانے کا فیصلہ اس لئے کیا تھا تاکہ کسی بھی موقع پر اگر ٹائیگر کو مدد کی ضرورت پڑے تو اس کی اس طرح مدد کی جائے کہ اسے خود بھی اس کا علم نہ ہو سکے۔

ٹائیگر انتہائی قیمتی سازوسامان سے سجے ہوئے فلیٹ کے ایک صوفے پر بیٹھا بار بار گھڑی دیکھنے میں مصروف تھا۔ ایڈم لائٹ پلازا میں واقع یہ فلیٹ ٹام کی رہائش گاہ تھی لیکن ٹام وہاں موجود نہ تھا۔ حالانکہ اس وقت رات کا پچھلا پہر تھا۔

ٹائیگر کوئین پیلس سے واپسی پر سیدھا اپنی رہائش گاہ پر گیا اور پھر وہاں سے نیا میک اپ کر کے وہ عقبی راستے سے باہر نکلا اور گلیوں سے ہوتا ہوا وہ مین روڈ پر پہنچ کر ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ اس کالونی سے باہر آ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ بلیک کوئین تنظیم یقیناً اس کی نگرانی کر رہی ہو گی اس لئے اس نے خاموشی سے یہ رہائش گاہ چھوڑ دی تھی۔ عمران سے ٹرانسمیٹر پر ہونے والی بات چیت سے اسے یہ اشارہ مل گیا تھا کہ وہ صحیح لائن آف ایکشن پر کام کر رہا ہے اور اس اشارے نے حقیقتاً اسے بے حد حوصلہ بخشا تھا۔ وہ عمران کے اس اشارے کا مطلب بخوبی سمجھ گیا تھا اشارے کا مطلب تھا

کر ٹام کے ذریعے سی اے کے چیف اور پھر اس سے آگے اس لیبارٹری تک پہنچا جائے جہاں کلاریسم ہنڈرڈ پر تجربات ہو رہے تھے۔ اس لئے ٹائیگر نے ٹام کی رہائش گاہ تلاش کرنی شروع کر دی تھی۔

ٹائیگر نے ٹام کے چہرے کے خدوخال دیکھ کر ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ انتہائی عیاش فطرت کا آدمی ہے اور اسے معلوم تھا کہ ایسے لوگوں کی راتیں بدنام قسم کے نائٹ کلبوں میں ہی گزرتی ہیں اس لئے اس نے اپنی اس تلاش کے کام کا آغاز نائٹ کلبوں سے ہی کیا تھا اور پھر مختلف نائٹ کلبوں میں گھومنے کے بعد آخر کار اس نے ٹام کو ایک نائٹ کلب میں ایک خوبصورت اور نوجوان عورت کے ساتھ رقص کرتے دیکھ لیا۔

ٹائیگر نے ایک ویٹر کو بھاری معاوضہ دے کر یہ معلوم کر لیا کہ ٹام اس نائٹ کلب کا مستقل ممبر تھا اور اس کی اکثر راتیں اس نائٹ کلب میں ہی گزرتی تھیں۔ ویٹر سے ہی اسے اس کی رہائش گاہ کا بھی علم ہو گیا کیونکہ ویٹر کے مطابق جب بھی ٹام کا موڈ کلب نہ آنے کا ہوتو وہ کلب سے متعلقہ کسی کال گرل کو وہیں اپنی رہائش گاہ پر ہی طلب کر لیتا تھا اور ظاہر ہے اس کال گرل کو پہنچانے کا کام ویٹر ہی کرتے ہوں گے۔

ویٹر سے ہی ٹائیگر کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ ٹام اکثر راتیں نائٹ کلب کے سپیشل روم میں ہی گزارتا تھا۔ چنانچہ ٹائیگر معلومات

حاصل کرنے کے بعد اس نائٹ کلب سے نکل کر سیدھا اس کے فلیٹ پہنچا تھا۔ اس نے پہلے تو فلیٹ کی تفصیلی تلاشی اس نقطہ نظر سے لی تھی کہ شاید یہاں سے سی اے کے بارے میں اسے معلومات مل جائیں لیکن ٹام شاید اس معاملے میں بے حد محتاط رہنے کا عادی تھا۔ اس لئے فلیٹ کی تفصیلی تلاشی کے باوجود وہاں سے ٹائیگر کو کچھ نہ ملا تھا اور اب ٹائیگر کو ٹام کی فلیٹ میں آمد کا انتظار تھا۔ تاکہ وہ ٹام سے تمام ضروری معلومات حاصل کر سکے۔

یہ لگژری فلیٹ ساؤنڈ پروف انداز میں بنائے گئے تھے۔ اس لئے ٹائیگر کو اس بات کی کوئی فکر نہ تھی کہ ٹام کی آواز دوسرے فلیٹ تک پہنچ جائے گی۔ فلیٹ سے اسے اپنی مرضی کے اسلحے کے ساتھ ساتھ بے ہوش کر دینے والے گیس فائر بھی مل گئے تھے اور ایک گیس فائر اس وقت ٹائیگر کی جیب میں تھا۔ صبح ہونے کے قریب تھی لیکن ٹام ابھی تک فلیٹ نہ پہنچا تھا۔ ٹائیگر کے ذہن میں خدشہ ابھر رہا تھا کہ کہیں ٹام فلیٹ آنے کی بجائے نائٹ کلب سے ہی کسی اور طرف نہ نکل جائے۔

اس نے کئی بار سوچا کہ وہ نائٹ کلب فون کر کے وہاں سے ٹام کے بارے میں معلوم کرے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ ظاہر ہے ٹام کو اس کی اطلاع مل جاتی اور وہ بہرحال ایک منجھا ہوا ایجنٹ تھا اور اس لئے وہ اسے کسی طرح بھی نہ چونکانا چاہتا تھا۔ پھر صبح ہونے میں ایک گھنٹہ باقی تھا کہ اسے دروازے سے باہر

قدموں کی چاپ سنائی دی تھی۔ دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی ٹائیگر تیزی سے اٹھا اور دبیز قالین پر قدم بڑھاتا تیزی سے دروازے کی سائیڈ پر دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔ جیب سے گیس فائر اس نے نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا۔ اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور پھر ٹام لڑکھڑاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ نشے میں دھت ہے اور اس کے ذہن پر نیند کا شدید غلبہ موجود ہے اس نے مڑ کر دروازہ بند کرنے کی بجائے صرف لات مار کر اسے بند کیا اور پھر اسی طرح لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں آگے بڑھنے لگا۔

"مسٹر ٹام"...... اچانک ٹائیگر نے کہا اور ٹام یہ آواز سنتے ہی تیزی سے مڑا ہی تھا کہ ٹائیگر نے اس کی عین ناک پر گیس فائر کر دیا۔ سفید رنگ کے دھوئیں کا ایک بھپکا سا ٹام کی ناک سے ٹکرایا اور دوسرے لمحے وہ بری طرح ہوا میں ہاتھ پیر مارتا ہو قالین پر ڈھیر ہو گیا ٹائیگر سانس روکے اپنی جگہ کھڑا رہا پھر آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھولا اور چند لمحوں تک دروازہ کھلا رکھنے کے بعد اس نے دروازہ بند کیا اور اسے لاک کر کے وہ مڑا۔ اب وہ سانس لے رہا تھا۔ قالین پر ٹام بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

ٹائیگر نے جھک کر اسے اٹھایا اور کمر پر لاد کر اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں وہ پہلے ہی اسے باندھنے کے تمام انتظامات کر چکا تھا۔ بے ہوش ٹام کو کرسی پر ڈال کر اس نے نائیلون کی

باریک رسی کی مدد سے پہلے اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں باندھے اور پھر اسے رسی کی مدد سے کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا۔ اچھی طرح چیکنگ کرنے کے بعد جب اسے پوری طرح تسلی ہو گئی کہ اب ٹام اس کی مرضی کے بغیر آزاد نہ ہو سکے گا تو وہ ایک الماری کی طرف بڑھ گیا جس میں گیس فائر کے ساتھ ساتھ اس کا توڑ بھی موجود تھا۔ اس نے اینٹی گیس کی شیشی اٹھائی اور مڑ کر دوبارہ ٹام کے پاس پہنچ گیا۔ شیشی کا ڈھکن کھول کر اس نے اس کا دہانہ بے ہوش ٹام کی ناک سے لگا دیا چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے دوبارہ جا کر الماری میں رکھ دیا۔ اس کے بعد اس نے بغیر بازوؤں والی ایک کرسی اٹھائی اور اسے ٹام کے سامنے رکھ کر وہ اس پر اس طرح اطمینان سے بیٹھ گیا جیسے اس نے یہ ساری کارروائی صرف اس کرسی پر اطمینان سے بیٹھنے کے لئے ہی کی ہو۔

تقریباً پانچ منٹ بعد ٹام کے ڈھیلے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے اور پھر چند لمحوں بعد ہی اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔ ٹائیگر خاموش بیٹھا اس کی بدلتی ہوئی کیفیات کو دیکھ رہا تھا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ تت تت تم کون ہو۔ یہ۔ یہ فلیٹ تو میرا ہی ہے“...... آخر کار ٹام نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ تمہارا فلیٹ ہے مسٹر ٹام“۔ ٹائیگر

نے سرد لہجے میں کہا۔

”تت۔ تت۔ تم۔ تم کون ہو اور مجھے کیوں باندھ رکھا ہے“۔ ٹام نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاید اب اس کا ذہن کام کرنے لگ گیا تھا۔

”پہلے تم پوری طرح ہوش میں آ جاؤ تو بتاؤں۔ میرے پاس فالتو وقت نہیں ہے کہ میں تمہارے ساتھ بے معنی گفتگو کرتا رہوں“...... ٹائیگر کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

”اوہ اوہ۔ تم۔ تم وہی کرامت علی تو نہیں ہو۔ ہاں اب میں پہچان گیا ہوں تم وہی ہو۔ تم یقیناً وہی ہو“...... اچانک ٹام نے کہا اور ٹائیگر اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

”اس کا اندازہ تم نے کیسے لگا لیا“...... ٹائیگر نے کہا اور ٹام بے اختیار ہنس پڑا۔

”مسٹر کرامت علی میک اپ صرف چہرے بدلنے کا ہی نام نہیں ہوتا۔ تمہاری ایشیائی آنکھیں اس میک اپ کے باوجود تمہاری اصلیت کی چغلی کھا رہی ہیں“...... ٹام نے کہا اور ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس سے واقعی یہ فروگزاشت ہو گئی تھی کہ میک اپ کرنے کے باوجود اس نے آنکھوں کا رنگ تبدیل نہ کیا تھا۔ حالانکہ جب پہلے اس نے میک اپ کیا تھا تو اس نے آنکھوں کا رنگ تبدیل کرنے پر خاص توجہ دی تھی لیکن شاید اس بار جلدی کی وجہ سے وہ اس پر توجہ نہ دے سکا اور ایکریمین میک اپ

میں اس کی ایشیائی کی آنکھیں ظاہر ہے ٹام کی تیز نظروں سے چھپی نہ رہ سکتی تھیں۔

"ہاں میں وہی کرامت علی ہوں"...... ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ ظاہر اب اس بات کو چھپانے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم صرف پیغام لانے والے نہ تھے۔ ٹھیک ہے۔ بولو۔ کیا چاہتے ہو تم"...... ٹام نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ اب ذہنی طور پر پوری طرح بیدار ہو چکا تھا۔

"مسٹر ٹام سی اے کے چیف کا کیا نام ہے۔ صرف اتنا بتا دو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو تم سی اے کے ذریعے اس لیبارٹری تک پہنچنا چاہتے ہو جہاں سی ایچ پر ریسرچ ہو رہی ہے۔ میں سمجھ گیا۔ لیکن مسٹر کرامت علی تمہاری یہ لائن آف ایکشن درست نہیں ہے۔ کیونکہ سی اے کے چیف کو بھی اس بات کا علم نہیں ہے کہ سی ایچ کو حکام کہاں بھیجتے ہیں۔ اس کا کام تو صرف اسے اعلیٰ حکام تک پہنچانا تھا اور بس"...... ٹام نے جواب دیا اور ٹائیگر حقیقتاً اس کی بے پناہ ذہانت پر حیران رہ گیا۔

"کن حکام تک"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"براہ راست سیکرٹری آف سٹیٹ تک"...... ٹام نے جواب دیا اور اس بار ٹائیگر طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"مسٹر ٹام میں تسلیم کرتا ہوں کہ تم میرے اندازے سے کہیں زیادہ ذہین ثابت ہو رہے ہو لیکن اگر تم مجھے احمق سمجھنے لگے ہو تو پھر مجھے تمہاری ذہانت پر بھی شک ہو سکتا ہے۔ تم نے سیکرٹری آف سٹیٹ کا نام اس لئے لے دیا ہے کیونکہ تمہیں معلوم ہے میں سیکرٹری آف سٹیٹ تک نہیں پہنچ سکتا۔ میں جانتا ہوں کہ ایکریمیا میں سیکرٹری آف سٹیٹ کا عہدہ نائب صدر کا ہوتا ہے لیکن اتنا مجھے بھی معلوم ہے کہ سیکرٹری آف سٹیٹ کا ان معاملات سے کسی طرح بھی تعلق نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم مجھے درست معلومات مہیا کر دو تاکہ مجھے تم پر عام ایجنٹوں جیسا تشدد نہ کرنا پڑے اس صورت میں تمہارا کیا حشر ہوگا اس کا شاید تم اندازہ بھی نہ کر سکو"...... ٹائیگر نے کہا اور ٹام بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہیں یقین نہیں آیا۔ بس اس لئے یہ سارا سیٹ اپ کیا گیا تھا۔ تاکہ کسی کو یقین ہی نہ آئے۔ میں نے تم سے کوئی غلط بیانی نہیں کی"...... ٹام نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں چیک کر لوں گا۔ چیف کا نام اور اس کے دفتر کا پتہ بتا دو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"سوری مسٹر کرامت علی یا جو بھی تمہارا نام ہو۔ میں نے اس بارے میں حلف اٹھایا ہوا ہے اور تم چاہے میری ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دو میں ایسی کوئی بات زبان سے نہیں نکال سکتا۔ سوری

ویری سوری"...... ٹام نے کہا۔

"چلو اس کا فون نمبر بتا دو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"سوری۔ تم جو چاہے کر لو میں سی اے کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں بتاؤں گا"...... ٹام نے کہا اور اس کا لہجہ سن کر ہی ٹائیگر کو احساس ہو گیا کہ واقعی وہ جو کہہ رہا ہے وہی کچھ کرے گا۔ وہ ایسے ٹرینڈ اور منجھے ہوئے سیکرٹ ایجنٹوں کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا کہ ایسے لوگ جسمانی اور ذہنی طور پر اس طرح ٹرینڈ کیے جاتے ہیں کہ ان پر ہر قسم کا جسمانی اور ذہنی تشدد بالکل بیکار رہتا ہے۔

"پھر ظاہر ہے تمہیں زندہ رکھنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا۔ اوکے۔ گڈ بائی"...... ٹائیگر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"ظاہر ہے۔ یہ بات میں بھی سمجھتا ہوں لیکن میں مجبور ہوں"...... ٹام نے کہا اور ٹائیگر واقعی اس کے اعتماد پر حیران رہ گیا۔

"آخر فون نمبر بتانے میں کیا حرج ہے"...... ٹائیگر نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ فون نمبر کی مدد سے تم دفتر کا کھوج لگا لو گے۔ مجھے یہ سب طریقے آتے ہیں لیکن میں تمہیں یہ بتا دوں کہ تمہاری یہ ساری کارروائی واقعی بے معنی اور بے مقصد ہی رہے

گی"...... ٹام نے اسی طرح بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تمہاری مرضی۔ اب میں آخری بار پوچھ رہا ہوں کہ کیا تم مجھ سے تعاون کرنا چاہتے ہو یا نہیں"...... ٹائیگر نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

"صرف ایک تعاون کر سکتا ہوں کہ تم مجھے چھوڑ دو تو میں تمہیں یہاں سے بحفاظت واپس پاکیشیا بھجوا سکتا ہوں۔ اس سے زیادہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا"...... ٹام نے جواب دیا۔ ٹائیگر چند لمحے خاموش بیٹھا ٹام کو دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین پسٹل جیب میں رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ٹام خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر ٹام کی تلاشی لینی شروع کر دی لیکن سوائے عام سی چیزوں کے اس کی جیب سے کوئی خاص چیز برآمد نہ ہوئی۔

"اگر تلاشی لینی ہی ہے تو میرے دماغ کی لو۔ مجھ جیسا آدمی اب تمہارے مطلب کی معلومات لکھ کر جیب میں رکھنے سے تو رہا"...... ٹام نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"تمہیں طنز کرنے کا حق ہے مسٹر ٹام کیونکہ میں نے تم پر عام مجرموں جیسا تشدد نہیں کیا۔ تم چونکہ ایک سرکاری ایجنسی سے متعلق ہو۔ اس لئے میں نے تمہارا احترام کیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں بغیر معلومات حاصل کئے یہاں سے چلا جاؤں گا"۔

ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر وہ ایک طرف رکھے ہوئے ٹیلی فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ٹیلی فون سیٹ اٹھایا اور اسے لا کر ٹام کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ ٹیلی فون سیٹ گھٹنوں پر رکھ کر اس نے اس کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"کوئین پیلس کا نمبر دیں"...... ٹائیگر نے کہا اور دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو ٹائیگر نے شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ دیا۔

"اتنی تکلیف کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ مجھ سے پوچھ لیا ہوتا"...... ٹام نے ایک بار پھر طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں نے سوچا شاید تم نے یہ نمبر نہ بتانے کا بھی حلف اٹھایا ہوا ہو"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹیلی فون سیٹ کو فرش پر رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری میں موجود کپاس کا رول اٹھایا جو زخموں پر بینڈیج کے لئے وہاں رکھا گیا تھا۔ اس میں سے کافی ساری کپاس نکال کر اس نے ٹام کا منہ جبراً کھول کر کپاس کا گولا اس کے منہ میں ڈال کر اوپر ٹیپ چپکا دیا۔ اس کے بعد اس نے دوبارہ ٹیلی فون سیٹ اٹھایا اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے کوئین پیلس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کوئین پیلس"...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔

"بلیک کوئین سے بات کرائیں میں کرامت علی بول رہا ہوں"...... ٹائیگر نے ٹام کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ بلیک کوئین بول رہی ہوں۔ کیوں فون کیا ہے تم نے"...... چند لمحوں بعد رسیور سے بلیک کوئین کی سخت اور انتہائی کرخت آواز سنائی دی۔

"مسٹر ٹام نے مجھے اپنے فلیٹ پر وقت دیا تھا لیکن وہ فلیٹ پر نہیں پہنچے میں نے سوچا کہ شاید وہ آپ کے پاس ہوں۔ آپ ان سے پوچھ کر مجھے بتا دیں کہ میں کب تک ان کا انتظار کرتا رہوں یا میں واپس چلا جاتا ہوں"...... ٹائیگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ ٹام نے تمہیں وقت دیا تھا اپنے فلیٹ پر اور اتنی صبح کیوں"...... بلیک کوئین کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"اب آپ سے کوئی بات چھپانا تو بے کار ہے۔ کیونکہ مسٹر ٹام نے یقیناً یہ سب کچھ آپ کے مشورے سے ہی کیا ہو گا۔ انہوں نے مجھ سے معاہدہ کیا ہے کہ اگر میں انہیں دس لاکھ ڈالر ادا کر دوں تو وہ میرے لئے سیکرٹری آف سٹیٹ سے اس لیبارٹری میں داخلے کا سپیشل کارڈ لا دیں گے جس میں سی ایچ پر ریسرچ ہو رہی ہے۔ میں رقم لے کر آیا ہوں مگر ان کا فلیٹ بند ہے اور میں ایک

نزدیکی ریسٹورنٹ سے فون کر رہا ہوں''...... ٹائیگر نے سادہ سے
لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
''ہونہہ تو ٹام نے اب یہ گھٹیا پن شروع کر دیا ہے۔ اس کی
ذہنیت اس قدر گر گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے ضرور
جوئے میں کوئی بڑی رقم ہار دی ہے۔ مجھے یقین تھا کہ اس کی
عیاشانہ فطرت ایک روز یہ رنگ دکھائے گی لیکن مسٹر کرامت علی
میں اس قسم کے گھٹیا پن کو برداشت نہیں کر سکتی۔ تمہیں ٹام نے جو
کچھ بھی بتایا ہے غلط بتایا ہے۔ سیکرٹری آف سٹیٹ کا ان سارے
معاملات سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے ایسی لیبارٹریوں کا
انچارج سیکرٹری آف سٹیٹ نہیں ہوا کرتا اس لئے تم اس بات کو
بھول جاؤ اور اپنی رقم ضائع نہ کرو اور واپس اپنے ملک چلے
جاؤ''...... بلیک کوئین نے تیز لہجے میں کہا۔
''یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں مادام۔ مسٹر ٹام نے تو اپنے چیف
سے بھی میرے سامنے بات کی تھی اور ان سے کہا تھا کہ سیکرٹری
آف سٹیٹ سے ان کی ملاقات کا وقت لے دیں اور ان کے چیف
نے بھی وعدہ کر لیا تھا''...... ٹائیگر نے جان بوجھ کر بوکھلائے ہوئے
لہجے میں کہا۔
''اپنے چیف سے۔ تمہارا مطلب ہے میکارلے سے۔ کیا اس
نے اسے بتایا تھا کہ وہ کس مقصد کے لئے سیکرٹری آف سٹیٹ سے
ملنا چاہتا ہے''...... بلیک کوئین نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے

کہا۔
''جی ہاں۔ مسٹر ٹام نے ان سے بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ
بی ایچ کے سلسلے میں وہ سیکرٹری آف سٹیٹ سے کوئی خاص بات
ڈسکس کرنا چاہتا ہے لیکن آپ چیف کا نام میکارلے لے رہی ہیں
جبکہ انہوں نے تو پی اے سے کوئی اور نام لیا تھا۔ میک براؤن ایسا
ہی نام تھا''...... ٹائیگر نے بڑی ذہانت سے بات کو آگے بڑھا رہا
تھا۔
''میک براؤن۔ اوہ نہیں اس کے چیف کا نام تو میکارلے ہے۔
اس کا مطلب ہے اس نے باقاعدہ تم سے رقم اینٹھنے کے لئے
منصوبہ بندی کی تھی''...... دوسری طرف سے بلیک کوئین نے ہنستے
ہوئے کہا۔
''مادام آپ واقعی بے حد مہربان ہیں۔ آپ نے مجھے بھاری
رقم ضائع کرنے سے بچا لیا۔ میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں۔
لیکن ایک بات میری سمجھ میں ابھی تک نہیں آئی کہ مسٹر ٹام نے
میرے سامنے فون نمبر سکس ون ڈبل تھری ڈبل فور زیرو ون ایٹ
نائن ملائے۔ دوسری طرف سے آنے والی آواز میں نے بھی لاؤڈر
پر سنی۔ کہا گیا کہ پی اے ٹو چیف آف سی اے اس کے بعد مسٹر
ٹام نے چیف سے بات کرانے کے لئے کہا''...... ٹائیگر نے کہا۔
''ٹام بے حد ذہین آدمی ہے۔ میں نے پہلے ہی تمہیں بتایا ہے
کہ اس نے باقاعدہ منصوبہ بندی کی اور تم نے جو نمبر بتایا ہے اس

نے اپنا کوئی آدمی پہلے سے ہی اس نمبر پر بیٹھا دیا ہو گا۔ یہ نمبر تو میکارلے کے دفتر کا ہے ہی نہیں۔ اس کا نمبر تو ڈبل ٹو ٹرپل فور ٹرپل زیرو فائیو سکس ہے“ ...... بلیک کوئین نے روانی میں کہہ دیا۔

”جی بہت شکریہ مادام۔ اب مجھے پوری طرح تسلی ہو گئی ہے۔ اب میں واپس جا رہا ہوں۔ گڈ بائی“ ...... ٹائیگر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ مسکراتی ہوئی نظروں سے سامنے بیٹھے ٹام کی طرف دیکھنے لگا جس کے چہرے پر غصے اور حیرت کے ملے جلے تاثرات نظر آ رہے تھے اور پھر ٹائیگر نے اطمینان سے بیٹھ کر آفس ٹائم شروع ہونے کا انتظار کیا اور نو بجے کے بعد اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے وہی نمبر پریس کر دیا جو بلیک کوئین نے بتایا تھا۔

”یس“ ...... چند لمحوں بعد ہی رسیور سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”مسٹر میکارلے بول رہے ہیں“ ...... ٹائیگر نے ایکریمی لہجہ میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں مگر تم کون ہو“ ...... دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

”میں ٹام کا دوست ہوں میرا نام جیکب ہے۔ انہوں نے مجھے کہا تھا کہ اگر میں فلیٹ پر نہ مل سکوں تو اس نمبر پر مسٹر میکارلے سے بات کر کے پوچھ لینا۔ وہ بتا دیں گے کہ میں کہاں ہوں

ہ“ ...... ٹائیگر نے کہا۔

”کیا ٹام نے یہ نمبر تمہیں خود بتایا تھا“ ...... دوسری طرف سے انتہائی سخت اور حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

”جی ہاں“ ...... ٹائیگر نے بھولے سے لہجے میں جواب دیا۔

”کیا کام تھا تمہیں اس سے“ ...... دوسری طرف سے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد سخت لہجے میں پوچھا گیا۔

”وہ سرکاری معاملہ ہے۔ میری کمپنی نایاب دھاتوں کا بزنس کرتی ہے اور میری کمپنی کے پاس سی ایچ کی کچھ مقدار موجود ہے۔ مسٹر ٹام نے اس کا سودا کیا تھا اور مجھے کہا کہ وہ بعد میں بتائیں گے کہ مال کہاں پہنچانا ہے لیکن پھر انہوں نے بتایا نہیں۔ اس زمرے میں انہوں نے کہا تھا کہ اگر میں فلیٹ پر نہ مل سکوں تو میں آپ سے پوچھ لوں“ ...... ٹائیگر نے کہا۔

”سی ایچ کا سودا۔ اوہ اوہ اچھا مگر یہ تمہارے پاس کہاں سے آ گئی ہے“ ...... دوسری طرف سے میکارلے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”افریقہ میں دریافت ہونے والے ایک قدیم شہاب ثاقب سے برآمد ہوئی ہے۔ روسیاہ والے اس کا سودا کرنا چاہتے تھے لیکن پھر مسٹر ٹام سے ملاقات ہو گئی تو انہوں نے اس کو خریدنے کی بات کی۔ میں نے سوچا کہ ایکریمیا کے کام آتی ہے تو زیادہ اچھا ہے لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ میں اس کی فوری ڈیلیوری چاہتا ہوں لیکن

مسٹر ٹام غائب ہیں“...... ٹائیگر نے کہا۔

”کتنی مقدار ہے“...... دوسری طرف سے میکارلے نے کہا۔

”اصل مقدار تو سو گرام ہے لیکن اس کے ساتھ دس ٹن کلاڈیم مکس شدہ ہے اور ہمارے لئے پرابلم یہ ہے کہ اتنی بھاری مقدار کو ہم زیادہ دیر تک نہیں رکھ سکتے۔ اگر آپ کو معلوم ہو تو آپ بتا دیں کہ اسے کہاں پہنچایا جائے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”رقم مل گئی ہے تمہیں“...... میکارلے نے پوچھا۔

”رقم کی فکر نہیں ہے ہمیں۔ وہ تو ظاہر ہے مل ہی جائے گی۔ اصل مسئلہ فوری ڈیلیوری کا ہے ورنہ روسیاہ والے ہم پر مسلسل دباؤ ڈال رہے ہیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اوکے تم ایسا کرو کہ مال کو تھرٹی ون ایونیو زیرو ہاؤس پہنچا دو۔ وہاں موجود افراد سے کہہ دینا کہ مال ڈاکٹر تھامسن کو پہنچا دیا جائے۔ میں بھی انہیں فون پر کہہ دیتا ہوں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”یس سر شکریہ“...... ٹائیگر نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون اٹھا کر واپس سائیڈ میز پر رکھا اور پھر واپس آ کر اس نے ٹام کے منہ پر لگی ہوئی ٹیپ اتاری اور اس کے منہ سے کاٹن کا گولا نکال کر باہر پھینک دیا۔ ٹام بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے لگا۔

”اب بتاؤ مسٹر ٹام۔ تم تو مجھ پر طنز کر رہے تھے“...... ٹائیگر

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں تسلیم کرتا ہوں کہ تم واقعی انتہائی ذہین آدمی ہو۔ تم نے جس انداز سے یہ معلومات حاصل کی ہیں کم از کم اس انداز کا میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا اور مجھے حیرت بلیک کوئین اور چیف میکارلے پر ہے کہ انہوں نے بغیر کوئی تصدیق کئے کیسے اس قدر اہم معلومات تمہیں مہیا کر دی ہیں“...... ٹام نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”اس میں ان کی حماقت کا کوئی دخل نہیں ہے۔ معاملات کو اگر خاص انداز میں آگے بڑھایا جائے اور تمام کڑیاں درست ہوں تو ہر آدمی انسانی نفسیاتی کے مطابق ہی ری ایکٹ کرتا ہے۔ اگر بلیک کوئین یا میکارلے کی جگہ تم ہوتے تو تم بھی ایسے ہی کرتے بہرحال اب مجھے بتاؤ کہ تمہارا کیا فیصلہ ہے“۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”فیصلہ کیسا فیصلہ۔ اب میرے پاس فیصلہ کرنے کے لئے کیا رہ گیا ہے“...... ٹام نے کہا۔

”اگر تم ہمارے ساتھ معاہدہ کر لو کہ جب ڈاکٹر تھامسن سی ایچ پر ریسرچ مکمل کر لے گا تو تمہاری ایجنسی اس ریسرچ کی کاپی ہمیں دینے کی پابند ہو گی تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے ورنہ دوسری صورت میں ہمیں خود ڈاکٹر تھامسن سے ریسرچ حاصل کرنا ہو گی اور تم تو اچھی طرح یہ بات سمجھ سکتے ہو کہ اس کا نتیجہ کچھ بھی نکل سکتا ہے“...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا تم میری بات پر اعتماد کر لو گے۔ اگر میں نے بعد میں معاہدہ پر عمل نہ کیا تو"...... ٹام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر مجھے تمہارے ہلاک کرنے کا جواز مل جائے گا۔ کام تو بہرحال ہم نے مکمل کر ہی لینا ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں معاہدہ کرنے کے لئے تیار ہوں"...... ٹام نے کہا۔

"لیکن ہم طویل عرصے کے لئے انتظار نہیں کر سکتے۔ ہو سکتا ہے ریسرچ ایک ہفتے میں ہی مکمل ہو جائے اور تم ہمیں اطلاع ہی نہ دو۔ اس لئے معاہدے میں نیک نیتی کا عنصر شامل ہونا انتہائی ضروری ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں"...... ٹام نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔

"تم صرف اتنا کرو کہ میرے سامنے ڈاکٹر تھامسن سے یہ بات پوچھو کہ ریسرچ کب تک مکمل ہو گی۔ بس اتنی سی بات۔ اس طرح ہمیں اندازہ ہو جائے گا کہ ہم نے کب تک خاموش رہنا ہے اور ہم اس وقت تک خاموش رہیں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن مجھے تو ڈاکٹر تھامسن کا نمبر معلوم نہیں ہے میں کیسے پوچھ سکتا ہوں"...... ٹام نے کہا۔

"اس بات کا مجھے بھی اندازہ ہے۔ لیکن تم اگر چاہو تو اپنے چیف

سے بات کر کے اسے مجبور کر سکتے ہو کہ وہ ڈاکٹر تھامسن سے معلوم کر کے بتا دے میری تسلی اس طرح بھی ہو جائے گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میرے ہاتھ کھولو میں فون کرتا ہوں"...... ٹام نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ابھی نہیں جب معاہدہ مکمل ہو جائے گا تب تمہیں آزاد کر دیا جائے گا۔ ابھی میں نمبر ملا دیتا ہوں تم بات کر لو"...... ٹائیگر نے کہا اور فون سیٹ اٹھا کر اس نے اس کا رسیور اٹھا کر کرسی پر بندھے بیٹھے ٹام کی گردن اور کاندھے پر فٹ کر دیا اور پھر اس نے ایک بار پھر پہلے والے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی میکارلے کی آواز سنائی دی۔

"میں ٹام بول رہا ہوں باس"...... ٹام نے سامنے کھڑے ہوئے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم ٹام ابھی تمہارے دوست جیکب کا فون آیا تھا۔ وہ بتا رہا تھا کہ تم نے اس سے سی ایچ کا سودا کیا ہے مگر تم نے مجھے کوئی رپورٹ کیوں نہیں دی"...... میکارلے نے اس بار نہایت سخت لہجے میں کہا۔

"باس میں اس سودے کے سلسلے میں اس قدر مصروف رہا کہ آپ سے بات نہ ہو سکی۔ اصل میں مجھے اچانک علم ہوا کہ سوگرام سی ایچ جیکب کی کمپنی کے پاس ہے اور روسیاہ والے اسے خریدنا

چاہتے ہیں تو میں نے فوری طور پر اس سے سودا کر لیا ویسے احتیاطاً
میں نے اسے آپ کا فون نمبر دے دیا تھا"...... ٹام نے بات
بناتے ہوئے کہا اور ٹائیگر دل ہی دل میں ہنس پڑا۔ اس نے ٹام کی
بات اس کے چیف سے کرائی ہی اس مقصد کے لئے تھی کہ ٹام کو
خود ہی اس کی بات کو کنفرم کرنا پڑے گا اور اس طرح چیف اس
سلسلے میں مزید کوئی انکوائری نہ کرے گا اور اب ٹام نفسیاتی طور پر
واقعی وہی کچھ کر رہا تھا جو ٹائیگر چاہتا تھا۔

"لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ روسیاہ والوں کو سی
ایچ کا علم کیسے ہو گیا جبکہ ہم نے اسے روسیاہ والوں سے ہی تو
چھپایا ہوا ہے اور یہ نام سی ایچ بھی انہیں معلوم نہیں ہو سکتا"۔
میکارلے نے کہا۔

"باس روسیاہ والے اسے نایاب دھات کے طور پر خرید رہے
تھے اور انہوں نے اس کا نام ریڈ میٹل اور اس کا کوڈ آر ایم رکھا ہوا
ہے۔ یہ نام تو میں نے جیکب کو بتایا تھا۔ اگر روسیاہ والے اسے
خرید لیتے تو ہو سکتا ہے کہ وہ بھی اس پر اس نتیجے پر پہنچتے جس پر
ہم پہنچے ہیں اور ظاہر ہے اس طرح ہماری ریسرچ کا سارا مقصد ہی
فوت ہو جاتا"...... ٹام نے کہا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے"...... میکارلے نے مطمئن لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"باس آپ ڈاکٹر تھامسن سے پوچھیں کہ ابھی ریسرچ مکمل

ہونے میں کتنا عرصہ لگے گا"...... ٹام نے کہا۔

"کیوں تمہیں اس کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے"...... میکارلے
نے چونک کر پوچھا۔

"میرا پروگرام ہے باس کہ اگر طویل عرصہ لگتا ہے تو میں جیکب
کو چکر دے کر اس سے اس شہاب ثاقب کا پتہ معلوم کر لوں اور ہم
خود براہ راست وہاں سے سی ایچ حاصل کریں۔ ظاہر ہے اس کے
لئے کافی وقت چاہئے لیکن اگر ریسرچ جلدی مکمل ہوتی ہے تو پھر
مجھے اس دردسر میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے"...... ٹام نے کہا۔

"اوہ ہاں یہ بہتر رہے گا۔ ٹھیک ہے۔ تم کہاں سے بول رہے
ہو"...... میکارلے نے کہا۔

"اپنے فلیٹ سے باس"...... ٹام نے کہا۔

"اوکے میں ڈاکٹر تھامسن سے بات کر کے تمہیں کال کرتا
ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم
ہو گیا۔

"گڈ ٹام تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ تم نے اپنے چیف کو بڑی
اچھی طرح مطمئن کیا ہے اور یقین کرو تمہاری اسی ذہانت نے ہی
مجھے اس بات سے باز رکھا تھا کہ میں تم پر تشدد کروں یا تمہیں ہلاک
کر دوں۔ میں ذہانت کا قدردان ہوں چاہے یہ میرے دشمن کے
پاس ہی کیوں نہ ہو"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور
اس کی گردن اور کاندھے سے ہٹا کر اس نے کریڈل پر رکھ کر فون

کو نیچے فرش پر رکھ دیا۔

"کیا کرتا۔ تمہاری بات کو مجھے کنفرم کرنا پڑتا ورنہ......" ٹام نے فخریہ لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ویسے ایک بات بتاؤ کیا تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... ٹام نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"تمہیں اس کا خیال کیسے آیا"...... ٹائیگر نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"تمہاری بے پناہ ذہانت دیکھ کر"...... ٹام نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں مسٹر ٹام۔ میرا تعلق براہ راست عمران سے ہے۔ سیکرٹ سروس کے علاوہ عمران کا اپنا گروپ ہے اور میں اس گروپ میں شامل ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اگر یہی بات ہے تو پھر عمران نے واقعی انتہائی ذہین افراد پر مشتمل گروپ بنایا ہوا ہے۔ تمہاری ذہانت نے مجھے واقعی مرعوب کر دیا ہے"...... ٹام نے کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"وہ خود ذہین آدمی ہیں اس لئے ظاہر ہے انہوں نے ذہین لوگوں کو ہی اپنے گروپ میں شامل کرنا تھا"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اسی لمحے فرش پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ٹائیگر نے جھک کر فون سیٹ اٹھایا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے خود ہی ٹام کے کان سے لگا دیا۔

"ہیلو"...... میکارلے کی آواز سنائی دی۔

"ٹام بول رہا ہوں باس"...... ٹام نے کہا۔

"ٹام میں نے ڈاکٹر تھامسن سے بات کر لی ہے۔ ان کے کہنے کے مطابق ریسرچ کم از کم ایک ماہ بعد فائنل ہو گی۔ اس سے پہلے نہیں ہو سکتی اور انہوں نے کہا ہے کہ جس قدر سی ایچ مل سکے انہیں مہیا کی جائے اس لئے تم اپنے پلان پر عمل کر سکتے ہو"...... دوسری طرف سے میکارلے کی آواز سنائی دی۔

"یس باس ٹھیک ہے"...... ٹام نے کہا اور ٹائیگر نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر رسیور واپس کریڈل پر رکھ کر اس نے ٹیلی فون سیٹ کو فرش پر رکھ دیا۔

"اب تو تمہاری تسلی ہو گئی ہو گی"...... ٹام نے کہا۔

"ہاں لیکن ایک بات یاد رکھنا اگر تم نے معاہدے کی خلاف ورزی کی یا خلاف ورزی کرنے کی معمولی سی کوشش بھی کی تو پھر یہ معاہدہ بھی ختم ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ تمہارا وجود بھی"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر ٹام کے عقب میں جا کر اس نے اس کی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔

"تم فکر نہ کرو ہماری طرف سے معاہدے کی کوئی خلاف ورزی نہ ہو گی"...... ٹام نے جواب دیا اور چند لمحوں بعد جب وہ رسیوں سے آزاد ہو گیا تو اس نے اپنی دونوں کلائیوں مسلنی شروع کر دیں۔

"اوکے اب مجھے اجازت"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں تم میرے فلیٹ پر آئے ہو تو میں بغیر کچھ کھلائے پلائے
تمہیں واپس نہ جانے دوں گا"...... ٹام نے بڑے دوستانہ لہجے میں
کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔
"میں شراب نہیں پیا کرتا مسٹر ٹام میں نے بلیک کوئین کے ہاں
ہی تمہیں بتایا تھا"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"مجھے معلوم ہے"...... ٹام نے مڑتے ہوئے کہا اور اس کے
ساتھ ہی کمرے میں ریوالور چلنے کا دھماکہ ہوا اور ٹائیگر بری طرح
چیختا ہوا فضا میں ہاتھ پیر مار کر پشت کے بل فرش پر گرا۔
"میں تمہیں موت کا پیالہ پلانا چاہتا تھا احمق آدمی"...... ٹام
نے زہر خند لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں
پکڑے ہوئے ریوالور کو دوبارہ سیدھا کیا ہی تھا کہ فرش پر تڑپتا ہوا
ٹائیگر اس طرح اچھلا جیسے سپرنگ دباؤ ہٹنے سے کھلتا ہے اور
دوسرے لمحے ٹام چیختا ہوا عقبی دیوار سے جا ٹکرایا۔
ٹائیگر کا جسم واقعی کسی اڑتے ہوئے سانپ کی طرح اچھل کر
اس سے ٹکرایا تھا اور پھر وہ دونوں اکٹھے ہی نیچے گرے اس کے
ساتھ ہی وہ دونوں بیک وقت اچھل کر کھڑے ہوئے لیکن اب ٹام
کے ہاتھ میں ریوالور نہیں تھا۔
"اب ہاتھ اٹھا لو ٹام"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے ہاتھ میں
موجود مشین پسٹل کا رخ ٹام کی طرف کرتے ہوئے کہا اور ٹام جو
خونخوار نظروں سے ٹائیگر کو گھورتے ہوئے اس پر حملہ کرنے کے

لئے پر تول رہا تھا یکلخت ٹھٹھک کر ڈھیلا پڑ گیا اور اس کے ساتھ ہی
اس کے دونوں ہاتھ اوپر اٹھتے چلے گئے۔ ٹائیگر الٹے قدموں تین
چار قدم پیچھے ہٹ گیا۔
"تم۔ تمہیں گولی نہیں لگی"...... ٹام نے انتہائی حیرت بھرے
لہجے میں کہا اور ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔
"تمہارا کیا خیال تھا کہ میں تمہاری فطرت کو نہیں سمجھتا۔ میں
نے تمہارے آنے سے قبل تمہارے فلیٹ میں کافی طویل وقت
گزارا ہے اس دوران میں نے تمام اسلحے کو بے ضرر کر دیا تھا۔
صرف اس ریوالور میں جو الماری میں موجود تھا۔ میں نے ایک گولی
رہنے دی تھی مگر اس کی پن بھی نکال دی تھی کیونکہ میں دیکھنا چاہتا
تھا کہ کیا تم میری توقع کے مطابق مجھ پر فائر کرتے ہو یا نہیں۔
اس لئے دھماکہ تو ضرور ہوا لیکن ظاہر ہے پن نہ ہونے کی وجہ سے
گولی وہیں چیمبر میں ہی رہ گئی"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"پھر تم اس طرح گرے کیوں تھے اور یہ اداکاری"...... ٹام
نے بری طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"یہ صرف اس لئے کی تھی تاکہ تم مطمئن ہو جاؤ ورنہ اگر تمہیں
شک پڑ جاتا کہ مجھے گولی نہیں لگی تو پھر تم سے لانگ فائٹ کرنی پڑ
جاتی۔ کیونکہ اتنا تو میں جانتا ہوں کہ تم منجھے ہوئے ایجنٹ ہو اور تم
نے دیکھا کہ میری اس اداکاری کی وجہ سے تم کس طرح بے بس ہو
گئے ہو۔ لیکن تمہاری اس حرکت کے باوجود میں ابھی تک اپنے

معاہدے پر قائم رہ سکتا ہوں۔ بشرطیکہ اب تم مجھے اپنے چیف کی رہائش گاہ کا تفصیلی پتہ بتا دو"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... ٹام نے جواب دیا مگر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ پے در پے تین دھماکوں کے ساتھ ہی ٹام بری طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک بار پھر پشت کے بل عقبی دیوار سے ٹکرایا اور نیچے فرش پر آ گرا۔ اس کی دونوں رانوں سے خون کے فوارے نکلنے لگ گئے تھے۔

"بتاؤ"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ دو اور دھماکے ہوئے اور ٹام کی چیخوں سے کمرہ گونجنے لگا۔ اس بار گولیاں یکے بعد دیگرے اس کے دونوں بازوؤں میں گھس گئی تھیں۔

"بتاؤ ورنہ"...... ٹائیگر کی غراہٹ اور بڑھ گئی۔

"نہیں نہیں میں نے حلف......" ٹام نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ اس کا سر ڈھلک گیا وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے اس کی پسلیوں میں ٹھوکر ماری اور اس کی زوردار ضرب سے نہ صرف ٹام کی کئی پسلیاں ٹوٹنے کی آواز سنائی دی بلکہ اس کے ساتھ ہی وہ چیخ مارتا ہوا ہوش میں آ گیا۔

"بتاؤ ورنہ"...... ٹائیگر نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک اور دھماکہ ہوا اور گولی نے فرش پر تڑپتے ہوئے

ٹام کا ایک کان اڑا دیا۔

"ب ب بتاتا ہوں۔ شنگھائی کالونی کوٹھی نمبر گیارہ"...... ٹام نے ایک بار پھر ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بری طرح سر کو ادھر ادھر پٹخنے لگا۔ اس کا چہرہ بے پناہ اور ناقابل برداشت تکلیف کی وجہ سے بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور دھماکے کے ساتھ گولی اس بار سیدھی ٹام کے دل میں سوراخ کر گئی اور ٹام کا جسم ایک بار کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح اچھلا اور پھر دھماکے سے نیچے گر کر ساکت ہو گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ اس کے ذہن پر ہمیشہ کے لئے تاریکی کا پردہ گر چکا تھا۔

دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک بڑی سی دفتری میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر کے آدمی نے طویل سانس لیتے ہوئے سامنے رکھی ہوئی فائل بند کی اور پھر فائل کو اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں رکھا اور دراز بند کر کے اسے باقاعدہ تالا لگا دیا۔ اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ادھیڑ عمر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ادھیڑ عمر آدمی نے قدرے رعب دار لہجے میں کہا۔

"سر۔ بیگم صاحبہ بات کرنا چاہتی ہیں"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... ادھیڑ عمر آدمی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ ڈیئر۔ میں مارتھا بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد رسیور پر ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس۔ مائی ڈیئر۔ کیوں فون کیا ہے"...... ادھیڑ عمر آدمی نے جو

ایکریمیا کا مشہور سائنسدان ڈاکٹر تھامسن تھا مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم فوری طور پر میرے پاس آ سکتے ہو۔ تم سے ایک اہم اور ضروری بات کرنی ہے۔ صرف چند منٹ کے لئے آ جاؤ پلیز"...... مارتھا نے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ مائی ڈیئر۔ میں اس وقت انتہائی اہم ترین کام میں مصروف ہوں۔ آخر مسئلہ کیا ہے۔ بتاؤ تو سہی۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو میں تم سے جدا ہوا ہوں"...... ڈاکٹر تھامسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسئلہ فون پر نہیں بتایا جا سکتا۔ ڈیئر کیا تم میرے لئے چند لمحے بھی نہیں نکال سکتے"...... مارتھا نے جیسے روٹھنے کے سے انداز میں کہا۔

"اوہ۔ نہیں مائی ڈیئر۔ تمہارے لئے تو میں پوری زندگی وقف کر سکتا ہوں۔ چند لمحوں کی کیا بات ہے۔ او کے تو پھر میں ابھی آ رہا ہوں"...... ڈاکٹر تھامسن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ساتھ پڑے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا اور رسیور کان سے لگا لیا۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر شیرٹن میں کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ پر جا رہا ہوں۔ کوئی مسئلہ ہو تو خود سنبھال لینا"...... ڈاکٹر تھامسن نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس ڈاکٹر بے فکر رہیں میں سنبھال لوں گا"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور ڈاکٹر تھامسن نے رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لیبارٹری کے اندر ہی اس کی رہائش گاہ تھی۔

چند لمحوں بعد جب وہ اپنی رہائش گاہ میں داخل ہوا تو اس کی نوجوان اور انتہائی خوبصورت بیوی مارتھا نے کمرے کا دروازے سے باہر نکل کر اس کا استقبال کیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت انتہائی لاڈ بھری مسکراہٹ رقصاں تھی۔

"شکریہ ڈیئر۔ مجھے آج یقین ہو گیا ہے کہ تم واقعی مجھ سے محبت کرتے ہو"...... مارتھا نے ڈاکٹر تھامسن کا بازو پکڑتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر تھامسن بے اختیار مسکرا دیا۔

"لیکن بات کیا ہے۔ کیا تم نے صرف اس یقین دہانی کے لئے مجھے یہاں بلایا تھا"...... ڈاکٹر تھامسن نے کہا اور دونوں کمرے میں داخل ہو گئے۔

"نہیں میں تمہارے ساتھ کہیں جانا چاہتی ہوں"...... مارتھا نے لاڈ بھرے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کہاں"...... ڈاکٹر تھامسن نے چونکتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈیئر میری ایک فرینڈ کا برتھ ڈے ہے اور میں نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ میں ابھی تمہارے ساتھ اس کی برتھ ڈے میں

شرکت کروں گی۔ کیا تم میرا وعدہ نبھانے میں مدد نہ کرو گے"۔ مارتھا نے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن اس طرح تو......" ڈاکٹر تھامسن نے احتجاجاً کچھ کہنا چاہا لیکن مارتھا نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"نہیں ڈیئر۔ تم کچھ نہیں کہو گے میرا دل ٹوٹ جائے گا"۔ مارتھا نے کہا اور ہاتھ ہٹا لیا۔

"اوہ۔ اوکے ٹھیک ہے۔ چلو لیکن میں تمہیں چھوڑ کر واپس آجاؤں گا۔ میں نے انتہائی ضروری اور اہم کام نمٹانے ہیں۔ تم کسی عام آدمی کی نہیں ایکریمیا کے سب سے بڑے سائنس دان کی بیوی ہو اس لئے اب تک تمہیں میرے معمولات کا عادی ہو جانا چاہئے"...... ڈاکٹر تھامسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یس ڈیئر آہستہ آہستہ عادی ہو جاؤں گی ابھی ہماری شادی ہوئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں"...... مارتھا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر تھامسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ مارتھا سے اس کی شادی ہوئے ابھی صرف ایک ہفتہ گزرا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار لیبارٹری سے نکل کر شہر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

ڈرائیونگ سیٹ پر مارتھا تھی اور سائیڈ سیٹ پر ڈاکٹر تھامسن موجود تھا۔ لیبارٹری شہر سے تقریباً سو کلو میٹر دور ایک نواحی قصبے میں بنائی گئی تھی اور باہر سے اسے زرعی فارم کی شکل دی گئی تھی۔ جبکہ لیبارٹری اور تمام رہائش گاہیں زیر زمین تھیں اور لیبارٹری کی حفاظت

کے لئے انتہائی جدید ترین کمپیوٹرائزڈ سسٹم نصب کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر
تھامسن اس لیبارٹری جسے ڈی تھری کہا جاتا تھا، کا انچارج تھا۔ اس
لئے انہیں باہر آنے میں کوئی دقت نہ ہوتی تھی ورنہ اگر اکیلی مارتھا
آتی تو اسے ہزاروں مقامات پر باقاعدہ چیک کیا جاتا۔

"یہ بیٹھے بیٹھائے آخر تم پر سالگرہ میں شمولیت کا بھوت کیسے
سوار ہو گیا"...... ڈاکٹر تھامسن نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تم چلو تو سہی پھر دیکھنا تمہیں بھی اس سالگرہ میں شرکت کر
کے خوشی ہو گی"...... مارتھا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً دو
گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد کار ناراک کی ایک مضافاتی لیکن
شاندار کالونی کی حدود میں داخل ہو گئی اور چند لمحوں بعد کار ایک
عالیشان کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئی۔ مارتھا نے ہارن دیا تو چند
لمحوں بعد کوٹھی کا بڑا گیٹ خود بخود کھل گیا مگر وہاں کوئی آدمی نظر نہ
آ رہا تھا۔ مارتھا کار اندر لے گئی۔ وسیع و عریض پورچ میں صرف
ایک کار موجود تھی اور کوٹھی پر اس طرح کا سکوت طاری تھا جیسے
یہاں سرے سے کوئی آدمی ہی نہ رہتا ہو۔

"یہ کیسی سالگرہ ہے ڈیئر۔ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے سالگرہ
کی بجائے یہاں پر کسی کا سوگ منایا جا رہا ہو"...... ڈاکٹر تھامسن
نے کار سے اترتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی
کوٹھی کا ماحول دیکھ کر بے حد حیرت ہو رہی تھی۔ اس کا تو خیال تھا
کہ یہاں رونقیں عروج پر ہوں گی۔ خاصا شور شرابا اور ایک ہنگامہ

برپا ہو گا لیکن یہاں تو کوئی آدمی ہی نظر نہ آ رہا تھا۔

"جشن نیچے تہہ خانے میں ہو رہا ہے۔ میری فرینڈ کسی قسم کی
مداخلت پسند نہیں کرتی۔ آؤ"...... مارتھا نے بڑے لاڈ بھرے انداز
میں ڈاکٹر تھامسن کا بازو پکڑ کر اسے کوٹھی کے اندر لے جاتے ہوئے
کہا اور پھر مختلف راہداریوں سے گزر کر وہ سیڑھیاں اتر کر ایک تہہ
خانے کے دروازے پر پہنچ گئے جو بند تھا لیکن ان دونوں کے آخری
سیڑھی پر پہنچتے ہی دروازہ خود بخود کھل گیا۔

"لیکن یہاں بھی تو کوئی آدمی نہیں ہے"...... وسیع و عریض تہہ
خانے میں داخل ہوتے ہی ڈاکٹر تھامسن نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے
اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی سب کچھ ہو جائے گا"...... مارتھا نے مسکراتے ہوئے کہا
اور پھر ایک صوفے پر اسے اس طرح بٹھایا جیسے کوئی بزرگ کسی
شرارتی بچے کو زبردستی بٹھاتا ہے۔ ڈاکٹر تھامسن واقعی اس عجیب و
غریب سچویشن پر بے حد حیران ہو رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں یہ سب
کچھ نہ آ رہا تھا۔ لیکن ظاہر ہے۔ ہر اس بوڑھے شوہر کی طرح جس
کی بیوی نوجوان ہو۔ اسے بھی وہ سب کچھ کرنا پڑ رہا تھا جو کچھ
مارتھا کہہ رہی تھی۔ لیکن پھر جیسے ہی وہ صوفے پر بیٹھا مارتھا تیزی
سے گھوم کر اس کے عقب میں آ گئی اور اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر
تھامسن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر کسی نے قیامت توڑ دی
گئی ہو۔

ذہن کے اندر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ڈاکٹر تھامسن بے اختیار چیختا ہوا اچھل کر سامنے فرش پر بچھے قالین پر منہ کے بل جا گرا۔ ایک لمحے کے لئے اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر دوسرے لمحے اس کا ذہن مکمل طور پر تاریک ہو گیا پھر نجانے کتنی دیر بعد تاریکی میں روشنی کا نکتہ سا چمکا اور پھر یہ روشنی آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی۔

جب ڈاکٹر تھامسن کا شعور پوری طرح بیدار ہوا اور اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا لیکن اس کے جسم پر صرف انڈر ویئر تھا۔ لباس غائب تھا۔ حتیٰ کہ پیروں میں جوتے تک موجود نہ تھے۔ کمرہ خالی پڑا ہوا تھا۔ نہ ہی مارتھا وہاں موجود تھی اور نہ کوئی اور آدمی۔

”کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ یہ۔ یہ“...... ڈاکٹر تھامسن نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں لاشعوری طور پر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سامنے کا دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے ڈاکٹر تھامسن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے دماغ پر ایک بار پھر قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔ وہ بے اختیار اپنی آنکھیں جھپکانے لگا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ آنکھیں جھپکا کر اس بات کا اندازہ کرنا چاہتا ہو کہ وہ خواب دیکھ رہا ہے یا جو کچھ اسے نظر آ رہا ہے وہ حقیقت ہے۔ کیونکہ دروازے میں سے وہ خود اندر داخل

ہو رہا تھا۔ وہی قد و قامت، وہی چہرہ ویسے ہی بال ویسی ہی آنکھوں پر عینک، اس کا اپنا لباس، جوتے اور سب سے انتہائی حیرت انگیز بات یہ تھی کہ مارتھا بھی اس کے ساتھ تھی۔ اسے واقعی یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ آئینہ دیکھ رہا ہو۔

”کک کک۔ کیا مطلب۔ کک کک کون ہو تم“...... ڈاکٹر تھامسن نے حیرت کی شدت سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میرا نام ڈاکٹر تھامسن ہے مسٹر اور میں ڈی تھری لیبارٹری کا انچارج ہوں۔ یہ میری بیوی ہے مارتھا“...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر تھامسن حیرت کی شدت سے گنگ سا ہو کر رہ گیا کیونکہ اس آدمی کا لہجہ اور اس کی آواز ہو بہو اس کی طرح تھی معمولی سا فرق بھی نہ تھا۔

”ڈاکٹر تھامسن۔ مم۔ مم۔ مگر ڈاکٹر تھامسن تو میں ہوں تم کوئی فراڈ ہو۔ تم کیسے ڈاکٹر تھامسن ہو سکتے ہو“...... ڈاکٹر تھامسن نے کہا اور سامنے کھڑا آدمی بے اختیار ہنس پڑا۔

”دیکھا ڈیئر کیسا جوک ہے۔ یہ خود کو تمہارا شوہر کہہ رہا ہے۔ پاگل ہے شاید“...... اس آدمی نے مڑ کر مارتھا سے کہا اور مارتھا بھی اس انداز میں ہنس پڑی جیسے واقعی یہ کوئی دلچسپ لطیفہ ہو۔

”آؤ چلیں ڈیئر۔ واشنگٹن آ کر اسے خود ہی سنبھال لے گا“...... مارتھا نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں اس آدمی سے کہا اور وہ سر ہلاتا ہوا واپس پلٹ گیا۔ اور ڈاکٹر تھامسن حیرت بھرے انداز

میں انہیں جاتے ہوئے دیکھتا رہ گیا۔ جب ان کے باہر جانے کے بعد دروازہ بند ہو گیا تو ڈاکٹر تھامسن نے ایک طویل سانس لیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میرے ساتھ کوئی لمبا فراڈ ہوا ہے اور اس فراڈ میں میری وائف بھی ملی ہوئی ہے"...... ڈاکٹر تھامسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کو حرکت دینے کی کوشش کی لیکن رسیاں اس مضبوطی سے اس کے جسم پر بندھی ہوئی تھیں کہ وہ ہلنا جلنا تو ایک طرف کسمسا بھی نہ سکتا تھا۔

"یہ۔ یہ آخر چاہتے کیا ہیں۔ وہاں لیبارٹری میں تو یہ داخل ہی نہ ہو سکے گا۔ یہ۔ یہ۔ یہ سب کچھ کیا ہے"...... ڈاکٹر تھامسن نے مسلسل بڑبڑاتے چلا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ڈاکٹر تھامسن نے چونک کر دیکھا تو ایک نوجوان اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس کے جسم پر جدید تراش کا سوٹ تھا اور چہرے سے اس کی قومیت ایکریمین ہی لگ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر انتہائی زہریلی مسکراہٹ اور آنکھوں میں چمک تھی۔

"کیسے ہو ڈاکٹر تھامسن۔ زیادہ سردی تو نہیں لگ رہی لباس کے بغیر"...... آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو اور یہ نقلی ڈاکٹر تھامسن کون تھا۔ یہ سب کیا چکر ہے۔ مجھے بتاؤ۔ سب کچھ بتاؤ"...... ڈاکٹر تھامسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا تو نوجوان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میرا نام واسٹن ہے ڈاکٹر تھامسن اور جو کچھ ہو رہا ہے۔ یہ سب ایک دلچسپ فلم کا سین ہے۔ تم فکر نہ کرو۔ دو تین گھنٹوں بعد تمہیں تمہارا لباس بھی واپس مل جائے گا اور تمہاری بیوی بھی اور پھر یہ ساری فلم ختم ہو جائے گی"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فلم۔ کیسی فلم۔ آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... ڈاکٹر تھامسن نے اس بار غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ فلم اور سین کے الفاظ سن کر اسے اچانک غصہ آ گیا تھا۔

"چیخنے کی ضرورت نہیں ہے ڈاکٹر تھامسن۔ شکر کرو تمہاری روح تمہارے جسم کے اندر ہے۔ ورنہ اگر ہم چاہیں تو صرف ایک بار ٹریگر دبانا پڑے گا اور اس کے ساتھ ہی تمہارا نصیب یہ کرسی نہیں بلکہ غلیظ گٹر بن جائے گا"...... واسٹن نے بھی اس بار غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب سے ایک خوفناک اور بھاری دستے والا ریوالور بھی باہر نکال لیا۔ واسٹن کا فقرہ اور اس کا خوفناک ریوالور دیکھتے ہی ڈاکٹر تھامسن کو خوف کے مارے بے اختیار پسینہ آ گیا۔

"تم۔ تم چاہتے کیا ہو"...... ڈاکٹر تھامسن نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"تم ایکریمیا کے سینئر سائنس دان ہو۔ اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ ایکریمیا تمہاری قابلیت اور تجربے سے محروم ہو جائے

ہمیں صرف ایک معمولی سی چیز کی ضرورت تھی اس کے لئے ہمیں یہ
سارا کھیل کھیلنا پڑا ۔ ہے ویسے تم اس کھیل میں نقصان میں نہیں
رہے۔ یہ پرشباب اور حسین ترین مارتھا ایک ہفتے تک تمہاری بیوی
رہی ہے اور اب بھی مارتھا اگر چاہے تو وہ بدستور تمہاری بیوی رہے
گی“...... رابرٹ نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔
”مگر۔ مگر تم لوگ یہ سب کچھ کیوں کر رہے ہو۔ تمہیں کس چیز
کی ضرورت تھی“...... ڈاکٹر تھامسن نے کہا۔
”ڈاکٹر تھامسن تم ایک نایاب دھات کلاریسم ہنڈرڈ پر ریسرچ
کر رہے ہو۔ ہمیں وہ ریسرچ چاہئے بس اور تم دیکھنا ابھی یہ
ریسرچ پیپرز تمہارے سامنے موجود ہوں گے“...... واسٹن نے کہا۔
”مگر۔ مگر وہ ریسرچ تو ابھی فائنل نہیں ہوئی اور تمہیں اس کا علم
کیسے ہو گیا“...... ڈاکٹر تھامسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
”پتہ لگنے والی بات چھوڑو یہ ہمارا بزنس سیکرٹ ہے۔ باقی رہی
ریسرچ فائنل ہونے کی بات تو باقی ریسرچ روسیاہ، گریٹ لینڈ،
ایسٹرن کارمن یا کوئی اور ملک اپنے آپ پوری کر لے گا“۔ واسٹن
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”تم لوگوں نے بہت بڑی حماقت کی ہے نانسنس۔ لیبارٹری
میں جدید ترین سیکورٹی نظام ہے۔ میرے میک اپ میں جو آدمی گیا
ہے وہ ایک لمحہ میں دھر لیا جائے گا“...... ڈاکٹر تھامسن نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

”ہم نے مارتھا کو وہاں ایک ہفتہ صرف ہنی مون منانے کے
لئے نہیں بھیجا تھا ڈاکٹر تھامسن۔ وہ ہماری سب سے ذہین اور تیز
کارکن ہے تم تو سائنس دان ہو تمہارا زیادہ وقت تو تجربات میں
گزرتا تھا۔ مگر مارتھا نوجوان اور خوبصورت ہے اور پھر لیبارٹری
انچارج کی نئی نویلی بیوی ہے اس لئے اس کے لئے سارے نظام کو
چیک کرنا۔ اس کا توڑ تلاش کرنا اور ضروری اقدامات کرنا کوئی مشکل
کام نہ تھا چنانچہ یہ سب کچھ جب حاصل ہو گیا تو پھر تمہیں یہاں
لایا گیا۔ اس سے پہلے تمہاری فلمیں یہاں آتی رہیں اور ہمارا وہ
ساتھی جو تمہارے روپ میں گیا ہے۔ انہیں دیکھ دیکھ کر تمہارے
روپ کی ریہرسل کرتا رہا۔ تم نے خود محسوس کیا ہو گا کہ وہ بالکل
تمہاری طرح بن کر گیا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اس کے دونوں
ہاتھوں پر ایسے مخصوص دستانے ہیں جو غور سے دیکھنے پر بھی محسوس
نہیں ہوتے لیکن تمہارے انگوٹھے، انگلیوں اور ہتھیلی کے نشانات ان
دستانوں پر بنے ہوئے ہیں اس لئے تمہارا یہ جدید سیکورٹی نظام جس
کی بنیاد تمہاری ہتھیلی، انگلیوں اور انگوٹھوں کے نشانات پر رکھی گئی
ہے اس کے لئے انتہائی آسان ثابت ہو گا“...... رابرٹ نے کہا۔
”لیکن مارتھا تو صرف رہائشی یونٹ تک محدود تھی۔ وہ لیبارٹری
میں تو کبھی نہیں گئی وہاں نقلی آدمی کیسے جا سکتا ہے“...... ڈاکٹر
تھامسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
”تمہیں شاید معلوم نہیں کہ حسن اور جوانی اپنی جگہ ایک

زبردست طاقت ہوتی ہے اور بدقسمتی سے تمہاری لیبارٹری میں بھی چند نوجوان سائنس دان موجود ہیں۔ باقی بات تم خود مجھ سے زیادہ سمجھ سکتے ہو“...... واشٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ جو کچھ تم کہہ رہے ہو یہ سب غلط ہے۔ بالکل غلط ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کبھی نہیں“...... ڈاکٹر تھامسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”بس تھوڑی دیر کی بات ہے پھر سب کچھ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا“...... واشٹن نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اور اس کے باہر جانے کے بعد دروازہ بند ہو گیا۔ ڈاکٹر تھامسن کے ذہن میں مسلسل دھماکے ہو رہے تھے جو کچھ واشٹن نے بتایا تھا اور جو کچھ اس نے دیکھا تھا۔ ایسی بات تو کبھی اس کے ذہن میں آئی ہی نہ تھی۔ اسے اب اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا کہ وہ مارتھا پر کیوں مرمٹا۔ اسے یاد تھا کہ ایک ہفتہ قبل ایک سرکاری پارٹی میں مارتھا سے اس کی پہلی بار ملاقات ہوئی تھی اور مارتھا جیسے گوند کی طرح اس سے چپک سی گئی تھی۔

ڈاکٹر تھامسن نے اب تک شادی ہی نہ کی تھی۔ لیکن مارتھا نے اسے نجانے کس قسم کا مشروب پلایا کہ اس کے جسم میں سوئے اور سرد پڑے ہوئے جذبات یکلخت پوری قوت سے بیدار ہو گئے اور پھر مارتھا کی خواہش پر اس پارٹی کے اختتام پر ان کی شادی بھی ہو گئی اور اس کے بعد مارتھا اس کے ساتھ ہی لیبارٹری میں بھی پہنچ

گئی۔ یہ سب کچھ صرف چند گھنٹوں میں ہی ہو گیا تھا۔ آج سے پہلے تو وہ مارتھا کو بیوی بنا کر بے حد خوش تھا بلکہ اسے افسوس تھا کہ وہ اتنا عرصہ کنوارہ کیوں رہا۔ لیکن آج اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس شادی سے تو وہ کنوارہ ہی بھلا تھا لیکن ظاہر ہے اب وہ کیا کر سکتا تھا۔ وہ مجبور اور بے بس تھا پھر اس کے اندازے کے مطابق چار پانچ گھنٹے گزرنے کے بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور دروازے سے واشٹن، مارتھا اور ایک اور اجنبی آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان تینوں کے چہروں پر بے پناہ مسرت تھی۔ واشٹن کے ہاتھ میں ایک بنڈل تھا۔

”ہمیں مبارک باد دو ڈاکٹر تھامسن۔ ہمارا پلان بے حد کامیاب رہا ہے۔ ہیرلڈ اسے ریسرچ پیپرز کی فائل دکھاؤ“...... واشٹن نے اندر داخل ہوتے ہی پہلے ڈاکٹر تھامسن سے اور آخر میں اس نے اس اجنبی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہ دیکھو۔ اچھی طرح دیکھ لو۔ یہی ہے نا کلاریم ہنڈرڈ پر تمہاری زندگی بھر کی سپیشل ریسرچ“...... اسی ہیرلڈ نے جیب سے ایک فائل نکال کر ڈاکٹر تھامسن کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر تھامسن کے چہرے پر فائل کو دیکھتے ہی مایوسی کی لہر سی دوڑ گئی۔ کیونکہ اس ٹاپ سیکرٹ فائل کو وہ اچھی طرح پہچانتا تھا اور پھر ہیرلڈ نے فائل کھول کر اس میں موجود کاغذ بھی ایک ایک کر کے ڈاکٹر تھامسن کو دکھانے شروع کر دیئے اور ان کاغذات کو

دیکھ کر ڈاکٹر تھامسن کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔ اس کے دماغ میں ہتھوڑے سے برسنے شروع ہو گئے تھے۔

"ہاں یہ وہی فائل ہے مگر"...... ڈاکٹر تھامسن نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں غم اور دکھ سے بے اختیار بھر آئی تھیں کیونکہ اسی فائل میں اس کے کئی سالوں کی محنت موجود تھی۔

"ہمارے لئے یہ سب کچھ نہایت ہی آسان ثابت ہوا ڈاکٹر تھامسن۔ تمہاری وائف مارتھا کی وجہ سے کسی نے مجھ سے کچھ نہ پوچھا اور لیبارٹری میں تو معاملات پہلے سے طے تھے۔ چنانچہ میں نے آسانی سے فائل حاصل کر لی اور باہر بھی آ گیا۔ کسی نے روکنا تو درکنار مجھ سے کچھ پوچھنا بھی گوارا نہ کیا تھا"...... ہیرلڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر تھامسن اس کی بات سن کر بری طرح سے چونک پڑا۔

"تم۔تم میرے روپ میں تھے۔ میرے میک اپ میں"۔ ڈاکٹر تھامسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ ہیرلڈ شکل و صورت سے اس سے قطعی مختلف تھا۔

"ہاں وہ میں ہی تھا"...... ہیرلڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنو ڈاکٹر تھامسن۔ اب میری بات غور سے سن لو۔ تم یہ بتاؤ کہ کیا تم زندگی چاہتے ہو یا پھر موت"...... یکلخت واشن نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

"نن نن۔ نہیں نہیں۔ مم۔ مم۔ میں مرنا نہیں چاہتا"...... ڈاکٹر تھامسن نے خوف کے مارے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

"تو پھر غور سے سنو۔ تمہارے پاس دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم یہاں سے خاموشی سے واپس چلے جاؤ۔ مارتھا تمہارے ساتھ جائے گی اور کسی کو کچھ نہ بتاؤ گے کہ کیا ہوا اور کیا نہیں ہوا اور ظاہر ہے کوئی تم سے پوچھے گا بھی نہیں۔ اس طرح تم زندہ رہو گے۔ تمہیں مارتھا کو ایک ہفتہ اپنے پاس رکھنا پڑے گا لیکن اس ایک ہفتے کے دوران تمہارے چہرے پر بھی ایسا تاثر نہ آئے کہ جس سے کسی کو شک پڑ سکتا ہو۔ اس طرح تم زندہ رہو گے کیونکہ ایک ہفتہ کے اندر تمہاری یہ ریسرچ کسی نہ کسی طور ٹھکانے لگ چکی ہو گی اور یہ بھی سن لو کہ مارتھا خوفناک جلاد بھی ہے یہ انتہائی سرد مہری اور نہایت سفاکی سے انسانوں کو قتل کرنے میں ماہر ہے اور اب تک بلا مبالغہ ہزاروں نہیں تو سینکڑوں لوگ اس کے ہاتھوں قبروں میں دفن ہو چکے ہیں۔ اس لئے اس ایک ہفتے کے دوران اگر اسے ذرا بھی شک پڑ گیا کہ تم کوئی غلط حرکت کر رہے ہو تو یہ ایک لمحہ کے لئے بھی ہچکچائے بغیر تمہیں ہلاک کر دے گی اور اگر تمہیں یہ صورت منظور نہیں ہے تو پھر تمہیں یہیں ہلاک کر کے تمہارا جسم برقی بھٹی میں ڈال دیا جائے گا اور مارتھا میک اپ کر کے ایکریمیا سے باہر چلی جائے گی اس طرح کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ ڈاکٹر تھامسن اور مارتھا دونوں کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ پولیس، سیکرٹ

سروس، انٹیلی جنس اور ایکریمیا کی دوسری ایجنسیاں لاکھ سر پٹختی رہیں وہ اصل بات کا کھوج نہ لگا سکیں گی۔ بولو تمہیں کون سی صورت منظور ہے"...... واسٹن نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم مجھے پہلی صورت منظور ہے۔ لیکن اب مارتھا کو میں برداشت نہ کر سکوں گا۔ اس لئے پلیز اسے میرے ساتھ نہ بھیجو ورنہ میں حقیقتاً پاگل ہو جاؤں گا میرے اعصاب اب اس قدر مضبوط نہیں ہیں کہ میں اس صورتحال کا مقابلہ کر سکوں البتہ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ایک ہفتہ چھوڑ زندگی بھر میں اس بارے میں کسی کو کچھ نہ بتاؤں گا۔ مارتھا کے بارے میں کہہ دوں گا کہ وہ مجھ سے لڑ کر کہیں چلی گئی ہے۔ ملک سے باہر یا تم جو بھی کہو"...... ڈاکٹر تھامسن نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔

"اوکے واسٹن۔ یہ بوڑھا واقعی اب میرا ساتھ برداشت نہیں کر سکے گا۔ میں اس کے اعصاب کی طاقت جانتی ہوں اور ویسے بھی اگر یہ بتا بھی دے گا تو کیا ہو گا۔ یہ خود ہی جیل میں چلا جائے گا اور پھر کون یقین کرے گا کہ اس کی جگہ کوئی نقلی آدمی آیا اور اس کی ریسرچ فائل لے اڑا اور پھر اسے بتانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ یہ جا کر دوبارہ ریسرچ شروع کر دے گا۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ اسے مزید ایک دو سال لگ جائیں گے"...... مارتھا نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم کہو"...... واسٹن نے اس کی تجویز پر رضا

مند ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں موجود ریوالور کا ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک کی آواز کے ساتھ دودھیا رنگ کی گیس کی پھوار اس ریوالور نما آلے کی لمبی سی نال سے نکلی اور سیدھی ڈاکٹر تھامسن کی ناک سے ٹکرائی اور ڈاکٹر تھامسن کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے ذہن پر دبیز کمبل ڈال دیا ہو۔

ایک بار پھر اس کا ذہن اور اس کے تمام احساسات تاریکی میں ڈوب گئے تھے اور ایک بار پھر پہلے کی طرح اس کے تاریک ذہن میں روشنی کا نقطہ نمودار ہوا اور پھر یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ جیسے ہی ڈاکٹر تھامسن کی آنکھیں کھلیں اور اس کا شعور بیدار ہوا وہ ایک بار پھر چونک پڑا۔ کیونکہ اب اس کے جسم پر بندھی ہوئی رسیاں غائب تھیں وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا اور پھر سامنے پڑے بنڈل کی طرف پلٹا یہ وہی بنڈل تھا جو کمرے میں داخل ہوتے وقت واسٹن نے اٹھایا ہوا تھا۔ اس نے بنڈل کھولا تو اس میں اس کا لباس اور جوتے موجود تھے۔

اس نے جلدی سے لباس پہنا، جرابیں جوتے کے اندر رکھی ہوئی تھیں۔ انہیں پہن کر اس نے جوتے پہنے اور پھر جیبوں کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔ اس کا تمام سامان جیبوں میں موجود تھا حتیٰ کہ کرنسی تک بھی موجود تھی۔ کار کی چابیاں بھی جیب میں تھیں وہ تیزی سے دروازے کی طرف پلٹا جو کھلا ہوا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ تہہ خانے سے نکل کر اوپر کوٹھی میں آیا۔ ساری کوٹھی ویران تھی۔ وہاں کوئی

آدمی نہ تھا۔ البتہ اس کی کار پورچ میں موجود تھی۔ وہ جلدی سے کار میں بیٹھا اور اس نے اسے موڑ کر پھاٹک کی طرف بڑھا دیا۔ اس کی کار جیسے ہی پھاٹک کے قریب پہنچی پھاٹک خود بخود کھل گیا اور وہ سمجھ گیا کہ یہ خصوصی گیٹ ہے جو کار کے دباؤ کی وجہ سے خودبخود کھلتا ہے اور پھر ایک مخصوص وقفے کے بعد خودبخود بند ہو جاتا ہے۔

آج کل ایسے پھاٹکوں کا رواج بہت زیادہ تھا کیونکہ اس طرح پھاٹک کھولنے اور بند کرنے میں جو وقت ضائع ہوتا تھا وہ بھی بچ جاتا تھا اور اس کام کے لئے کسی آدمی کو بھی ملازم نہ رکھنا پڑتا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار لیبارٹری کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ وہ دل ہی دل میں اپنے زندہ بچ جانے پر خدا کا شکر ادا کر رہا تھا۔ ویسے اسے اب ان ریسرچ پیپرز کی فائل کے اڑائے جانے پر کوئی افسوس نہ ہو رہا تھا بلکہ اس کی آنکھوں میں ایسی فاتحانہ چمک ابھر آئی تھی جیسے وہ ان سے شکست کھانے کی بجائے ذہنی طور پر ان پر فتح حاصل کر چکا ہو۔

اس کے ذہن میں مارتھا کے بارے میں غصہ بھرا ہوا تھا۔ مارتھا کے بارے میں بھی ظاہر ہے وہ یہی کہہ سکتا تھا کہ اس سے جھگڑا ہو گیا ہے اور وہ روٹھ کر ملک سے باہر چلی گئی ہے اور یقیناً سب کو اس کی بات پر یقین بھی آ جائے گا۔ یہی کچھ سوچتا ہوا وہ کار اڑاتا لیبارٹری کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

عمران نے بھاری دروازہ کھولا اور کمرے میں داخل ہو گیا اس کے ساتھ جولیا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل بھی کمرے میں داخل ہوئے۔ کمرے میں موجود دو آدمی انہیں دیکھتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے ان کا انداز استقبالیہ تھا۔ یہ دونوں ہی ایکریمین تھے۔ جسموں پر قیمتی اور بہترین تراش خراش کے سوٹ تھے۔ ان میں سے ایک ادھیڑ عمر تھا جبکہ دوسرا نوجوان۔

"خوش آمدید پرنس"...... ادھیڑ عمر نے مسکراتے ہوئے آگے بڑھ کر کہا اور اس نے بڑی گرمجوشی سے عمران سے مصافحہ کیا۔

"یہ میرے ساتھی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا اور پھر رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد وہ سب کمرے میں موجود قیمتی فرنیچر پر براجمان ہو گئے۔ ادھیڑ عمر آدمی کا نام جیکب اور نوجوان کا نام انتھونی تھا۔ جیکب انٹرنیشنل ٹریڈرز کارپوریشن کا چیئرمین اور انتھونی اس کارپوریشن کا مینجنگ

ڈائریکٹر تھا۔ یہ کمرہ کارپوریشن کے وسیع و عریض عمارت میں پھیلے ہوئے دفاتر میں سے ایک تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ناراک چار گھنٹے پہلے پہنچا تھا۔ ان سب کے چہروں پر میک اپ تھا لیکن سوائے جولیا کے باقی سب ایشیائی میک اپ میں ہی تھے۔ ایئرپورٹ سے وہ سب ایک کالونی میں واقع ایک شاندار کوٹھی میں پہنچے جس کے متعلق عمران نے انہیں بتایا کہ چیف نے فارن ایجنٹ کی مدد سے اس کوٹھی کا انتظام ان کی رہائش گاہ کے طور پر پہلے ہی کرا رکھا تھا۔ عمران نے کوٹھی میں آتے ہی مختلف جگہوں پر فون کئے اور اس کے بعد وہ کوٹھی میں موجود ایک نئے ماڈل کی بڑی کار میں بیٹھ کر انٹرنیشنل پلازہ پہنچے تھے جس میں انٹرنیشنل ٹریڈرز کا دفاتر تھے اور ان کا استقبال پلازہ کے گیٹ پر ہی مہمان کے طور پر کیا گیا اور ایک خوبصورت سی لڑکی نے اس کمرے تک ان کی رہنمائی کی تھی اور اس وقت وہ انٹرنیشنل ٹریڈرز کے چیئرمین اور منیجنگ ڈائریکٹر کے ساتھ اس خوبصورت ہال نما کمرے میں موجود تھے ان کے بیٹھتے ہی ایک ملازم نے ان سب کے سامنے لیمن جوس کے نفیس اور خوبصورت گلاس لا کر رکھے اور پھر وہ واپس چلا گیا۔

”اب فرمائیں پرنس آپ انٹرنیشنل ٹریڈرز سے کیا چاہتے ہیں“...... چیئرمین جیکب نے ملازم کے باہر جاتے ہی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”وہی جو ایک کنوارہ چاہ سکتا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو چیئرمین اور منیجنگ ڈائریکٹر دونوں ہی بری طرح چونک پڑے۔ ان کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”کنوارہ کیا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ اپنی بات کی وضاحت کریں گے“...... چیئرمین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”پہلے آپ یہ بتائیں کہ کیا آپ دونوں حضرات شادی شدہ ہیں“...... عمران نے وضاحت کرنے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

”جی ہاں۔ ہم شادی شدہ ہیں مگر......“ چیئرمین نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تو بتائیں کہ جب آپ کنوارے تھے اس وقت آپ کیا چاہتے تھے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا چاہتے تھے۔ میں سمجھا نہیں۔ کیا آپ شادی کرنا چاہتے ہیں“...... اس بار منیجنگ ڈائریکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ویری گڈ۔ آپ ابھی جوان ہیں اس لئے آپ مطلب جلدی سمجھ گئے ہیں“...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور وہ دونوں ایک دوسرے کو حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔ عمران کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے لیکن جولیا اور تنویر دونوں کے چہروں پر ناگواری کے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے لیکن چونکہ انہیں یہاں آنے کے مقصد کا سرے سے علم ہی نہ تھا۔ اس لئے مجبوراً وہ خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"تو آپ چاہتے ہیں کہ انٹرنیشنل ٹریڈرز آپ کی شادی کرا دے"...... چیئرمین جیکب نے اس بار انتہائی ناخوشگواری سے کہا۔

"ہاں۔ اگر کرا سکے تو"...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"پرنس میرا خیال ہے کہ آپ کا وقت ہم سے بھی بہت زیادہ قیمتی ہے۔ اس لئے اگر آپ ہماری معذرت قبول کریں تو زیادہ بہتر ہے"...... جیکب نے باوجود چہرے پر غصے کے انتہائی بااخلاق لہجے اور خوبصورت انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کی معذرت کرلی قبول۔ کم از کم مجھے یہ تو پتہ چل گیا کہ آپ کی انٹرنیشنل ٹریڈرز کارپوریشن انٹرنیشنل نہیں ہے بلکہ ایک محدود اور لوکل ادارہ ہے۔ اور آپ نے صرف رعب ڈالنے کے لئے لفظ انٹرنیشنل اپنے نام کے ساتھ لگا رکھا ہے"...... اس بار عمران کا لہجہ خاصا تلخ تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... انتھونی نے اس بار حقیقتاً غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"مسٹر چیئرمین انٹرنیشنل طور پر ایک ہی چیز مشترک ہے اور وہ ہے شادی۔ پوری دنیا میں کسی بھی جگہ آپ چلے جائیں شادی ہر جگہ ہوتی ہے اس لئے جو ادارہ شادی نہیں کرا سکتا اسے انٹرنیشنل کہلانے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔ یہ تو ہوئی ایک بات دوسری بات یہ ہے کہ آپ کا ادارہ انتہائی اعلیٰ سطح پر قائم لیبارٹریز کو سائنس کا انتہائی نازک اور پیچیدہ سامان سپلائی کرتا ہے۔ کیا یہ درست ہے یا

نہیں"...... عمران نے ان کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے اس بار سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں یہ درست ہے اور آپ نے بھی فون پر اسی بات کا حوالہ دیا تھا کہ آپ اپنی ریاست میں قائم ہونے والی انتہائی اعلیٰ سطح کی لیبارٹری کے لئے بڑا آرڈر دینا چاہتے ہیں اس لئے آپ سے ملاقات کا وقت طے کرلیا گیا تھا۔ مگر آپ نے شادی کا مسئلہ چھیڑ دیا"...... چیئرمین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کنوارے آدمی کی کمزوری یہی ہوتی ہے کہ وہ ہر جگہ شادی کا سکوپ ہی تلاش کرتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو اس کے اس جواب پر چیئرمین اور مینجنگ ڈائریکٹر دونوں ہی یکلخت بے اختیار ہنس پڑے۔

"معاف کریں۔ ہمارا خیال مشرقی پرنسز کے بارے میں بہت ہی مختلف تھا مگر آپ سے ملاقات کے بعد ہمیں احساس ہو رہا ہے کہ ہمارا خیال غلط تھا۔ پرنس تو انتہائی ذہین اور خوش طبع ہوتے ہیں"...... چیئرمین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"معاف کر دیا۔ دراصل معاف کر دینا ہی ہماری خاندانی روایات میں شامل ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جیکب اور انتھونی دونوں ہی مسکرا دیئے۔

"آپ کس سطح اور کس ٹائپ کی لیبارٹری اپنی ریاست میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ اس کے لئے اپنی ریاست سے فنز ریلیز

رپورٹ ہمراہ لائے ہیں"...... چیئرمین نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے
میں کہا۔

"بالکل اسی انداز کی لیبارٹری جس انداز کی لیبارٹری کے
انچارج ڈاکٹر تھامسن ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو نام اور
انتھونی دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہروں پر یکلخت
انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ اوہ۔ اب آپ کی بات ہماری سمجھ میں آ گئی ہے۔ ڈاکٹر
تھامسن نے ابھی حال ہی میں شادی کی ہے اس لئے آپ شادی کا
حوالہ دے رہے تھے۔ بہت خوب۔ واقعی یہ گفتگو کا خوبصورت آغاز
تھا۔ سوری پرنس دراصل ہم گفتگو کے اس خوبصورت آغاز کا سیاق و
سباق نہیں سمجھ سکے تھے"...... چیئرمین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس نے تو دوسری شادی کی ہو گی میں تو پہلی کی بات کر رہا
تھا۔ جو عزت پہلی شادی میں ہوتی ہے وہ دوسری تیسری اور چوتھی
میں کہاں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ انہوں نے بھی بڑھاپے میں آ کر پہلی شادی کی ہے
اور ہم اس پارٹی میں موجود تھے جس میں انہوں نے مارتھا سے
شادی کا اعلان کیا اور پھر وہیں اسی پارٹی میں انتہائی سادگی سے ان
کی شادی بھی رجسٹرڈ ہو گئی۔ ہمیں اس پر بے حد حیرت ہوئی تھی
کیونکہ ڈاکٹر تھامسن اور مارتھا دونوں کی عمروں میں بے پناہ فرق
کے ساتھ ساتھ ان کے مزاج اور دائرہ کار بھی مختلف تھا۔ بہرحال

ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے"...... جیکب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دائرہ کار سے آپ کا کیا مطلب ہے"...... عمران نے سنجیدہ
لہجے میں پوچھا۔

"اب آپ سے کیا چھپانا جناب آپ تو بہرحال اجنبی اور اعلیٰ
شخصیت ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ ایسی باتیں لیک
آؤٹ بھی نہ کریں گے۔ ڈاکٹر تھامسن صاحب ایکریمیا کے نامور
سائنس دان ہیں جبکہ محترمہ مارتھا کے بارے میں مختلف باتیں معلوم
ہوئی ہیں۔ ان کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے۔ وہ انتہائی بدنام ترین
کلبوں میں آتی جاتی رہتی ہیں"...... جیکب نے کہا۔

"آپ اس قدر تفصیل سے ان کے بارے میں کیسے جانتے
ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خفیہ لیبارٹریوں کو سپلائی کرنے کے لئے ہمیں بھی زیر زمین
دنیا سے تعلقات رکھنے پڑتے ہیں تاکہ کوئی مسئلہ پیدا نہ ہو جائے
اور محترمہ مارتھا کے بارے میں ہمارے اس خصوصی شعبے کی یہی
رپورٹ ہے۔ یہ رپورٹ ہم نے باقاعدہ طلب کی تھی کیونکہ مادام
مارتھا شادی کے بعد ڈی تھری لیبارٹری میں ہی ڈاکٹر تھامسن کے
ساتھ قیام پذیر ہیں لیکن ظاہر ہے۔ ہم اس پر اعتراض تو نہیں کر
سکتے۔ کاروباری بات یہ ہے کہ ڈی تھری لیبارٹری انتہائی اعلیٰ سطح کی
ہے اور اس میں اے ون پلس ٹائپ مشینری فٹ ہے۔ آپ کا
صرف اس لیبارٹری کا حوالہ دینے سے مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ آپ

ہمیں فیزیبلٹی رپورٹ دیں گے تو ہمیں معلوم ہو گا کہ ہم نے کس
قسم کی مشینری آپ کو سپلائی کرنی ہے"...... جیکب نے کہا۔
"کیا ایسا ممکن ہے کہ آپ ہمیں ڈاکٹر تھامسن کی لیبارٹری دکھا
سکیں یا پھر ڈاکٹر تھامسن سے ملاقات ہو سکے تاکہ ہم اپنے طور پر
ان سے معاملات کو ڈسکس کر سکیں۔ اس کے لئے ہم باقاعدہ آپ
کو آپ کی مرضی کا معاوضہ بھی ادا کریں گے کیونکہ اس طرح ہمیں
سہولت ہو جائے گی اور اس سہولت کا معاوضہ لینا آپ کا بھی تو حق
ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"اوہ نہیں۔ لیبارٹری میں تو ہم بھی نہیں جا سکتے اور نہ ہی ہم
میں سے کسی نے وہ لیبارٹری دیکھی ہے۔ ہم بھی تمام سپلائی ایک
ڈیلی پوائنٹ پر ڈاکٹر تھامسن کے آدمیوں کے حوالے کر دیتے ہیں
اور یہ پوائنٹ بھی ڈاکٹر تھامسن مال کی ڈیمانڈ کے ساتھ ہی بتا دیتے
ہیں اور آپ یقین کریں ہر بار یہ پوائنٹ پہلے سے مختلف ہوتا
ہے۔ البتہ ڈاکٹر تھامسن سے ہمارے ذاتی تعلقات ضرور ہیں۔ اس
لئے ان ذاتی تعلقات کی بنا پر ملاقات تو ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر ڈاکٹر
تھامسن اجازت دیں تو ورنہ وہ بیحد مصروف رہتے ہیں۔ آپ یقین
کریں کہ ان کے پاس کسی کو دینے کے لئے وقت نام کی کوئی چیز
نہیں ہے"...... جیکب نے کہا۔
"آپ معلوم تو کریں۔ میرے خیال میں انسان کسی کو کچھ اور
دے یا نہ دے تھوڑا سا وقت ضرور دے سکتا ہے"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔
"اوکے۔ آپ کہتے ہیں تو میں معلوم کرتا ہوں"...... جیکب نے
کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک سائیڈ پر میز پر پڑا ہوا کارڈلیس فون
پیس اٹھایا اور اس پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"لیں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری
سی آواز سنائی دی۔
"میں انٹرنیشنل ٹریڈرز کارپوریشن کا چیئرمین جیکب بول رہا ہوں
ڈاکٹر تھامسن صاحب سے بات کرائیں"...... جیکب نے کہا۔
"سوری مسٹر جیکب۔ ڈاکٹر تھامسن ابھی چند لمحے پہلے اپنی بیگم
کے ساتھ شہر گئے اور ہمیں نہیں معلوم کہ وہ کہاں گئے ہیں اور کب
واپس لوٹیں گے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
"پہلے تو کبھی ڈاکٹر تھامسن اس وقت لیبارٹری سے باہر نہیں
گئے۔ یہ تو ان کے کام کا وقت ہوتا ہے۔ اگر کبھی جاتے بھی ہیں تو
ہمیشہ شام کو ہی جاتے ہیں لیکن بہرحال نئی شادی ہے ہو سکتا ہے
بیگم کے اصرار پر انہیں جانا پڑا ہو۔ اب تو شام کو ہی ان سے بات
ہو سکتی ہے یا پھر کل"...... جیکب نے کہا۔
"لیکن ہم یہاں کل تک نہیں ٹھہر سکتے۔ ہم آج ہی سارے
معاملات فائنل کر کے اور آپ کو مکمل مطلوبہ سامان کی ایڈوانس
پے منٹ کر کے واپس جانا چاہتے ہیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے

ہوئے کہا۔

"مکمل سامان کی ایڈوانس پیمنٹ۔ اوہ پھر تو کچھ کرنا ہو گا"...... جیکب نے چونکتے ہوئے کہا۔

"باس اگر آپ کہیں تو میں ڈریک سے معلوم کروں۔ ہو سکتا ہے اسے معلوم ہو۔ آپ جانتے ہیں ایسے معاملات میں وہ کس قدر باخبر رہتا ہے"...... مینجنگ ڈائریکٹر انتھونی نے کہا۔

"ہاں معلوم کرو"...... جیکب نے فون انتھونی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور انتھونی نے فون سیٹ لے کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"انتھونی بول رہا ہوں۔ انٹرنیشنل ٹریڈرز کارپوریشن سے"۔ انتھونی نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس باس میں ڈریک بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"ڈریک۔ چیئرمین فوری طور پر ڈاکٹر تھامسن سے ملاقات چاہتے ہیں مگر لیبارٹری سے بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹر تھامسن اپنی بیگم کے ہمراہ لیبارٹری سے باہر گئے ہیں۔ کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ یہاں شہر میں وہ کہاں موجود ہوں گے"...... انتھونی نے کہا۔

"یس باس۔ میں کوشش کرتا ہوں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ جلد از جلد رپورٹ دو"...... انتھونی نے کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے"...... انتھونی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر فون سائیڈ پر رکھی تپائی پر رکھ دیا اور عمران اور ان دونوں کے درمیان مختلف موضوعات پر بات چیت ہوتی رہی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹیلی فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی اور انتھونی نے فون اٹھا کر اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ڈریک بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ڈریک کی آواز سنائی دی۔

"یس انتھونی بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے"...... انتھونی نے سنجیدگی سے کہا۔

"باس انتہائی حیرت انگیز اطلاع ملی ہے۔ مارتھا اپنے پرانے ساتھیوں واسٹن اور ہیرلڈ کے ساتھ کوئین پیلس جاتی ہوئی دیکھی گئی ہے۔ جبکہ ڈاکٹر تھامسن کو اکیلے واپس لیبارٹری کی طرف جاتے دیکھا گیا ہے"...... ڈریک نے کہا۔

"تو ڈاکٹر تھامسن واپس لیبارٹری گئے ہیں۔ ٹھیک ہے ہمیں تو ان سے ہی بات کرنی ہے شکریہ"...... انتھونی نے کہا اور رابطہ ختم کر کے اس نے فون جیکب کی طرف بڑھا دیا۔ جیکب نے فون لیا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز

سنائی دی۔

"چیئرمین انٹرنیشنل ٹریڈرز کارپوریشن سے جیکب بول رہا ہوں۔ کیا ڈاکٹر صاحب واپس آ گئے ہیں"...... جیکب نے کہا۔

"جی ہاں۔ ان کی آمد کی اطلاع ہمیں مل گئی ہے لیکن وہ اپنی رہائش گاہ پر ہیں۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکٹر صاحب سے بات کریں جناب"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو میں ڈاکٹر تھامسن بول رہا ہوں"...... بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اس وقت کسی بات چیت کے موڈ میں نہیں ہے۔ لیکن کسی مجبوری کی بنا پر بات کر رہا ہے۔

"ڈاکٹر تھامسن میں جیکب بول رہا ہوں۔ آپ سے ایک ذاتی ملاقات کی درخواست ہے۔ اگر آپ آج ہی کوئی وقت دے سکیں تو مشکور ہوں گا"...... جیکب نے التجائیہ لہجے میں کہا۔

"سوری مسٹر جیکب میں اس وقت بے حد پریشان ہوں۔ اس لئے معذرت خواہ ہوں۔ امید ہے آپ خیال نہ کریں گے۔ ایک ہفتے بعد بات ہو گی۔ ویری سوری"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"میرا خیال ہے پرنس ان کا بیوی سے کوئی مسئلہ ہو گیا ہے اس لئے وہ پریشان ہیں۔ حالانکہ آج سے پہلے میں نے کبھی انہیں اس

طرح کے موڈ میں نہیں دیکھا"...... جیکب نے ایسے لہجے میں کہا جیسے خفت مٹا رہا ہو۔

"اوکے۔ پھر ایسا ہے کہ میں گریٹ لینڈ کا دورہ کر لوں۔ ایک ہفتے کا دورہ ہے۔ ایک ہفتے بعد ہم واپس آئیں گے اور پھر ڈاکٹر تھامسن سے بھی ملاقات ہو جائے گی اور سپلائی کا آرڈر بھی دے دیں گے کیونکہ ہم ڈاکٹر تھامسن سے ڈسکس کئے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہتے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم آپ کے منتظر رہیں گے پرنس"...... جیکب نے بھی کاروباری لہجے میں جواب دیا اور عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ ایک بار پھر مصافحہ ہوا اور رسمی کلمات ادا کئے گئے۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بار پھر کار میں بیٹھے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ جولیا سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"اب کیا پروگرام ہے۔ کیا ایک ہفتہ انتظار کرنا ہو گا"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کنوارے کو تو انتظار کی عادت پڑ جاتی ہے تو بھلا ایک ہفتہ کیا حیثیت رکھتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس بس صرف بکواس کرنی آتی ہے تمہیں۔ ہمیں بتاؤ تو سہی کہ آخر تم یہ سب کیا چکر چلا رہے ہو"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ایک نہ سہی دوسری سہی۔ مارتھا نہ سہی بلیک کوئین سہی۔ سن لو

ہم اب کوئین پیلس جا رہے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بلیک کوئین کون ہے عمران صاحب"...... پیچھے بیٹھے ہوئے صفدر نے پوچھا۔

"سنا ہے۔ بے حد خوبصورت محترمہ ہیں۔ ایکریمیا کی کسی سرکاری ایجنسی سے متعلق ہیں لیکن ایکریمیا میں ان کا ذاتی کاروبار بھی خاصا وسیع و عریض ہے اربوں پتی ہیں۔ بس ایک ہاں کی دیر ہے۔ سارے ہی مسئلے اکٹھے حل ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"سارے مسئلے ایک اور طرح سے بھی حل ہو سکتے ہیں اگر تمہارے جسم میں مشین پسٹل کا ایک برسٹ اتار دیا جائے تو"۔ جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس سے مسئلے کیسے حل ہوں گے بڑھ جائیں گے۔ جنت میں سینکڑوں حوروں میں مقابلہ بازی شروع ہو جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے کار موڑی اور اب کار ایک ایسی کالونی میں داخل ہو گئی جہاں انتہائی شاندار کوٹھیاں تھیں بالکل شاہانہ انداز کی پھر ایک محل نما کوٹھی کے وسیع و عریض گیٹ پر عمران نے کار روک دی۔

اسی لمحے گیٹ کے سامنے کھڑے ہوئے دو دربانوں میں سے ایک تیزی سے کار کی طرف بڑھ آیا۔

"مادام بلیک کوئین سے کہو کہ کافرستان کی ریاست ڈھمپ کے

پرنس ان سے ملاقات چاہتے ہیں"...... عمران نے خود ہی سر باہر نکال کر انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"پرنس۔ کہاں ہیں پرنس"...... دربان نے حیرت سے کار میں بیٹھے ہوئے سب افراد کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا پرنس کے سر پر سینگ ہوتے ہیں۔ جاؤ ہمارا وقت ضائع مت کرو"...... عمران نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ نے مادام سے وقت لیا ہوا ہے"...... دربان نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ہم کسی سے کچھ لینے کی بجائے اسے کچھ دینا پسند کرتے ہیں۔ سن لو ہم پرنس ہیں بھکاری نہیں ہیں"...... عمران کا لہجہ اور زیادہ تلخ ہو گیا تو دربان تیزی سے مڑا اور قدم بڑھاتا ہوا واپس گیٹ کی طرف چلا گیا۔ لیکن پھر چند منٹ بعد وہ باہر آیا اور اس نے دوسرے دربان سے کچھ کہا اور کار کی طرف بڑھنے لگا۔

"تشریف لے آئیں پرنس"...... دربان نے قریب آ کر اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اسی لمحے بڑا سا پھاٹک خود بخود کھلتا چلا گیا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ پھاٹک سے گزر کر کار کافی فاصلے پر موجود عمارت کے بڑے پورچ میں جا کر رکی۔ وہاں برآمدے میں ایک نوجوان موجود تھا۔

"تشریف لائیں پرنس۔ مادام آپ کی منتظر ہیں"...... نوجوان نے کار رکتے ہی قریب آ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران

سر ہلاتا ہوا کار سے نیچے اتر آیا۔ ظاہر ہے اس کے باقی ساتھی بھی نیچے آ گئے عمران غور سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے عمارت کا جائزہ لے رہا ہو اور پھر نوجوان کی رہنمائی میں چلتے ہوئے وہ سب ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔

یہ کمرہ سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ یہاں انتہائی قیمتی فرنیچر موجود تھا۔ ابھی انہیں وہاں بیٹھے ہوئے چند ہی لمحے گزرے تھے کہ کمرے کی ایک سائیڈ پر دروازہ نمودار ہوا اور ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی جس کے جسم پر انتہائی چست لباس تھا اندر داخل ہوئی۔ اس نے اپنے سرخ رنگ کے لمبے سے بالوں کو پشت پر سنہرے رنگ کے چوڑے ربن سے باندھا ہوا تھا۔ اس کی آمد پر عمران اور اس کے ساتھی احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔

''میں بلیک کوئین ہوں''...... آنے والی نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

''حیرت ہے۔ گوری چٹی رنگت ہے اور پھر بھی یہ خود کو کالی ملکہ سمجھتی ہے''...... عمران نے کہا۔ اس نے مقامی زبان میں یہ بات کہی تھی۔ اس کی بات سن کر سب کے لبوں پر مسکراہٹیں آ گئیں جبکہ بلیک کوئین چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگی۔

''کیا کہا آپ نے''...... بلیک کوئین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کچھ نہیں۔ صرف میں تم سے مصافحہ کر سکتی ہوں۔ یہ مشرقی

ل عورتوں سے مصافحہ کرنا بداخلاقی سمجھتے ہیں''...... جولیا نے آگے بڑھ کر بلیک کوئین کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تو بلیک کوئین مسکرا دی۔

''آپ میں سے پرنس کون ہیں''...... بلیک کوئین نے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ نے پہلے کبھی پرنس کو نہیں دیکھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو آپ پرنس ہیں۔ آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے واقعی آج سے پہلے میں نے کسی مشرقی پرنس کو نہ دیکھا تھا۔ تشریف رکھیں یہ باقی آپ کا سٹاف ہو گا''...... بلیک کوئین نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی دوبارہ صوفے پر بیٹھ گئے۔ سامنے والے صوفے پر بلیک کوئین بیٹھی ہوئی تھی اور وہ بڑے غور سے عمران کو دیکھ رہی تھی جبکہ عمران نے اس انداز میں نظریں جھکائی ہوئی تھیں جیسے اسے بلیک کوئین کی طرف دیکھتے ہوئے شرم آ رہی ہو۔

''فرمائیں آپ نے کیسے یہاں آنے کی تکلیف کی''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بلیک کوئین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر تھامسن کی نئی دلہن سے ملاقات کرنی ہے۔ ہمارے مشرق میں رواج ہے کہ نئی دلہن کو سلامی کے طور پر قیمتی تحائف دیئے جاتے ہیں''...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور بلیک کوئین بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی

حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ ڈاکٹر تھامسن کی نئی دلہن۔ میں آپ کی بات نہیں سمجھی'' ...... بلیک کوئین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بدل گئے تھے۔

''آپ تو اس طرح حیرت کا اظہار کر رہی ہیں جیسے آپ ہم سے کچھ چھپانے کی کوشش کر رہی ہوں۔ حالانکہ ہمیں اس نے خود بتایا ہے کہ وہ آپ کے پاس ہے اور میں نے کہا تو ہے کہ ہم انہیں کچھ دینے آئے ہیں لینے نہیں'' ...... عمران نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کس نے بتایا ہے آپ کو'' ...... بلیک کوئین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''مارتھا نے'' ...... عمران نے کہا تو بلیک کوئین کے چہرے پر حیرت اور قدرے غصے کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''آپ کو مارتھا نے خود بتایا ہے کب'' ...... بلیک کوئین نے اس بار حیرت اور غصے سے ملے جلے لہجے میں کہا۔

''خواب میں'' ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک کوئین کے چہرے پر یکلخت تناؤ کے تاثرات ابھر آئے۔

''تمہارا نمائندہ کرامت علی جب ہم سے مل کر چلا گیا ہے تو پھر تمہاری یہاں آمد کی وجہ'' ...... بلیک کوئین نے اس بار انتہائی تلخ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور عمران کے سارے ساتھی کرامت

لی کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

''ہمارا نمائندہ۔ کیا مطلب۔ ابھی ہم نے کوئی کاروباری ادارہ تو نہیں کھولا۔ پھر ہمارا نمائندہ کہاں سے آ گیا'' ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مسٹر علی عمران تم چاہے لاکھ پرنس بن جاؤ۔ کوئی بھی میک اپ کر لو لیکن بلیک کوئین کو تم دھوکہ نہیں دے سکتے اور یہ دوسرے لوگ یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہوں گے لیکن یہاں آمد کا مقصد میں نہیں سمجھ سکی جبکہ اس آدمی کرامت علی کو میں نے صرف اس لئے زندہ واپس جانے دیا تھا کہ وہ صرف پیغام لایا تھا اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہارے نمائندے کو تام نے بلیک میل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن میں نے اسے بچا لیا ہے۔ اگر تمہیں یقین نہ آئے تو اپنے نمائندے سے بے شک پوچھ لینا'' ...... بلیک کوئین نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''مارتھا والی بات تم گول کر گئی ہو۔ اس کی کوئی خاص وجہ ہے'' ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں کسی مارتھا کو نہیں جانتی مسٹر علی عمران اور نہ ہی میرا کسی ڈاکٹر تھامسن سے کوئی تعلق ہے۔ ویسے میں چاہوں تو صرف انگلی کی ایک حرکت سے تم سب پر موت وارد کر سکتی ہوں لیکن چونکہ تم یہاں مہمان ہو اس لئے میں تمہیں زندہ واپس جانے کی اجازت دے رہی ہوں لیکن اگر اس کے بعد تم نے دوبارہ یہاں آنے کی

کوشش کی تو پھر یقینی موت تمہارا استقبال کرے گی“...... بلیک کوئین نے تیز اور انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی اسی دروازے کی طرف بڑھ گئی جہاں سے وہ اندر آئی تھی۔

چند لمحوں بعد وہ دروازے سے گزر کر دوسری طرف چلی گئی اور دروازہ دیوار میں غائب ہو گیا۔ اب وہاں سپاٹ دیوار ہی نظر آ رہی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی لمحے کمرے کا بیرونی دروازہ کھلا اور وہی نوجوان اندر داخل ہوا جس کی رہنمائی میں وہ یہاں تک پہنچے تھے۔

”تشریف لائیں جناب۔ میں آپ کو آپ کی کار تک چھوڑ آؤں“...... اس نوجوان نے کمرے میں داخل ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”او کے چلو“...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ظاہر ہے اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کرنی تھی۔ تھوڑی دیر بعد عمران کی کار کوئین پیلس کے گیٹ سے نکل کر سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

”کیا مطلب۔ یہ سب ہے کیا اور آخر تم یہ کیا چکر چلا رہے ہو“...... اس بار بھی جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

”چکر چلائے بغیر آج کل کوئی مانتا ہی نہیں اس لئے مجبوری

ہے“...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو ایک موڑ پر کچھ آگے بڑھا کر روک دیا۔ اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکال کر اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے اس آلے سے بلیک کوئین کی آواز سنائی دی۔

”میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر اس آدمی کو ہر بات کا پہلے سے علم کیسے ہو جاتا ہے۔ پہلے اسے وہاں پاکیشیا میں بیٹھے بیٹھے اس بات کا علم ہو گیا کہ کلاریم ہنڈرڈ کو سی اے ڈیل کر رہی ہے اور سی اے کا تعلق ٹام سے ہے اور ٹام کا میرے ساتھ تعلق ہے۔ اس نے اپنا نمائندہ براہ راست میرے پاس بھجوا دیا اور اب دیکھو اسے معلوم ہو گیا کہ مارتھا یہاں موجود ہے اور وہ مارتھا کے پیچھے یہاں پہنچ گیا“...... بلیک کوئین بڑے سخت لہجے میں بات کر رہی تھی۔

”لیکن مادام آپ نے اسے زندہ کیوں جانے دیا“...... ایک دوسری آواز سنائی دی۔

”میں تمہاری طرح احمق نہیں ہوں واسٹن۔ اس کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے اور میں اس کا خاتمہ کر کے سیکرٹ سروس کو اپنے پیچھے نہیں لگانا چاہتی۔ کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ ڈاکٹر تھامسن کی کلاریم ہنڈرڈ پر اب تک ہونے والی ریسرچ کی فائل میرے پاس پہنچ چکی ہے اور ڈاکٹر تھامسن کے ساتھ جو کھیل کھیلا گیا ہے۔ اس کے بعد ظاہر ہے ڈاکٹر تھامسن خود بھی اپنا منہ بند رکھے گا۔ اس طرح میں آسانی سے یہ ریسرچ فائل کسی بھی بڑے ملک کو فروخت

کر سکتی ہوں“...... بلیک کوئین کی آواز سنائی دی اور عمران یہ بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

”اگر اسے مارتھا کی یہاں موجودگی کا علم ہے تو مادام کہیں اسے یہ بھی علم نہ ہو جائے کہ ہم لوگ کیا حاصل کر کے آئیں ہیں“۔ ایک اور آواز سنائی دی۔

”نہیں اسے اس کا کسی بھی طرح علم نہیں ہو سکتا اور ویسے بھی اس کی یہاں اس طرح آمد کا مقصد میں سمجھتی ہوں۔ وہ دراصل مارتھا کے ذریعے ڈاکٹر تھامسن تک پہنچنا چاہتا ہے اور اس کے لئے وہ وہی کھیل کھیلنا چاہتا ہے جو ہم نے کھیلا ہے۔ لیکن اسے یہ کھیل کھیلنے کی مہلت ہی نہ ملے گی۔ میں اسے یہاں پیلس میں ختم نہیں کرنا چاہتی تھی۔ باہر اگر وہ کسی روڈ ایکسیڈینٹ میں مر جاتا ہے تو اس میں میری کوئی ذمہ داری نہ ہو گی“...... بلیک کوئین کی آواز سنائی دی اور عمران نے مسکراتے ہوئے آلے کا بٹن آف کر کے اسے جیب میں رکھ لیا۔

”کیا تم وہاں ڈکٹا فون لگا کر آئے تھے“...... جولیا نے کہا۔

”ظاہر ہے۔ میں وہاں بلیک کوئین کی صرف شکل دیکھنے تو نہ گیا تھا۔ اب وہ اتنی بھی خوبصورت نہیں ہے جتنی وہ اپنے آپ کو سمجھنے لگی ہے“...... عمران نے جواب دیا اور جولیا کے چہرے پر بے اختیار مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

”یہ کرامت علی کون ہے“...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے

تنویر نے کہا اور باقی سب ساتھی بھی چونک کر عمران کو دیکھنے لگے۔

”میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں کیونکہ میرے خیال میں اب تفصیل بتانے کا وقت آ گیا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ریڈ پرلز کے ایکریمیا پہنچنے اور ٹرومین کی یہ دریافت کہ ریڈ پرلز منشیات نہیں بلکہ نایاب دھات ہے۔ یہ سب کچھ بتانے کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ چیف نے ہم سے پہلے اپنے ایک خصوصی نمائندے کو یہاں بھجوایا تاکہ وہ سی اے اور اس لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرے لیکن یہ نمائندہ صرف بلیک کوئین تک پہنچ سکا۔ اس سے آگے اس کی کارکردگی زیرو ہو گئی تو چیف نے ہمیں یہاں بھجوایا ہے تاکہ اس لیبارٹری سے کلاریم ہنڈرڈ دھات پر ہونے والی اصل ریسرچ پیپرز کی فائل اڑائی جا سکے“۔ عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”مگر تم نے یہاں آ کر تو اس سلسلے میں اب تک کچھ نہیں کیا بلیک کوئین سے تو پہلے ہی چیف کا آدمی مل چکا تھا پھر“...... جولیا نے کہا۔

”میں نے ایک اور پہلو سے لیبارٹری کو کھوج نکالنے کی کوشش کی۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ انٹرنیشنل ٹریڈرز کارپوریشن وہ واحد فرم ہے جو ایکریمیا کی سرکاری خفیہ لیبارٹریوں کو سائنسی سامان سپلائی کرتی ہے چنانچہ تم نے دیکھا کہ ان سے ہونے والی ملاقات میں لیبارٹری کا کوڈ نام ڈی تھری بھی سامنے آ گیا اور یہ بھی معلوم ہو گیا

کہ ڈاکٹر تھامسن نے نئی شادی کی ہے اور اس کی بیوی کا تعلق زیر
زمین دنیا سے ہے اور پھر جب یہ معلومات ملیں کہ ڈاکٹر تھامسن
اس قدر پریشان ہے کہ اس نے انٹرنیشنل ٹریڈرز کارپوریشن کے
چیئرمین جیکب سے ملاقات کرنے سے بھی انکار کر دیا اور مارتھا
کوئین پیلس جاتی دیکھی گئی ہے تو اس سے کیا ظاہر ہوا۔ یہی کہ
مارتھا کے ذریعے ڈاکٹر تھامسن کے ساتھ کوئی کھیل کھیلا گیا ہے اور
اس میں بلیک کوئین ملوث ہے۔ بلیک کوئین کی رہائش گاہ پر ایسے
سائنسی انتظامات موجود ہیں کہ وہاں واقعی ہم کچھ بھی نہ کر سکتے تھے
اس لئے میں پرنس کی حیثیت سے وہاں گیا۔ میرا مقصد صرف ایک
خصوصی ٹائپ کا ڈکٹا فون وہاں پہنچانا تھا۔ تاکہ اصل صورتحال
سامنے آسکے اور تم نے دیکھ لیا کہ میرا وہاں جانا کس قدر فائدہ مند
ثابت ہوا۔ اس ڈکٹا فون کے ذریعے ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ بلیک
کوئین نے اپنے طور پر ڈاکٹر تھامسن سے کوئی ڈرامہ کھیلا ہے اور
مارتھا کے ذریعے ڈاکٹر تھامسن کی ریسرچ کی فائل حاصل کر لی ہے
اور وہ اسے کسی دوسرے ملک کو فروخت کرنا چاہتی ہے۔ اب ہمارا
ٹارگٹ تبدیل ہو گیا۔ اب ہمیں لیبارٹری سے یہ ریسرچ پیپرز
حاصل کرنے کی بجائے بلیک کوئین سے حاصل کرنا ہوں گے"۔
عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب بلیک کوئین آپ کی ہلاکت کی بات کر
رہی تھی کہیں اس نے ہماری اس کار میں کوئی بم وغیرہ نہ چھپا دیا

ہو"...... صفدر نے کہا تو جولیا اور تنویر دونوں چونک پڑے۔

"اس کی بات سے تو ایسا ہی احساس ہوتا تھا لیکن بعد میں اس
نے وضاحت کر دی کہ ہماری موت کے لئے اس نے روڈ
ایکسڈنٹ کا انتخاب کیا ہے۔ ویسے اس ڈکٹا فون کے رسیور میں
ایسے انتظامات موجود ہیں کہ اس سے کسی بھی بم یا ڈائنامائٹ کا
سراغ لگایا جا سکتا ہے اور میں نے بھی بلیک کوئین کی بات سنتے ہی
آلے کا وہ بٹن دبا دیا تھا مگر مجھے کاشن 'اوکے' ملا تھا اس لئے میں
مطمئن ہو گیا۔ البتہ ہماری کار کا نمبر اور دوسری تفصیل اب تک اس
کالونی سے باہر کسی بھاری ٹرالر تک پہنچ چکی ہو گی اور جیسے ہی ہم
کالونی سے باہر نکلیں گے تو وہ بھاری ٹرالر اچانک کہیں سے نمودار
ہو کر ہمارا خاتمہ بالخیر کرنے کے لئے تیار ہو گا اور چونکہ میں کنوارہ
مرنا نہیں چاہتا اس لئے میں نے کار یہاں روک دی ہے"۔ عمران
نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب اس ریسرچ سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا۔ کیا
ہمارے ملک میں ایسی لیبارٹریز موجود ہیں جن میں اس قدر جدید
ریسرچ ہو سکے"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ ایسی لیبارٹریاں ہمارے پاس نہیں ہیں لیکن ہم اس
قدر اہم ریسرچ کو ضائع بھی نہیں کر سکتے کیونکہ پاکیشیا کا بنیادی
مسئلہ ہی توانائی کا حصول ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ حکومت
پاکیشیا اس ریسرچ کو اس لئے حاصل کرنا چاہتی ہے تاکہ شوگران

سے باقاعدہ معاہدہ کر کے اس ریسرچ کو وہاں کی لیبارٹریوں میں
مکمل کیا جا سکے“ ...... عمران نے کہا۔
”تو پھر اب کیا پلاننگ ہے۔ کیا بلیک کوئین کی رہائش گاہ پر
دھاوا بولا جائے“ ...... صفدر نے پوچھا۔
”اس سے سوائے اس کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا کہ ہم لوگ کسی
نہ کسی مرحلے پر موت کا نشانہ بن جائیں گے کیونکہ میں نے جو
معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق بلیک کوئین کی رہائش گاہ
کے ہر انچ پر موت کے جال بچھائے گئے ہیں اور بلیک کوئین کی
رضامندی کے بغیر اس کی رہائش گاہ میں داخل ہونے والا دوسرا
سانس بھی نہیں لے سکتا۔ اسی لئے تو میں خاموشی سے واپس چلا آیا
تھا۔ میرے خیال میں اس کا صرف ایک ہی حل ہے کہ بلیک کوئین
کو اس کے پیلس سے باہر کسی جگہ قابو کیا جائے“ ...... عمران نے
کہا۔
”وہ کس طرح۔ نجانے وہ کب یہاں سے باہر نکلے اور پتہ نہیں
نکلتی بھی ہے یا نہیں“ ...... جولیا نے کہا۔
”کسی نوجوان عورت کو بلانا دنیا میں سب سے آسان کام ہے۔
اور مجھ جیسا کنوارا چاہے تو بلیک کوئین ننگے پیر دوڑتی ہوئی باہر
آ جائے“ ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”یہ کیا بکواس ہے۔ اچھی خاصی سنجیدہ بات کرتے کرتے تم
پٹری سے اتر کیوں جاتے ہو“ ...... جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے

میں کہا۔
”تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے تو دیکھو میں ابھی تمہیں
اس کا تجربہ کرا دیتا ہوں“ ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کار
آگے بڑھا دی۔ تھوڑا آگے جانے کے بعد اس نے کار ایک سائیڈ
پر روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے جیب سے سیل فون نکال لیا۔
جولیا اور باقی ساتھی بھی کار سے اتر آئے۔ وہ شاید عمران کا وہ کھیل
دیکھنا چاہتے تھے جس سے وہ بلیک کوئین کو رہائش گاہ سے باہر بلانا
چاہتا تھا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے ان کی طرف دیکھا اور پھر اس
نے نمبر پریس کئے اور کال اوکے کر کے لاؤڈر آن کر دیا۔
”کوئین پیلس“ ...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک
آواز سنائی دی۔
”چیف آف سیکرٹ سروس لارڈ برکلے بول رہا ہوں“۔ عمران
نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اس کا لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔
”اوہ۔ اوہ یس سر حکم۔ حکم سر“ ...... دوسری طرف سے چیف
آف سیکرٹ سروس کا سن کر انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا
گیا۔
”بلیک کوئین سے بات کراؤ۔ فوراً“ ...... عمران نے کہا۔
”اوہ اوہ۔ یس سر۔ ابھی کراتا ہوں۔ آپ ہولڈ کریں
پلیز“ ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد
رسیور پر بلیک کوئین کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ بلیک کوئین بول رہی ہوں"...... بلیک کوئین کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔

"چیف آف ایکریمین سیکرٹ سروس لارڈ برکلے بول رہا ہوں مادام بلیک کوئین"...... عمران نے اسی طرح سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر فرمائیں"...... دوسری طرف سے بلیک کوئین نے کہا اس کے لہجے میں حیرت بدستور موجود تھی۔

"بلیک کوئین مجھے رپورٹ ملی ہے کہ تم نے ڈاکٹر تھامسن سے انتہائی اہم سائنسی ریسرچ ایک کھیل کھیل کر حاصل کر لی ہے اور اس کھیل کا اصل کردار اس کی بیوی مارتھا تمہارے پیلس میں موجود ہے"...... عمران نے اسی طرح سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کو کس نے یہ اطلاع دی ہے"...... بلیک کوئین نے تیز لہجے میں کہا۔

"بلیک کوئین تم جانتی ہو کہ ہمارا دائرہ معلومات کس قدر وسیع ہوتا ہے۔ اگر تمہارا تعلق سرکاری ایجنسی سے نہ ہوتا تو تم خود سمجھ سکتی ہو کہ تمہارا اب تک کیا حشر ہو چکا ہوتا۔ لیکن اب بھی تمہیں وضاحت کرنی ہوگی کہ تم نے یہ اہم ریسرچ کیوں اس انداز میں حاصل کی ہے"...... عمران نے پہلے سے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ کو کسی نے غلط اطلاع دی ہے۔ میرا کسی ریسرچ سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... بلیک کوئین نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں اس ساری بات چیت کا ٹیپ سنوا دیا جائے جو اب تک تم نے مارتھا، واسٹن اور ہیرلڈ سے کی ہے"...... عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

"بات چیت کا ٹیپ مگر......" بلیک کوئین نے اس بار بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بلیک کوئین۔ شاید تمہیں معلوم نہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا علی عمران اور اس کے ساتھی ہماری تحویل میں ہیں۔ ہم ان کا تعاقب کر رہے تھے کیونکہ ان کی ایکریمیا میں موجودگی کسی خطرے کی نشاندہی کرتی تھی اور اس علی عمران نے جب تم سے ملاقات کی تو اس نے ایک خصوصی ڈکٹا فون وہاں نصب کر دیا۔ یہ ایسی ساخت کا ڈکٹا فون ہے جسے تمہارے پیلس میں نصب خود کار چیکنگ مشنری بھی چیک نہیں کر سکتی اور اس کے بعد اس نے تمہاری کی ساری گفتگو نہ صرف سنی بلکہ اسے ٹیپ بھی کر لیا اور یہ ٹیپ اس وقت میرے دفتر میں موجود ہے"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ مگر۔ مگر......" بلیک کوئین اب واقعی بری طرح گھبرا گئی تھی۔

"بلیک کوئین۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے یہ ریسرچ کیوں حاصل کی ہے۔ تمہیں اس جرم میں گولی بھی ماری جا سکتی ہے۔ لیکن میں تمہیں ذاتی طور پر پسند کرتا ہوں۔ تم میں ایسی صلاحیتیں موجود ہیں جن سے ایکریمیا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس لئے میں تمہیں صرف

ایک چانس دینا چاہتا ہوں۔ اگر تم وہ ریسرچ میرے آدمی کے حوالے کر دو تو میں یہ سارا واقعہ بھول جاؤں گا ورنہ تم جانتی ہو کہ تمہارا کیا انجام ہوگا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ معافی چاہتی ہوں۔ واقعی یہ سب کچھ میری حماقت تھی میں آپ کی اس اعلیٰ ظرفی کی دل سے قائل ہوگئی ہوں۔ میں آپ کا یہ احسان زندگی بھر نہ بھولوں گی"...... بلیک کوئین آخر کار منتوں پر اتر آئی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اوکے۔ میں اپنا نمائندہ بھیج رہا ہوں اس کا نام سارجنٹ البرٹ ہے۔ تم بغیر کسی بھی ہچکچاہٹ کے ریسرچ پیپرز کی فائل اس کے حوالے کر دو۔ وہ دو گھنٹے بعد تمہارے پیلس میں پہنچ جائے گا۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر ڈال دیا۔

"حیرت ہے۔ تمہارا ذہن تو واقعی جادوگروں جیسا ہے۔ کتنی آسانی سے تم نے اس ریسرچ پیپرز کی فائل کو حاصل کرنے کی پلاننگ کر لی ہے"...... تنویر نے بے اختیار ہو کر کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"تو اب کیا آپ خود جائیں گے میک اپ کر کے"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ بلیک کوئین آسانی سے ریسرچ پیپرز کی فائل دے دے گی"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ کیا اب بھی وہ ایسا نہیں کرے گی"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں اتنی بچی بھی نہیں ہے وہ۔ جتنا تم سب سمجھ رہے ہو اور میں نے تم سب کو چیلنج کیا تھا کہ میں بلیک کوئین کو پیلس سے باہر نکال سکتا ہوں اور تم دیکھنا ابھی بلیک کوئین کی کار اس طرف سے نمودار ہو گی اور سیدھی شہر کی طرف بڑھ جائے گی"...... عمران نے واپس کار کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا وہ ریسرچ پیپرز دینے سے انکار کر دے گی"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں وہ انکار نہیں کرے گی۔ صرف اتنا کرے گی کہ شہر جا کر ان پیپرز کی نقل تیار کرائے گی اور پھر اسے کسی بینک کے کسی خفیہ لاکر میں رکھ کر واپس اپنے پیلس آئے گی اور پھر اگر سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ ریسرچ پیپرز لینے آیا تو اسے ریسرچ پیپرز دے دیئے جائیں گے۔ اسی لئے تو میں نے اسے دو گھنٹوں کا وقت دیا تھا تاکہ وہ اطمینان سے اپنی کارروائی مکمل کر لے"۔ عمران نے دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور وہ سب عمران کی بات سن کر حیرت زدہ رہ گئے۔ یہ بات تو واقعی ان کے ذہنوں میں بھی نہ آئی تھی۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ وہیں پیلس میں ہی اس کی نقل تیار کر لے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں ایسی ریسرچ جن خصوصی پیپرز پر تحریر کی جاتی ہے۔ ان کی نقل خاص لیبارٹریوں کی خصوصی مشینوں کے سوا کہیں اور نہیں ہو

سکتی"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار موڑی اور پھر اسے تیزی سے آگے بڑھائے لئے گیا۔ کالونی کے پہلے چوک سے آگے لے جا کر اس نے کار کو ایک سائیڈ پر روک دیا۔

"تنویر، کیپٹن شکیل اور صفدر ریڈی میڈ میک اپ کر لو۔ ہو سکتا ہے بلیک کوئین اکیلی نہ ہو۔ اس کے ساتھ دوسرے لوگ ہوں"...... عمران نے کار روک کر عقب میں بیٹھے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا تو کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر نے سر ہلا دیئے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے جیبوں سے ریڈی میڈ میک اپ کا سامان نکالا اور میک اپ میں مصروف ہو گئے۔

تقریباً دس منٹ بعد سفید رنگ کی ہنڈائی کار تیزی سے موڑ سے نمودار ہوئی اور آگے بڑھتی چلی گئی۔ اس کار کو دیکھتے ہی عمران اور اس کے ساتھی چونک پڑے کیونکہ اس کار کو وہ کوئین پیلس کے وسیع و عریض پورچ میں کھڑی دیکھ چکے تھے۔ کار میں چار افراد سوار تھے۔ جن میں دو عورتیں عقبی سیٹ پر اور دو مرد فرنٹ سیٹ پر موجود تھے عمران نے کار آگے بڑھائی اور پھر مخصوص فاصلہ رکھ کر اس نے تعاقب شروع کر دیا لیکن اگلے چوک سے جیسے ہی سفید ہنڈائی دائیں طرف جانے والی سڑک پر مڑی۔

عمران نے مسکراتے ہوئے اس چوک پر پہنچ کر بائیں طرف کو کار موڑی اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کی سپیڈ انتہائی حد تک

بڑھا دی۔ تقریباً دس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک اور چوک پہنچ گئے جس کے ساتھ گھنے درختوں کا ایک ذخیرہ موجود تھا۔ عمران نے کار اس ذخیرے کے اندر لے جا کر روک دی۔

"جلدی کرو نیچے اترو چند لمحوں بعد سفید ہنڈائی یہاں پہنچنے والی ہے۔ میں ہارڈ فائر سے کار کا ٹائر پنکچر کروں گا۔ تنویر اور صفدر ان دونوں آدمیوں کو کور کریں گے"...... عمران نے کار سے نیچے اترتے ہوئے تیز تیز بولتے ہوئے کہا تو وہ سب دوڑتے ہوئے ذخیرے کے کنارے پر اس حد تک پہنچ گئے جہاں سے آگے سڑک تک کھلا میدان تھا۔ عمران کے ہاتھ میں ایک لمبی نال والا پسٹل موجود تھا۔ سڑک پر سے کافی گاڑیاں گزر رہی تھیں۔

عمران اور اس کے ساتھی خاموش کھڑے تھے کہ انہیں چوک سے سفید ہنڈائی موڑ کاٹتی ہوئی دکھائی دی اور پھر جیسے ہی سفید ہنڈائی موڑ کاٹ کر سیدھی ہوئی عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے پسٹل سے ہلکی سی ٹھک کی آواز سنائی دی اور سرخ رنگ کی کوئی چیز بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتار سے فضا میں لہراتی ہوئی سڑک کی طرف بڑھتی چلی گئی اور پلک جھپکتے ہی وہ سرخ چیز ہنڈائی کے عقبی ٹائر میں پیوست ہو چکی تھی۔ دوسرے لمحے کار سڑک پر ڈولنے لگی اور اس کے ساتھ ہی بریک لگنے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر کار تیزی سے گھوم کر اسی سائیڈ پر آ گئی جس طرف عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

کار سڑک سے کافی ہٹ کر رک گئی اور اس کے ساتھ ہی کار
کے دروازے کھلے اور دو ایکریمین مرد تیزی سے نیچے اترے ہی
تھے کہ عمران نے تنویر اور صفدر کی طرف دیکھا۔ وہ دونوں جیبوں
میں ہاتھ ڈالے تیزی سے درختوں کی اوٹ سے نکلے اور سفید
ہنڈائی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ٹہلتے
ہوئے ادھر آ گئے ہوں۔ دونوں مرد کار کے عقبی ٹائر پر جھکے اسے
چیک کر رہے تھے جبکہ دونوں عورتیں عقبی سیٹوں پر مضطرب اور
پریشان نظر آ رہی تھیں۔

"کیا ہو گیا ہے جناب۔ کیا ہم آپ کی مدد کر سکتے ہیں"۔ صفدر
نے ان کے قریب جا کر دوستانہ لہجے میں کہا اور وہ دونوں چونک کر
اٹھے اور تنویر اور صفدر کی طرف دیکھنے لگے۔

"ہماری کار کا ایک ٹائر پنکچر ہو گیا ہے"...... ایک آدمی نے
قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے ان
دونوں کی مداخلت اسے اچھی نہ لگی ہو۔

"آپ فکر نہ کریں۔ ہماری آٹو ورکشاپ ہے جناب۔ ہم آپ
کی مدد کر سکتے ہیں آپ کے ساتھ خواتین ہیں"...... اس بار تنویر
نے کہا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے"...... اس بار دوسرے مرد نے مطمئن سے
لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کا عقبی دروازہ کھولا۔

"مادام باہر آ جائیں ٹائر تبدیل کرنا ہو گا"...... اس آدمی نے

ہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ یہ کیا مسئلہ بن گیا۔ اس ٹائر کو بھی ابھی برسٹ ہونا
تھا میرے پاس وقت کم ہے اور......" بلیک کوئین نے باہر نکلتے
ہوئے کہا۔ دوسری عورت دوسری طرف سے باہر نکلی۔

"جیک نکال دیں جناب"...... صفدر نے اس آدمی سے مخاطب
ہو کر کہا جس کے ہاتھ میں کی رنگ نظر آ رہا تھا۔

"آپ خواتین ادھر درختوں کے جھنڈ میں چلی جائیں۔ کچھ دیر
لگ جائے گی اور لوگ اس طرح سڑک سے گزرتے ہوئے دیکھتے
ہیں جیسے تماشا ہو رہا ہو"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آؤ مارتھا یہ آدمی ٹھیک کہہ رہا ہے۔ واسٹن کام جلدی سے
جلدی مکمل کرو"...... بلیک کوئین نے پہلے ساتھ موجود لڑکی سے اور
پھر دوسرے ساتھی سے تیز لہجے میں کہا اور پھر درختوں کے جھنڈ کی
طرف بڑھ گئی۔ دوسری نوجوان اور خوبصورت عورت بھی اس کے
پیچھے چلتی ہوئی درختوں کی طرف بڑھ گئی جسے بلیک کوئین نے واسٹن
کہہ کر پکارا تھا۔ اس نے ڈگی کھولی اور اندر جھک کر جیک نکالنے
لگا چند لمحوں بعد اس نے ایک جیک نکال کر صفدر کی طرف پھینک
دیا اور پھر وہ ڈگی میں موجود فالتو ٹائر کو ہک سے نکالنے میں
مصروف ہو گیا۔

صفدر نے جیک اٹھایا اور مڑ کر دیکھا تو بلیک کوئین اور مارتھا
درختوں میں غائب ہو چکی تھی۔ صفدر نے جیک اٹھایا اور دوسرے

لمحے اس کے قریب کھڑا واسٹن بری طرح چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ اسی لمحے اس کے دوسرے ساتھی کی چیخ سنائی دی۔ ساتھ ہی وہ بھی کٹے ہوئے شہتیر کی طرح نیچے واسٹن کے ساتھ آ گرا۔ بھاری جیک کے ایک ہی وار نے واسٹن کا سر آدھے سے زیادہ کھول دیا تھا۔ جبکہ تنویر کی کھڑی ہتھیلی کے وار نے اس کے ساتھی کی گردن توڑ دی تھی۔ اس لئے وہ دونوں ہی نیچے گر کر تڑپ بھی نہ سکے اور ساکت ہو گئے۔

"آؤ۔ جلدی"...... صفدر نے کہا اور تیزی سے واپس درختوں کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر اس کے پیچھے تھا۔ واسٹن اور اس کے ساتھی کی لاشیں چونکہ کار کی اوٹ میں تھیں اس لئے سڑک پر سے گزرتے ہوئے افراد کو وہ نظر نہ آ سکتی تھیں۔

ٹریفک مسلسل گزر رہی تھی اور انہیں معلوم تھا کہ کسی بھی لمحے پولیس کی کار وہاں پہنچ سکتی ہے۔ کیونکہ یہاں کی گشتی پولیس ان معاملات میں بے حد فعال تھی۔ ٹریفک سے ہٹ کر غلط جگہ پر کار رکی دیکھ کر وہ لازماً اس کی پڑتال کرنے کے لئے آتے تھے۔

"آؤ جلدی کرو۔ ہمیں یہاں سے فوری طور پر نکلنا ہے"۔ عمران نے ان دونوں کے درختوں میں داخل ہوتے ہی چیخ کر کہا اور وہ دونوں دوڑتے ہوئے کار کی طرف بڑھ گئے۔ بلیک کوئین اور باربرا درختوں کے درمیان گھاس پر بے حس و حرکت پڑی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد صفدر اور تنویر عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے اور عمران

نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

"وہ ریسرچ پیپرز کی فائل مل گئی"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں بلیک کوئین سے فائل مل گئی ہے"...... جولیا نے جواب دیا اور صفدر اور تنویر نے اطمینان بھرا سانس لیا۔ چند لمحوں بعد کار درختوں کے ذخیرے کی دوسری طرف سے نکل کر ایک لمبا ٹرن لے کر سڑک پر پہنچی اور پھر تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ عمران کے ساتھیوں کے چہرے کامیابی کی وجہ سے چمک رہے تھے اور وہ سب اس طرح عمران کی طرف دیکھ رہے تھے جیسے وہ مافوق الفطرت صلاحیتوں کا مالک ہو۔

ان سب کی نظروں میں عمران کے لئے واقعی تحسین کے تاثرات نمایاں تھے۔ جس نے اپنی بہترین پلاننگ کی بنا پر اس قدر اہم ریسرچ پیپرز کی فائل اتنی آسانی سے حاصل کر لی تھی۔

ٹائیگر نے ٹیکسی والے کو کرایہ دیا اور ساتھ ہی ٹپ بھی۔ ٹیکسی ڈرائیور نے اسے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور دوسرے لمحے اس نے ٹیکسی موڑی اور تیزی سے واپس چلا گیا۔

ٹائیگر نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن دبا دیا چند لمحوں بعد کوٹھی کا سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا جس کے جسم پر موجود لباس بتا رہا تھا کہ وہ ملازم ہے۔

"مسٹر میکارلے کو یہ کارڈ دے دو"...... ٹائیگر نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کارڈ اس ملازم کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جی بہتر"...... ملازم نے جواب دیا اور کارڈ لے کر تیزی سے پھاٹک کے اندر غائب ہو گیا۔ ٹائیگر خاموش کھڑا تھا۔ یہ سی اے کے چیف میکارلے کی رہائش گاہ تھی اور اس کا پتہ ٹائیگر نے نام سے معلوم کیا تھا۔ جو کارڈ اس نے ملازم کو دیا تھا وہ سیکرٹری آف سٹیٹ کے چیف آفیسر ریڈ کلف کا تھا۔ یہ کارڈ ٹائیگر کو نام کی

رہائش گاہ کی تلاشی کے دوران ملا تھا۔ سیکرٹری آف سٹیٹ کا چیف آفیسر بہرحال ایکریمیا میں انتہائی اہم عہدہ تھا اور وہی ہوا چند لمحوں بعد وہی ملازم باہر آتا دکھائی دیا۔

"تشریف لائیں جناب"...... ملازم نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھاٹک سے ایک طرف ہٹ گیا۔ ٹائیگر سر ہلاتا ہوا کوٹھی میں داخل ہو گیا۔ اس کے جسم پر کشمشی رنگ کا ایک نیا سوٹ تھا اور ہاتھ میں جدید ساخت کا ایک بریف کیس۔ وہ ایکریمین میک اپ میں تھا اور سر پر باقاعدہ ایک قیمتی ہیٹ بھی تھا۔

"کوٹھی میں زیادہ ملازم نہیں ہیں شاید"...... ٹائیگر نے ملازم سے مخاطب ہو کر کہا جو پھاٹک بند کر کے اب اصل عمارت کی طرف اس کی رہنمائی کر رہا تھا۔

"دو اور ملازم ہیں جناب لیکن وہ چھٹی پر ہیں اور صاحب کی فیملی بھی چھٹیاں گزارنے کے لئے کرانس گئی ہوئی ہے"...... ملازم نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ برآمدے کی سائیڈ میں ڈرائنگ روم تھا۔ ملازم نے دروازہ کھولا اور پھر خود تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا۔

"ایک منٹ میری بات سنو"...... ٹائیگر نے اندر داخل ہوتے ہوئے مڑ کر ملازم سے کہا اور ملازم 'یس سر' کہتا ہوا اندر آ گیا۔ اسی لمحے ٹائیگر کا بازو گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے ملازم کی کنپٹی پر پڑا اور ملازم چیخ مار کر نیچے قالین پر گرا اور

ایک لمحہ تڑپ کر بے حس و حرکت ہو گیا۔ ٹائیگر نے جھک کر اس
کے سینے پر ہاتھ رکھا اور پھر اس کا بازو پکڑ کر اس نے اسے اٹھایا
اور ایک بڑے صوفے کے عقب میں اس طرح لٹا دیا کہ جب تک
خاص طور پر صوفے کے عقبی طرف جا کر نہ دیکھا جائے بے ہوش
ملازم کو چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔

ٹائیگر نے چیک کر لیا تھا کہ ملازم دو تین گھنٹوں سے قبل خود
بخود ہوش میں نہ آسکے گا اس لئے وہ مطمئن ہو کر ایک صوفے پر
بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر ایکریمین
اندر داخل ہوا۔ اس کے سر کے آدھے سے زیادہ بال سفید تھے جبکہ
باقی براؤن رنگ کے تھے۔ چہرے پر ایک مخصوص قسم کی سختی تھی۔
ایسی سختی جو کہ اکثر اعلیٰ عہدوں پر فائز افراد زبردستی اپنے چہروں پر
صرف اس لئے سجائے رکھتے ہیں تاکہ ان کا رعب دبدبہ قائم رہ
سکے۔ اس کے ہاتھ میں وہی کارڈ تھا جو ٹائیگر نے ملازم کے ہاتھ
بھجوایا تھا۔ اس ادھیڑ عمر آدمی کے جسم پر گھریلو لباس تھا۔ لیکن یہ
گھریلو لباس خاصا قیمتی اور جدید تراش کا تھا۔ ٹائیگر اسے دیکھ کر
استقبالیہ انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرا نام میکارلے ہے"...... آنے والے نے غور سے ٹائیگر کو
دیکھتے ہوئے مصافحے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا۔

"میرا کارڈ تو آپ پڑھ چکے ہوں گے۔ اس لئے دوبارہ
تعارف صرف رسمی بات ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بہرحال فرمائیں۔ سیکرٹری آف سٹیٹ کے چیف آفیسر
کا مجھ سے کیا کام ہو سکتا ہے اور وہ بھی یہاں میری رہائش گاہ
پر"...... میکارلے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر میکارلے۔ ڈاکٹر تھامسن سے فوری ملاقات کرنی ہے۔ کیا
آپ اس کا بندوبست کر سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے اس کی طرف
دیکھ کر انتہائی سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر تھامسن سے ملاقات۔ کیا۔ کیا مطلب میں کچھ سمجھا
نہیں"...... میکارلے نے انتہائی حیرت بھرے اور الجھے ہوئے لہجے
میں کہا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے
وہ ٹائیگر کی اس بات پر غور کر رہا ہو۔

"مسٹر میکارلے آپ سی اے کے چیف ہیں اور سی اے کے
ذریعے کلاریم ہنڈرڈ ڈاکٹر تھامسن کو سپلائی کی جاتی رہی ہے تاکہ وہ
اس پر ریسرچ کر سکیں۔ لیکن ہمارے دفتر کو ایک مصدقہ اطلاع ملی
ہے کہ ڈاکٹر تھامسن اس ریسرچ کے پیپرز روسیا یا کسی اور ملک کو
فروخت کرنے کے درپے ہو رہے ہیں۔ چونکہ ڈاکٹر تھامسن اہم
ترین حیثیت رکھتے ہیں اس لئے براہ راست اور فوری ان پر ہاتھ
ڈالنا اعلیٰ حکام نے مناسب نہیں سمجھا بلکہ یہ طے ہوا ہے کہ آپ
کے ذریعے ان سے بات کی جائے اور اس بات کا اندازہ لگایا
جائے کہ یہ خبر کس حد تک درست ہے۔ آپ ذمہ دار آفیسر ہیں اور
دفتر نہیں چاہتا کہ اس بات کا علم کسی اور کو ہو چنانچہ میں یہاں اس

لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ ڈاکٹر تھامسن سے بات کریں اور اگر آپ ابھی انہیں مشکوک قرار دے دیں تو انہیں خفیہ طور پر بلا کر ان سے مزید پوچھ گچھ کریں اس کے بعد جو رپورٹ آپ کی ہو گی اسے سرکاری طور پر تسلیم کر لیا جائے گا۔ آپ کو یہ عزت دی گئی ہے اگر آپ سمجھ سکیں تو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ یہ تو اعلیٰ حکام کی مہربانی ہے۔ مگر مجھے اس پر یقین نہیں آ رہا۔ کیا آپ سیکرٹری آف سٹیٹ سے میری بات کرا سکتے ہیں"...... میکارلے نے کہا۔

"وہ بھی کرا دوں گا۔ آپ ابتدائی کام تو کر لیں صرف فون کر کے ڈاکٹر تھامسن سے بات تو کریں۔ بے شک آپ ان سے صاف بات نہ کریں لیکن......" ٹائیگر نے کہا۔

"سوری مسٹر ریڈ کلف۔ میں یہ کام نہیں کر سکتا۔ آپ برائے مہربانی صبح میرے آفس آئیں اور سرکاری اجازت نامہ ساتھ لے کر آئیں۔ ڈاکٹر تھامسن کوئی عام آدمی نہیں ہیں۔ وہ بہت بڑے سائنسدان ہیں۔ ان سے ایسے بات نہیں کرائی جا سکتی۔ آئی ایم سوری۔ رئیلی ویری سوری"...... میکارلے نے اس بار صاف جواب دیتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ آپ صرف ان کا فون نمبر بتا دیں میں خود بات کرتا ہوں"...... ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ سوری یہ بھی سیکرٹ ہے"...... میکارلے نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں جا کر رپورٹ کر دیتا ہوں اس کے بعد اعلیٰ حکام جانیں اور ان کا کام"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے افسوس ہے مسٹر ریڈ کلف لیکن میں اس بارے میں محتاط رہنا چاہتا ہوں"...... میکارلے نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہونا بھی چاہئے"...... ٹائیگر نے کہا اور دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ یکلخت میکارلے کنپٹی پر زور دار ضرب کھا کر چیختا ہوا صوفے پر جا گرا اور پھر سنبھلنے کی کوشش کرتا ہوا نیچے قالین پر ایک دھماکے سے گرا ہی تھا کہ ٹائیگر کی لات گھومی اور میکارلے کے حلق سے ایک اور چیخ نکلی اور اس کا پھڑکتا ہوا جسم ساکت ہو گیا۔

"میں نے تو کوشش کی تھی کہ چیف صاحب کو تکلیف نہ دوں مگر"...... ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور بے ہوش پڑے ہوئے میکارلے کو اٹھا کر اس نے ایک بازو والی کرسی پر ایڈجسٹ کیا اور پھر رسی کی تلاش کے لئے وہ ڈرائنگ روم سے نکل آیا۔ اندر سے اسے رسی کا ایک بڑا گچھا مل گیا۔

اس نے سب سے پہلے صوفے کے عقب میں پڑے ہوئے ملازم کو باہر نکال کر اس کے ہاتھ پیر باندھے اور رومال اس کے منہ میں ڈال کر اس نے اسے دوبارہ صوفے کے پیچھے دھکیل دیا اس کے بعد اس نے کرسی پر بے ہوش پڑے ہوئے میکارلے کے ہاتھ

عقب میں باندھ کر اس کے جسم کو اچھی طرح کرسی سے باندھ دیا۔
اور ایک بار پھر وہ ڈرائنگ روم سے نکل گیا۔ وہ میکارلے کو ہوش
میں لانے سے پہلے کوٹھی کی مکمل تلاشی لینا چاہتا تھا اور تھوڑی دیر
بعد وہ ایک ایسے کمرے کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا جسے
میکارلے دفتر کے طور پر استعمال کرتا تھا اور پھر اس کی بھرپور انداز
میں تلاشی لینے کے بعد اس نے ایک فائل برآمد کر لی جس میں
کلاریسم ہنڈرڈ کی ڈی تھری لیبارٹری کو ترسیل کی پوری تفصیلات
موجود تھیں لیکن اس میں ڈی تھری لیبارٹری کے محل وقوع کے
بارے میں کچھ درج نہ تھا البتہ ڈاکٹر تھامسن کا نام اور اس کا فون
نمبر ضرور درج تھا۔ ٹائیگر نے فائل دوبارہ دراز میں رکھی اور میز پر
رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔

"لیں"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر تھامسن سے بات کرائیں۔ میں چیف آف سی اے
میکارلے بول رہا ہوں"...... ٹائیگر نے میکارلے کے لہجے اور آواز
کی نقل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا
اور پھر چند لمحوں بعد ایک اور آواز رسیور پر ابھری۔

"ہیلو میں ڈاکٹر تھامسن بول رہا ہوں"...... بولنے والے کے
لہجے میں حیرت تھی۔

"ڈاکٹر تھامسن میں میکارلے بول رہا ہوں۔ میرے نوٹس میں
کلاریسم ہنڈرڈ کے ریسرچ پیپرز کی فائل کے بارے میں ایک حیرت
انگیز بات آئی ہے"...... ٹائیگر نے جان بوجھ کر مبہم سے لہجے میں
کہا تاکہ بات کو وزن دار بنانے کے لئے وہ آہستہ آہستہ پلاننگ
سامنے لے آئے جس کا ذکر اس نے میکارلے سے کیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ مگر مسٹر میکارلے ریسرچ پیپرز محفوظ ہیں۔ مخالف
ایجنٹوں کو نقل دی گئی تھی۔ میں نے دراصل اس خدشے کے پیش نظر
پہلے ہی اس پر کام کیا تھا اور اصل کو علیحدہ محفوظ کر کے نقل تیار کی
جس میں ایسے اندراجات کر دیئے تھے جس سے بظاہر تو وہ اصل
ریسرچ پیپرز ہی لگتے تھے لیکن جب ان ریسرچ پیپرز پر کوئی
سائنس دان کام کرے گا تو وہ کبھی بھی اصل بات کی تہہ تک نہ پہنچ
سکے گا"...... ڈاکٹر تھامسن نے تیز لہجے میں کہا اور ٹائیگر ڈاکٹر
تھامسن کی یہ بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ ڈاکٹر تھامسن تو
ایک نئی کہانی بیان کر رہا تھا۔

"کیا مطلب ڈاکٹر تھامسن۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ
پلیز پوری وضاحت کریں۔ یہ انتہائی اہم اور سیریس مسئلہ ہے اس
میں کچھ چھپانا خود آپ کے لئے نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔
آپ میری بات سمجھ رہے ہیں نا"...... ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"مسٹر میکارلے مارتھا سے شادی واقعی میری زندگی کی سب
سے بڑی حماقت تھی اور اب مجھے احساس ہوا ہے کہ دراصل یہ سب

میرے خلاف سازش تھی“ ...... ڈاکٹر تھامسن نے کہنا شروع کیا اور پھر اس نے مارتھا کے ساتھ کوٹھی پر جانے وہاں قید رکھے جانے اور اس کی نقل کے یہاں سے کاغذات حاصل کرنے اور پھر اسے رہا کرنے تک پوری روئیداد تفصیل سے بیان کر دی اور ٹائیگر یہ سب سن کر واقعی حیران رہ گیا۔

”اس کا مطلب ہے ڈی ایس لیبارٹری میں کوئی کالی بھیڑ بھی موجود تھی“ ...... ٹائیگر نے کہا۔

”جی ہاں ڈاکٹر کراسٹ اس کا ذمہ دار تھا۔ جب میں نے اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہی تو وہ غائب تھا۔ یقیناً وہ فرار ہو چکا ہے“ ...... ڈاکٹر تھامسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آئی ایم سوری ڈاکٹر تھامسن۔ ریئلی ویری سوری۔ معاملات بے حد نازک اور الجھے ہوئے ہیں۔ اعلیٰ حکام میری ضمانت کے بغیر آپ کی کسی بات پر یقین نہ کریں گے اور آپ انتہائی دردناک حالات کا شکار ہو جائیں گے جبکہ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں درست کہہ رہے ہیں لیکن میں بھی اعلیٰ حکام کو صرف اسی صورت میں آپ کی ضمانت دے سکتا ہوں کہ آپ خاموشی سے یہاں میری کوٹھی پر تشریف لائیں اور اصل ریسرچ پیپرز کی فائل ساتھ لے آئیں اور میری تسلی کرا دیں اس کے بعد یقین جانیں سب درست ہو جائے گا ورنہ دوسری صورت میں آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں کہ کیا ہوگا۔ اتنا ضرور کہوں گا کہ آپ

کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہیں گے“ ...... ٹائیگر نے کہا۔

”اوہ اوہ۔ ٹھیک ہے مسٹر میکارلے۔ میں سمجھتا ہوں اور آپ پر مجھے اعتماد ہے۔ آپ ایک ذمہ دار آدمی ہیں۔ میں آرہا ہوں آپ کی رہائش شنگھائی کالونی میں ہے نا وہی پہلے والی“ ...... ڈاکٹر تھامسن نے کہا۔

”ہاں وہی ہے۔ آپ خاموشی سے آجائیں۔ میں آپ کا منتظر رہوں گا“ ...... ٹائیگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کا دل بلیوں اچھل رہا تھا وہ یہاں آیا تو کسی اور مقصد کے لئے تھا لیکن حسن اتفاق کہ اتنی آسانی سے اسے اصل ریسرچ پیپرز مل رہے تھے۔ رسیور رکھ کر وہ اس کمرے سے نکل کر واپس ڈرائنگ روم میں پہنچا تو میکارلے اور ملازم دونوں ابھی تک بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ٹائیگر برآمدے میں ہی ٹہلنے لگا۔ انتظار کا ایک ایک لمحہ اسے شاق گزر رہا تھا لیکن ظاہر ہے ڈاکٹر تھامسن کوئی جن تو نہ تھا کہ ایک لمحے میں وہاں پہنچ جاتا اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے شدید ترین انتظار کے بعد ٹائیگر کو گیٹ کے باہر کار رکنے کی آواز سنائی دی اور ٹائیگر تیزی سے قدم بڑھاتا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی۔

ٹائیگر نے آگے بڑھ کر پھاٹک کھولا اور پھاٹک کے ایک پٹ کے پیچھے ہو گیا۔ دوسرے لمحے سیاہ رنگ کی کار تیزی سے آگے بڑھی اور سیدھی پورچ کی طرف بڑھتی چلی گئی جہاں میکارلے کی

سرکاری کار پہلے سے موجود تھی۔ ٹائیگر نے پھاٹک بند کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا پورچ کی طرف بڑھنے لگا۔ کار سے ایک ادھیڑ عمر آدمی اتر کر حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ اس کی نظریں ٹائیگر پر جمی ہوئی تھیں۔

"آئیں ڈاکٹر صاحب۔ مسٹر میکارلے اندر ڈرائنگ روم میں آپ کے شدت سے منتظر ہیں"...... ٹائیگر نے قریب پہنچ کر انتہائی شائستہ لہجے میں کہا۔

"اوہ کیا تم ان کے ملازم ہو۔ لیکن تمہارا لباس تو......" ڈاکٹر تھامسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ان کا کزن ہوں۔ انہوں نے آپ کی وجہ سے ملازموں کو بھی بھیج دیا ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر تھامسن نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا اور پھر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ پہلے بھی یہاں آتا جاتا رہتا ہے۔ اس لئے بغیر کسی رہنمائی کے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ جیسے ہی پردہ ہٹا کر ڈاکٹر تھامسن اندر داخل ہوا۔ ٹائیگر بھی اس کے پیچھے اندر گیا اور پھر اس سے پہلے کہ سامنے کرسی پر بے ہوش اور بندھے ہوئے میکارلے کو دیکھ کر ڈاکٹر تھامسن کے حلق سے فطری طور پر چیخ نکلتی۔ ٹائیگر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور ڈاکٹر تھامسن بری طرح سے چیختا ہوا اچھل کر اوندھے منہ قالین پر گرا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کی لات گھومی اور

ڈاکٹر تھامسن ایک اور چیخ مار کر چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ ٹائیگر نے جھک کر اس کے لباس کی تلاشی لی۔ لیکن اس کے لباس سے ریسرچ پیپرز یا کوئی فائل برآمد نہ ہوئی۔ ٹائیگر تیزی سے واپس مڑا اور پورچ میں آ کر اس نے کار کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر کار کے ڈیش بورڈ کے اندر ایک خفیہ خانے سے وہ ایک لفافہ برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ لفافے میں ایک ضخیم فائل موجود تھی اور اس فائل کے اندر خصوصی نوعیت کے کاغذوں کا پلندہ موجود تھا۔

جس پر باریک ٹائپ میں ریسرچ کی تفصیلات موجود تھیں ریسرچ ظاہر ہے سائنسی تھی۔ ٹائیگر نے فائل پر کلاریم ہنڈرڈ کے الفاظ پڑھ لئے اور اس کے ساتھ ہی اطمینان کا ایک طویل سانس لے کر اس نے فائل دوبارہ لفافے میں ڈالی اور لفافے کو کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھتے ہوئے وہ تیزی سے دوبارہ ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اندر پہنچ کر ڈاکٹر تھامسن کی جیب سے کار کی چابیاں نکالیں اور پھر خاموشی سے باہر آ گیا۔ ڈاکٹر تھامسن کی حالت بتا رہی تھی کہ اسے ابھی دو تین گھنٹوں سے پہلے ہوش نہ آ سکتا تھا اور ٹائیگر کو اندازہ تھا کہ دو تین گھنٹے اسے ایکریمیا سے روانگی کے لئے کافی ہیں۔

ٹائیگر کا پروگرام یہی تھا کہ وہ کار میں بیٹھ کر سیدھا اس نواحی علاقے کے ہوٹل پہنچے گا اور وہاں سے اپنے کاغذات لے کر وہ

سیدھا طیارہ چارٹرڈ کرانے والی ایجنسی کے ذریعے ایک طیارہ چارٹر
کرا کر آسانی سے کسی دوسرے ملک پہنچ سکتا ہے جہاں سے وہ
واپس پاکیشیا پہنچ جائے گا اور میکارلے اور ڈاکٹر تھامسن اسے تلاش
کرتے رہ جائیں گے۔ اس کا دل اس بات پر بلیوں اچھل رہا تھا
کہ اس نے اس قدر اہم مشن اکیلے ہی سرانجام دے لیا تھا۔ اسے
یقین تھا کہ عمران اس کی صلاحیتوں پر اسے خراج تحسین پیش کرنے
پر مجبور ہو جائے گا اور یہی اس کا انعام تھا۔

ٹرومین کے جسم پر سیاہ رنگ کا چست لباس تھا۔ اس لباس کی
وجہ سے وہ اس وقت اندھیرے کا ہی جزو بنا ہوا تھا۔ اس کی نظریں
سامنے موجود وسیع و عریض عمارت کی عقبی دیوار پر جمی ہوئی تھیں
دیوار تقریباً بارہ تیرہ فٹ بلند تھی۔
اس پر نہ صرف خار دار تار لگی ہوئی تھی بلکہ ٹرومین کی عقابی
نظروں نے ان تاروں کے درمیان گزرتی ہوئی انتہائی طاقتور وولٹیج
کی الیکٹرک کی تار بھی دیکھ لی تھی۔ طویل دیوار کے ہر بیس فٹ پر
باقاعدہ بلب روشن تھے اور ٹرومین جانتا تھا کہ اس الیکٹرک وائر کی
وجہ سے خار دار تار میں بھی باقاعدہ بجلی کی طاقتور رو دوڑ رہی ہو گی
لیکن ٹرومین نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ان حفاظتی اقدامات کے
باوجود بھی اندر جائے گا اور اس فیصلے کی وجہ سے وہ دیوار کے ساتھ
موجود ایک گڑھے میں دبکا ہوا تھا۔
ٹرومین نے ناثان سے یہ بات اگلوا لی تھی کہ بلیک کراؤن اور

کرانگا گروپ منشیات کی آڑ میں انتہائی نایاب، دھات ایکریمیا اسمگل کر رہے ہیں اور پھر عمران کے کہنے پر اس نے اپنے طور پر کام شروع کر دیا۔ ناٹان ہلاک ہو چکا تھا۔ اس لئے اس سے ظاہر ہے مزید کوئی معلومات حاصل نہ ہو سکتی تھیں لیکن ناٹان کے گھر کی خفیہ تلاشی کے دوران اسے یہ اطلاع مل گئی کہ ناٹان کا تعلق ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی سی اے کے انتہائی سرگرم ایجنٹ ٹام سے تھا۔ چنانچہ وہ مزید تحقیق کے لئے ناراک پہنچ گیا اور پھر جب یہاں خاص انداز میں تلاش کے بعد ٹام کا پتہ معلوم ہوا تو وہاں اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ ٹام اپنے فلیٹ کے کمرے میں مردہ پڑا ہوا تھا۔

اسے گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا اور گولیاں مارنے کا انداز ایسا تھا جیسے کسی نے اس پر تشدد کے لئے ایسا کیا ہو اور ظاہر ہے تشدد کسی کی زبان کھلوانے کے لئے ہی کیا جاتا ہے۔ ٹرومین نے ٹام کے اس فلیٹ کی تلاشی لی لیکن وہاں سے اسے کوئی کام کی چیز نہ مل سکی تو وہ خاموشی سے واپس آ گیا۔ اب اسے کسی ایسے آدمی کی تلاش تھی جس کے ساتھ ٹام کی گہری دوستی ہو تاکہ اس آدمی کے ذریعے وہ سی اے کے سلسلے میں مزید معلومات حاصل کر سکتا اور دو روز کی سخت تگ و دو کے بعد آخر کار اسے معلوم ہو گیا کہ بلیک کوئین نامی ارب پتی عورت اور ٹام کے درمیان گہری آشنائی تھی اور ان کی انگیجمنٹ بھی ہو چکی تھی لیکن ٹام چونکہ عیاش فطرت آدمی

تھا اور اس کی اکثر راتیں بدنام کلبوں میں طوائفوں کے ساتھ گزرتی تھیں اس لئے بلیک کوئین نے بات صرف انگیجمنٹ تک ہی محدود رکھی تھی۔ ان کی شادی نہ ہو سکی تھی۔

بلیک کوئین کے بارے میں تحقیقات کے بعد اسے معلوم ہو گیا کہ بلیک کوئین صرف کاروباری عورت نہیں ہے بلکہ اس کا باقاعدہ گروپ ہے جسے کوئین گروپ کہا جاتا ہے اور اس گروپ کا تعلق بھی حکومت ایکریمیا سے ہے چنانچہ اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اب بلیک کوئین سے اس ٹام اور سی اے کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا۔ بلیک کوئین اپنی رہائش گاہ سے بہت کم باہر نکلتی تھی اور ٹرومین کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ اس نے اپنی رہائش گاہ میں انتہائی جدید حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں لیکن اس کے باوجود ٹرومین یہاں موجود تھا۔ جب رات آدھی سے زیادہ گزر گئی تو ٹرومین اسی گڑھے سے نکلا۔ اس نے اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں سے ایک کمند نکالی اور چند لمحوں بعد کمند دیوار کی دوسری طرف پہنچ چکی تھی۔

رسی نائلون کی تھی اس لئے ٹرومین بجلی کے کرنٹ کی طرف سے بے فکر تھا۔ وہ کمند کی رسی کو پکڑے کسی بندر کی سی پھرتی سے اوپر چڑھتا گیا۔ خار دار تاروں کے قریب پہنچ کر وہ رک گیا۔ اس نے ایک ہاتھ سے رسی کو پکڑا ہوا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے پشت پر موجود تھیلے میں سے ایک کپڑا کھینچ کر نکالا اور اسے خار دار تاروں

پر ڈال کر ایک بار پھر اوپر کو اٹھا اور دوسرے لمحے وہ اس کپڑے پر
پیر جمائے دیوار پر کھڑا ہو چکا تھا۔

اس نے پیر جماتے ہی رسی کو مخصوص انداز میں ایک جھٹکا دیا تو
دوسری طرف دیوار میں پھنسا ہوا فولادی آنکڑا نکل آیا اندر ایک
وسیع لان تھا جس میں پھولوں کی خوبصورت کیاریاں اور خوبصورت
درخت موجود تھے۔ لیکن اندر ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔
ٹرومین نے رسی کو سمیٹا اور پھر فولادی آنکڑے کو اس نے مخصوص
انداز میں گھما کر اس بار باہر کی طرف دیوار کے ساتھ پھینکا۔ جب
آنکڑا کے فولادی کانٹے دیوار میں مضبوطی سے پیوست ہو گئے تو
اس نے رسی کو اندر پھینکا اور پھر اچھل کر اس نے رسی کو پکڑا اور
تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا۔

جیسے ہی اس کے پیر زمین سے ٹکرائے اس نے رسی کو چھوڑا اور
سانپ کی سی تیزی سے ایک پھولدار جھاڑی کی اوٹ میں دبک گیا
کچھ دیر تک وہ جھاڑی کی اوٹ میں دبکا ماحول کا جائزہ لیتا رہا لیکن
ہر طرف پہلے کا سا گہرا سکوت طاری تھا۔ سامنے عمارت کی ایک
کھڑکی کھلی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ جب ٹرومین کی تسلی ہو گئی کہ اس
کے اندر آنے کا کسی کو پتہ نہیں چلا تو اس نے جیب سے ایک مشین
پسٹل نکالا اور پھر جھکے جھکے انداز میں دوڑتا ہوا اس کھلی کھڑکی کی
طرف بڑھتا چلا گیا۔

کھڑکی کے ساتھ لگ کر وہ چند لمحے اندر کا جائزہ لیتا رہا۔ یہ

ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک بیڈ، دو کرسیاں اور ایک میز رکھی
ہوئی تھی لیکن کمرہ خالی تھا۔ ٹرومین نے ہاتھ اٹھائے اور اچک کر کھلی
کھڑکی پر چڑھا اور پھر آہستگی سے اندر کود گیا۔ کمرہ واقعی خالی تھا
لیکن ابھی ٹرومین اس کے دوسرے دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا
کہ یکلخت سیٹی کی سی آواز سنائی دی اور اس سے پہلے کہ ٹرومین یہ
آواز سن کر چونکتا اسے ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں ایسا محسوس
ہوا جیسے کوئی غبارہ سا اس کی ناک سے آٹکرایا ہو۔ اس کا ہاتھ بے
اختیار چہرے کی طرف اٹھا مگر دوسرے لمحے اس کا ذہن اس کا
ساتھ چھوڑ گیا اور آخری احساس جو اس کے ذہن میں ابھرا تھا وہ
اس کے لڑکھڑا کر نیچے گرنے کا تھا اور پھر نجانے کتنی دیر بعد اس
کے تاریک ذہن میں روشنی کی کرن نمودار ہوئی اور چند لمحوں بعد
اس کے تمام احساسات بیدار ہو گئے لیکن جیسے ہی اس کی آنکھیں
کھلیں وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک وسیع و عریض کمرے
کے درمیان لوہے کی ایک کرسی پر لوہے کے راڈز میں جکڑا ہوا بیٹھا
تھا۔

کمرے میں ہر طرف ٹارچر دینے والے جدید اور قدیم آلات
بکھرے ہوئے تھے لیکن کمرہ خالی تھا وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ کمرے
کی چھت کے ساتھ روشن دان کے شیشے سے دھوپ اندر آ رہی تھی
اور اس دھوپ کو دیکھ کر ٹرومین نے بے اختیار ایک طویل سانس
لیا۔ اس کا مطلب تھا کہ اسے طویل وقت کے بعد ہوش آیا ہے۔

کیونکہ وہ آدھی رات کے وقت کوئین پیلس میں داخل ہوا تھا اور اس وقت دھوپ کو دیکھ کر اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ دن کے دس گیارہ بج چکے ہیں۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ اندازاً گیارہ بارہ گھنٹے بے ہوش رہا ہے اس نے راڈز سے اپنے آپ کو آزاد کرانے کی کوششیں شروع کر دیں لیکن کرسی کے راڈز اس قدر سخت اور تنگ تھے کہ اسے جلد ہی احساس ہو گیا کہ وہ کسی طرح بھی ان سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ کرسی کے پائے فرش میں گڑے ہوئے تھے۔ اس نے پیر عقب میں لے جا کر عقبی پائے پر موجود بٹن کو چیک کرنے کی کوشش کی لیکن باوجود کوشش کے وہ وہاں کوئی بٹن تلاش نہ کر سکا۔ چند لمحوں بعد سامنے موجود بند دروازہ کھلا اور ایک کیم شیم آدمی مست ہاتھی کے انداز میں جھومتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر چست لباس تھا اور چہرے پر اس طرح کی کرختگی تھی جیسے وہ پیشہ ور جلاد ہو۔ اس نے بے نیازانہ انداز میں ٹرومین پر نظریں ڈالیں اور پھر دروازے کی سائیڈ پر بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

''کون ہو تم''...... ٹرومین نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا لیکن اس آدمی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

''ہونہہ۔ یہ تو بتا دو کہ میں کس کی قید میں ہوں''...... ٹرومین نے اس جلاد سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مادام بلیک کوئین کی قید میں''...... اس بار اس آدمی نے روکھے اور انتہائی کرخت سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور

پھر اس سے پہلے کہ ٹرومین اس سے مزید کوئی بات کرتا۔ دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس بار اندر داخل ہونے والی ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی تھی۔

اس لڑکی کے جسم پر خوبصورت اور انتہائی قیمتی لباس تھا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی وہ جلاد نما آدمی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے ایک طرف رکھی ہوئی کرسی اٹھا کر ٹرومین کے سامنے کچھ فاصلے پر رکھ دی اور ایک بار پھر احتراماً پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ یہ عورت ٹرومین کو غور سے دیکھتی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

''تو تم بھی عمران کے گروپ کے آدمی ہو''...... اس عورت نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ٹرومین عمران کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ بات موجود نہ تھی کہ یہ عورت جو یقیناً مادام بلیک کوئین ہو گی عمران کے متعلق بات کرے گی۔

''عمران۔ کیا مطلب۔ کون عمران''...... ٹرومین نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا اور اس کا جواب سن کر بلیک کوئین بے اختیار مسکرا دی۔

''اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ تمہارے چہرے پر ابھی تک ایکریمین میک اپ ہے تو یہ خیال ذہن سے نکال دو۔ تم اس وقت اپنے اصل حلیے میں ہو اور تم نے رات کو جیسے ہی دیوار کو ہاتھ لگایا تھا میرا حفاظتی سسٹم آن ہو گیا تھا اور تمہیں بے ہوش کر کے یہاں بند

کر دیا گیا۔ مجھے صبح اٹھنے کے بعد تمہاری یہاں آمد کی رپورٹ ملی تھی۔ میں نے تمہارا جدید میک واشر سے میک اپ صاف کرنے اور تمہیں ہوش میں لانے کا حکم دیا تھا اور ظاہر ہے تمہارا تعلق بھی اس احمق عمران سے ہی ہو گا لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ کل عمران بظاہر مجھے احمق بنا کر ریسرچ پیپرز کی فائل لے گیا ہے پھر تم کیوں آئے ہو“ ...... بلیک کوئین نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ریسرچ پیپرز کی فائل۔ کون سے ریسرچ پیپرز کی فائل“۔ ٹرومین نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور بلیک کوئین کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ اتنی بات تو وہ سمجھ سکتی تھی کہ ٹرومین کے لہجے میں موجود حیرت حقیقی ہے یا مصنوعی۔

”کیا مطلب۔ کیا واقعی تمہارا تعلق عمران سے نہیں ہے۔ جبکہ عمران کا نام سنتے ہی میں نے تمہیں چونکتے دیکھا تھا“ ...... بلیک کوئین نے اس بار حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میرا نام ٹرومین ہے اور میرا تعلق بارما سے ہے۔ میں عمران کو جانتا ہوں اس کا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ اس لئے اس کا نام اچانک تمہارے منہ سے سن کر چونکا تھا۔ لیکن مجھے کسی ریسرچ پیپرز وغیرہ کا کوئی علم نہیں ہے“ ...... ٹرومین نے کہا اور واقعی اسے معلوم بھی نہ تھا کہ بلیک کوئین کن ریسرچ پیپرز کی بات کر رہی

ہے۔

”ہونہہ۔ تو پھر تم یہاں کیوں اس طرح چوروں کی طرف داخل ہوئے تھے“ ...... بلیک کوئین نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

”نجانے کیا بات ہے کہ تمہارا چہرہ دیکھنے کے بعد میرا دل کہہ رہا ہے کہ میں سچ کہہ دوں لیکن کہیں تم یہ نہ سمجھ لو کہ میں بزدل ہوں اور یہاں اس حالت میں اپنے آپ کو بندھا ہوا دیکھ کر اور تمہارے ٹارچر آلات کی وجہ سے میں سچ بولنے پر مجبور ہو گیا ہوں“ ...... ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا اور بلیک کوئین بے اختیار ہنس پڑی۔

”تم فکر نہ کرو تمہارے چہرے کے مخصوص خدوخال دیکھ کر مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ تم دلیر اور بہادر آدمی ہو۔ اس لئے تم اگر سچ بولو گے تو میں سمجھوں گی کہ تم بغیر کسی خوف کے سچ بول رہے ہو۔ جھوٹ ہوا تو وہ بھی تمہارے چہرے سے ظاہر ہو جائے گا۔ میں چہرے دیکھ کر سچ جھوٹ کا پتہ چلا سکتی ہوں یہی میری سب سے بڑی خوبی ہے“ ...... بلیک کوئین نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اوکے تو پھر سنو۔ میرا تعلق بارما سیکرٹ سروس سے ہے۔ بارما سیکرٹ سروس نے ایک بین الاقوامی تنظیم بلیک کراؤن کو گرفتار کیا۔ وہ بظاہر منشیات سپلائی کرتے تھے لیکن مزید تحقیقات پر معلوم ہوا کہ دراصل وہ منشیات کی آڑ میں بارما سے ایک نایاب دھات کلاریم ہنڈرڈ سپلائی کر رہے تھے۔ چونکہ سارا گروہ مارا گیا تھا اس لئے اس

بارے میں مزید پیشرفت نہ ہو سکی لیکن میں نے تحقیقات جاری رکھی اور پھر ایک انٹیلی جنس آفیسر ناٹان کے بارے میں معلومات مل گئیں کہ اس کا تعلق بلیک کراؤن کی اس سپلائی سے تھا۔ ناٹان کو گرفتار کر لیا گیا۔ جب اس پر تھرڈ ڈگری کا استعمال ہوا تو اس نے صرف اتنا بتایا کہ وہ ایکریمیا کی ایک خفیہ سرکاری ایجنسی سی اے کے سرگرم ایجنٹ ٹام کا آدمی ہے۔ لیکن اس تشدد کے دوران ناٹان ہلاک ہو گیا تھا سرکاری ایجنسی سی اے اور بلیک کراؤن تنظیم کے اشراک کا علم ہونے پر ہم مزید چونک گئے اور میں اصل صورتحال معلوم کرنے کے لئے یہاں ایکریمیا آ گیا۔ یہاں میں نے بڑی مشکل سے ٹام کا کھوج نکالا مگر جب میں ٹام کے فلیٹ پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ وہاں ٹام کی لاش پڑی ہوئی تھی اسے اس انداز میں گولیاں ماری گئی تھیں جیسے اس پر تشدد کر کے اس کی زبان کھلوانے کی کوشش کی گئی ہو۔ میں نے ٹام کے فلیٹ کی تلاشی لی لیکن کچھ معلوم نہ ہو سکا تو میں نے اس بات کا کھوج لگانا شروع کر دیا کہ ٹام کی زیادہ دوستی کس کے ساتھ تھی اور پھر مجھے بتایا گیا کہ وہ تمہارا منگیتر تھا اور تمہارے ساتھ اس کی گہری دوستی تھی چنانچہ میں یہاں آیا تا کہ تم پر قابو پا کر تم سے معلوم کر سکوں کہ اس نایاب دھات کی اس طرح سپلائی سے حکومت ایکریمیا کیا فائدہ اٹھانا چاہتی ہے لیکن یہاں آ کر میں قید ہو گیا۔ مجھے اطلاع تو ملی تھی کہ یہاں انتہائی جدید حفاظتی انتظامات ہیں لیکن میرے تصور میں اس قدر جدید انتظامات

نہ تھے میں سمجھا عام سے انتظامات ہوں گے“...... ٹرومین نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور جو کچھ اس نے بتایا تھا وہ واقعی سچ تھا۔ البتہ اس نے اس بات کو گول کر دیا تھا کہ اسے اس کھوج لگانے کا حکم عمران نے دیا تھا۔

”جیری“...... بلیک کوئین نے مڑ کر دیوار کے ساتھ کھڑے اس جلاد نما آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس مادام“...... جیری نے آگے بڑھ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”فون لے آؤ“...... بلیک کوئین نے کہا اور جیری تیزی سے ایک دیوار میں بنی ہوئی الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں موجود ایک وائرلیس فون پیس اٹھا کر وہ مڑا اور اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں فون پیس بلیک کوئین کے ہاتھ میں دے دیا۔ ٹرومین خاموش بیٹھا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا لیکن اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ بلیک کوئین نے یہ فون کیوں منگوایا ہے۔ بلیک کوئین نے فون پیس پر موجود بہت سے بٹنوں میں سے ایک بٹن پریس کر دیا۔

”ہیلو ٹاراک“...... بلیک کوئین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”یس مادام“...... رسیور سے آواز سنائی دی آواز اس قدر بلند تھی کہ کچھ فاصلے پر بیٹھے ہوئے ٹرومین کو بھی صاف سنائی دے گئی۔

"ایکس ون کی کیا رپورٹ ہے"...... بلیک کوئین نے پوچھا۔

"او کے مادام"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور بلیک کوئین نے بٹن آف کر کے فون دوبارہ جیری کی طرف بڑھا دیا۔

"تو تم جو کچھ کہہ رہے تھے وہ سچ ہے۔ میں نے تمہارے لہجے سے تو اندازہ لگا لیا تھا لیکن میرے پاس ایک ایسی جدید مشین بھی موجود ہے جو سچ جھوٹ کی تمیز کرتی ہے۔ اس نے بھی تمہیں 'او کے' کر دیا ہے"...... بلیک کوئین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ تمہارا چہرہ دیکھنے کے بعد میرا دل سچ کہنے کے لئے تیار ہو گیا تھا ورنہ میں کوئی بھی کہانی بنا سکتا تھا"...... ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر کہانی بناتے تو اب تک زندہ بھی نظر نہ آ رہے ہوتے۔ مجھے ٹام کی موت کی اطلاع مل چکی ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ اس کی موت عمران کے ہاتھوں ہوئی ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ ٹام کا انتقام لوں لیکن پھر میں نے ارادہ ترک کر دیا کیونکہ جب عمران کو واپس جا کر معلوم ہو گا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے تو وہ جس کرب سے گزرے گا۔ یہی میری نظر میں اصل انتقام ہے"...... بلیک کوئین نے کہا۔

"آخر تم بار بار عمران کا نام کیوں لے رہی ہو۔ کیا وہ بھی میری طرح یہاں آیا تھا"...... ٹرومین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں وہ بھی آیا تھا لیکن وہ تمہاری طرح احمق نہیں تھا کہ

چوروں کی طرح رات کو دیواریں پھاند کر آتا۔ اس نے مجھ سے ریسرچ پیپرز کی فائل حاصل کرنے کے لئے انتہائی ذہانت آمیز پلان بنایا اور اپنے طور پر وہ اس پلان میں کامیاب ہو کر واپس گیا ہے لیکن اسے معلوم نہیں کہ اس کا ٹکراؤ کسی عام عورت سے نہیں بلکہ بلیک کوئین سے ہوا تھا۔ میں نے اس کا منصوبہ اسی پر ہی پلٹ دیا تھا اور جب اس پر اپنی شکست کا راز کھلے گا تب اسے معلوم ہو گا کہ ذہانت کسے کہتے ہیں"...... بلیک کوئین نے ایسے انداز میں بولنا شروع کر دیا جیسے وہ لاشعوری طور پر بولے چلی جا رہی ہو۔

"لیکن عمران تو مافوق الفطرت حد تک ذہین سمجھا جاتا ہے وہ تم سے کیسے شکست کھا سکتا ہے"...... ٹرومین نے بے اختیار ہو کر کہا تو بلیک کوئین اس کی بات سن کر چونک پڑی۔ وہ چند لمحے ایسی نظروں سے ٹرومین کو دیکھتی رہی جیسے ٹرومین کو دیکھنے کے باوجود اس کے پیچھے کسی چیز کو دیکھ رہی ہو اور پھر اس کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

"سنو میں تمہیں مختصر طور پر بتاتی ہوں اور تمہیں میں نے اپنی فطرت کے خلاف زندہ باہر بھجوانے کا فیصلہ کر لیا ہے لیکن پہلے تم وعدہ کرو کہ تم یہاں سے سیدھے واپس اپنے ملک جاؤ گے اور جا کر عمران کو فون کر کے وہ سب کچھ بتا دو گے جو میں تمہیں بتاؤں گی۔ تم سچے آدمی ہو اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم اپنا وعدہ یقیناً پورا کرو گے"...... بلیک کوئین نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وعدہ رہا کہ میں یہاں سے واپسی پر عمران کو کال کروں گا اور جو کچھ تم بتاؤ گی وہ سب کچھ میں عمران کو بتا دوں گا"...... ٹرومین نے فوراً ہی وعدہ کرتے ہوئے کہا۔

"تو سنو کلاریسم ہنڈرڈ دھات سے یہاں ڈی تھری لیبارٹری میں توانائی پر اہم ترین ریسرچ کی جا رہی ہے۔ کلاریسم ہنڈرڈ بارما اور پاکیشیا میں موجود قدیم شہاب ثاقبوں سے حاصل کی جا رہی تھی چونکہ خفیہ ایجنسی سی اے کا دائرہ کار ہی ایسی لیبارٹریوں کو انتہائی نایاب دھات کی سپلائی ہے۔ اس لئے اس دھات کے حصول کے لئے بھی سی اے کو ہی استعمال کیا گیا۔ کرانگا اور بلیک کراؤن گروپس کے ذریعے منشیات کے روپ میں کلاریسم ہنڈرڈ کی خفیہ سپلائی کا منصوبہ ٹام نے بنایا تھا اور یہ بے حد کامیاب رہا لیکن آخر مرحلے پر نجانے کیا ہوا کہ منصوبہ لیک آؤٹ ہو گیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس دھات کے پیچھے لگ گئی۔ البتہ بارما سے آنے والے تم پہلے آدمی ہو بہرحال ڈی تھری لیبارٹری میں اس پر ریسرچ ہوتی رہی۔ ڈاکٹر تھامسن اس ریسرچ کا انچارج تھا۔ ٹام کو اس کی پوری تفصیل کا علم تھا۔ ٹام کے ذریعے مجھے اس کا علم ہوا اور ٹام کے ذریعے ہی معلوم ہوا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس ریسرچ میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ عمران کی فائل جب میں نے پڑھی اور اس کے متعلق تفصیلات معلوم کیں تو مجھے یقین ہو گیا کہ ہم چاہے لاکھ کوششیں کر لیں۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بہرحال یہ

ریسرچ اڑا کر لے جائے گی چنانچہ میں نے اس ریسرچ کو حاصل کرنے کی منصوبہ بندی کی کہ اگر اسے ایکریمیا کے ہاتھ سے نکلنا ہی ہے تو پھر میں اس سے کیوں نہ فائدہ اٹھاؤں۔ مجھے یقین تھا کہ اسے کسی بھی سپر پاور کو فروخت کر کے میں اربوں کھربوں ڈالر کما سکتی ہوں لیکن میں منصوبہ ایسا بنانا چاہتی تھی کہ کسی کو اس پر شک نہ ہو اور حکومت ایکریمیا کو بھی علم نہ ہو کہ اصل ریسرچ پیپرز کہاں چلے گئے۔ چنانچہ میں نے اپنی تنظیم کی ایک رکن مارتھا کو استعمال کرنے کا پروگرام بنایا۔ ڈاکٹر تھامسن کے بارے میں معلومات حاصل کر لی گئیں وہ بوڑھا لیکن کنوارہ اور سائنس کی دنیا میں گم رہنے والا آدمی تھا۔ ایک مخصوص قسم کا مشروب پلا کر اس کے خفتہ جذبات کو اس حد تک ابھارا گیا کہ وہ فوری طور پر مارتھا سے شادی پر تیار ہو گیا اور پھر یہ شادی بھی ہو گئی اور مارتھا اس کی بیوی بن کر لیبارٹری پہنچ گئی۔ وہاں ایک نوجوان سائنس دان ڈاکٹر کراسٹ سے بھی یہی کھیل کھیلا گیا۔ لیکن اصل مسئلہ تھا ریسرچ پیپرز کا لیبارٹری سے باہر نکالنا۔ کیونکہ لیبارٹری میں ایسے سائنسی اقدامات کیے گئے تھے کہ ریسرچ پیپرز کسی طرح بھی باہر نہ آ سکتے تھے اور نہ ان کی نقل تیار کی جا سکتی تھی لیکن جب ڈاکٹر کراسٹ نے بتایا کہ ڈاکٹر تھامسن نے ازخود اصل ریسرچ پیپرز کے ساتھ ساتھ اس کی ایک نقل بھی تیار کی ہے اور اصل کو وہ خفیہ رکھتا ہے اور نقل کو سب کے سامنے رکھتا ہے تو میں نے ڈاکٹر کراسٹ کے ذریعے پہلا کام یہ کیا

که اصل ریسرچ پیپرز کو نقل کے ساتھ تبدیل کرا دیا۔ اب جسے
ڈاکٹر تھامسن اصل سمجھ رہا تھا وہ نقل تھی اور جسے وہ نقل سمجھ رہا تھا وہ
اصل تھے۔ نقل سے یہ مطلب نہیں کہ وہ اصل کی ہوبہو نقل تھی۔
بلکہ ڈاکٹر تھامسن جان بوجھ کر اس کو اس طرح بدلتا رہا کہ نقل سے
کوئی مقصد حاصل نہ ہو سکتا تھا لیکن بظاہر وہ کامیاب ریسرچ پیپرز
نظر آتے تھے۔

ڈاکٹر تھامسن بہت بڑا سائنس دان ہے۔ یہ اس کے لئے
معمولی بات تھی۔ بہرحال جب یہ کام ہو گیا تو مارتھا کے ذریعے
ڈاکٹر تھامسن کو لیبارٹری سے باہر لایا گیا اور پھر ایک آدمی جو اس
دوران ڈاکٹر تھامسن بننے کی ریہرسل کرتا رہا تھا اور مارتھا کی مدد
سے ڈاکٹر تھامسن کی فلمیں اور ٹیپ ہمیں ملتے رہتے تھے۔ وہ آدمی
جس کا نام ہیرلڈ تھا۔ ڈاکٹر تھامسن کے روپ میں مارتھا کے ساتھ
واپس لیبارٹری میں گیا۔ مارتھا کے ساتھ ہونے اور مکمل ریہرسل اور
روپ کی وجہ سے وہ تمام مراحل آسانی سے طے کر گیا اور اس نے
ریسرچ پیپرز لئے اور پھر مارتھا سمیت واپس آ گیا اس طرح اصل
ریسرچ پیپرز ہمارے پاس پہنچ گئے۔ ہم نے ڈاکٹر تھامسن کو رہا کر
دیا اور وہ واپس لیبارٹری چلا گیا کیونکہ ہمیں معلوم تھا کہ وہ اس
بات پر خوش ہو گا کہ اصل ریسرچ پیپرز اس کے پاس محفوظ ہیں اور
خود کسی بھی سزا سے بچنے کے لئے وہ زبان بھی نہ کھولے گا۔ اس
طرح میں اپنے منصوبے میں سو فیصد کامیاب ہو گئی۔ لیکن پھر

یک ایک نئی بات ہو گئی۔ اچانک عمران اپنے ساتھیوں سمیت
ں میری رہائش گاہ پر آ گیا۔ میں نے اسے پہچان لیا تھا لیکن وہ
ں آف ڈھمپ بنا رہا اس کا خیال تھا کہ میں اس کے اس نام
ے واقف نہیں ہوں۔ اس کے اس طرح اچانک آ جانے پر میں
یشان ہو گئی اور جب عمران نے باتوں ہی باتوں میں مارتھا اور
کٹر تھامسن کا ذکر کیا تو میں سمجھ گئی کہ اس آدمی کو میرے منصوبے
الم ہو چکا ہے۔

اب میرے سامنے دو صورتیں تھیں یا تو میں عمران اور اس کے
ساتھیوں کو ہلاک کر دیتی یا عمران کو بھی اپنی ذہانت سے ایسا ڈاج
یتی کہ وہ بھی ڈاکٹر تھامسن کی طرح خوش و خرم واپس چلا جاتا۔
ں نے دوسرا راستہ اپنایا کیونکہ عمران کی ہلاکت کے نتیجے میں
سائل اور پیچیدگیاں بڑھ سکتی تھیں۔ ادھر عمران نے پھر اپنی ذہانت
ے میرے خلاف منصوبہ بندی کی۔ اس نے ایک خصوصی ٹائپ کا
کٹا فون یہاں چھوڑا اور واپس چلا گیا۔ اتفاق سے اس ڈکٹا فون
کا مجھے علم ہو گیا اور پھر اس کے ذریعے میں نے عمران کا منصوبہ
اس پر پلٹ دیا۔ خصوصی مشینری کے ذریعے میں نے اس کے رسیور
کو اور اس کے گرد ماحول کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ عمران اپنے
ساتھیوں سمیت میری رہائش گاہ سے قریب ہی رک گیا اور پھر اس
ے فون پر میرے ساتھ ایکریمین سیکرٹ سروس کا چیف بن کر بات
کی۔ اس خصوصی مشینری سے میں نہ صرف اس سے بات کر رہی تھی

بلکہ میں اسے بات کرتا ہوا دیکھ بھی رہی تھی۔ عمران کا منصوبہ میں سمجھ گئی وہ مجھے میری رہائش گاہ سے باہر نکالنا چاہتا تھا اور پھر اس نے جو گفتگو کی اس کے مطابق میں نے لازماً باہر آ کر اصل ریسرچ پیپرز کی نقل بنوانی تھی اور نقل سیکرٹ سروس کو دینا تھی اور اصل اپنے پاس رکھنی تھی جبکہ اسے یہ معلوم نہ تھا کہ ریسرچ پیپرز حاصل ہوتے ہی میں نے مزید الجھنوں سے بچنے کے لئے فوری کارروائی کر ڈالی تھی۔ ڈاکٹر کراسٹ کو میں پہلے ہی لیبارٹری سے نکال کر یہاں لا چکی تھی۔ ڈاکٹر کراسٹ ڈاکٹر تھامسن کے ساتھ شروع سے اس ریسرچ میں شامل رہا تھا اور وہ اس قدر ذہین ہے کہ ڈاکٹر تھامسن بھی اس کی ذہانت پر ناز کرتا ہے۔

بہرحال جیسے ہی ریسرچ پیپرز یہاں پہنچے میں نے خصوصی مشنری اور ڈاکٹر کراسٹ کے ذریعے فوری طور پر اس کی بالکل اسی طرح نقل بنوالی تھی جس طرح ڈاکٹر تھامسن نے بنائی تھی۔ جب عمران کا منصوبہ مجھ پر ظاہر ہوا تو میں نے وہی نقل اٹھائی اور اپنے ساتھیوں سمیت اپنی رہائش گاہ سے باہر نکلی اور پھر وہی کچھ ہوا جو میں نے سوچا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہم پر حملہ کیا میرے دو ساتھی ہلاک ہو گئے میں اور مارتھا بے ہوش کر دی گئی اور وہ نقل کاپی عمران نے حاصل کر لی۔ اس کے نقطہ نظر سے یہ اصل تھی اور وہ خوشی خوشی واپس چلا گیا۔ جبکہ اصل ریسرچ پیپرز اب بھی میرے پاس ہیں اور میں اس کا سودا کر رہی ہوں جب تک تم جا کر عمران

کو یہ تفصیل بتاؤ گے تب تک اس کا سودا ہو کر یہ ریسرچ پیپرز کسی سپر پاور کی تحویل میں جا چکے ہوں گے لیکن عمران کو پتہ لگ جائے گا کہ بلیک کوئین کو شکست دینا اس کے بس کی بات نہیں ہے ورنہ اسے طویل عرصے تک یہی زعم رہے گا کہ وہ مجھے شکست دے کر کامیاب لوٹا ہے“...... بلیک کوئین نے کہا اور ٹرومین، بلیک کوئین کی بے پناہ ذہانت پر واقعی حیران رہ گیا۔ اگر وہ درست کہہ رہی تھی تو اس کا مطلب تھا کہ وہ عمران جیسے شخص کو بھی واقعی مات دینے میں کامیاب ہو چکی ہے۔

”ٹھیک ہے۔ میں تمہارا پیغام عمران کو دے دوں گا اور ویسے بھی میرا مشن مکمل ہو گیا ہے۔ بارما انتہائی پسماندہ اور غریب ملک ہے۔ اسے تو ویسے بھی اس ایڈوانس ٹائپ کی ریسرچ میں کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ کلاریم ہنڈرڈ دھات کی واپسی بھی ہمارے لئے بے کار ہے“...... ٹرومین نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”او کے“...... بلیک کوئین نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گئی اس کے پیچھے وہ جلاد نما آدمی بھی باہر چلا گیا تھا۔ ٹرومین بدستور کرسی پر جکڑا ہوا بیٹھا تھا اور سوچ رہا تھا کہ نجانے بلیک کوئین اس کے متعلق حتمی فیصلہ کیا کرتی ہے کہ اچانک چھت سے سرسراہٹ کی آواز سنائی دی اور ٹرومین نے چونک کر چھت کی طرف دیکھا ہی تھا کہ چھت سے نیلے رنگ کی روشنی کی لہر سی نکل کر ٹرومین سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی

ٹرومین کا ذہن پہلے نیلے اور پھر سیاہ اندھیرے میں ڈوبتا چلا گیا۔
پھر جب اس کے ذہن میں روشنی نمودار ہوئی اور اس کا شعور جاگا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ عمارت کی عقبی دیوار کے اسی گڑھے میں پہلو کے بل پڑا ہوا تھا جہاں وہ رات کے اندھیرے میں عمارت کے اندر جانے کے لئے دبکا رہا تھا۔

اس وقت شام ہونے والی تھی اس کا مطلب تھا کہ اسے یہاں اس حالت میں پڑے ہوئے بھی کئی گھنٹے گزر چکے تھے۔ شاید اسے جن ریز کی مدد سے بے ہوش کیا گیا تھا اس کے اثرات کافی طویل وقت تک رہتے تھے۔ بہرحال ٹرومین اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے نظریں اٹھا کر ایک بار پھر عمارت کی عقبی دیوار کی طرف دیکھا اور پھر خاموشی سے گڑھے سے نکل کر سڑک کی طرف بڑھ گیا۔

اب وہ سمجھ چکا تھا کہ اندر ایسی خصوصی مشینری موجود ہے کہ یقیناً اندر سے اسے باقاعدہ چیک کیا جا رہا ہو گا۔ اس لئے کوئی بھی غلط حرکت اس کا خاتمہ کر سکتی تھی لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس نے یہ فیصلہ بھی کر لیا تھا کہ وہ بلیک کوئین سے ہر حالت میں وہ اصل ریسرچ پیپرز کی فائل بھی حاصل کر کے ہی واپس جائے گا تاکہ بلیک کوئین کی بتائی ہوئی کہانی عمران کو سنانے کے ساتھ وہ اصل ریسرچ پیپرز بھی اس کے حوالے کر کے اس پر یہ ثابت کر سکے کہ ٹرومین بھی کسی سے کم نہیں ہے لیکن ان ریسرچ پیپرز کو حاصل کرنے کے لئے اس کے ذہن میں کوئی فول پروف اور قابل عمل

ترکیب نہ آ رہی تھی۔ وہ یہی کچھ سوچتا ہوا سڑک پر پہنچ گیا۔

اس کے جسم میں شدید درد ہو رہا تھا۔ اس لئے اس نے خاموشی سے آگے جا کر ایک خالی ٹیکسی ہائر کی اور اپنے ہوٹل کی طرف بڑھ گیا تاکہ وہاں تنہائی میں کچھ آرام کرنے کے ساتھ ساتھ ریسرچ پیپرز حاصل کرنے کی بھی کوئی ترکیب سوچ سکے۔ ہوٹل میں پہنچ کر وہ جب اپنے بستر پر لیٹا تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کا ایک ایک عضو ٹوٹ رہا ہو اور باوجود جاگتے رہنے کی کوشش کے وہ نجانے کس وقت گہری نیند سو گیا اور پھر اس کی آنکھ دوسرے روز کافی دن چڑھے ہی کھلی لیکن بھرپور اور گہری نیند کی وجہ سے اب اس کی ساری جسمانی اور ذہنی تھکان دور ہو چکی تھی اور وہ پوری طرح اپنے آپ کو فریش محسوس کر رہا تھا بستر سے اٹھ کر وہ باتھ روم میں داخل ہو رہا تھا کہ اچانک اس کے ذہن میں بجلی کے کوندے کی طرح ایک خیال آیا اور وہ بری طرح اچھل پڑا۔

اسے کوئین پیلس کے اندر داخل ہونے کی ایک محفوظ ترکیب سمجھ میں آ گئی تھی۔ اسے یاد آ گیا کہ واپس آتے وقت اس کی نظریں ایک بڑے سے گٹر کے دہانے پر پڑیں تھیں جس کا ڈھکن تھوڑا سا کھلا ہوا تھا اور چونکہ کوئین پیلس سے دور دور تک کوئی عمارت نہ تھی اس لئے اسے خیال آ گیا کہ یہ گٹر لائن یقیناً کوئین پیلس کی ہو گی اور اسے یقین تھا کہ عمارت میں اگر حفاظتی سائنسی آلات نصب ہوں گے تو بہرحال گٹر میں قطعاً نہیں ہو سکتے اور اگر وہ گٹر کے

ذریعے عمارت کے کسی حصے میں داخل ہونے میں کامیاب ہو جائے تو وہ ریسرچ پیپرز حاصل کر سکتا ہے۔ وہ باتھ روم میں جتنی دیر رہا اسی منصوبے پر غور کرتا رہا اور جب وہ باتھ روم سے فارغ ہو کر باہر آیا تو اس کے چہرے پر ایک نئی چمک آ گئی تھی۔

وہ ایک بہترین اور فول پروف منصوبہ سوچ لینے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اس منصوبے کے تحت وہ اپنے مقصد میں یقیناً کامیاب رہے گا۔ چنانچہ ناشتے کے بعد وہ ہوٹل سے نکلا اور ٹیکسی لے کر مین مارکیٹ پہنچ گیا۔ تقریباً دو گھنٹوں کی شاپنگ کے بعد وہ اپنے مطلب کی چیزیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ خریداری کے بعد وہ واپس ہوٹل آ گیا اور سامان کمرے میں رکھ کر اس نے ادھر ادھر گھومنے میں سارا دن گزر دیا کیونکہ اسے یقین تھا کہ بلیک کوئین کے آدمی یقیناً اس کی نگرانی کر رہے ہوں گے۔ شام کو جب وہ ہوٹل پہنچا تو کمرے میں پہنچتے ہی اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ کمرے کی حالت دیکھتے ہی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ کمرے کی اس کی عدم موجودگی میں باقاعدہ تلاشی لی گئی تھی اور خاص طور پر اس سامان کی جو اس نے خریدا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ تلاشی لینے والے اس سامان سے اس کے منصوبے تک کسی صورت بھی نہ پہنچ سکیں گے۔

وہ اطمینان سے کرسی پر آ کر بیٹھ گیا اور اس نے انٹرکام پر ہوٹل سروس والوں کو کافی لانے کا کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کرسی کی

پشت پر اپنا سر ٹکا کر اس طرح آنکھیں بند کر لیں جیسے وہ اسی بھاگ دوڑ میں خاصا تھک گیا ہو۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر نے کافی سرو کر دی اور ٹرومین بڑے اطمینان بھرے انداز میں کافی کی چسکیاں لینے میں مصروف ہو گیا ابھی کافی اس نے ختم ہی کی تھی کہ میز پر رکھے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ٹرومین نے اس طرح چونک کر ٹیلی فون کی طرف دیکھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ گھنٹی اسی فون کی ہے پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ٹرومین نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بلیک کوئین بول رہی ہوں مسٹر ٹرومین"...... دوسری طرف سے بلیک کوئین کی مترنم آواز سنائی دی اور ٹرومین نے بے اختیار گہرا سانس لیا۔

"میں ٹیلی فون کی گھنٹی سے پریشان ہو گیا تھا کہ یہاں کون مجھے فون کر سکتا ہے۔ بہرحال فرمائیں"...... ٹرومین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے کوئین پیلس سے واپسی سے لے کر اب تک تمہاری تمام مصروفیات کا علم ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے سارا دن گھوم پھر کر گزارا ہے اور وہ بھی بلا مقصد لیکن تم نے جو خریداری کی ہے۔ اس نے مجھے الجھن میں ڈال دیا ہے"...... بلیک کوئین نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اب سمجھا۔ تو میرے سامان کی تلاشی آپ کے آدمیوں

نے لی ہے۔ جبکہ میں سمجھ رہا تھا کہ یہ ہوٹل والوں کی شرارت ہے
اور میں سوچ رہا تھا کہ واپس جاتے وقت منیجر سے اس کی تحریری
شکایت کروں گا۔ لیکن محترمہ آپ کو اس بے ضرر سے خریداری نے
کیوں الجھن میں مبتلا کر دیا ہے۔ کیا آپ اس کی وضاحت کریں
گی“...... ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کیا تم شادی شدہ ہو“...... بلیک کوئین نے
اسی طرح سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

”نہیں۔ اوہ اچھا۔ میں آپ کی الجھن کی وجہ سمجھ گیا ہوں آپ
ان ٹوائیز کی خریداری کی وجہ سے الجھ رہی ہیں۔ تو اس میں پریشان
ہونے یا الجھنے والی کون سی بات ہے۔ محترمہ یہ دونوں چیزیں میں
نے اپنے بھانجے کے لئے خریدی ہیں وہ ان چیزوں کا بے حد
شوقین ہے اور میں جب بھی ملک سے باہر جاتا ہوں تو ہمیشہ اس
کے لئے ایسی چیزیں لے کر جاتا ہوں“...... ٹرومین نے ہنستے ہوئے
کہا۔

”لیکن تمہارے سامان میں کارٹی ایکس کیپسولوں کا ایک پیکٹ
بھی موجود ہے جبکہ میں جانتی ہوں کہ یہ کیپسول نیند لانے کے لئے
استعمال کئے جاتے ہیں اور ان میں انتہائی طاقتور نشہ آور ادویات
شامل ہوتی ہیں“...... بلیک کوئین نے کہا۔

”جی ہاں یہ میں نے اپنے بڑی بہن کے لئے خریدے ہیں۔
وہ نیند نہ آنے کی بیماری میں مبتلا ہیں اور کارٹی ایکس سے ہی انہیں

نیند آتی ہے لیکن بارما میں کارٹی ایکس کیپسول کم طاقت کے ملتے
ہیں اور کارٹی ایکس مسلسل استعمال کرنے کی وجہ سے اب وہ کیپسول
ان پر کم اثر کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ انہیں اکٹھے دو دو کیپسول استعمال
کرنے پڑتے ہیں۔ جبکہ یہاں انتہائی طاقت کے کیپسول مل گئے
ہیں اس لئے ایک پیکٹ میں نے لے لیا ہے اور ان سے بات بھی
کر لی ہے کہ آئندہ وہ ہر ماہ ایک پیکٹ ہمیں بارما روانہ کرتے
رہیں گے“...... ٹرومین نے کہا۔

”ہاں جس کمپنی سے تم نے یہ کیپسول خریدے ہیں میں نے ان
سے پہلے ہی معلوم کرا لیا ہے۔ تم نے انہیں ہر مہینے ایک پیکٹ
روانہ کرنے کا آرڈر بھی دیا ہے اور ایڈوانس رقم بھی ادا کر دی ہے
لیکن اس کے باوجود مجھے معلوم ہے کہ ان کیپسولوں میں موجود دوا
سے انتہائی طاقتور نشہ آور گیس تیار کی جا سکتی ہے اس لئے اگر ان
کیپسولوں کی خریداری سے تمہارا کوئی اور مقصد ہے تو پھر میری بات
یاد رکھنا مسٹر ٹرومین کہ تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔ تمہاری ہر
حرکت اور منہ سے بولے جانے والا ہر لفظ مجھ تک پہنچ بھی رہا ہے
اور پہنچتا بھی رہے گا۔ میں نے صرف عمران کو اس کی شکست کا
احساس دلانے کے لئے تمہیں زندہ چھوڑ دیا ہے۔ میری اس نرمی کو
تم میرا احسان سمجھنا“...... دوسری طرف سے بلیک کوئین نے انتہائی
سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ٹرومین نے
ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی

سی ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن ذہنی طور پر وہ مطمئن تھا کہ بلیک کوئین چاہے لاکھ کوشش کیوں نہ کرے وہ بہرحال اپنے مشن میں کامیاب رہے گا۔

اس نے رات کمرے میں ہی گزاری اور صبح اپنا سامان پیک کر کے ہوٹل سے نکلا اور ٹیکسی لے کر سیدھا ائیرپورٹ پہنچ گیا۔ اس نے بارما کی بجائے پاکیشیا کا ٹکٹ بک کرایا تھا تاکہ وہ بلیک کوئین کو یہ باور کرا سکے کہ اس نے جو کچھ اسے عمران کو بتانے کے لئے کہا تھا وہ عمران کو فون پر نہیں بلکہ اس سے پاکیشیا جا کر مل کر پوری تفصیل بتائے گا۔ آدھے گھنٹے بعد اس کی فلائٹ روانہ ہوئی اور ٹرومین نے ایک بار پھر اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ فلائٹ کی روانگی کے بعد بلیک کوئین اس کی طرف سے پوری طرح مطمئن ہو گئی ہو گی اور اس کی نگرانی کا سلسلہ ختم ہو گیا ہو گا اور اب ٹرومین اس کڑی نگرانی سے آزاد ہو چکا تھا۔

فلائٹ کا پہلا سٹاپ تقریباً ایک گھنٹے بعد ایکریمیا کا سرحدی شہر بارسلونا تھا اور ٹرومین وہیں اتر گیا۔ اس نے اپنا بقایا سفر منسوخ کر دیا تھا بارسلونا کے ایک ہوٹل میں پہنچ کر اس نے اپنا سامان رکھا اور ایک بار پھر شہر میں خریداری کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ اس بار جب وہ واپس آیا تو دوسرے سامان کے ساتھ ساتھ نیا لباس اور سپیشل میک اپ کا سامان بھی خرید لایا تھا۔

لباس تبدیل کر کے اس نے میک اپ کیا اور پھر اپنا سامان

لے کر وہ ہوٹل کے عقبی راستے سے خاموشی سے باہر آ گیا۔ ویسے اس نے دس دن کے لئے کاؤنٹر پر ایڈوانس پیمنٹ کر دی تھی لیکن اس کے باوجود وہ یہ نہ چاہتا تھا کہ کسی کو معلوم ہو سکے کہ اس نے کمرہ اچانک خالی کر دیا ہے۔ ہوٹل سے نکل کر وہ چارٹرڈ سروس کے دفتر پہنچا اور ایک طیارہ چارٹر کرا کر وہ شام کے وقت دوبارہ ناراک پہنچ گیا مگر اب اس کا حلیہ اور لباس مکمل طور پر تبدیل ہو چکا تھا اور اسے یقین تھا کہ اب بلیک کوئین کو اس کی واپسی آمد کا کسی طرح بھی علم نہ ہو سکے گا۔

اس نے ایک بار پھر شہر کے ایک ہوٹل میں کمرہ لیا اور پھر اس نے بیٹھ کر اپنے منصوبے کی تیاری شروع کر دی۔ تقریباً دو گھنٹوں کی محنت کے بعد وہ اپنا مطلوبہ سامان تیار کر چکا تھا۔ ان کیپسولوں کی مدد سے اس نے واقعی انتہائی طاقتور نشہ آور گیس کے چند مخصوص کیپسول تیار کر لئے تھے۔ اس نے خفیہ طور پر ایک فائر گن بھی خریدی تھی جس سے وہ دور تک کیپسول تھرو کر سکتا تھا۔

جب وہ پوری طرح تیار ہو گیا تو اس نے تمام سامان بیگ میں رکھا اور پھر ہوٹل سے باہر نکل آیا۔ اس وقت رات کافی گزر چکی تھی۔ ہوٹل سے ٹیکسی لے کر وہ کنگ کالونی پہنچا اور پھر ٹیکسی کو فارغ کر کے وہ پیدل چلتا ہوا ایک لمبا چکر کاٹ کر کوئین پیلس کے عقب میں پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ گٹر کے اس دہانے تک پہنچ گیا جس کا اچانک خیال آنے پر اس نے اپنا یہ منصوبہ بنایا تھا۔ دہانے

کا ڈھکنا ذرا سا ہٹا ہوا تھا۔

ٹرومین نے بیگ ایک طرف رکھا اور پھر جھک کر اس نے گٹر کے ڈھکنے کے اندر لگے ہوئے کڑوں میں ہاتھ ڈال کر پوری طاقت لگائی اور کافی بڑا اور وزنی ڈھکنا اٹھا کر اس نے ایک طرف رکھ دیا۔ فولادی سیڑھی نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھی وہ آہستگی سے نیچے اترا اور پھر اس نے بیگ بھی اٹھا لیا۔ چند لمحوں بعد وہ گٹر کی تہہ میں اتر چکا تھا۔ اس نے جیب سے ٹارچ نکال کر روشن کر لی۔ گٹر کافی بڑا تھا لیکن اس کے اندر پانی نہ ہونے کے برابر تھا اور پانی کی جو مقدار بھی موجود تھی وہ بھی ساکت تھی۔ یہ اس بات کی واضح نشانی تھی کہ یہ گٹر واقعی صرف کوئین پیلس کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے اور رات کے وقت غسل خانے استعمال نہ ہونے کی وجہ سے پانی ساکت تھا۔

وہ بیگ اٹھائے گٹر میں اس طرف کو بڑھ گیا جس طرف کوئین پیلس کی عمارت تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ٹارچ کی روشنی میں ایک غسل خانے کا ڈسپوزل پائپ گٹر لائن میں چیک کر چکا تھا۔ اس نے بیگ نیچے رکھ کر اسے کھولا اور اس میں سے ایئر گن نکال کر اس نے اسے اچھی طرح چیک کیا اور پھر اس کی نال کا رخ ڈسپوزل پائپ کے درمیانی خلا کی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی ایک کیپسول گن کی نال سے نکل کر ڈسپوزل پائپ کے اندر غائب ہو گیا۔ ٹرومین نے دوسری بار ٹریگر

دبایا اور ایک بار پھر ٹھک کی آواز کے ساتھ دوسرا کیپسول بھی ڈسپوزل پائپ میں غائب ہو گیا۔

ٹرومین نے گن میں موجود چار کیپسول یکے بعد دیگرے فائر کئے اور پھر گن کو واپس کھلے ہوئے بیگ میں رکھ کر اس نے بیگ بند کیا اور اسے اٹھا کر واپس چل پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ گٹر کے دہانے سے باہر آ چکا تھا۔ اب وہ اطمینان سے بیگ اٹھائے عمارت کی عقبی دیوار کی طرف بڑھا اسے یقین تھا کہ انتہائی طاقتور گیس کے چار کیپسولوں سے نکلنے والی گیس کے اثرات غسل خانے سے نکل کر زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ کے اندر پوری عمارت میں پھیل جائیں گے اور عمارت میں موجود ہر شخص اس گیس کی وجہ سے بے ہوش ہو چکا ہو گا۔

دیوار کے قریب پہنچ کر اس نے سپر مارکیٹ سے خریدی ہوئی کمند بیگ سے نکالی اور پھر اس کمند کی مدد سے چند لمحوں بعد ایک بار پھر عمارت کے اندر پہنچ چکا تھا مگر اس کے ساتھ ہی اس نے بیگ میں سے گیس ماسک نکال کر اپنے چہرے پر فٹ کیا اور آہستہ آہستہ آگے بڑھتا گیا۔ عمارت کی عقبی کھڑکی کھلی ہوئی تھی وہ آہستہ آہستہ اس کھڑکی تک پہنچا اور پھر وہ کھڑکی سے اندر کمرے میں کود گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر اس کا منصوبہ ناکام ہو گیا تو یہ کمرہ اس بار اس کی قبر ہی ثابت ہو گا لیکن کمرے میں پہنچ جانے کے باوجود جب اس پر کوئی اٹیک نہ ہوا تو اس کا حوصلہ بلند ہوا اور وہ کمرے کا

دُوسرا دروازہ کھول کر ایک راہداری میں پہنچ گیا۔

بیگ اس نے کمرے میں ہی چھوڑ دیا تھا۔ اور اب اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔ لیکن راہداری میں پہنچتے ہی جیسے اس نے قدم آگے بڑھائے اچانک اس کے قدموں تلے سے زمین نکل گئی اور باوجود سنبھلنے کی کوشش کے ٹرومین سر کے بل کسی عمیق گہرائی میں گرتا چلا گیا۔ اس کے ذہن میں آخری احساس یہی ابھرا تھا کہ اس کا منصوبہ ناکام ہو گیا ہے اور اس کا جسم کسی گہری قبر میں دفن ہوتا چلا جا رہا ہے اور پھر اس کے تمام احساسات یکلخت جیسے فنا ہو کر رہ گئے۔

عمران جیسے ہی رانا ہاؤس داخل ہوا۔ سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا ٹائیگر اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ جوزف اور جوانا بھی وہاں موجود تھے انہوں نے بھی عمران کو سلام کیا۔ عمران نے ٹائیگر کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور پھر سٹنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کمرے میں آ کر وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"بیٹھو۔ شوق پورا ہو گیا تمہارا ایکریمیا جانے کا"...... عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"میں وہاں سیر کرنے تو نہیں گیا تھا باس۔ میں تو مشن پر گیا تھا"...... ٹائیگر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں واقعی تم تو مشن پر گئے تھے۔ بہت خوب پھر کیا رہا مشن کا۔ تم نے اس تام سے مڈبھیڑ کے بعد فون کیا تھا۔ اس کے بعد تو فون ہی نہیں کیا"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے جیکٹ کی جیب سے ایک لفافہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا

دیا۔

"یہ لیں کلاریسم ہنڈرڈ دھات کے ریسرچ پیپرز کی فائل۔ میں اپنے مشن میں کامیاب لوٹا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"ریسرچ پیپرز کی فائل۔ کیا مطلب"...... عمران کے لہجے میں حقیقی حیرت موجود تھی۔

"وہی ریسرچ پیپرز جس کے لئے آپ نے مجھے ایکریمیا بھیجا تھا"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے حیرت اس بات پر ہو رہی تھی کہ عمران ریسرچ پیپرز پر اس طرح حیرت کیوں ظاہر کر رہا ہے۔

"تو تم بھی ریسرچ پیپرز لے آئے ہو۔ حیرت بلکہ حیرت در حیرت ہے"...... عمران نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا اور لفافہ اٹھا کر اس میں سے فائل باہر نکالی تو ایک بار پھر اچھل پڑا۔ اس نے فائل کھولی اور پھر اس میں موجود پیپرز دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"کیا مطلب یہ کیا اسرار ہے۔ یہ تو وہی ریسرچ پیپرز ہیں جو میں بلیک کوئین سے لے آیا ہوں"...... عمران کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"بلیک کوئین سے لئے آئے تھے۔ کیا مطلب باس کیا آپ [illegible] گئے تھے"...... اس بار حیران ہونے کی باری ٹائیگر کی تھی۔

"ہاں میں کل شام واپس آیا ہوں۔ تمہارے جانے کے بعد میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ تمہیں وہاں ٹیم کی مدد کی ضرورت پڑے چنانچہ میں ٹیم لے کر ایکریمیا گیا لیکن وہاں پہنچتے ہی کچھ ایسا چکر چلا کہ تم سے رابطہ کرنے کی نوبت ہی نہ آئی اور میں ریسرچ پیپرز کی فائل حاصل کر کے واپس آ گیا۔ اب تم نے کال کر کے مجھے ملنے کا کہا تو میں نے تمہیں رانا ہاؤس بلا لیا۔ لیکن یہ ریسرچ پیپرز۔ یہ تو بالکل ویسے ہی ہیں۔ آخر کیا ہے یہ سب اور یہ کیا اسرار ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن باس۔ ریسرچ پیپرز تو ڈی تھری لیبارٹری کے ڈاکٹر تھامسن کے پاس تھے اور یہ فائل میں اسی سے لے کر آیا ہوں۔ بلیک کوئین کے پاس کیسے پہنچ سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

"ڈاکٹر تھامسن سے لے آئے ہو۔ اوہ پھر تو یہ یقینی بات ہے کہ یہ جعلی ہیں۔ اصل ریسرچ پیپرز ڈاکٹر تھامسن سے ڈرامہ کھیل کر بلیک کوئین پہلے ہی حاصل کر چکی تھی"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا اور عمران اسے ہنستے دیکھ کر چونک پڑا۔

"کیا ہوا۔ یہ تم کیوں ہنس رہے ہو"...... عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں پوچھا۔

"باس وہاں صورتحال کچھ ایسی ہوئی ہے کہ آپ جیسا ذہین

آدمی بھی اسے نہیں سمجھ سکا"...... ٹائیگر نے فوراً ہی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم کھل کر بات کرو۔ کیا تمہارا مطلب ہے کہ میں جو ریسرچ پیپرز بلیک کوئین سے لے آیا تھا وہ نقلی ہیں اور یہ جو تم ڈاکٹر تھامسن سے لے آئے ہو یہ اصل ہیں"...... عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت کا عنصر تھا۔

"اصل اور نقل کا اندازہ میں بھلا کیسے کر سکتا ہوں باس۔ یہ تو آپ نے خود چیک کرنا ہے کہ جو فائل آپ لائے ہیں وہ اصل ہے یا میں نے جو فائل آپ کو دی ہے یہ اصل ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں نے کبھی اپنے آپ کو عقل کل نہیں سمجھا اس لئے ہمیشہ شکست کو میں نے سامنے رکھا ہے۔ لیکن یہاں معاملہ کچھ عجیب سا ہو گیا ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ یہ سارا چکر کیا ہے"...... عمران نے قدرے نرم لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے سی اے کے چیف میکارلے کی رہائش گاہ پر پہنچنے سے لے کر میکارلے کے لہجے میں ڈاکٹر تھامسن سے ہونے والی تمام گفتگو بھی دوہرا دی اور ساتھ ہی اس نے بتا دیا کہ کس طرح اس نے ڈاکٹر تھامسن کو اصل کاغذوں سمیت میکارلے کی رہائش گاہ پر بلایا اور اس کی کار کے باکس کے خفیہ خانے سے یہ کاغذات برآمد کر کے واپس لوٹا ہے۔

"اوہ اگر تمہاری یہ بات درست ہے اور لازماً درست ہی ہو گی تو پھر تو میں واقعی اس مشن میں شکست کھا چکا ہوں۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر تھامسن سے جو کاغذ بلیک کوئین نے مارتھا کے ذریعے حاصل کئے وہ نقل تھے اور اصل کاغذ ڈاکٹر تھامسن نے پہلے ہی چھپا رکھے تھے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں نے آپ کو ساری تفصیل بتا دی ہے۔ اب نتیجہ نکالنا آپ کا کام ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ مجھے خوشی ہوئی ہے ٹائیگر کہ تم نے بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے۔ میں نے اپنے کاغذات سرداور کو پہنچا دیئے تھے۔ مجھے یقین ہے کہ اب تک انہوں نے اس کا تجزیہ کر لیا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب کلاریم ہنڈرڈ کے ریسرچ پیپرز کی فائل جو میں نے آپ کی دی تھی کیا آپ نے ان کا تجزیہ کر لیا ہے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں میں ابھی چند لمحے پہلے ہی فارغ ہوا ہوں مجھے افسوس ہے عمران کہ یہ کاغذات سائنسی طور پر درست نہیں ہے بلکہ میرا خیال ہے کہ جان بوجھ کر بھٹکانے کے لئے خصوصی طور پر یہ کاغذات تیار کئے گئے ہیں۔ ان کاغذات سے کلاریم ہنڈرڈ پر

ریسرچ ہو ہی نہیں سکتی“...... سرداور نے جواب دیا۔

”اسی لئے میں نے آپ کو فون کیا تھا۔ اس بار مجھ سے واقعی حماقت ہو گئی ہے اور میں جعلی کاغذات کو ہی اصل سمجھ کر لے آیا لیکن اصل کاغذات ٹائیگر نے اپنے طور پر حاصل کر لئے ہیں۔ وہ اس وقت میرے سامنے موجود ہیں۔ میں آپ کو بھجوا دیتا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے بھجوا دو“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”اب تم واقعی ہنس سکتے ہو ٹائیگر۔ آئی ایم سوری“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کھلے دل سے اعتراف شکست کرتے ہوئے کہا۔

”ارے ارے۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں باس۔ میں اور آپ پر ہنسوں یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے تو ساری صورتحال آپ کے سامنے رکھی تھی۔ اگر آپ کی جگہ میں ہوتا تو میں بھی انہیں اصل ہی سمجھتا۔ یہ بات تو کوئی سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ڈاکٹر تھامسن آغاز سے ہی اس طرح کا حفاظتی اقدام بھی کرے گا۔ ویسے مجھے تو بالکل ہی معلوم نہ تھا کہ مجھ سے پہلے ڈاکٹر تھامسن سے ڈرامہ کھیل کر کاغذات اڑائے جا چکے ہیں۔ اس کی تفصیل بھی ڈاکٹر تھامسن نے از خود بتا دی تھی۔ اس نے شاید سمجھا تھا کہ میکارلے کو اس گیم کا علم ہو چکا ہے اس لئے اس نے اپنے بچاؤ کے لئے بات کھول دی

ورنہ تو ظاہر ہے کہ مجھے قطعی ناکام واپس لوٹنا پڑتا“...... ٹائیگر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کچھ بھی ہو تم نے قابل ستائش کارنامہ سرانجام دیا ہے اور مجھے تمہاری اس کامیابی پر دلی مسرت ہو رہی ہے۔ آج تم نے اپنی صلاحیتیں ثابت کر دی ہیں“...... عمران نے کہا تو ٹائیگر کا چہرہ فرط مسرت سے کھلتا چلا گیا۔

”آج آپ کے لئے میں چائے بنا کر لاؤں“...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ٹائیگر نے یہ بات اس لئے کی ہے کہ تاکہ اس موضوع پر مزید بات چیت نہ ہو۔ عمران نے اثبات میں سر ہلایا تو ٹائیگر اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ چائے پینے کے بعد عمران نے ٹائیگر کے لائے ہوئے کاغذات اٹھائے اور انہیں سرداور تک پہنچانے کے لئے دانش منزل سے باہر آ گیا۔

”مجھے حیرت ہو رہی ہے عمران کہ تم جیسے ذہین آدمی نے آخر ان جعلی کاغذات کو اصل کیسے سمجھ لیا تھا“...... سرداور نے عمران کے پہنچتے ہی سب سے پہلے یہی سوال جڑ دیا۔

”تو آپ مجھے انسانوں کے صف سے بھی نکال چکے ہیں“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

”ویسے سچی بات تو یہی ہے کہ میں ذہنی طور پر تمہیں ناقابل شکست سمجھنے لگ گیا تھا لیکن آج پہلی بار مجھے احساس ہوا ہے کہ

انسان سے واقعی خطا ہو سکتی ہے۔ بہرحال لاؤ کہاں ہیں وہ کاغذات جو تمہارے شاگرد نے حاصل کیے ہیں“...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے جیب سے ٹائیگر کا لایا ہوا لفافہ نکال کر سرداور کی طرف بڑھا دیا۔

”تو یہ اصل کاغذات ہیں“...... سرداور نے لفافے سے کاغذات نکالتے ہوئے کہا۔

”محترم شاگرد صاحب کا تو یہی کہنا ہے“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سرداور مسکراتے ہوئے کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

”تم بیٹھو میں انہیں چیک کر کے آتا ہوں۔ اس بار زیادہ دیر نہ لگے گی کیونکہ میں پہلے ان کاغذات پر کافی کام کر چکا ہوں“۔ سرداور نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سرداور کاغذات لے کر دفتر سے باہر چلے گئے اور عمران نے میز پر موجود ایک سائنس میگزین اٹھا کر دیکھنا شروع کر دیا۔ سرداور کی واپسی تقریباً ایک گھنٹے بعد ہوئی۔ ان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی اور عمران ان کے چہرے پر موجود مسکراہٹ دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ ٹائیگر والے کاغذات درست ثابت ہوئے ہیں۔

”تمہارا شاگرد بھی انسان ہی ہے نا“...... سرداور نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور عمران ان کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا مطلب کیا یہ کاغذات بھی جعلی ہیں“...... عمران سرداور کی

بات کا مقصد سمجھ گیا تھا۔

”ہاں یہ بھی جعلی ہیں۔ میں نے چیک کیا ہے کہ جو کاغذات پہلے تم لائے تھے وہ اس کی نقل ہیں۔ اس میں البتہ کچھ تبدیلیاں مزید کی گئی تھیں۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ ان کاغذات میں تبدیلیاں کسی بڑے سائنس دان کے ہاتھوں ہوئی ہیں جبکہ پہلے والے کاغذات میں جو تبدیلیاں کی گئی ہیں وہ نسبتاً کسی جونیئر سائنس دان کی طرف سے ہوئی ہیں“۔ سرداور نے لفافہ واپس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران کا چہرہ دیکھنے والا ہو گیا تھا۔ شاید زندگی میں پہلی بار ایسا موقع آیا تھا کہ اس کا ذہن اس عجیب و غریب صورتحال کا تجزیہ کرنے سے قاصر رہ گیا تھا۔

”کیا آپ نے اچھی طرح چیک کیا ہے“...... آخر عمران نے لاشعوری طور پر پوچھا۔

”ظاہر ہے یہ اہم مسئلہ ہے۔ دنیا کی انتہائی انقلابی ریسرچ ہے میں اس میں لاپرواہی کیسے برت سکتا ہوں“...... سرداور نے اس بار قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

”او کے۔ میں جا کر چیف کو خوشخبری سناتا ہوں“...... عمران نے لفافہ اٹھا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”خوشخبری کیا مطلب“...... سرداور ایک بار پھر چونک پڑے تھے۔

”یہ خوشخبری ہی ہے کہ میں اور میرا شاگرد بھی انسانوں کی صف

میں شامل ہو چکے ہیں اور انسان بہرحال اشرف المخلوقات ہے"۔
عمران نے جواب دیا اور سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔ عمران نے
سرداور سے اجازت لی اور پھر وہ وہاں سے روانہ ہو گیا۔ اس نے
راستے میں فون کال کر کے ٹائیگر کو ایک بار پھر رانا ہاؤس بلا لیا۔

"لو بھئی ٹائیگر تم بھی آج سے انسانوں کی صف میں شامل ہو
گئے ہو۔ مبارک ہو"...... عمران نے واپس رانا ہاؤس پہنچ کر سامنے
بیٹھے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"انسانوں کی صف میں کیا مطلب"...... ٹائیگر نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"مطلب یہ کہ غلطی انسان سے ہی ہوتی ہے اور اس مشن نے
ثابت کر دیا ہے کہ میری طرح میرا شاگرد بھی ایک انسان ہی ہے
جو خطا کا پتلا ہو سکتا ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور
ساتھ ہی جیب سے ریسرچ پیپرز کی فائل والا لفافہ نکال کر ٹائیگر کی
طرف بڑھا دیا۔

"غلطی۔ کیا آپ کا مطلب ہے کہ یہ کاغذات بھی جعلی ہیں
باس"...... ٹائیگر کے لہجے میں بے یقینی نمایاں تھی۔

"ہاں۔ لیکن میرے لائے ہوئے کاغذات سے قدرے بہتر جعلی
ہیں اور ہونا بھی ایسا ہی چاہئے تھا۔ تم آخر میرے شاگرد ہو اور
شاگرد بہرحال استاد سے زیادہ قابل ہوتا ہے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے باس۔ میں نے آپ کو پوری تفصیل تو بتائی
ہے۔ ایسی صورت میں یہ کاغذات جعلی کیسے ہو سکتے ہیں"...... ٹائیگر
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے سرداور بھی انسان ہیں"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہو سکتا ہے کہ......" ٹائیگر نے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"میرے ذہن میں بھی یہی بات آئی تھی مگر سرداور ناراض ہو
گئے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس قدر اہم اور انقلابی ریسرچ میں وہ
لاپرواہی کیسے کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے کوئی
جواب دینے کی بجائے ہونٹ بھینچ لئے اور پھر اس سے پہلے کہ
مزید کوئی بات ہوتی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"تھکا ہارا بے نیل و مرام علی عمران ولد سر عبدالرحمن مع اپنے
ناکام شاگرد کے بول رہا ہوں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں
کہا۔

"ٹرومین بول رہا ہوں ایکریمیا سے"...... دوسری طرف سے
ٹرومین کی آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔

"یس کیوں کال کی ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں
پوچھا۔

"عمران صاحب آپ نے حکم دیا تھا کہ اس نایاب وحات کے

سلسلے میں مزید انکوائری کی جائے جسے بلیک کراؤن گروپ منشیات کی آڑ میں ایکریمیا سپلائی کر رہا تھا“...... دوسری طرف سے ٹرومین نے کہا اور عمران کو یاد آ گیا کہ مشن کے ابتدائی ایام میں اس نے واقعی ٹرومین کی رپورٹ ملنے پر اسے یہ کہا تھا۔

”ہاں پھر“...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا ظاہر ہے اب وہ ٹرومین کو کیا بتاتا کہ یہ انکوائری اپنے انجام کو پہنچ کر ڈبل ناکامی سے دوچار ہو چکی ہے۔

”میں اس سلسلے میں ناراک گیا تھا۔ میں نے اس سلسلے پر کام کیا ہے۔ کلاریسم ہنڈرڈ نامی اس دھات کو ایکریمیا کی ایک خفیہ سرکاری تنظیم کے ذریعے ڈی تھری نامی لیبارٹری میں پہنچایا جاتا تھا۔ اس لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر تھامسن ہے۔ ڈاکٹر تھامسن سے اس دھات پر ہونے والی ریسرچ کے پیپرز وہاں کی ایک عورت بلیک کوئین نے حاصل کر لئے اور مجھے بلیک کوئین نے یہ بھی بتایا ہے کہ آپ بھی اس کے پاس پہنچے تھے اور آپ نے بلیک کوئین سے ایک پلاننگ کے تحت ریسرچ پیپرز حاصل کر لئے تھے لیکن اس بلیک کوئین نے آپ کی پلاننگ آپ پر ہی الٹا دی تھی اور اصل کاغذات کی بجائے جعلی کاغذات آپ تک پہنچا دیئے جنہیں آپ اصل سمجھ کر لے گئے ہیں“...... ٹرومین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور نہ صرف عمران بلکہ ٹائیگر بھی ٹرومین کی بات سن کر چونک پڑا۔

”پھر“...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

”میں بلیک کوئین سے اصل کاغذات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں“...... ٹرومین نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”اب تم کہاں ہو“...... عمران نے پوچھا۔

”میں ایکریمیا کی ایک ریاست بارسلونا کے ہوٹل بلیو لائٹ کے کمرہ نمبر سات دوسری منزل پر رہائش پزیر ہوں۔ مجھے پاکیشیا کے لئے فلائٹ کل صبح ملے گی۔ اس لئے میں کل کاغذات سمیت پاکیشیا پہنچ جاؤں گا“...... ٹرومین نے جواب دیا۔

”میں واقعی غلط کاغذات لے آیا تھا اور اب میں دوبارہ ایکریمیا آنے کا سوچ رہا تھا لیکن تم نے میرے سارے سفری اخراجات اور وقت بچا دیا ہے۔ میں کچھ دیر تک تمہیں دوبارہ کال کرتا ہوں“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”لو بھئی ریسرچ پیپرز کا تیسرا سیٹ سامنے آ گیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ٹرومین بھی ہم دونوں کی طرح انسانوں کی صف میں شامل ہوتا ہے یا نہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر تھامسن کے مطابق تو بلیک کوئین کے پاس جعلی کاغذات گئے تھے“...... ٹائیگر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اب تو مجھے شک پڑتا ہے کہ اصل کاغذات کا وجود بھی ہے یا نہیں۔ بہرحال ٹرومین کو میرے بلیک کوئین کے پاس جانے اور اس

سے میرے کاغذات حاصل کرنے کے بارے میں علم اسی صورت میں ہی ہو سکتا ہے کہ اسے یہ بات بلیک کوئین نے خود بتائی ہو اس لئے ٹرومین سے ہی تفصیلی بات ہو سکتی ہے۔ میں ایک بار پھر اس سے بات کرنا چاہتا ہوں“...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جیب سے سیل فون نکال کر اس نے چند بٹن پریس کئے اور پھر سیل فون کا لاؤڈر آن کر دیا تاکہ ٹائیگر بھی ٹرومین سے ہونے والی گفتگو سن سکے۔ عمران نے پہلے ایکریمیا پھر بارسلونا کے نمبر پریس کئے تھے اور پھر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کئے تھے۔

”یس انکوائری پلیز“...... رابطہ ہوتے ہی آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

”ہوٹل بلیو لائٹ کا نمبر چاہئے“...... عمران نے ایکریمین زبان اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے آپریٹر نے نمبر بتا دیا۔ عمران نے کال ڈراپ کی اور ایک بار پھر ایکریمیا کا مین کوڈ نمبر اور پھر بارسلونا کے نمبر پریس کر کے اس نے آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کئے اور پھر کال کا بٹن پریس کر دیا۔

”یس ہوٹل بلیو لائٹ“...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”کمرہ نمبر سات، سیکنڈ فلور پر میرے دوست موجود ہیں ان سے بات کرا دیں“...... عمران نے اسی طرح ایکریمی زبان اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ وہ یہی تاثر دینا چاہتا تھا کہ کال پاکیشیا

سے نہیں بلکہ ایکریمیا سے ہی کی جا رہی ہے کیونکہ اسے معلوم نہ تھا کہ ٹرومین ریاست بارسلونا میں کس انداز میں موجود ہے۔ ہو سکتا ہے پاکیشیا سے ہونے والی کال اس کے لئے پریشانی کا باعث بن جائے اور ان کاغذات کے لئے کوئی خطرہ پیدا ہو جائے جو ٹرومین حاصل کر چکا تھا۔

”یس“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد رسیور پر ایک آواز سنائی دی۔ یس بولنے والے کا لہجہ بے حد محتاط تھا لیکن آواز ٹرومین کی ہی تھی۔

”ایک بار نہیں تین بار کہنا پڑتا ہے لفظ یس۔ تب جملہ حقوق محفوظ ہوتے ہیں“...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے اور آواز میں کہا۔

”اوہ عمران صاحب آپ“...... اس بار ٹرومین کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

”سوچ لو میرا نام لینے سے کہیں وہ محترمہ ہی نہ ناراض ہو جائے جس سے تم اصل نکاح نامہ اڑا لائے ہو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ٹرومین کے بے اختیار قہقہے کی آواز سنائی دی۔

”آپ اس کی فکر نہ کریں۔ وہ اب ساری عمر اصل نکاح نامہ ڈھونڈتی ہی رہ جائے گی“...... ٹرومین کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوکے۔ اپنی خوش قسمتی کی کہانی تو سنا دو۔ مجھے تو اس بلیک کوئین نے نقلی نکاح نامہ دے کر ٹرخا دیا تھا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ٹرومین نے اسے ساری تفصیل بتا دی جسے سن کر عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

"حیرت ہے۔ میں تو آج تک یہی سمجھتا رہا کہ شادی سے پہلے ذہانت مردوں کے پاس ہوتی ہے لیکن شاید زمانہ بدل گیا ہے۔ اب نکاح سے پہلے ہی ذہانت ٹرانسفر ہو جاتی ہے"...... عمران نے کہا تو ٹرومین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"نکاح کی بجائے اگر آپ منگنی پر اکتفا کر لیتے تو نتیجہ مردوں کے حق میں نکلتا"...... ٹرومین نے کہا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اچھا وہ بے ہوش ہونے کے بعد والی کہانی تو تم نے بتائی نہیں"...... عمران نے کہا۔

"جب مجھے ہوش آیا تو میں ایک تہہ خانے میں پڑا ہوا تھا۔ یہ تہہ خانہ سٹور کے طور پر استعمال ہوتا تھا اور اب اسے آپ میری خوش قسمتی سمجھیں کہ جس جگہ میں گرا تھا وہاں نیچے مشینری کے چند پرانے باکس پڑے ہوئے تھے۔ اس طرح میری ہڈیاں ٹوٹنے سے بچ گئیں۔ البتہ میں معمولی سا زخمی ہو گیا تھا۔ لیکن اس سے ایک فائدہ اور ہو گیا کہ اس سٹور سے باہر نکلتے ہی میں اس کوٹھی کے سائنسی حفاظتی اقدامات کے آپریشن روم میں پہنچ گیا۔ وہاں واقعی

انتہائی جدید ترین مشینری نصب تھی لیکن یہ ساری مشینری بند تھی۔ وہاں چار افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے لیکن ان میں سے ایک آدمی جو مین مشین کے سامنے بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کی پوزیشن دیکھ کر میں ساری بات سمجھ گیا۔ اچانک بے ہوش ہو جانے کی وجہ سے وہ نیچے گرا تو اس نے لاشعوری طور پر دونوں ہاتھوں سے مشینری کو پکڑنے کی کوشش کی اور اس طرح اس کا ایک ہاتھ مین ہینڈل پر پڑا اور دوسرا ایک اور بٹن پر پڑا ہوا تھا اور اس کے دباؤ کی وجہ سے وہ بٹن پریس ہوا تھا۔ مین ہینڈل آف ہو جانے سے ساری مشینری آف ہو گئی۔ مگر وہ بٹن شاید اسی مکینزم کا تھا جو برآمدے میں تھا۔ اس طرح جیسے ہی میرے قدموں کا دباؤ وہاں پڑا مکینزم ہٹ گیا اور میں نیچے سٹور میں جا گرا۔ بہرحال میں وہاں سے نکلا اور پھر پوری کوٹھی میں گھومتا رہا۔ کارٹی ایکس گیس نے اپنی مخصوص خصوصیت کی وجہ سے پوری کوٹھی میں اپنے اثرات پھیلا دیئے تھے۔ اس طرح پوری کوٹھی میں موجود افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے جن میں بلیک کوئین بھی شامل تھی۔ کارٹی ایکس گیس کا توڑ تو میرے پاس نہ تھا اس لئے انہیں ہوش میں لایا نہ جا سکتا تھا۔ اس لئے میں نے خود پوری کوٹھی کی مکمل تلاشی لی اور پھر بلیک کوئین کے بیڈروم کے نیچے ایک خصوصی کمرہ میں نے دریافت کر لیا اور اس کی ایک الماری سے مجھے وہ ریسرچ پیپرز کی فائل مل گئی۔ میں نے اسے اچھی طرح چیک کیا۔ اس میں سی ایچ کے الفاظ میں نے

خاص طور پر چیک کئے جب میری پوری تسلی ہو گئی تو میں یہ فائل لے کر خاموشی سے کوٹھی سے باہر آ گیا۔ کمند میں نے واپس اٹھا کر بیگ میں رکھ لی اور بغیر کسی رکاوٹ کے میں چارٹرڈ طیارے ہائر کرنے والی کمپنی تک پہنچ گیا۔ وہاں سے براہ راست چارٹرڈ طیارہ میں نے ونگٹن کے لئے بک کرایا اور اس طرح ونگٹن پہنچ گیا۔ یہاں سے میں نے پاکیشیا جانے والی فلائٹ کا معلوم کیا تو پتہ چلا کہ صبح فلائٹ جائے گی۔ اس کی مکمل بکنگ کرا کے آپ کو فون کیا تھا اور اب آپ کا فون آیا ہے"...... ٹرومین نے اپنے اس شاندار کارنامے کی پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"شکر ہے کہ آخری کامیابی بہرحال پاکیشیا کے حصے میں ہی آئی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ جس طرح بلیک کوئین مجھے میری شکست اور اپنی کامیابی کا احساس دلانے کے لئے تمہیں بھیج رہی تھی اس طرح اب اسے اس کی شکست اور تمہاری کامیابی سے آگاہ کرنے کے لئے مجھے ایکریمیا جانا پڑے گا۔ ورنہ جس طرح تم اس سے اصل کاغذات لے آئے ہو اسے تو قیامت تک معلوم نہ ہو سکے گا کہ اس کی ذہانت کو شکست دینے والا کون ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب میں تو اپنی کامیابی کو بس قدرت کی طرف سے ایک انعام سمجھ رہا ہوں ورنہ ظاہر ہے میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ آپ کی ناکامی کے باوجود میں اس طرح یہ فائل حاصل کر سکوں

گا"...... ٹرومین نے انکسارانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا تو تم اب بلیک کوئین والا مشن دوسرے انداز میں پورا کر رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بلیک کوئین والا مشن کیا مطلب"...... ٹرومین نے حیران ہو کر پوچھا۔

"پہلے تم پاکیشیا آ رہے تھے تاکہ بلیک کوئین کی کامیابی اور میری ناکامی کی تفصیل مجھے بتا سکو اور اب تم نے بلیک کوئین کی بجائے اپنی فتح اور میری شکست کی بات کر دی ہے۔ بہرحال مجھے یہ شکست تسلیم ہے"...... عمران نے جواب دیا اور دوسری طرف سے ٹرومین کے زوردار قہقہے سے رسیور جھنجھنا اٹھا۔

"مجھے بہرحال خوشی ہے کہ میں آپ کے کسی کام آ سکا اور میں نے آپ کا نامکمل مشن مکمل کر دیا اور ہاں آپ ریسرچ پیپرز کے چکر میں ریڈ پرلز سے بھرے ہوئے سیلوفین بیگ کو بھول گئے تھے۔ وہ بیگ بھی مجھے بلیک کوئین کے اس خفیہ کمرے سے مل گیا تھا۔ وہاں چند ایسے کاغذات بھی ملے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ پاکیشیا کی جن کانوں سے خام مال نکالا جا رہا تھا وہاں اب سی ایچ نام کا کوئی مواد موجود نہیں ہے۔ شاید مادام لیزا کا یہ لاسٹ ٹرپ تھا اور وہ وہاں سے ساری دھات نکال لائی تھی۔ اب وہ بیگ میرے قبضے میں ہے جسے میں کاغذات کے ساتھ لا کر آپ کے حوالے کر دوں گا"...... ٹرومین نے کہا۔

"تب تو مجھے تمہارا ڈبل شکریہ ادا کرنا پڑے گا۔ رہی بات بگ ہُور اس میں موجود ریڈ پرلز کی تو اس کی مجھے پروا نہیں تھی۔ میں نے ان کانوز، کی چیکنگ کرائی ہے۔ مادام لیزا اور بلیک کراؤن سمجھ رہے تھے کہ پالیٹیا کی کانوں سے سی ایچ ختم ہو گیا ہے تو یہ ان کی بھول تھی۔ ان کانوں میں آگے چل کر کچھ ایسے پوائنٹ ملے ہیں جہاں پہلے سے زیادہ مقدار میں سی ایچ موجود ہے اور یہ سالوں تک ختم نہیں ہوسکتی۔ اس کی حفاظت کے انتظامات بھی کر لئے گئے ہیں۔ اب یہ دھات کسی سیٹلائٹ سے بھی چیک نہیں کی جا سکتی ہے۔ اسی لئے میں نے مشن کے دوران ریڈ پرلز کی واپسی کے لئے کام نہ کیا تھا لیکن اب تم لا رہے ہو تو ظاہر ہے اس کے لئے میں تمہیں ڈبل شکریہ کا تحفہ ہی دے سکتا ہوں اور ہاں میری ایک درخواست ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"درخواست کیسی عمران صاحب حکم کریں“...... ٹرومین نے کہا۔

"درخواست اتنی ہے کہ اس طویل فون کال کا بل چیف کو ادا کرنے کی سفارش کر دینا میں بہت غریب آدمی ہوں“...... عمران نے کہا اور ٹرومین کے قہقہے کا آغاز ہوتے ہی عمران نے اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

ختم شد

عمران ...... جو اس مشن پر سرکاری حیثیت سے نہ جا سکتا تھا۔ کیوں ـــــ؟
عمران ...... جو اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ سیاحوں کے روپ میں عرابلس پہنچ گیا۔

فاسٹ فائٹرز ...... جس کے چیف کو جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے عرابلس میں داخل ہونے کا علم ہوا تو وہ موت بن کر عمران اور اس کے ساتھیوں پر ٹوٹ پڑا اور عمران اور اس کے ساتھیوں پر نہ رکنے والے جان لیوا حملے شروع ہو گئے۔

عمران ...... جس نے طویل جدوجہد کر کے فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ اس نے فاسٹ فائٹرز کا جو ہیڈ کوارٹر تباہ کیا ہے وہ مین ہیڈ کوارٹر نہیں ہے تو عمران پر کیا گزری۔

عمران ...... جسے اپنے ساتھیوں سمیت ایک بار پھر نئے سرے سے فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا پڑا۔

کیا ـــــ عمران فاسٹ فائٹرز کے مین ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر سکا ـــــ؟

وہ لمحہ ...... جب عمران کے عرابلس میں موجودگی کے باوجود فاسٹ فائٹرز، عتبہ کو پکڑنے میں کامیاب ہو گئے اور پھر ـــــ؟

کیا ـــــ عمران عتبہ کو فاسٹ فائٹرز سے بچا سکا ـــــ؟

نئے انداز میں لکھا گیا ایک حیرت انگیز اور ناقابل یقین ناول

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666